تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ شصت وششم (٦٦)

قا دیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۴۰ء (۲۵)

قطع الوتین (من) بشیر الدّین

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ شصت وششم (٦٦) قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۴۰ء (۲۵) قطع الوتين (من) بشير الدّين
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۳۰۴
سال اشاعت	۲۰۲۰ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۶
اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۴۰ء سے	۷
مرزا صاحب مسیح موعود ہو کر وقت سے پہلے آئے	۷
ہمارے اشتہار کا دوسرا جواب	۱۰
فاتح قادیان، فاتح انگلینڈ اور فاتح امریکہ	۱۳
چوہدری فتح محمد سیال، سیٹھ عبداللہ الہ دین کا ذکر خیر	۱۶
دجال، یاجوج ماجوج اور دوسری جنگ عظیم	۲۲
جماعت مرزائیہ کی چوکڑی	۲۷
قادیانی امانت: امانت ہے یا خیانت؟	۳۴
حدیث نزول مسیح علیہ السلام	۳۵
تصانیف مرزائیہ اور ثنائیہ	۳۹
اہل حدیث کا سوال کا، الفضل کا جواب	۴۱
لاہوری مصلح موعود اور اہل حدیث	۴۲
بہائی اور قادیانی تحریکیں (ایک اصل دوسری نقل)	۴۴
قادیان میں ایک نئی ایجاد	۵۱
دور حاضر میں مسیحا	۵۲
خدا کی قسم میں قادیانی کو الہامی دعوی میں سچا نہیں جانتا	۵۴
حدیث نزول مسیح کے متعلق استفسار	۵۸
براہین احمدیہ میں کیا ہے۔ محض ادعا ہے	۶۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے جدید مصلح موعود کا اعلان	۶۵
ایک مرزائی کی شکست فاش	۶۷
کیا مرزا قادیانی محمدی خلیفہ تھے؟	۷۰
بہائیوں اور قادیانیوں میں مناظرہ کب ہوگا؟	۷۲
اب مباہلہ کیوں نہیں ہوتا	۷۵
شہادت الحق علی الباطل	۷۶
قادیانی کا تعارف خود ان کے قلم سے	۸۲
جماعت مرزائیہ ہر دو صنف میں باہمی مباحثہ	۸۵
مسیح قادیانی نے عیسائیت پر فتح پالی؟	۹۵
عمر فاروق خلیفہ ثانی، اور خلیفہ قادیانی میں مشابہت؟	۹۹
عیسائیت اور مرزائیت	۱۰۳
آیت خاتم النبیین پر اعتراضات اور جوابات	۱۰۶
قادیانی کی سخت کلامی اور اس کی تاویل	۱۱۱
مرزا قادیانی اور عیسی پرستی کا ستون	۱۱۹
حکومت برطانیہ کی مصیبت اور اس کا علاج	۱۲۲
بہائی اور قادیانی تحریکیں	۱۳۰
میں خلیفہ قادیان سے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں	۱۳۹
سکندر آبادی سیٹھ کا تقاضا اور ہمارا جواب	۱۴۳
قادیانی تیمیوں کی دیوار نصف گر گئی	۱۴۵
قادیانی اور لاہوری جماعتوں سے سوال	۱۴۷
ترک مرزائیت کا اعلان	۱۴۹
حقیقت قیامت اور بابیت و بہائیت	۱۵۰
مرزا قادیانی اور انقلاب عالم	۱۵۶
قادیانی کی کامیابی کے متعلق ایک فیصلہ کن بات	۱۵۹
خلیفہ قادیان کی دعائیں	۱۶۳

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور مباہلہ	۱۷۶
ایک سوال کا جواب	۱۷۸
سید احمد شہید، قادیانی کے مقدمۃ الجیش تھے؟	۱۸۰
مسیح قادیانی کی بعثت کا مقصد، اور اس کا حصول	۱۸۴
مسیح موعود کا نزول منارہ بیضاء کے پاس	۱۸۹
قادیانی مسیح اور ذوالقرنین	۱۹۱
قبولیت دعا کا ادعا	۱۹۳
قادیان سے مباہلے کی دعوت	۱۹۶
جنگ یورپ اور قادیانی تفسیر آیہ دخان	۱۹۸
بزم توحید کی ضرورت، قادیان سے آواز	۲۰۳
فاطمہ الزہرا اور قادیانی مسیح مرزا	۲۰۷
قادیانی کا درجہ روایت حدیث میں کیا تھا؟	۲۱۰
جنگ یورپ کا نقشہ و اسباب	۲۱۴
انی مھین من اراد اھا نتك	۲۲۱
لولاک (یا مرزا) لما خلقت الافلاک	۲۲۳
قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں دل چسپ گفتگو	۲۲۷
پنجاب کے دو خدارسیدہ مدعیان اصلاح	۲۳۱
مولوی محمد علی لاہوری کی غلط بیانی	۲۴۲
تحریک احمدیت کی خصوصیات	۲۴۶
مرزائی ذہن	۲۵۰
قادیانی علم کلام۔۱	۲۵۵
قادیانی علم کلام کا بنیادی پتھر: وہی غلط بیانی۔۲	۲۶۰
قطع الوتین (من) بشیر الدّین	۲۶۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الكتاب

الحمد لله و الصلوة و السلام علی سید الانبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد چھیاسٹھ (اور قادیانی مشن کی چھبیسویں جلد) قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۱۹۴۰ء کے اخبار اہلحدیث امرتسر کے دستیاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ مولانا عبدالوکیل خطیب نواب گنج دہلی، مولوی محمد ابراہیم کمیرپوری، شاہ محمد ہادی عطا سلونی رائے بریلی، حافظ محمد اسحاق ضلع منٹگمری، مولوی عتیق الرحمان وغیرھم کی نگارشات بھی نقل کی جارہی ہیں۔ نیز پیغام صلح لاہور اور الفضل قادیان، سے بھی متعدد تحریریں نقل کی گئی ہیں۔

جلد ہذا کے آخر میں حافظ عنایت اللہ وزیرآبادی ثم گجراتی کی کتاب قطع الوتین (من) بشیر الدّین کا پہلا حصہ نقل کیا گیا ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی محمد بهاء الدين ٤۔ اپریل ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۴۰ء سے

قادیانی مسیح موعود ہوکر وقت سے پہلے آئے

اسی لئے جلدی چلے گئے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تقریب پر دفتر اہل حدیث کی طرف سے ہمیشہ ایک قسم کا نیوتہ بصورت اشتہار بھیجا جاتا ہے۔اس دفعہ بھی حسب معمول ایک اشتہار قادیان اور لاہور کے جلسوں میں تقسیم کرایا گیا جو اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء میں شائع ہو چکا ہے۔جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی لکھا ہے کہ جس طرح یہود کی بدعملی اور بے عملی کے زمانہ میں مسیح علیہ السلام،موسی علیہ السلام سے چودہ سوسال بعد آئے تھے اسی طرح میں بھی مسلمانوں کی بدعملی کے زمانہ میں آں حضرت ﷺ سے چودہ سوسال بعد مسیح موعود ہو کر آیا ہوں ۔اس بارے میں آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں: جب توریت کا مغز یہودیوں کے دلوں سے اٹھایا گیا تھا وہ زمانہ حضرت موسی سے چودہ سو برس بعد تھا۔تو مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا تھا۔پس ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز (مرزا) آیا ۔جبکہ قرآن کا مغز مسلمانوں کے دلوں سے اٹھایا گیا۔یہ زمانہ بھی اسی زمانہ کے قریب قریب گزر چکا تھا جو حضرت موسی اور عیسی کے درمیان تھا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۹۲) ‘

یہ عبارت باآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مسیح محمدی کی تشریف آوری کا زمانہ پندرھویں صدی ہجری ہے ۔ اخبار الفضل نے ہمارے مضمون کے جواب میں حسب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عادت بہت کچھ کہا ہے اور جواب دینے سے پہلے اوچھے ہتھیار سے یوں وار کیا کہ ' مولوی ثناء اللہ نے ایک چھوٹے سے اشتہار کی قیمت ایک پیسہ لگا دی ہے ' ہم اس کو بالکل جھوٹ سمجھتے ہیں ۔ کیونکہ اشتہار اشاعت فنڈ کی رقم سے شائع ہوا تھا اس لئے اشاعت فنڈ کے معاونین سے کہا گیا تھا کہ اس کو منگوا کر اپنے حلقہ میں تقسیم کریں اور فی سینکڑہ ایک روپیہ اشاعت فنڈ میں داخل کرنے کے لئے بھیج دیں ۔ اس کو قیمت نہیں کہا جاتا، یہ تو اس فنڈ کی امداد ہے ۔

ہاں قیمت وہ تھی جو قادیان کے ایک بڑے کتب فروش نے کتاب براہین احمدیہ کے خریداروں سے پیشگی سوسو روپیہ وصول کیا تھا۔ جس کا مضمون دربطن قائل ہی رہا۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات تھی اصل مضمون کا جواب یہ دیا ہے کہ سالوں کی تعداد سے کیا مطلب اصل مشابہت تو اس میں ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے اسی طرح قرآن مجید کا مغز اٹھا لیا گیا جس طرح یہودیوں کے دلوں توریت کا مغز اٹھایا گیا تھا ۔ پس اصل مشابہت اسی امر میں ہے ۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ نے اصل دلیل کے خلاف تو ایک لفظ بھی نہ لکھا اور ضمنی بات سے یہ استدلال کرنا اپنا کارنامہ سمجھ لیا کہ مسیح موعود کی تشریف آوری کا زمانہ آنحضرت ﷺ کے انتقال سے چودہ سو سال بعد یعنی پندھویں صدی ہجری ہے اور آج ۱۳۵۸ھ گذر رہا ہے ۔ حالانکہ کسی چیز کی مماثلت کیلئے دونوں کا ہو بہو ہونا ضروری نہیں (الفضل ۷ جنوری ۱۹۴۰ء)

اہل بصیرت عبارت مذکورہ کو بغور پڑھیں تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ کی تعیین کو بھی اس مشابہت میں دخل ہے ۔ لیکن قادیان کی اصطلاح ہی جدید ہے ۔ ان کے نزدیک تو پندرہ اور چوبیس ایک ہی ہوتے ہیں ۔

ناظرین حیران ہو کر پوچھیں گے کہ یہ کیا چیستان ہے اور کس کی طرف اشارہ ہے ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ڈپٹی آتھم عیسائی پادری کی موت کے متعلق پندرہ ماہیہ پیشگوئی کی تھی ۔ مگر اس کی زندگی اس سے متجاوز ہوگئی تو مرزا صاحب قادیانی نے منجملہ اور جوابات کے ایک جواب یہ بھی دیا تھا کہ

کسی شخص کے حق میں پیشگوئی کی جائے کہ وہ پندرہ ماہ کے اندر کوڑھی ہو جائیگا ۔ اگر وہ پندرہ کی بجائے چوبیس میں ہو جائے تو کیا حرج ہے ۔ وقوعہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا، وقت کی پابندی کیا چیز ہے۔(حقیقت الوحی)

ناظرین کرام! اس اصول کے مطابق کوئی بھی پیشگوئی کرنے والا جھوٹا نہیں ٹھہر سکتا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص یہ پیش گوئی کر دے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر قادیان میں ایسا زبردست زلزلہ آئیگا جو اسے تہہ و بالا کر دے گا۔ اور ہفتہ گزر جانے کے بعد وہ اس جواب میں کہے کہ ایک روز ایسا ہی ہو جائے گا دنوں کا شمار بے فائدہ ہے۔ استاد غالب نے ایسے ہی لوگوں کے لئے ایک شعر کہا ہے جو بہت موزوں ہے

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

اچھا صاحب ہم مانے لیتے ہیں کہ تعداد سنین کا لحاظ ضروری نہیں۔ صرف گمراہی کا زمانہ مراد ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مرزا صاحب نے گمراہی کے زمانے کی بابت کیا لکھا ہے اور کس زمانے کو سخت ترین گمراہی کا زمانہ قرار دیا ہے۔ آپ کی ناواقفیت پر اہل حدیث اگر یہ فرمائش کرے کہ مرزا صاحب کے حوالہ جات دفتر اہل حدیث سے پوچھ لیا کرو تو کچھ بے جا نہیں ہے۔ مگر آپ لوگ ایسے کہاں کہ فائدہ حاصل کریں۔ سنئے۔ ہم آپ کو بے پوچھے ہی بتائے دیتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے دنیا کی کل عمر سات ہزار سال بتا کر لکھا ہے:

ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۷)

اگر بقول آپ کے زمانے کی تحدید ضروری نہیں بلکہ گمراہی کے زمانے میں مصلح آنا چاہیے تو مرزا غلام احمد کو مسیح موعود بن کر چھٹے ہزار میں آنا چاہیے تھا۔ لیکن آپ تشریف لائے ساتویں ہزار میں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں: ساتواں ہزار ہدائت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ (حوالہ مذکور)۔ اس پر یہ کہنا بے جا نہیں

آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

قادیانی اور لاہوری ممبرو! بارہا آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ اہل حدیث کا جواب دیتے ہوئے ذرہ سوچ لیا کرو کہ سامنے کون ہے۔ وہی ہے جس کا قول ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت۔و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۶/۱۹ جنوری ۱۹۴۰ء ص ۶۔۷)

ہمارے اشتہار کا دوسرا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے اشتہار بعنوان: مسیح موعود کے آنے کا زمانہ ابھی نہیں آیا، مندرجہ اخبار اہل حدیث ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء نے قادیانی کیمپ میں بڑی کھلبلی ڈال دی ہے اور چاروں طرف سے یہ آوازیں (پکڑو رے۔ مارو رے۔ دوڑو رے) برابر آرہی ہیں۔ چنانچہ قادیان سے تین جواب شائع ہو چکے ہیں، مگر تینوں ہی اس قسم کے ہیں جیسا کہ آریہ لوگ نیوگ کے ثبوت میں دیا کرتے ہیں۔ جو قادیانی صداقت اور دیانت کے لئے اچھے معیار ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ قادیان میں مولوی فاضل بھی ہیں، مولوی کامل بھی ہونگے۔ مگر ان کو اہل حدیث امرتسر کا جواب دیتے ہوئے خدا جانے کیا پریشانی لاحق ہوتی ہے کہ وہ ہر قسم کے قواعد علمیہ (عقلیہ اور نقلیہ) کے خلاف بولتے جاتے ہیں۔ آج ہم اس دعویٰ کا ثبوت دینے کیلئے یہ نوٹ لکھ رہے ہیں۔

قادیان کے مولوی فاضلو! پروفیسرو اور علوم عربیہ کے استادو! سنو۔ یہ قاعدہ علمیہ آپ کو منظور ہے یا نہیں کہ قضیہ مرکبہ کی نقیض رفع احد الجزئین سے ہو جاتی ہے۔

یہ ایک منطقی سوال ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب متوفی زندہ ہوتے تو ان سے یہ سوال نہ کرتے کیونکہ وہ تو اپنے عدم علم منطق کا اعتراف خود کر چکے تھے (دیکھو قادیانی خط بنام حکیم نورالدین بھیروی) اس امر میں ہم ان کی راست گوئی کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور نہ ہم خلیفہ قادیان سے یہ سوال کرتے ہیں کیونکہ وہ نہ تو گریجوایٹ ہیں، نہ مولوی فاضل بلکہ میٹرک پاس بھی نہیں ہیں۔ بلکہ ان فاضلوں سے سوال ہے جو اپنے نام کے ساتھ مولوی فاضل لکھا کرتے ہیں۔ آپ بتائیں یہ اصول صحیح ہے یا نہیں۔ منطق کی کتب میں تو یہ مسئلہ مصرح ملتا ہے۔ نقلی (شرعی) دلیل بھی چاہو تو سنو۔ نماز چند اجزاء (قیام رکوع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجود قعدہ) سے مرکب ہے۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ ایک جزء کے عدم سے نماز کا عدم لازم آئے گا؟ بالکل ٹھیک ہے کہ: ہر کہ شک آرد کافر گردد

پس سنو! ہماری پیش کردہ عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی صداقت کی علامت یہ بتاتے ہیں کہ

جس طرح حضرت عیسی اس وقت آئے تھے جبکہ یہودیوں سے توریت کا مغز اٹھا لیا گیا تھا اور وہ زمانہ چودہ سو سال کے بعد تھا اسی طرح میں ایسے وقت میں آیا ہوں کہ قرآن کا مغز مسلمانوں سے اٹھایا گیا' (محض ادعا)

اور 'یہ زمانہ بھی اس زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا جو حضرت موسی اور حضرت عیسی کے درمیان زمانہ تھا'۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۹۳)

اہل علم غور فرمائیں کہ علامت دو جزؤں سے مرکب ہے۔ ایک جزء بقول مرزا صاحب مسلمانوں کی قرآن شریف سے جہالت ہے۔ دوسرا جزء زمانے کی اس زمانے سے مساوات پوری یا قریب قریب۔ مرکب کے دو جزؤں میں اگر بقول جماعت قادیانیہ ایک جزء جہالت مسلمانوں میں پایا جاتا رہا ہے تو دوسرے جزء کا کیا ثبوت کہ مرزا صاحب چودہ سو سال کے بعد آنا تو کیا ان کو تو تشریف لے گئے ہوئے بھی تقریباً ۳۲ سال ہو گئے۔ اس لئے یہ مرکب کیسے صادق آسکتا ہے۔

قدرتی تصرف

دیکھئے ہمارا اعتراض تو یہ ہے کہ مرزا صاحب چودہ سو سال بعد نہیں آئے بلکہ پہلے آئے۔ ابھی ہم نے ان کے آنے کا زمانہ نہیں بتایا تھا کہ قادیانی اخبار الفضل نے جواب دیتے ہوئے اوکھلی میں سر رکھدیا۔ یعنی خود ہی ایک اور آفت میں پھنس گئے۔ لکھتے ہیں کہ چودہ سو سال مسیح کا آنا عیسائیوں کا خیال ہے یہودیوں کا اس کے خلاف ہے۔ یہودی حضرت عیسی کی بابت چودھویں صدی میں کہتے ہیں۔ چنانچہ اخبار الفضل آپ ہی حقیقت الوحی سے نقل کرتا ہے کہ

مرزا صاحب ۱۲۹۰ھ میں شرف مکالمہ پا چکے تھے۔ (الفضل ۱۱۔ جنوری ۱۹۴۰ء)

اور پھر کس دلیری سے لکھتا ہے: 'تیرھویں کے خاتمے پر جو کام ہو، وہ چودھویں میں گنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے '۔ (الفضل قادیان ۱۱ جنوری ۱۹۴۰)۔ مرزا صاحب قادیانی خود اپنے شرف مکالمہ الہیہ کا زمانہ ۱۲۷۴ھ لکھتے ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۵ تقطیع خورد طبع اول) اس لحاظ سے آپ بجائے پندرھویں صدی کے تیرھویں صدی میں تشریف لے آئے۔ کیا تیرھویں صدی کو پندرھویں کہہ دینا جائز ہے ؟ بے شک اس جماعت کے نزدیک جائز ہے جو دمشق کو قادیان کہنا جائز سمجھتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی لٹریچر کچھ ایسا وسیع الذیل ہے کہ اس میں ہر قسم کی مجازات استعارات اور تشبیہات پائی جاتی ہیں۔ بہادر کو شیر کہنا تو ہر زبان کا محاورہ ہے مگر قادیانی چاہیں تو نہائت بزدل گدھے کو بھی شیر کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ قادیانی جماعت اپنے علم و فضل اور طہارت اور تزکیہ نفس میں اس قدر ترقی کر گئی ہے کہ وہ اصطلاحات لسانیہ اور احکام شرعیہ کی پابندی اپنے پر لازم نہیں سمجھتی۔ ان کا زعم ہے کہ ہم زبان دان ہیں۔ محاورات اور اصطلاحات کے موجد ہیں۔ ہم جو چاہیں کہہ دیں جو چاہیں لکھ دیں کیونکہ ہمارا معلم خدا ہے اور وہ کسی دنیاوی قانون اور ضابطے کا پابند نہیں ہے۔ ہمیں جو اپنے نبی اور مسیح موعود سے فیض حاصل ہوا ہے وہ پہلوں کو نہیں ملا۔ اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ:

عشق کی راہ کٹھن کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانے غریب اگلے زمانے والا

جہاں چاہتے ہیں تصرف کر جاتے ہیں۔ نہ علم نحو و صرف کی پابندی ہے نہ شرعیات میں قرآن اور حدیث کی۔ جو صاحب ہمارے اس دعویٰ کا ثبوت دیکھنا چاہیں وہ ہمارا رسالہ نکات مرزا ملاحظہ فرمائیں۔

نتیجہ کلام: کسی صاحب کو کسی قادیانی سے بارہ سو ننانوے روپے لینے ہوں تو وہ چودہ سو روپے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ حاکم پوچھے تمہاری بہی میں بارہ سو ننانوے روپئے درج ہیں تو تمہارا چودہ سو کا دعویٰ کیا، تو وہ مدعی الفضل کی عبارت مندرجہ بالا پیش کر کے چودہ سو کی ڈگری لے سکتا ہے۔ بشرطیکہ حاکم احمدی ہو اور الفضل پر اس کا ایمان ہو۔ کیا ہی مضحکہ خیز باتیں ہیں جو قادیانیوں کی زبان اور قلم سے نکلتی ہیں۔ سچ ہے

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی فاضلو! ہم مصنف حمد اللہ کے الفاظ میں تمہیں اطلاع دیتے ہیں قد بقی خبایا بعد فی الزوایا اگر تم اس مضمون پر اب بھی بھولے تو وہ وہ سنائیں گے کہ تم اس کو نہ سن سکو اور تمہارے مسیح موعود کے اس بارے میں وہ اقوال مختلفہ پیش کریں گے کہ اہل انصاف قرآن مجید کے اس اصول عقلی اور برہان قطعی کے قائل ہو جائیں گے

لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ ا ختلافاً کثیراً (النساء:۸۲)

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھے ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۴۰ء ص ۶۔۷)

فاتح قادیان، فاتح انگلینڈ اور فاتح امریکہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے سالانہ جلسہ کی تقریر میں فاتح قادیان کہلانے والوں پر بھی رمز کے ساتھ توہینی اشارہ کیا ہے (الفضل ۳ جنوری ۱۹۴۰ء) اور وجہ توہین یہ بتائی ہے کہ وہ آکر دیکھیں کہ قادیان کس رونق پر ہے۔

اس رمز سے معلوم ہوتا ہے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا حافظہ اپنے والد ماجد (مرزا غلام احمد) کی طرح بہت کمزور واقع ہوا ہے۔ ان کو یاد نہیں رہا کہ آج قادیان جیسی بستی میں (جس کو لندن اور امریکہ کے مقابلے میں اجڑا دیار کہنا زیبا ہے) دو فاتح موجود ہیں۔ ایک فاتح وہ ہے جس کا نام مرزا محمود احمد ہے جس نے لندن جا کر اپنا لقب کنکرر آف انگلینڈ (فاتح انگلستان) اختیار کیا تھا یا ان کے اتباع نے ان کو اس لقب سے ملقب کیا تھا۔ دوسرا فاتح مفتی محمد صادق ہے۔ یہ صاحب فاتح امریکہ ہیں۔

ان دونوں فاتحوں کی فتوحات اس قسم کی تھیں کہ محض ایک دو لیکچروں کے ذریعے سے امریکہ اور انگلستان فتح ہو گئے تو کیا ایک دو لیکچر دینے والے جب اتنے بڑے ملکوں کے فاتح کہلا سکتے ہیں تو وہ شخص کیوں نہیں فاتح کہلا سکتا جس سے قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرنیل چیختا چلاتا ہوا اپنی ہی شمشیر براں سے قتل ہو کر اس کے فاتح قادیان ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹ گیا۔ اگر اتنے سے بھی کوئی فاتح قادیان نہیں کہلا سکتا تو سلطان صلاح الدین بھی رچرڈ شیر دل کے مقابلے میں فاتح کہلانے کا حق نہیں رکھتا۔

قادیانی دوستو! اہل حدیث تم لوگوں کو ہمیشہ مشورہ دیا کرتا ہے کہ تم جب بھی کبھی ایسا خطبہ دو یا کوئی ایسا مضمون لکھو جس کا اشارہ اہل حدیث کی طرف ہو، بہتر تو یہی ہے کہ مسودہ ہی دکھانے کو بھیج دیا کرو۔ نہیں تو مشورہ ہی لے لیا کرو۔ اہل حدیث تم کو اچھا مشورہ دے گا، چاہے اس کے خلاف ہی مضمون ہو۔ وہ تو تم کو اس جادوگر کے شاگرد کی طرح قتل کا ڈھب سکھائیگا جس کا ذکر حدیث مسلم میں آیا ہے۔ کیونکہ اہل حدیث تمہارے ساتھ وہی تعلق رکھتا ہے جو کسی شاعر نے اپنے دوست کے ساتھ بتایا تھا

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ ہی
دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

ناظرین کرام! قادیانی اخباروں اور مریدوں کو اس دفعہ کثرت ہجوم جلسہ پر بڑا ناز ہے۔ اور اس ناز میں وہ آپس میں مختلف الاقوال بھی ہو رہے ہیں۔ خلیفہ قادیان نے مہمان خانے کی پرچیوں کے حساب سے ۳۶ ہزار کی حاضری بتائی تھی۔ اخبار فاروق نے ۴۰ ہزار بتائی۔ تفصیل ہم سے سنیئے۔

چونکہ اس دفعہ کئی ہفتوں سے مریدین کو تلقین کی جاتی تھی کہ ہر ایک قادیانی اپنے ساتھ کسی نہ کسی مسلمان غیر قادیانی کو ساتھ لائے، چاہے اپنی گرہ سے ہی کرایہ دے کر لائے، مریدین باصفا نے اس حکم پر خوب عمل کیا۔ علاوہ اس کے پرچیوں کی کثرت کی یہ بھی وجہ ہے کہ بہت سے مہمان سالن کی طمع سے اپنے ڈیرے کی ڈبل تعداد لکھوا کر کھانا مع سالن کے دگنا لے آتے ہیں۔ یعنی چار کی بجائے آٹھ کا۔ ہمارا یہ کہنا محض گمان نہیں بلکہ الفضل کی روایت ہے۔ (دیکھو الفضل قادیان ۲۳ دسمبر ۱۹۳۹ء)

واپسی کے وقت حسب دستور دفتر اہل حدیث امرتسر میں بھی مختلف قسم کے لوگ رونق افروز ہوئے۔ ان سے جلسہ کے متعلق بہت سی باتیں معلوم ہوئیں۔ غالبًا سارے جلسے کی حاضری میں نصف کے قریب غیر مریدین تھے اور اس کے علاوہ گردو نواح کے لوگ جلسے کی رونق دیکھنے اور کھانا مفت کھانے کی غرض سے بھی شریک ہوئے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ کہتے ہوئے شریک ہوئے کہ چلو میلہ دیکھ آئیں ۔ ہماری یہ رائے سرسری نہیں بلکہ ہم نے اپنے آدمی جو اشتہار مفت تقسیم کرنے کو بھیجے، وہ یہ اطلاع بھی اپنے ساتھ لائے ۔ اس میں شک نہیں کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ میں دعوت دینے میں قادیانی پارٹی نے بڑی حکمت سے کام لیا۔ایک تو اپنی کثرت بتانے کیلئے، دوسرے یہ بھی مقصود تھا کہ اس میں جو غیر مریدین آئیں گے ان پر کچھ نہ کچھ ضرور اثر ہوگا۔اور اپنے مرید تو پختہ ہو ہی جائیں گے ۔ ہم نے بعض قادیانی مریدوں کے سامنے اپنا اشتہار پیش کیا (جو اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء میں درج ہو چکا ہے اور وہ قادیانی مباحث کے لئے فیصلہ کن ہے) اور اس کا جواب پوچھا تو جواب ملا کہ آپ ان مناظروں میں لگے رہیں ہم تو اس درخت کا پھل دیکھتے ہیں کیسا پھل دار ہے ۔ کتنے لوگ اس دفعہ آئے ۔ جب ہم اس کی مثالیں بتاتے ہیں کہ ہندوستان میں ایسی جماعتیں بھی ہیں جس کو آپ لوگ قطعاً گمراہ سمجھتے ہیں جیسے آغا خانی، رادھا سوامی، بوہرے، آریہ وغیرہ۔ان کی تقریبوں میں بھی ہزار ہا کا مجمع ہوتا ہے تو جواب میں اونھ کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں ۔

ہمیں اس موقعہ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک زریں مقولہ یاد آیا جو سونے سے لکھنے کے قابل ہے ۔آپ حقیقت الوحی میں ایک اشتہار میں لکھتے ہیں کہ کثرت تعداد پر فخر نہیں ...ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پرہیزگاری اور للّٰہیت باہم پیدا نہیں کی ... بسا اوقات گالیوں پر نوبت پہنچتی ہے ۔ میں انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں ۔...اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں ' (اشتہار التواء جلسہ ۱۸۹۳ء)

مختصر یہ ہے کہ جلسوں میں کثرت ہجوم دیکھ کر متاثر ہونا انہی لوگوں کا کام ہے جن کی بابت کلام اللہ میں ارشاد ہے ۔ يعلمون ظاهراً من الحياة الدنيا و هم عن الآ خرة هم غافلون (الروم:۷) اور زیادہ صحیح جواب اس کثرت کا 'پیغام صلح' دے سکتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔فروری ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوہدری فتح محمد سیال، سیٹھ عبداللہ الہ دین کا ذکر خیر

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اول الذکر (چوہدری فتح محمد) علم کی حیثیت سے، موخر الذکر (سیٹھ عبداللہ الہ دین) مالی انفاق کی وجہ سے قادیانی جماعت میں معزز ترین اشخاص میں سے ہیں۔ اسلیئے ہم بھی ان دونوں صاحبوں کی توجہ فرمان خداوندی کی طرف منعطف کراتے ہیں۔ ارشاد ہے: یوم لا یغنی مولیً عن مولی شیئاً و لا ھم ینصرون ۔ (الدخان؛۴۱)(جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئیگا)۔ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم ۔(اس دن سچوں کا ان کا سچ فائدہ دے گا)

یہ ہر دو فرمان خداوندی متلاشی حق انسان کی ہدایت کے لئے کافی ہیں کہنے کو تو ہر فریق بلکہ ہر شخص اپنے کو ان ارشادات کا پابند ظاہر کرتا ہے لیکن صرف کہہ دینا ہی کافی نہیں اگر کافی ہوتا تو تیسرا ارشاد خداوندی و علی اللّٰہ قصد السّبیل و منھا جائر (سب مذاہب کا مقصود خدارسی ہے مگران میں بعض مذاہب ٹیڑھے ہیں۔ النحل:۹) قرآن میں وارد نہ ہوتا۔

اس آخری آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مدعیان حق کا محض دعوی ہی کافی نہیں ہے جب تک عمل اس کے مطابق نہ ہو۔ پس ہم اس ارشاد کے ماتحت ان دونوں صاحبوں کی حق پسندی اور حق گوئی کو جانچنا چاہتے ہیں۔

چوہدری فتح محمد قادیانی حکومت میں ایک بڑے عہدے (نظارت اعلی) پر ممتاز ہیں کیا بلحاظ علم وفضل اور کیا بلحاظ نظارت اعلی کے ان کی نظر بہت وسیع ہونی چاہیے تھی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا اہم واقعہ ان کی نظر سے اوجھل رہا ہے۔

ہم یہ بدگمانی نہیں کرتے کہ آیت و علی ابصار ھم غشا وۃ نے اپنا جلوہ دکھایا ہے یا مصرع: بدوزد طمع دیدہ ہوشمند نے اپنا اثر ڈالا ہے بہر حال واقعات جو کچھ بھی ہیں ہم آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ آپ کا مضمون جو آپ نے قادیانی خلافت جوبلی کے جلسہ میں پڑھا تھا اور جو قادیانی اخباروں اور رسالوں میں بڑی عزت کے ساتھ درج ہوا ہے اس کو اہل حدیث مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء میں بروائت ریویو آف ریلی جنز نقل کر کے جواب دیا گیا تھا۔ اس جواب میں ایک فقرہ جس پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساری گفتگو کا مدار تھا، آج اس کی مزید تشریح اس لئے کی جاتی ہے کہ چوہدری صاحب کا یہی مضمون الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء میں ہماری نظر سے گذرا ہے۔

اس بحث کا مرکزی نقطہ اصل میں یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اشتہار آخری فیصلہ جو میرے متعلق شائع ہوا ہے کس غرض سے تھا اور اس کا مطلب کیا ہے۔ ان دونوں سوالوں کا جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اپنے الفاظ میں صاف ملتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: اے اللہ! مولوی ثناءاللہ نے مجھے بہت ستایا ہے وہ میرے قلعے کو منہدم کرنا چاہتا ہے اور لوگوں کو میری طرف آنے سے روکتا ہے اس لئے میں تیری درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سچا فیصلہ فرما اس فیصلے کی صورت یہ ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں فوت کر دے ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ المشتہر۔ مرزا غلام احمد۔ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء

اس آخری فیصلے کا نتیجہ نمایاں ہے۔ عیاں را چہ بیان کہ مرزا صاحب کو انتقال کئے ہوئے آج ۳۲ سال ہونے کو ہیں مگر ان کا مخاطب آج تک زندہ ہے جو یہ سطور لکھ رہا ہے۔ چونکہ یہ واقعہ بڑا اہم اور فیصلہ کن ہے اس لئے جن لوگوں کے حق میں ارشاد خداوندی ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً (الاعراف:۱۴۶) وارد ہوا ہے وہ لوگ بماتحت ارشاد یبغونھا عوجاً اس صاف و شفاف فیصلے کو مکدر کرنے کی کوشش میں شروع سے لگے ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو صاحب خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ ایک مولوی محمد علی ایم اے لاہوری، دوسرے چوہدری فتح محمد سیال ایم اے قادیانی۔ ان کے علاوہ جو صاحب بھی ہوں وہ دوسرے درجہ پر ہمارے مخاطب ہیں۔ مولوی محمد علی نے رسالہ آیت اللہ میں اور چوہدری فتح محمد نے اپنی تقریر سالانہ جلسہ میں جو کچھ کہا اس میں ایک امر پر دونوں متفق ہیں، وہ امر یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۸۹۶ء میں جو کتاب انجام آتھم لکھی تھی اس میں چند علماء اور صوفیا کو مباہلے کی دعوت دی تھی (اس کا انجام کیا ہوا، یہ ایک الگ مضمون ہے) ان مدعووین میں میرا نام بھی تھا۔ ناظرین اس واقعہ کو ذہن نشین کر کے چوہدری فتح محمد صاحب کے الفاظ سنیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ کی لمبی عمر

آخر میں ایک اور بات کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو ہر فتنہ میں فتح عطا فرمائی ہے۔ گویا ابتداء میں بھی وسط میں بھی اور آخر زمانہ میں بھی فتح عطا کی۔ آخر میں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح بخشی وہ یہ ہے کہ ۱۸۹۷ سے لیکر ۱۹۰۷ء تک بارہا حضرت مسیح موعود (مرزا) نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مباہلہ کا چیلنج دیا مگر وہ ہر بار اس سے بھاگتے اور پہلو تہی کرتے رہے اور قطعاً سامنے نہ آئے مگر اب کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی وجہ سے وفات پائی ہے۔ (الفضل قادیان ۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء ص ۵)

یہی مضمون مولوی محمد علی نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے جس کا مدلل جواب بواقعات صحیحہ بارہا شائع ہو چکا ہے۔ ان دونوں صاحبوں کا مطلب یہ ہے کہ آخری فیصلہ کا مضمون در اصل مباہلے کی دعوت تھی جو مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نہ ماننے سے منعقد نہ ہوا۔

جواب دینے سے پہلے ہم ایک عدالتی مثال پیش کرتے ہیں کہ کسی شخص (زید) نے بذریعہ وکیل عمر پر ایک صد روپے کا دعویٰ کیا اور وکیل صاحب رقم لینے کی رسید مورخہ یکم جنوری پیش کی مگر فریق مدعا علیہ نے چپکے سے مدعی کی دستخطی رسید مورخہ یکم فروری پیش کردی جس میں یکم جنوری کے قرضہ کی وصولی کا اقرار مرقوم تھا۔ اس پر دعویٰ خارج ہو گیا، وکیل صاحب بدیں وجہ کہ مجھے حقیقت سے آگاہ نہ کیا مدعی کو کوستے ہوئے کمرہ عدالت سے باہر نکل آئے۔

ناظرین کرام! بعینہٖ یہی مثال ان دونوں وکیلوں کی ہے ہم بھی مدعی کی رسید پیش کرتے ہیں۔ وہ قانونی وکیل تو شرمندہ ہو گیا دیکھیں یہ مذہبی وکیل شرمندہ ہوتے ہیں یا نہیں۔ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۹ پر ایک مضمون ہے جس کے الفاظ مع سرخی یہ ہیں:

مباہلہ کے واسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

حضرت اقدس نے پھر بھی اس (ثناء اللہ) پر رحم کر کے فرمایا کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے ...اس کتاب میں ہر قسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں ... یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی تا کہ وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے۔ اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے۔ (اخبار الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

فخریہ تصدیق:

مولوی اللہ دتا جالندھری اس عبارت پر جس فخر کے ساتھ حاشیہ آرائی کرتا ہے وہ بھی قابل دید ہے۔ لکھتا ہے:

گویا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس صید لاغر (ثناء اللہ)

(مولانا امرتسری حاشیہ میں لکھتے ہیں: جانتے ہو شیخ سعدی کیا کہتے ہیں:

اسپ لاغر میاں بکار آید روز میداں نہ گاوِ پرواری) کو چند روز کی مہلت دینا چاہتے تھے اور حقیقت الوحی کی طباعت پر اسے ملتوی کرنا چاہتے تھے جیسا کہ عبارت بالا سے ظاہر ہے۔ (تجلیات رحمانیہ۔ص۔۱۵۸)

ناظرین اس پر افتخار عبارت کو ذہن میں رکھ کر فتح محمد سیال کی حق پوشی کا اندازہ کیجیے

مرزا صاحب کے راسخ مریدو! میں بما تحت آیت ان تقو موا لله مثنى و فرادى (سبا:٤٦) خدائے علیم وخبیر کی جلالت کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ عبارت آپ لوگوں نے کبھی دیکھی ہے۔ اگر دیکھی ہے تو اس کا مطلب کیا سمجھا ہے۔ اسکے علاوہ یہ بھی پوچھتا ہوں کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی اور دعائے آخری فیصلہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو۔ غور کرو کہ دعائے آخری فیصلہ کو مباہلہ کیوں کر قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ مباہلہ کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت (ماہ مئی ۱۹۰۷ء) کے بعد ہونا تھا۔ کیا قادیان میں ماہ اپریل، ماہ مئی کے بعد آتا ہے؟ یہ ہے اس بحث کا مرکزی نقطہ جسے قادیانی مناظر اس شریف قوم کی طرح چھپاتے رہتے ہیں جس نے دربار رسالت میں حکم رجم کو چھپایا تھا۔ احمدی دوستو!

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام: چوہدری فتح محمد کا یہ کہنا کہ سلسلہ مباہلہ ۱۸۹۷ء سے ۱۹۰۷ء تک جاری رہا اور آخری فیصلے والا اشتہار اسی سلسلے کی کڑی تھی بالکل غلط اور دفع الوقتی پر مبنی ہے۔ بلکہ مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات کے بھی خلاف ہے اب ہم چوہدری صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آپ کو سچا کہیں یا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو؟ مرزا صاحب کو جھوٹا کہیں یا آپ کو؟ اس کا جواب دینا آپ کا کام ہے۔

نوٹ۔ ہم نے قادیانی اور لاہوری اتباع مرزا کو تنبیہ کی ہے کہ وہ اہل حدیث امرتسر کو جواب دیتے ہوئے دیکھ لیا کریں کہ سامنے کون ہے۔ یاد رکھیں ان کے سامنے وہی ہے جس کا قول ہے:

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی:

چوہدری فتح محمد کے بعد ہم سیٹھ صاحب کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے ایک کتاب (بشارات رحمانیہ) لکھ یا لکھوا کر شائع کی ہے جس کا ایک نسخہ ہمیں بھی بھیجا ہے (شکریہ)۔

آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے پکے مرید ہیں۔ آپ نے اپنی حسن نیت اور اخلاص کا ذکر اس کتاب میں کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں نے قادیانی مذہب کی خدمت کے لئے تین لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے۔ کیا ہوگا، مگر کاہے کو؟ مرزا غلام احمد کا حلقہ مسیحیت وسیع کرنے کو۔ سو اس کے متعلق آیت قرآنی سن رکھیں جو اس قسم کے اخراجات کیلئے بدیں الفاظ وارد ہے: فسينفقو نها ثم تكو ن عليهم حسرة ثم يغلبو ن (الانفال:۳۶)

ہاں آپ نے بھی باتباع سنت مرزا اخفائے حق سے کام لیا ہے۔ ۱۹۲۳ء کا واقعہ ہے کہ احباب دکن کی دعوت پر میں اور مولوی محمد صاحب دہلوی سکندر آباد (حیدر آباد) پہنچے۔ وہاں مجالس وعظ میں قادیانی تردید کے بیان ہوتے رہے۔ ہر درجے کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوتے تھے جس سے مرزائی کیمپ میں ایک کھلبلی مچ گئی ایک تحریری مباحثہ بھی ہوا جس کی روداد بصورت رسالہ مباحثہ دکن مطبوعہ میں مل سکتی ہے۔ اسی اثنا میں سیٹھ عبداللہ الہ دین نے ایک انعامی اشتہار دیا جس میں مجھ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالبہ کیا کہ میں اپنے عقاید اور مرزا صاحب قادیانی کے کذب پر حلف اٹھاؤں۔ اگر اس حلف کے بعد ایک سال تک زندہ رہوں تو وہ مجھے دس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ میں نے اس کے جواب میں وہیں بذریعہ اشتہار ان کو اطلاع دی اور اشتہار کا مسودہ ہزاروں کے مجمع میں پڑھ کر سنایا جس کی صحت سب نے تسلیم کی اس کا مضمون یہ تھا:

میں سیٹھ عبداللہ الہ دین کا مطالبہ پورا کرنے کو تیار ہوں بشرطیکہ وہ مجھے دس ہزار روپیہ دینے کی بجائے بمنظوری خلیفہ قادیان صرف یہ اقرار شائع کر دیں کہ میں اگر حلف کے بعد ایک سال تک زندہ رہا تو سیٹھ مع خلیفہ، مرزا کو چھوڑ کر میرے ساتھ ہو جائیں گے۔ یہ بات اس لئے کہی گئی کہ ایک سال کے اندر مر جانے کی صورت میں اگر میں جھوٹا سمجھا جاؤں تو کوئی وجہ نہیں کہ سال کے بعد زندہ رہنے کی حالت میں سچا نہ ٹھہروں

اس کے جواب میں زبانی پیغام آتے رہے کہ ہم حلف خوری کا صلہ دس ہزار روپیہ دیتے ہیں۔ میں جواباً کہتا رہا کہ میں دس ہزار پر لات مارتا ہوں، صرف آپ کو چاہتا ہوں۔ غالباً اس وقت میرے ذہن میں یہ عارفانہ شعر تھا:

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانہ تو ہر دو جہاں را چہ کند

سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی نے اپنی کتاب میں اپنے اشتہارات کا تو ذکر کیا مگر میرے جوابات کا ذکر نہیں کیا۔ یہ عادت اس شریف گروہ کی ہے جس کی بابت قرآن شریف میں ارشاد ہے تبدو نها و تخفو ن كثيراً (الانعام:۹۱)۔ حالانکہ یہ سارے اشتہارات مع میرے جوابات کے انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن کی طرف سے بصورت رسالہ شائع ہو چکے ہیں۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب میں آپ کو حضرت لقمانؑ کی وعظ کے الفاظ سناتا ہوں جو انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمائے تھے:

يا بنيّ انّها ان تك مثقال حبّة من خر دل فتكن فى صخرة او فى السّما وا ت او فى ا لارض يأ ت بها الله ان الله لطيف خبير

(لقمان:۱۶)(اے بیٹے اگر رائی کے دانہ کے برابر کوئی چیز ہو جو کسی پتھر میں یا کہیں آسمان میں یا زمین میں چھپ جائے تو اللہ اسکو ظاہر کر دیگا کیونکہ اللہ بڑا باریک بین خبردار ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیٹھ صاحب:

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

نوٹ: انجمن اہل حدیث سکندرآباد کو چاہیے کہ وہ اس رسالہ کی خوب اشاعت کریں۔اگر ختم ہوگیا ہوتو اس کو دوبارہ طبع کراکر تقسیم کریں تاکہ سیٹھ عبداللہ صاحب نے اپنی کتاب میں جو اخفائے حق سے کام لیا ہے اس کے مقابلہ میں اظہار حق ہوجائے۔

و سیعلم الذین ظلموا ایّ منقلبٍ ینقلبون (الشعراء:۲۲۷)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۱۵ ص ۴۔۶)

دجال، یاجوج ماجوج اور جنگ عظیم دوم

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد قادیانی نے حمامۃ البشری کے صفحہ ۱۸ پر برطانیہ، روس وغیرہ مغربی قوموں کو یاموج ماجوج لکھا ہے۔

آپ کے خلیفہ اول حکیم نورالدین نے بھی اپنی کتاب 'مقدمہ اہل الکتاب' حصہ اول کے صفحہ ۲۲۸ پر انگریزوں اور روسیوں کو یاجوج ماجوج لکھا ہے۔

اخبار پیغام صلح لاہور میں ایک جوابی نوٹ کے ضمن میں لکھا ہے کہ:

مرزا صاحب انگریزوں کو دجال اور یاجوج ماجوج قرار دینے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ ریل کو جو ان کی ایجاد ہے خر دجال قرار دیا اور مسلمانوں کو دجالی فتن سے نہائت زور کے ساتھ متنبہ کیا۔کون کہہ سکتا ہے کہ یہ شخص (مرزا صاحب قادیانی) انگریزوں کی غلامی میں مسلمانوں کو جکڑنا چاہتا تھا' (پیغام صلح لاہور۔۹ جولائی ۱۹۲۹ء ص ۶)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ دجال مسیح موعود کو دیکھ کر یذوب کما یذوب الملح فی الماء۔ اسی طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے'

ناظرین ان حوالہ جات کو ملحوظ رکھ کر مندرجہ ذیل مضمون ذرہ غور سے پڑھیں جو اخبار الفضل قادیان مورخہ ۴ فروری ۱۹۴۰ء میں شائع ہوا ہے:

موجودہ جنگ کے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی۔ ذاب کما یذوب الملح فی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الماء (مسلم)۔آں حضرت ﷺ کی صداقت کے بے شمار دلائل میں سے ایک پیشگوئیاں بھی ہیں۔ جو آپ کی زندگی میں بھی پوری ہوئیں۔آپ کے بعد بھی پوری ہوئیں۔اور کچھ آخری زمانہ کے متعلق تھیں جو آج پوری ہو رہی ہیں۔

آخری زمانہ کی پیش گوئیوں میں سے ایک خروج دجال سے متعلق تھی۔اور دجال کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ حضرت نوح سے لیکر آنحضرت ﷺ تک سب انبیاء اپنی امتوں کو ڈراتے چلے آئے ہیں۔آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۶)۔احادیث میں مذکور ہے کہ فتنہ دجال سے بچنے کے واسطے ہر جمعہ کو سورۃ کہف کی پہلی اور پچھلی دس دس آئتیں پڑھی جائیں ۔ ان آیات کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کون ہے اور اس کے کیا صفات ہیں اور اس سے بچنے کی کیا صورت ہے۔

غیر احمدی دوست سورۃ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کو دجال کے لئے جنتر منتر سمجھتے ہیں۔اور خیال کرتے ہیں کہ جو شخص ان آیات کو پڑھے گا اس کے پاس دجال نہیں پھٹکے گا۔مگر ان کا یہ خیال صحیح نہیں۔اصل بات یہ ہے کہ ان آیات میں دجال کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔سورۃ کہف کی ابتدائی آیات میں تو دجال کے مذہب کا ذکر ہے اور آخری آیات میں اس کی صنعت وحرفت اور کاریگری کا۔ اور جو شخص ان آیات پر ذرا بھی تدبر کی نظر کرے گا وہ جان لے گا کہ دجال سے مراد وہ مغربی اقوام ہیں جو جزائر میں رہتی ہیں۔ جو قوم کے لحاظ سے یاموج ماجوج اور عقیدہ کے لحاظ سے صلیب پرست اور دجل وفریب کے لحاظ سے دجال ہیں۔ ہمارے ملک میں عیسائی مشنریوں کے ذریعہ جو مذہبی دنیا میں دجل وفریب کیا گیا وہ ظاہر ہے۔اسی طرح ایجادات میں جو ترقی ہوئی ہے اسے دیکھ کر انسان کی عقل ورطہء حیرت میں پڑ جاتی ہے۔سورۃ کہف کی آخری آیات میں انہی امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔اور یہ سب کام مغربی اقوام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نورالدین بھیروی) کے تفسیری نوٹوں میں یاجوج ماجوج کے متعلق لکھا ہے: ’خدا نے انشراح صدر سے مجھے یقین دلایا ہے کہ یہ وہ قوم ہے جو بخارا سے لیکر شمال تک رہتی تھی۔گاتھ نارمنڈے وزی گاتھ سیکسن ۔ یہ لوگ جرمن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرانس اور انگلینڈ وغیرہ ممالک میں آباد ہوئے‘ (ص۳۷۲)۔ اور بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج جزائر میں رہنے والے لوگ ہیں اور ماجوج ماسکو اور ٹوبالسک کا سردار ہے ۔ چنانچہ لکھا ہے: ’ خداوند کا کلام مجھ کو پہنچا ۔ اور اس نے کہا اے آوفراد تو جوج کے مقابل جو ماجوج کی سرزمین کا ہے ۔ اور روش اور مسک اور توبال کا سردار ہے اپنا مونہہ کر اور اس کے برخلاف نبوت کر اور کہہ کہ خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے کہ دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبال کے سردار میں تیرا مخالف ہوں‘ (حزقیل۔ب ۳۹)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ دجال اور یاجوج یعنی جزائر میں رہنے والے لوگ ایک ہی ہیں ۔ اور ماجوج اور روش مسک اور ٹوبالسک کا سردار ہے ۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اپنی تصانیف میں بڑی شرح وبسط سے اس بارہ میں لکھا ہے ۔ اور ثابت کیا ہے کہ مغربی اقوام ہی دجال ہیں ۔ اور آنحضرت ﷺ نے جو آخری زمانہ کی علامتوں میں سے ایک علامت خروج دجال بتائی تھی وہ انہی اقوام کا خروج تھا ۔ گویا پہلے جزائر میں بند تھیں مگر آخری زمانہ میں مقدر تھا کہ یہ وہاں سے نکل کر تمام ممالک میں پھیل جائیں ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ قرآن کریم میں جہاں دجال اور یاجوج ماجوج کا ذکر ہے وہاں یہ بھی ذکر ہے کہ آخری زمانہ میں جب یہ اقوام تمام ممالک کا احاطہ کر لیں گی تو ایک بہت بڑی اور سخت جنگ ہوگی ۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے

و ترکنا بعضهم یومئذ یموج فی بعض و نفخ فی الصور فجمعناهم جمعا (الکہف:۹۹) کہ ان آخری ایام میں ہم بعض کو بعض پر ایسا لگا دیں گے کہ وہ ایک دوسرے میں سمندر کی لہروں کی طرح ٹھاٹھیں مارتے ہوئے گھسنے کی کوشش کریں گے ۔ اور اپنے اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے پر سخت حملہ کریں گے ۔ پھر ایسا ہوگا کہ گویا بگل بجا دیا جائے گا اور سب کو جمع کر دیا جائے گا اور سخت جنگ ہوگی ۔ اور کافروں اور خدا کے منکرین کے سامنے جہنم پیش کر دیا جائے گا ۔ اس میں یہ پیش گوئی ہے کہ اس وقت جنگ اسلحہ آتش بار سے ہوگی ۔ آگے فرمایا یہ جنگ بطور سزا اور عذاب ان لوگوں کے لئے ہوگی ۔ الذین کانت اعینهم فی غطاء عن ذکری و کانوا لا یستطیعون سمعا ۔ (کہف:۱۰۱) کہ جن کی آنکھیں ہمارے ذکر سے غفلت کے پردے میں تھیں اور حق کی طرف سے ان کے کانوں میں بوجھ تھا کہ وہ اس کو سن نہ سکتے تھے ۔ حزقیل نبی کے بیان سے بھی اس امر کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تائید ہوتی ہے کہ یہ عذاب ان لوگوں پر ان کی لا پرواہی کی وجہ سے آئے گا کہ وہ خدا کی طرف توجہ نہیں کرت ہونگے۔ چنانچہ لکھا ہے: 'میں ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پرواہی سے سکونت کرتے ہیں ایک آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں' (حزقیل ب ۳۹) نیز یوحنا کے مکاشفہ باب ۲۰ میں لکھا ہے: اور جب ہزار سال ہو چکیں گے شیطان اپنی قید سے چھوٹے گا اور نکلے گا تا کہ ان قوموں کو جو زمین کے چاروں کونوں میں ہیں یعنی جوج و ماجوج کو فریب دے اور انہیں لڑائی کیلئے جمع کرے' جو لوگ اخبارات پڑھتے ہیں یا ریڈیو پر روزانہ مغربی اقوام کی باہمی جنگ کی خبریں سنتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ مذکورہ پیشگوئی کس طرح حرف حرف پوری ہو رہی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے دجال کے ذکر میں فرمایا تھا کہ اول تو اسے مسیح موعود قتل کریگا۔ ورنہ وہ پگھل جائے گا۔ اور فرمایا: ذاب كما يذوب الملح في الماء (مشکوۃ۔ص ۴۵۸)۔ کہ اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نمک پانی میں آہستہ آہستہ پگلتا ہے۔ فرمایا دجال کا پگلنا اور ہلاک ہونا بھی آناً فاناً نہ ہوگا بلکہ آہستہ آہستہ ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کا مندرجہ بالا ارشاد موجودہ جنگ کی رفتار اور اس کے طریق کو دیکھ کر بالکل واضح ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ کی ہدائت اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے مبعوث ہوئے فرماتے ہیں

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۴ فروری ۱۹۴۰ء۔ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس سارے مضمون کو ہم نے غور سے پڑھا تو اس کا ایک حصہ دوسرے سے متناقض پایا۔ ایک غلطی تو یہ ہے کہ دجال اور یاجوج ماجوج دونوں کو ایک قوم بنا دیا ہے۔ حالانکہ دجال ایک شخص ہے اور یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں۔ علم نحو کے قاعدے سے دیکھا جائے تو مطلع بالکل صاف ہے کہ الفاظ یاجوج ماجوج غیر منصرف ہیں۔ ملاحظہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت حتّٰی اذا فتحت یاجوج و ماجوج ۔اس کے برخلاف لفظ دجال منصرف ہے کیونکہ یہ مبالغے کا صیغہ ہے۔ہم اس سے بے خبر نہیں ہیں کہ مرزا صاحب نے دجال سے مراد باطل پسند لوگوں (پادریوں) کی جماعت سمجھی ہے۔لیکن ان کے اتباع سے بعض اہل علم (ڈاکٹر بشارت احمد وغیرہ) نے دجال کو صیغہ مبالغہ بمعنی مفرد قرار دیا ہے (پیغام صلح ۴ جنوری ۱۹۳۹ء) جو بالکل صحیح ہے۔اس لفظی تحقیق کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ انگریز روسی جرمنی وغیرہ اقوام یورپ اگر یاجوج ماجوج اور دجال ہیں تو قادیانی مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) کے ہاتھ سے فنا کیوں نہیں ہوئے۔جیسا کہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا۔جس کا ایک فقرہ خود نامہ نگار نے نقل کیا ہے۔اس حدیث کے پورے الفاظ یوں ہیں۔

اذا راہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء مشکوۃ۔کتاب الفتن) (یعنی دجال جب مسیح موعود کو دیکھے گا تو دیکھتے ہی اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے)۔

یہ الفاظ اپنا مضمون صاف بتا رہے ہیں کہ دجال کی ہلاکت مسیح موعود کی زندگی میں ہوگی، حالانکہ قادیانی مسیح کو دجال نے دیکھا بلکہ مسیح قادیانی اس کے گدھے پر سوار بھی ہوتے رہے تاہم وہ نمک کی طرح گلا نہیں، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے اور دجال ابھی بارعب وداب برابر ڈینگیں مار رہا ہے۔

ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم دیکھتے ہیں کہ اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج اور دجال کہہ کر اور اس جنگ کو حدیث مذکور کا مصداق بتا کر خلیفہ قادیان (محمود) یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم اس جنگ میں انگریزی حکومت کی امداد کیلئے پچیس ہزار آدمی دیں گے ....کوئی دیانت دار عالم (قادیانی یا لاہوری) ہمیں بتائے کہ وہ پچیس ہزار آدمی میدان جنگ میں جا کر کس گروہ کے ساتھ شریک ہوں گے۔اور ان کی موت میدان جنگ میں حدیث مذکورہ کے ماتحت ہوگی یا کچھ اور؟ اور وہ بعد الموت قادیانی اصطلاح میں شہید کہلائیں گے یا کچھ اور؟

کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ مسیح موعود جس کا آنا دجال اور اقوام یاجوج ماجوج کے قتل اور فنا کے لئے مقدر تھا اسی کا خلیفہ (مرزا محمود احمد) اور لخت جگر دجال اور یاجوج ماجوج کی جنگی خدمت کیلئے اپنے مخلص ترین مریدوں کو پیش کرتا ہے۔ایک طرف دجال اور یاجوج ماجوج سے نفرت کرنا اور دوسری طرف ان کی مدد کرنا۔اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مقولے کا مصداق ہے : منکرے بودن وہم رنگ مستاں زیستن

علماء اسلام مرزا غلام احمد کو بوجہ ادعائے نبوت اور افتراء علی اللہ کے ان تیس دجالوں میں شمار کرتے رہے جو نبوت کے مدعی ہوں۔ جن کی بابت حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں کلهم يزعم انه نبی الله (ان میں سے ہر ایک دعویٰ کریگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے) علمائے اسلام کے اس فتویٰ کو مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع ہمیشہ غلط کہتے رہے مگر الفضل کے مذکورہ مضمون نے ایک گونہ اس کی تائید کی ہے۔ کیونکہ اتباع مرزا میں سے پچیس ہزار یا اور ان کے علاوہ بھی جتنے آدمی جب خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے حکم سے میدان جنگ میں بھیجے جائیں گے تو اس وقت علمائے اسلام اگر یہ کہیں کہ : کند ہم جنس با ہم جنس پرواز ، تو ان کی اس آواز کو کون غلط قرار دے گا۔

نوٹ : ہمارا مقصد یہ نوٹ لکھنے سے ہرگز یہ نہیں کہ ہم قادیانیوں کو آدمی بھیجنے سے منع کریں۔ ہم منع کرنے والے کون؟ بلکہ ہم دل سے خوش ہیں کہ وہ بھیج دیں تا کہ دو امور میں سے ایک امر صحیح ثابت ہو، (۱) علمائے کرام کے فتویٰ کی تائید

(۲) قادیانیوں کے اس خیال کی تردید کہ اقوام یورپ ہی دجال وغیرہ ہیں۔

اگر وہ اب بھی اس پر اصرار کریں کہ نہیں ہمارا خیال صحیح ہے، تو پھر یہ بتائیں کہ دجال کی حمائت کرنے والا کون ہوا؟۔ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ فروری ۱۹۴۰ء مطابق ۷ محرم ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۱۶ ص ۵۔۷)

جماعت مرزائیہ کی چوکڑی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل جماعت مرزائیہ میں بڑی چہل پہل ہو رہی ہے۔ بہت سے رسائل اور اخبارات نکل رہے ہیں جن میں ایک دوسرے پر خوب گل فشانی ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے علمی نکات حل ہو رہے ہیں اور معقول و منقول کے دفتر کھل رہے ہیں جو پہلے کبھی نہ کھلے تھے۔ لا عین رأت و لا اذن سمعت

مسئلہ زیر بحث یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مصلح موعود کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق جو پیش گوئی کی تھی اس کا مصداق کون ہے (مرزا قادیانی نے بزعم خود خدا سے الہام پا کر پیش گوئی کی تھی کہ میرے بعد اللہ تعالیٰ ایک مصلح موعود کھڑا کرے گا جس کی تبلیغ سے اسلام دنیا میں سب مذاہب پر غالب آ جائے گا) قادیان سے آواز آتی ہے کہ میاں محمود احمد مصلح موعود ہیں۔ اس دعویٰ پر بڑے بڑے دلائل پیش کئے جاتے ہیں گویا علم کے دریا بہائے جاتے ہیں۔ لیکن قادیان ہی سے خلیفہ کے اس منصب کے خلاف ایک آواز اٹھی ہے۔ اس آواز کے اٹھانے والے مرزا صاحب قادیانی کے راسخ العقیدہ مرید شیخ عبدالرحمٰن المعروف مصری صاحب ہیں جنہوں نے ایک مستقل کتاب (شان مصلح موعود) میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود) کے منصب (مصلح موعود) کے خلاف دلائل دیئے ہیں۔ لاہوری جماعت بھی خلیفہ قادیان کے مصلح موعود ہونے سے انکاری ہے وہ مصلح موعود کا زمانہ بڑے مرزا صاحب سے تین سو سال بعد چوتھی صدی میں بتاتے ہیں۔

یہ دو گروہ تو خلیفہ صاحب (مرزا محمود) کے اس منصب سے منکر ہیں۔ ان کے سوا دو شخص ایسے بھی ہیں جو اس منصب کے خود مدعی ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب مولوی عبداللہ تیماپوری دکنی ہیں۔ جو اپنا نام مع القاب یوں لکھتے ہیں:

> مصلح موعود مسیح مسعود و امام مہدی معہود محمد عبداللہ مہدی کلام اللہ مکہ مسجد تیماپور شریف، دکن

یہ صاحب مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدین سابقین میں سے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ مصلح موعود والی پیش گوئی میرے حق میں ہے۔ یہ صاحب بھی اپنے دعویٰ پر دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ پیش کرتے ہیں۔ ساتھ ہی اس کے الہام کے بھی مدعی ہیں۔

دوسرے صاحب شیخ غلام محمد ہیں جو لاہوری جماعت سے نکلے ہوئے ہیں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اور لاہوری مرزائیوں کے حق میں آپ کی رائے قابل شنید ہے۔ فرماتے ہیں:

> میں نے اپنے رسالوں میں روح القدس کے مخصوص نزول کے بعد ایک طرف اگر خلیفہ قادیانی کو محض ایک جسمانی وجود اور آسمانی روحانیت سے مردہ ہونا حضرت مسیح موعود ہی کے لفظی الہاموں سے ثابت کر دیا تو دوسری طرف لاہوری احمدیوں کی تین چار صدیوں کی زمانوی غلطی کی ظلمت کو بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود کے لفظی الہامات سے ہی بالکل غلط اور شیطانی وسوسہ و دجالی دھوکہ ہونا دکھا دیا ہے (سلسلہ تصنیفات محمدیہ۔ج ۱۰ص ۱۹،۲۰)

ان حضرت کا دعویٰ بھی الہام پر مبنی ہے جس کا ثبوت عبارت مندرجہ بالا کے علاوہ عبارت ذیل سے بھی ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر مجھے اشد ترین ضرورت کی وجہ سے مصلح موعود بنا کر بھجوا رکھا ہے..

اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ وہ میرے مبارک روحانی وجود کے دخل سے لاہوری احمدیوں کی صداقتوں کو نہ صرف قادیانی گروہ پر بلکہ کل دنیا پر غالب فرمائے...

مجھے اللہ تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ کے تمام افراد بلکہ دنیا کے تمام انسانوں کی ظلمات کے مقابل اپنے یقین میں مجسم آفتاب بنایا ہے...

اسلام اور حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی جملہ صداقتیں تو یقیناً میرے مدنی محمدی ماموارنہ وجود میں اب اپنے مقررہ وقت کے اندر غالب ہو کر رہیں گی ...اگر انہوں نے (قادیانی ولاہوری جماعتوں نے) آگے بڑھ کر میرا ساتھ نہ دیا تو ان سے بڑھ کر بدقسمت اور ناکام کوئی نہ ہوگا۔

(رسالہ تصنیفات محمدیہ۔ج ۱۰ص ۹۔۶ فروری ۱۹۴۰ء)

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ان صاحب نے یہ مزید کمال دکھایا ہے کہ اپنے القاب یوں لکھے ہیں:

شیخ غلام محمد مصلح موعود مبارک پسر چہارم ابن محمدی بیگم روحانی۔ بشیر الدولہ و عالم کباب مقیم مدینۃ المسیح احمدیہ بلڈنگس لاہور

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ان القاب کی تشریح ہم نہیں سمجھے۔ پسر چہارم کس کا؟ روحانی محمدی بیگم کون؟ اور اس کا روحانی بیٹا ہونے سے کیا مطلب؟

ہاں قادیانی اور لاہوری اخبارات اگر ان القاب کی تشریح کردیں تو شائد ہم بھی سمجھ جائیں۔ سردست تو ہم اس شعر پر کفایت کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرّ مستاں منطق الطیر است جامی لب بہ بند
جز سلیمانے نہ باید فہم ایں گفتار را

منصب مصلح موعود کے ان مدعیان میں فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں، بلکہ اتباع مرزا قادیانی کا کام ہے۔ تاہم ہم اس فیصلے کا طریق بتائے دیتے ہیں، وہ بھی اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ خود مرزا صاحب کے الفاظ میں بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:
ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ الہام اور کشف کا نام سن کر چپ ہو جائے اور لمبی چوڑی چون و چرا سے باز آ جائے۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۱۴۸)

اس معیار پر تینوں مصلحین کے دعاوی کو پرکھا جا سکتا ہے۔ قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے مصلح موعود ہونے کا دعوی خود نہیں کیا، جیسا کہ مولوی غلام حسن پشاوری نے اپنے ایک مضمون میں کہا ہے جو الفضل میں شائع ہوا ہے۔ ہاں خلیفہ صاحب کے مریدین ان کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مصلح موعود والی پیش گوئی کا مصداق ٹھہراتے ہیں۔ اس کے علاوہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب نے اگر دعوی کیا ہے، تو الہام کے ماتحت نہیں جیسا کہ مولوی عبد اللہ تیماپوری اور شیخ غلام محمد لاہوری اپنے اپنے دعوی مصلحیت کو اپنے الہاموں پر مبنی کرتے ہیں۔

پس تینوں مدعیان کے دعاوی کو مرزا کے معیار مذکور پر پرکھ لیا جائے تو فیصلہ بالکل آسان ہے مگر ہمیں اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں: محتسب را درون خانہ چہ کار

مصلحین سے ہمارا فیصلہ:

متوفی (مرزا غلام احمد) سے ہمارا قطعی فیصلہ ہوا تھا۔ اسی طرح ان مصلحین کے ساتھ بھی ہمارا فیصلہ واضح طور پر ہو چکا ہے۔ مصلح اول، خلیفہ قادیان سے تو ہمارا فیصلہ یوں ہوا کہ انہوں نے مرزا صاحب متوفی کے آخری فیصلے پر (جو ہمارے ساتھ ہوا تھا) اپنی رائے کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہوا ہے کہ: جب حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالی نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیشگوئی ہوگئی۔ (تشحیذ الاذہان بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۹)

اس عبارت کے معنی یہ ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعا (کہ اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا ہم دونوں مرزا و ثناء اللہ میں سے جو جھوٹا ہے، اسکو سچے کی زندگی میں ہلاک کردے) جو پہلے بصورت جملہ انشائیہ تھی، خدائی قبولیت کے ماتحت بصورت جملہ خبریہ متشکل ہوگئی (یعنی قبول ہوگئی) ۔ جملہ خبریہ کا صدق بہت ضروری ہے۔ اگر نہ ہو، تو قائل جھوٹا ٹھہرتا ہے۔ پس مرزا صاحب قادیانی کے اتباع کو چاہیے کہ وہ ان کو جھوٹ سے آلودہ نہ کریں یعنی وہ ان کی اس پیشگوئی کو (کہ پہلے مرنے والا عند اللہ جھوٹا ٹھہرے گا) سچی مان کر مرزا صاحب قادیانی کی صداقت پر مہر لگا دیں۔

مصلح دوم، مولوی عبد اللہ تیماپوری (مصلح موعود) سے ہمارا فیصلہ یوں ہوا کہ آپ نے مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلے کی نسبت جو اظہار رائے کیا ہے وہ نہایت راستی پر مبنی ہے۔ آپ نے لکھا ہے:

> مولوی ثناء اللہ کیلئے آخری فیصلے کی دعا کا، کہ جھوٹا سچے کے سامنے ہلاک ہو، جو کچھ اثر ہوا معلوم ہے۔ (قادیان سے) جواب دیا جاتا ہے کہ ثناء اللہ نے اس دعا کو منظور نہیں کیا۔ مظلوم کی دعا قبول ہونے کیلئے ظالم کی رضا مندی بھی شرط ہوا کرتی ہے؟ (یعنی نہیں ہوتی) (طوفان کفر۔ ص ۱۰۔ مولوی عبداللہ تیماپوری)

یہ عبارت صاف بتارہی ہے کہ یہ عذر جو عام طور پر کیا جاتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے دعاء آخری فیصلہ کو منظور نہیں کیا تھا اس لئے وہ کالعدم ہوگئی، مولوی عبد اللہ تیماپوری کے نزدیک غلط ہے، یعنی فیصلہ بحال ہے اور اس کا نتیجہ سب کو معلوم ہے۔

مصلح موعود ثالث، شیخ غلام محمد لاہوری جو اس منصب کے تیسرے مدعی ہیں جن کے دعوی کے اصل الفاظ اوپر نقل ہو چکے ہیں ہمارے ساتھ فیصلے کا اعلان ان لفظوں میں کرتے ہیں:

اے ثناء اللہ تیرے لئے اور تیری جماعت کے لئے اور ساری دنیا کے لئے تازہ نشان۔ اے ثناء اللہ! مبارک ہو تم کو۔ مولانا آپ کی موت کے دن قریب ہیں...اے ثناء اللہ تیرے لئے اور خاکسار توبہ کنندہ (شیخ غلام محمد) کے لئے اللہ تعالی نے مقرر کی ہے تین سال کی معیاد جس کے بعد صادق کو کامیابی عطا ہوگی۔ اے ثناء اللہ تو دوزخ میں ذلیل ورسوا کیا جائے گا...اے اہل حدیث فرقہ والو توبہ کنندہ (غلام محمد) کا ملاحظہ کرلو یا کسی ڈاکٹر سے کرالو۔ یہ سب باتیں پوری ہوں گی خدا کی بتلائی ہوئی کبھی ٹل نہیں سکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توبہ کنندہ خاکسار غلام محمد برانڈرتھ روڈ لاہور

اس اشتہار پر تاریخ مطبوع نہیں تھی مگر ہمارے استفسار پر شیخ غلام محمد نے از راہ مہربانی ہم کو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع دی کہ اس اشتہار کی تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء ہے، جس پر آج ساڑھے سات سال گذر گئے ہیں۔

مقام تعجب ہے کہ شیخ غلام محمد موصوف نے جس شخص کے حق میں لکھا تھا کہ تین سال کے اندر بعد موت دوزخ میں داخل ہو جائے گا، آج ہم سنتے ہیں کہ وہ (ثناءاللہ امرتسری) آج (فروری ۱۹۴۰ء) تک زندہ ہے۔ بلکہ یہ بھی سنتے ہیں کہ یہ مضمون وہی لکھوا رہا ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے خدائی فیصلہ بڑے میاں سے اور انکے اتباع سے، جو بقول مصلح موعود تیما پوری دنیا نے دیکھ لیا کہ قادیانی کی ساری جماعت کی روحانی توجہ کا نتیجہ وہی ہوا جو قرآن شریف نے یوں بتاہے: لا یحیق المکر السیّ ا لا باهله (فاطر:۴۳)۔ (مکر کرنے والے کی برائی اسی کو گھیر لیتی ہے)

اس پر بھی اتباع مرزا کی طرف سے یہ آواز اُٹھتی ہے کہ ثناءاللہ باوجود بوڑھا ہو جانے کے ابھی تک زندہ ہے، اس میں بھی قدرت کا ایک نشان ہے۔

میں کہتا ہوں کہ واقعی نشان ہے اس کی تشریح ہم اپنے لفظوں میں ہیں بلکہ استاد غالب کے کلام سے کرتے ہیں:

نادان ہیں جو کہتے ہیں کہ کیوں جیتا ہے غالب
قسمت میں ہے اعداء کا جلانا کوئی دن اور

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۳ فروری ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ محرم ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۱۷ ص ۴۔۵)

(قادیانیوں کے یہ معروف فرد اپنے دعاوی اور دیگر حرکات کی وجہ سے ایک عرصہ تک قادیانی پریس کی زینت بنے رہے۔ ان سے متعلق ایک واقعہ قادیانی اخباروں میں یوں رپورٹ ہوا تھا:

حضرت مسیح موعود کے حرم محترم کی توہین

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ ایک شخص شیخ غلام محمد مقیم احمدیہ بلڈنگس سات آٹھ سال کے عرصہ سے انجمن اشاعت اسلام لاہور اور اس کے معزز اراکین کے متعلق گندا چھالتا رہتا تھا لیکن انجمن نے اس کی گندی کارروائیوں کو کبھی ائق اعتناء خیال نہیں کیا۔ لیکن حال ہی میں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ایک ایسی عزیز اور محترم ہستی کے خلاف ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں جس سے ہر ایک احمدی شدت رنج وغم کی وجہ سے نڈھال ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ اس نے حضرت امیر ایدہ اللہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کو متعدد خطوط لکھ کر دھمکیاں دیں کہ دفاتر انجمن پر ۱۹۳۳ء کی طرح تالے لگا کر امن عامہ میں خلل اندازی کا مرتکب ہوگا۔ اور پھر ۱۳ فروری کو ایک ٹریکٹ بھی شائع کیا جس میں جہاں انجمن کے بزرگ ارکان کو توہین آمیز الفاظ سے خطاب کیا۔ اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود کے حرم محترم کی شان میں سخت اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے جس سے تمام احمدیوں میں ایک نفرت کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے سخت نفرین کا اظہار کیا۔

لیکن معاصر الفضل نے معاملہ کی نوعیت نہ سمجھتے ہوئے اس گندگی کی وجہ سے رونما ہونے والے حالات کے متعلق اپنے ۱۰ مارچ کے شیوع میں لکھا:

لاہور۔ ۸ مارچ۔ اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ احمدیہ بلڈنگس میں غیر مبایعین کی دو پارٹیوں میں جنگ ہوئی... بیان کیا جاتا ہے کہ غیر مبایعین کی انجمن کے بعض ارکان نے انجمن کے ایک سابق رکن شیخ غلام محمد پر حملہ کر دیا مگر وہ بچ گیا اس کے بعد اس کے بھی کچھ آدمی پہنچ گئے اور دونوں پارٹیوں میں لاٹھیوں سے لڑائی شروع ہوگئی اور نصف درجن اشخاص مجروح ہوئے۔ وغیرہ

اخبار الفضل نے اپنے بیان کی بنیاد لاہور کے مقامی اخباروں پر رکھی ہے۔ ہم اخبار زمین دار اور احسان جو سلسلہ کے بے حد معاند اخبار ہیں کے بیانات درج کرتے ہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکے گا کہ وہ اخبار جن پر الفضل نے اپنے نوٹ کی بنیاد رکھی ہے وہ اس واقعہ کے متعلق کیا لکھتے ہیں۔

روزنامہ احسان مورخہ ۱۰ مارچ پولیس رپورٹ کی بنا پر رقم طراز ہے

اس سے قبل ایک اور شخص انجمن کا ملازم تھا (یہاں شخص سے مراد غلام محمد ہے) جسے سو روپیہ تنخواہ ملتی تھی۔ انجمن احمدیہ کے ایک رکن اعلی سے اس کا جھگڑا ہوگیا۔ اس نے گالیاں دیں جس پر اسے نکال دیا گیا۔ ملازمت کے بعد اس شخص نے کہنا شروع کیا کہ وہ مرزا غلام احمد کا روحانی بیٹا ہے۔ انجمن احمدیہ کے ارکان کے خلاف اس نے بذریعہ تحریر وتقریر پراپیگنڈہ شروع کر دیا ہر وقت انہیں برا بھلا کہتا تھا آخر ایک دن اس نے ایک رسالہ میں احمدیہ تحریک کے بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے رہنماؤں کے خلاف لکھا۔ انجمن احمدیہ کی طرف سے اسے باز رکھنے کی کوشش کی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سات آدمیوں کو ساتھ لے کر اور ڈانگوں سے مسلح ہو کر مسجد احمدیہ میں گھس آیا اور دو اشخاص کو ڈانگوں سے زخمی کر دیا۔

معاصر زمین دار نے بھی بالکل ایسا ہی بیان شائع کیا ہے جس کا اقتباس دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مگر بہت جلد معاصر الفضل نے اپنی روش کو تبدیل کر لیا ہے ہمیں خوشی ہے کہ الفضل نے بالکل صحیح قدم اٹھایا ہے۔ لکھتا ہے:

پیغام بلڈنگس لاہور میں مقیم ایک شخص غلام محمد نے حال میں ایک ٹریکٹ: بیعت رضوان کی حقیقت، شائع کیا ہے جس میں رسالہ کے صفحہ ۱۴ پر حضرت ام المومنین جنہیں ہر احمدی اپنی حقیقی ماں سے بھی بڑھ کر قابل عزت و احترام سمجھتا ہے اور جن کی شان میں کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی ہرگز گوارا نہیں کر سکتا غلام محمد مذکور نے ایسے گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر خون کھولنے لگتا ہے۔ ہم حکومت پنجاب کو توجہ دلاتے ہیں کہ فوری طور پر اس شرارت کی طرف متوجہ ہو اور لاکھوں انسانوں کی محترم معزز ہستی کی شان میں حد درجہ کی بدزبانی اور گستاخی کرنے والے کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

ہم اس معاملہ میں شروع سے نفرت کا اظہار کر رہے ہیں اور اب بھی معاصر الفضل کے ہم نوا ہیں۔.... (پیغام صلح لاہور ۱۳ مارچ ۱۹۳۹ء مطابق ۲۱ محرم ۱۳۵۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۱۵ ص ۴)

قادیانی امانت: امانت ہے یا خیانت؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان سے جو آواز اٹھتی ہے وہ اپنے اندر پوری جدت رکھتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قادیان کے موذن (آواز دہندہ) آواز اٹھانے سے پہلے شرعی معیار سے نہیں جانچتے، جو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں۔ ہم بھی انہیں اس میں معاف کر دیں لیکن چونکہ وہ اتباع شریعت خاص کر حنفی مذہب کا تقیید (حسب الحکم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کرتے آئے ہیں اسلئے ہم ان کو موقع بموقع تنبیہ کرتے رہتے ہیں۔ مگر قادیانی اور حق پسندی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

؟ ضدا ن مفتر قا ن ای تفر ق
مثلاً قادیان سے آواز اٹھی تھی کہ مخلصین قادیان کے خزانہ میں اپنا روپیہ امانت رکھ دیں، جو کاروبار پر لگایا جائے گا۔ امانت رکھنے والے جب طلب کریں گے ان کو واپس کر دیا جائے گا، مگر تجارت کے نفع میں ان کو حصہ نہیں ملے گا، صرف اصل رقم کے حق دار ہوں گے۔

اس پر ہم نے اعتراض کیا تھا کہ یہ امانت نہیں ہے، کیونکہ امانت میں تصرف کسی طرح جائز نہیں۔ اپنے دعوی پر ہم نے کتب فقہ سے حوالہ جات بھی پیش کئے تھے۔ باوجود اس کے قادیانی اخبار الفضل نے اس کو تسلیم نہیں کیا، بلکہ ایک ہی راگ الاپتا گیا کہ امانت کے معنی کبھی عام بھی ہوتے ہیں۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ امانت بمعنی عام میں کون سی ایسی انواع ہیں جن میں اصل شئے کی حفاظت ضروری نہیں ہوتی۔ بس مرکزی گفتگو یہی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کوئی مرید (بحیثیت مرید ہونے کے) اگر حق کو مان جائے تو اس آیت کی تفسیر واقعی مشکل ہوگی

ان یروا سبیل الر شد لا یتخذوه سبیلا ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۳ فروری ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ محرم ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۱۷ ص ۶)

حدیث نزول مسیح علیہ السلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
اخبار الفضل قادیان کی دس۔ گیارہ فروری ۱۹۴۰ء کی اشاعتوں میں حدیث نزول مسیح پر بحث کی گئی ہے۔ مضمون اپنے معنے کے لحاظ سے کوئی جدید نہیں بلکہ بمصداق

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گوئم

مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی تحریروں سے اخذ کیا گیا ہے۔ سارے مضمون کا خلاصہ نامہ نگار ہی کے الفاظ میں یہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'حدیث میں آسمان کا لفظ قطعاً نہیں ہے۔اور لفظ نزول ہمیشہ جسمانی طور پر اترنے کے معنوں میں نہیں آتا' (الفضل قادیان ۱۰ فروری ۱۹۴۰ص ۴)

اس تمہید کے بعد ابن مریم کو تشبیہ کے معنی میں بتایا ہے ۔یعنی حدیث میں جو آیا ہے کہ ابن مریم آئے گا۔اس سے مراد ابن مریم جیسا آدمی ہے، نہ کہ خود حضرت عیسی بن مریم

ہم اس نوٹ میں صرف پہلے جملے پر نظر کرتے ہیں ۔اور نظر کرنے کے بعد نتیجہ قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود تھے یا غیر ثقہ راوی۔

محدثین کی تعریف میں مولانا حالی کا ایک شعر سونے سے لکھنے کے قابل ہے

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ صوفی کو چھوڑا نہ ملاں کو چھوڑا

... سنئے جناب! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حمامۃ البشری میں لکھتے ہیں

و العجب من القوم انهم يفهمون من نزول عيسى نزوله من السماء و يزيدون لفظ السماء من عند هم ولا تجد اثراً منه فى حديث' (ص ۱۸)

پھر اسی کتاب حمامۃ البشری کے صفحہ ۸۸ پر آپ نے ایک اور حدیث نقل کی ہے جو قابل دید وشنید ہے اور اس حدیث کو اپنے دعوے کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے ۔جس کے الفاظ یہ ہیں:

' فى حديث ابن عباس قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ينزل اخى عيسى ابن مريم على جبل افيق اماماً هادياً حكماً عدلاً ۔' الحديث

اسی حدیث کو آپ نے کتاب ہذا کے صفحہ ۸۹ پر ایک دعوے کی دلیل میں نقل کیا ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث آپ کے نزدیک قابل سند ہے۔

اب ہم اس حدیث کو اصل کتاب سے پورے لفظوں میں نقل کر کے جماعت مرزائیہ، امت محمدیہ، اور دیگر غیر مسلم حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے اس فعل (تحریف خودغرضانہ) کا فیصلہ کریں۔پس غور سے سنئے کہ یہ حدیث کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد مطبوعہ مصر کے صفحہ ۵۶ پر یوں درج ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال ابن عباس قال رسول الله ﷺ فعند ذالك ينزل اخى عيسى ابن مريم من السماء على جبل انيق اماماً هادياً و حكماً عدلاً۔ (**الحديث**) (یعنی ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا بھائی عیسیٰؑ ابن مریم ایک بڑے پہاڑ پر آسمان سے اترے گا)

با انصاف ناظرین! غور فرمائیں کہ حمامۃ البشری صفحہ ۱۸ پر مرزا غلام احمد صاحب نے مسلمانوں کو مطعون کیا ہے کہ وہ اپنے پاس سے لفظ سماء بڑھاتے ہیں۔ مگر چونکہ حدیث میں یہ لفظ موجود ہے اور اسی حدیث کو مرزا صاحب اپنے ایک دعوے کے ثبوت میں دوجگہ نقل کرتے ہیں مگر اصل الفاظ حلال طیب سمجھ کر کھا جاتے ہیں۔ اور ڈکار تک نہیں لیتے اور یہ بھی نہیں جانتے کہ دفتر اہل حدیث امرتسر، حدیث کا پتہ بتانے کا ذمہ وار ہے وہ اگر اصل الفاظ پیش کر دے گا تو ہم کیا جواب دیں گے۔

قدرتی تصرف

ہم سے پوچھو تو ہم اس کو قدرتی تصرف سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کبھی خود مدعیان کے ہاتھوں ایسے کام کروا دیتا ہے جو ان کے لئے موجب شرمندگی ہوا کرتے ہیں۔

اس کی مثال سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش میں ملتی ہے۔ اس کتاب کے چودھویں باب میں (جس کی نسبت آریوں کا دعوی ہے کہ وہ سوامی کا لکھا ہوا ہے) قرآن مجید پر ایک سو انسٹھ اعتراضات ہیں جن کا مفصل جواب ہم نے کتاب حق پرکاش کی صورت میں دیا ہوا ہے۔ یہاں اس کا ذکر کرنا مقصود نہیں بلکہ مقصود صرف یہ ہے کہ سوامی جی نے قرآن مجید پر بہت سے اعتراض ایسے کئے ہیں جو قرآن کے اصل ترجمہ پر نہیں ہو سکتے بلکہ سوامی جی نے خود اختراع کئے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی ہم نے بصورت رسالہ الگ شائع کیا ہوا ہے جس کا نام ہے 'سوامی دیانند کا علم و عقل' مگر ہم آریوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے اعتراضات کو دیکھ کر ان عبارتوں کی تصحیح کر دی ہے۔ دیکھئے اتباع مرزا قادیانی بھی ان حوالوں کی اصلاح کرتے ہیں یا الٹا ہم پر برستے ہیں۔ اگر وہ بجائے اصلاح کرنے کے ہم پر برس پڑے تو یاد رکھیں ہم بھی محدثین کے پیرو ہیں جن کی شان میں مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے یوں اظہار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رائے کیا ہوا ہے

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

ناظرین کرام ان حوالہ جات کے ساتھ محدثین کے اس اصول کو ملحوظ رکھ کر ہمیں بتایئے کہ جس صورت میں مدلس (جو راوی روائت میں استاد کو چھوڑ کر دادا استاد کا نام لے) کی روائت معتبر نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنے استاد کا نام چھوڑ دیتا ہے (حالانکہ یہ ایک معمولی سی بات ہے بعض دفعہ بغرض اختصار ساری سند چھوڑ دی جاتی ہے) تو جو شخص اپنے مدعا کے خلاف حدیث کا کوئی لفظ چھوڑ دے نہ صرف چھوڑ دے، بلکہ للکارے کہ یہ لفظ حدیثوں میں نہیں ہے، بلکہ قائلین کا افتراء ہے، تو محدثین کی اصطلاح میں ایسے راوی کا نام کیا ہے، اور اس کی روائت کا کیا حکم ہے؟

محدثین کی اصطلاح میں راویوں کی تین قسمیں ہیں ثقہ ' ضعیف ' واضع جماعت احمدیہ کے علماء جو اصول حدیث سے واقف ہیں بحکم خداوندی:

کونوا قوّامین بالقسط شهداء للّٰه (مسلمانو، خدا لگتی منصفانہ گواہی دیا کرو)

کے ماتحت ہمیں بتائیں کہ ہم ایسے راوی کے حق میں کیا اعتقاد رکھیں جو اپنی غرض کے ماتحت حدیث کے الفاظ کو کھا جائے۔ اور اس کے اتباع (جو اس کے فعل کی تائید کریں) کے حق میں ہم کیا رائے ظاہر کریں۔ سچی شہادت شہادت دینے سے رکئے نہیں۔ سچی شہادت کو چھپانے والے کے حق میں فرمان خداوندی سنئے۔ و من يكتمها فانّه آثم قلبه۔ پس سن رکھئے

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۱ محرم ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۱۸ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصانیف مرزائیہ اور ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۵ جنوری ۱۹۴۰ء میں مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب براہین احمدیہ کے متعلق ایک نوٹ لکھا گیا تھا جس میں ہم نے مرزا صاحب کی اس مایہ ناز تصنیف پر ریویو (تبصرہ) کیا تھا، اور پوچھا تھا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس کتاب میں صداقت اسلام پر جو تین سو دلائل لکھنے کا وعدہ کیا تھا، وہ دلائل یا ان میں سے کوئی ایک دلیل کس صفحہ پر ہے۔

ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ امرتسر یا لاہور میں ایک مجلس منعقد ہو جس میں یہ دلائل دکھائے جائیں۔

ہماری طرف سے صرف یہ سوال ہوگا کہ براہین احمدیہ کے اس صفحے کا حوالہ بتایا جائے جہاں مرزا صاحب نے دلائل موعودہ کل، یا کم سے کم ایک ہی دلیل لکھی ہو۔ کیسا صاف اور فیصلہ کن سوال ہے، مگر قادیان سے جواب کی امید؟

ایں خیال است و محال است و جنوں

چنانچہ وہی ہوا کہ جواب میں ہمیں کوسا گیا۔ جب کوستے کوستے تھک گئے تو ہماری عربی تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے لکھ دیا کہ تم کیونکر بول سکتے ہو۔ خود تمہاری عربی تفسیر کے خلاف فتویٰ لگا ہوا ہے۔

کیا خوب! یہ تو وہی مثال ہوئی جو کسی مولوی صاحب نے ایک بے نماز کو کہا تھا کہ میاں نماز پڑھا کرو۔ تو اس نے (شائد کسی قادیانی سکول کا طالب علم تھا) بڑی متانت سے جواب دیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی شادی کے موقع پر کھانے میں نمک بہت زیادہ ڈالا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میری بات سے اس کا کیا تعلق؟ ہوشیار طالب علم نے کہا کہ تعلق ہو یا نہ ہو۔ یونہی بات سے بات نکل آتی ہے۔

اچھا بھائی۔ ہماری تفسیر بھی غلط سہی، تو ہم اور مرزا صاحب قادیانی دونوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

برابر ہوئے۔ پس نہ ہم مسیح موعود ہیں اور نہ مرزا صاحب قادیانی۔ قصہ ختم

ناظرین یہ ہے وہ علم کلام جو قادیان میں سکھایا جاتا ہے۔ مرزائی جماعت کی عادت ہے کہ وہ گراموفون کی طرح اپنے اندر بھرے ہوئے ریکارڈ کو ظاہر کیا کرتی ہے۔ سمجھنے سے اسے کوئی مطلب نہیں۔ معترض کے اعتراض سے کوئی غرض نہیں۔ چنانچہ لاہور کا مرزائی اخبار پیغام صلح بھی اسی طرح کا راگ الاپتا ہوا لکھتا ہے کہ

> کتاب براہین احمدیہ کے شائع ہونے پر پہلی مرتبہ دنیا کو معلوم ہوا کہ ابھی اسلام میں وہ روح موجود ہے جو نہائت بے قراری سے حالات کے خلاف جدوجہد کر کے دنیا پر غالب آنا چاہتی ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۲۶ جنوری ۱۹۴۰ء)

کچھ شک نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی لفاظی اور بے حقیقت زور کلام ایک ناواقف ناظر سے وہی کہلوا سکتا ہے جو آج امت مرزائیہ کہتی ہے۔ ہم مرزا صاحب قادیانی کی براہین احمدیہ کی لفاظی کی مثال عرب کے منہ زور شاعر متنبّی کے کلام میں پاتے ہیں، جو ہر بات میں ایسی لن ترانیاں سناتا ہے کہ سننے والا ان کو صحیح سمجھنے پر مجبور ہو جائے۔ چنانچہ اس کا یہ شعر ہم بطور نمونہ پیش کرتے ہیں

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

اردو زبان کا بھی ایک شعر ہم بطور مثال پیش کرتے ہیں۔ استاد ذوق کہتا ہے

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

ناظرین! جس طرح ان اشعار میں محض شاعرانہ تخیل ہے۔ اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی براہین احمدیہ میں محض ادعا پر ادعا ہے، اور کچھ نہیں۔

مرزائی جماعت اگر ہمارے اس بیان پر ترش رو ہو، تو ہمارے سوال کا جواب دے کر سرخروئی حاصل کر کے شیریں دہن ہو جائے۔ ورنہ زبانی باتیں سنتے سنتے تو ہمارے کان بھر گئے ہیں۔

سنئے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ براہین احمدیہ سے کہلوایئے کہ اس میں کیا ہے۔ اور مجلس میں آ کر اظہار کیجئے کہ دلائل موعودہ فلاں فلاں ہیں اور صفحہ اتنے سے شروع ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۸ محرم ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۱۹ ص ۵۔۶)

اہل حدیث کا سوال کا، الفضل کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۶ فروری میں ایک سوال کیا گیا تھا کہ قادیانی جماعت نے جنگ یورپ میں حکومت کو جو فوجی امداد دینے کا اعلان کیا ہے ہم اس کی بابت مذہبی نقطہ نگاہ سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ اس جنگ میں مرنے والوں کی موت معمولی موت ہوگی یا کچھ مزیت رکھے گی۔ اس کے جواب میں اخبار الفضل قادیان ۲۰ فروری ۱۹۴۰ء میں لکھا ہے:

> کہ وہ شہید ہونگے اور اس دعوی کی دلیل میں اولی الامر والی آیت پیش کی ہے کہ چونکہ انگریز ہمارے اولی الامر ہیں جن کی اطاعت ہم پر فرض ہے اس لئے جو شخص اولی الامر کی اطاعت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

اب مطلع صاف ہوگیا مگر ابھی ایک معمولی سا عقدہ باقی رہ گیا ہے امید ہے کہ الفضل اسے بھی حل کر دے گا۔ وہ یہ ہے کہ جن مسلم قوموں پر جرمنی اور روس کی حکومت ہے، ان کے افراد اپنی حکومت کی طرف سے لڑ کر میدان جنگ میں مارے جائیں تو کیا وہ بھی شہید ہوں گے۔ آپ کی دلیل تو یہی چاہتی ہے کہ وہ بھی شہید قرار دیئے جائیں کیونکہ وہ بھی اپنے اولی الامر کے حکم کے ماتحت لڑ کر مریں گے۔ پھر دونوں جانب کے مرنے والے شہید ہوئے۔

کیا شرعیات میں اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے کہ کسی لڑائی میں ہر دو جانب... ہلاک ہونے والے شہید سمجھے گئے ہوں۔ اب یہ بحث اصل مرکز پر آ گئی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۵ صفر ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۲۰ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاہوری مصلح موعود اور اہل حدیث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۴۰ء میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں شیخ غلام محمد مصلح موعود (جماعت احمدیہ) کا ذکر بھی آیا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ کہ شیخ صاحب موصوف نے ماہ ستمبر ۱۹۳۲ء میں ہمارے حق میں سہ سالہ موت کی پیش گوئی کی تھی جس کی میعاد ستمبر ۱۹۳۵ء میں ختم ہوگئی تھی۔ اس کے جواب میں آپ نے اپنی تازہ تصنیف میں لکھا ہے کہ وہ پیش گوئی میری طرف سے نہ تھی بلکہ وہ ایک اور شخص صوفی غلام محمد جلد ساز انجمن اشاعت اسلام لاہور نے کی تھی۔ آگے چل کر آپ لکھتے ہیں کہ:

> ہاں میں نے اپنے رسالہ مطبوعہ ماہ مئی ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۸۰ پر مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلے کا اعلان کیا ہوا ہے، اور اس سلسلہ میں ایک رسالہ بھی اسی وقت سے مکمل کر کے رکھ چھوڑا ہے، میں قادیانی مکہ کی فتح کا عظیم الشان نشان دکھانے کے بعد ان کی طرف توجہ کرونگا۔
>
> (ضمیمہ مطبوعہ یکم مارچ ۱۹۴۰ء ص ۳۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ اقتباس پڑھ کر ہم نے رسالہ مذکور (بابت مئی ۱۹۳۷ء) کا صفحہ ۸۰ دیکھا تو اس میں یہ ذکر پایا کہ میں امرتسر کے اس مباحثہ میں شریک ہوا تھا جو اپریل ۱۹۳۷ء میں سٹیم رولر فلور اینڈ آئل ملز میں مولوی عمر الدین احمدی اور منشی عبداللہ معمار اہل حدیث کے درمیان ہوا تھا جس میں موضوع بحث مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا آخری فیصلہ تھا۔ اس مباحثے میں مجھے خوف اور فکر طاری ہوا

> لہذا میں نے الہی تحریک پر اس سلسلہ میں واقعی ان کے آخری فیصلہ کے لئے آخری فیصلہ کے نام سے ایک رسالہ لکھ کر قریباً مکمل کر لیا ہے جو خدا کے فضل سے، اور مولوی ثناء اللہ کو اسی جگہ سے پکڑ کر اور گرا کر دکھائے گا جہاں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھ کر کھڑے ہیں اور اس جھوٹی خوشی میں مصروف ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی دعا اور الہام ان کے متعلق قبول نہیں ہوئے حالانکہ وہ سب خدا تعالی کے فضل سے سنت اللہ اور باقی الہامات و دعاؤں اور شائع کردہ نقشوں کے مطابق مقبول ہو چکے ہیں جن سب کا مجموعہ مصلح موعود، بشیر ثانی جلالی مسیح قدرت ثانی اور بشیر الدولہ و عالم کباب ابن محمدی بیگم کا مدنی محمدی ماموارنہ وجود ہے جو مولوی ثناء اللہ کی مادی جسمانی لمبی عمر کو ختم کرنے کے لئے آسمان سے ماموارنہ عمر لے کر نازل ہوا ہے تاکہ حضرت مسیح موعود کے تمام مخالفوں کو ان سب کی جسمانی لمبی عمروں کے انتہاء پر قرار واقعی سزا دلوا کر دکھلائے اور ان کی شرارتوں اور فسادات کو یکسر مٹائے۔ اس قیمتی اور لاجواب اور نہایت ضروری رسالہ کی فوری اور کثیر اشاعت کے لئے مجھے یہ تحریک ہوئی کہ شیخ صاحبان ملز اسے چھپوا دیں لیکن مجھے اس کے متعلق صرف دس روپے جناب شیخ عطاء اللہ صاحب نے ابھی تک بھجوائے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ لاہوری اور قادیانی احمدی جو حضرت مسیح موعود کی دنیا میں صداقت کو ہر دشمن کے مقابلہ میں واضح اور بلند کر کے دکھانا چاہتے ہیں وہ اس کام کے لئے تمام درمیانی امور کو نظر انداز کر کے آگے بڑھ کر دکھلائیں تاکہ یہ رسالہ بہرحال ۲۰ مئی تک شائع ہو جائے اور حضرت مسیح موعود کے یوم وصال سے قبل اور موسم بہار کے اندر دشمنوں پر خوفناک زلزلہ پیدا کر کے دکھائے، ورنہ اللہ تعالی بہرحال اپنے کاموں کیلئے کافی ہے۔ مجھے اس کی جناب سے کوئی مایوسی نہیں۔ احمدی قوم کیلئے یہ ایک اور راہ ثواب اور خدمت کا موقع ہے۔ شائد کسی طرف سے ہی وہ قبول کر لئے جائیں۔ والسلام غلام محمد۔ یکم مئی ۱۹۳۷ء

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: ہم افسوس کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے آپ کی قدر نہیں کی، ورنہ آج تک آخری فیصلہ کی وجہ سے جو شکست جماعت احمدیہ مرزائیہ کے تمام افراد کو ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے وہ ہر میدان میں منہ چھپا کر نکل جاتے ہیں، یہ شکست یقیناً فتح سے بدل جاتی۔ کس قدر ناشکری ہے کہ ماہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مئی ۱۹۳۷ء کو گزرے ہوئے آج اڑھائی سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے مگر ابھی تک آپکا رسالہ (جوایک بہترین مقالہ ہے) ان ناقدر شناسوں نے شائع نہیں ہونے دیا (اگر آپ ہم سے استمداد کرتے تو ہم آپ کو مباحثہ لدھیانہ کی انعامی رقم تین سو میں سے ۵۰ روپے بابو عمرالدین کا چندہ دیدیتے) نہ خود آپ نے اس طرف توجہ فرمائی حالانکہ آپ کو اشاعت کے لئے سینکڑوں روپیہ چندہ آتا ہے جس کی تفصیل بھی آپ نے شائع کی ہے کیونکہ آپ قادیان کو (جہاں بقول آپ کے فرعونی حکومت قائم ہے، سلسلہ تصنیفات محمدیہ ج ۱۱ ص ۱۸) فتح کرنے کی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ بہت اچھا ہم بھی اس مقدس کام کے لئے دست بدعا ہیں خدا آپ کو کامیاب کرے لیکن وہ فتح بھی ایسی نہ ہو جس کی بابت یہ شعر ہے

ایں کرامت ولی را چہ عجب۔ گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۵ صفر ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۲۰ ص ۶-۷)

بہائی اور قادیانی تحریکیں

ایک اصل، دوسری نقل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جن دنوں ہم نے رسالہ بہاء اللہ اور میرزا، لکھا تھا ان دنوں بہائی گروہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کو الفاظ نبی رسول وغیرہ سے ملقب کرنا پسند نہیں کرتا تھا، بلکہ ان کے لئے رسول اور اللہ کے درمیان ایک مبہم درجہ تجویز کرتا تھا۔ مگر ہم نے اپنے رسالہ میں حوالہ جات صحیحہ پیش کئے تھے جن میں شیخ بہاء اللہ ایرانی کے حق میں رسول کا لفظ آیا ہے۔ مگر امت مرزائیہ نے اس پر زور دیا کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی الوہیت کے مدعی تھے، یہ بات بہائی گروہ پر بہت شاق گزرتی رہی۔ اس لئے انہوں نے ہمارے پیش کردہ صحیح حوالہ جات کے سامنے گردن جھکا دی، اور شیخ بہاء اللہ ایرانی کے حق میں پیغمبر اور رسول کا لفظ بے کھٹکا بولنے لگے۔

اس تمہید کے بعد آج کی صحبت میں ہم بہائیوں کے دست تظلم کا ذکر کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں کہ وہ قرآن مجید پر کیسی دست درازی کرتے ہیں۔ اس دست درازی کی مثالیں زمانہ گزشتہ میں بھی ملتی ہیں۔

ا۔ امت مسلمہ میں سے ایک عورت مدعیہ نبوت ہوئی۔ جو بڑی ہوشیار اور چالاک تھی۔ علماء نے حدیث لا نبی بعدی پیش کر کے جب اس کی نبوت کا ابطال کرنا چاہا، تو مدعیہ نے جواب دیا کہ تم لوگ حدیث کو نہیں سمجھے۔ حدیث میں نبی کا لفظ ہے جو مذکر کا صیغہ ہے اسی پر لانفی جنس کا آیا ہے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ آئندہ کوئی مرد نبی نہیں ہوگا یعنی مردوں کا سلسلہ نبوت تو ختم ہو گیا اب عورتوں کا سلسلہ نبوت شروع ہوا ہے۔

دوسری مثال: اسی طرح ایک اور شخص نبوت کا مدعی ہوا۔ اس نے دعوی نبوت کرنے سے پہلے اپنا نام، لا، مشہور کیا۔ جب علماء نے اس کے خلاف حدیث لا نبی بعدی پیش کی تو ہوشیار متنبّی نے کہا کہ آپ لوگ حدیث کو نہیں سمجھے۔ یہ حدیث در اصل مبتداء اور خبر ہے۔ اصل عبارت یوں ہے لا، نبی بعدی۔ یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد ایسا شخص نبی ہوگا جس کا نام، لا، ہوگا۔ چنانچہ میرا نام لا، ہے اور میں اس حدیث کے ماتحت نبی ہوں۔

آج کل کی مثال: قادیانی نبی نے قرآن سے استدلال کر کے اپنی نبوت کا ثبوت یوں دیا کہ حضرت عیسیٰؑ نے جو فرمایا تھا کہ یأتی من بعدی اسمه احمد (پ۲۸ ع۹)۔ وہ احمد میں ہی ہوں۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۶۷۳)

اس پر اعتراض ہوا کہ آپ کا نام تو غلام احمد ہے پھر آپ احمد کیسے ہوئے۔ کیا کوئی غلام اپنے مالک کی جگہ لے سکتا ہے۔ انہی معنوں میں مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم نے ایک نظم لکھی تھی جس کا ایک شعر یہ ہے:

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسولِ حق باستحکام مرزا

قادیان کے خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد) نے اس سوال کا جواب یوں دیا کہ آپ کا اصل نام تو احمد ہی ہے اور غلام خاندانی نام کا جزو ہے۔ (انوار خلافت۔ ص ۳۴)۔

ماننے والوں نے تو مان لیا جن کے ایمان کی ہم بھی قدر کرتے ہیں کیونکہ ان کا اصول ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں وہ نہیں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جا

مگر یہ نہ سوچا کہ نام کا خاندانی جز وبصورت مضاف الیہ بحال رہتا ہے اور مضاف بدل جاتا ہے۔ جیسے خود مرزا صاحب کی اولاد میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ کے بیٹوں اور پوتوں کے نام یہ ہیں ۔ سلطان احمد، محمود احمد، شریف احمد، بشیر احمد، مبارک احمد، ناصر احمد، عزیز احمد۔ علی ہذا القیاس

دیکھئے مضاف تبدیل ہوتا ہے اور مضاف الیہ ہر ایک نام کے ساتھ بحال ہے۔ اور صحیح بات بھی یہی ہے کہ تعداد اشخاص مضاف کے تعدد سے ہوتا ہے۔ ہم خلیفہ قادیان اور ان کے ماتحتوں سے پوچھتے ہیں، ہم نے جتنے نام شمار کئے ہیں کیا ان سب کا نام احمد ہی احمد ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو نام کا خاندانی جزو کیا ہے۔

خیر یہ تو ہمارے قریب کا معاملہ ہے جو ہماری تحقیق میں دراصل ایرانی مدعی کی نقل ہے۔

مقام تاسف: ڈاکٹر اقبال مرحوم لاہوری نے ایک بڑے تاریخ دان عالم سے سوال کیا تھا کہ آپ کے نزدیک امام حسین شہید کربلا کے بعد کوئی ایسا شخص گزرا ہے جس پر اس قدر ظلم ہوا ہو۔

اس عالم نے اپنی تحقیق کے مطابق کچھ نام بتائے۔ مگر ڈاکٹر مرحوم کا خیال کچھ اور تھا۔ آپ بڑے بلند پایہ شاعر تھے آپ کا تخیل بھی بلند پرواز تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک امام حسینؓ کے درجے کا مظلوم قرآن شریف ہے جس پر اہل ہوا ہر طرف سے تیر برساتے ہیں۔

ڈاکٹر اقبال مرحوم کے اس تخیل کا ثبوت ناظرین مندرجہ ذیل مضمون میں دیکھیں جسے ہم بہائی رسالہ سے نقل کرتے ہیں اور غور فرمائیں کہ کس طرح قرآن مجید پر تیروں کی، یا بندوقوں توپوں، نہیں بلکہ آتشیں بموں کی بارش کی گئی ہے۔ مگر جسے خدا زندہ رکھے اسے کون مارے۔

قابل توجہ علماء کرام: حضرات آپ مضمون مندرجہ ذیل کو غور سے پڑھیں اور پڑھ کر اپنے ضمیر صافی سے سوال کریں کہ جس حال میں کتاب اللہ پر اس طرح دست تظلم دراز کیا جاتا ہو، ہمارا یہی شغل ہونا چاہیے جس میں ہم مشغول ہیں۔ اگر ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان واقعات سے عبرت نہ پکڑیں گے تو یوم الحساب کے لئے جواب سوچ رکھیں۔ بہر حال سینے پر ہاتھ رکھ کر مذکورہ مضمون پڑھیئے۔ بہائی میگزین کا اڈیٹر شیخ بہاء اللہ ایرانی کی نبوت کا ثبوت دیتا ہوا لکھتا ہے:

قرآن مجید میں بار بار فرمایا ہے کہ قانون الٰہی کے مطابق ہر امت کی ایک مقررہ عمر ہوتی ہے لکل امۃٍ اجل۔ اور ہر مقررہ دور کیلئے ایک کتاب الٰہی ہوتی ہے و لکل اجل کتاب۔ خدا اپنی مشیت سے دنیا کے حالات اور اپنے احکام میں محو و اثبات ردّ و بدل کرتا رہتا ہے یمحوا اللّٰہ ما یشاء و یثبت۔ اور کتابیں جو نازل ہوتی ہیں ان کی ماں خدا کے ہی پاس ہے یعنی خدائی مشیت و علم و عندہ امّ الکتاب، ام الکتاب آج تک بہت سی کتابیں پیدا ہوئیں۔ اب وہ کتابوں کی ماں بانجھ نہیں ہوگئی کہ نئی کتاب دنیا میں خدا کی طرف سے پیدا نہ ہو۔ ام الکتاب موجود ہے اور خدا کی تازہ کتاب اور کتاب لانے والے پیغمبر کا ظہور لازم ہے (مرزا صاحب کے مریدو! اس پیغمبر کی آواز بھی سنتے ہو اور جانتے ہو کہ نبوت کا دعوی کر کے وہ کتنے سال تک زندہ رہا۔ قادیانی نبی سے کم یا زیادہ؟ یقیناً زیادہ۔ پھر اس کو مان لینے میں تم لوگوں کو کیا تامل ہے، جب کہ حسب تعلیم مرزا صاحب آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کی مرزا صاحب نبوت کا دعوی کر کے بیس سال تک زندہ رہے اس لئے سچے ہیں، تو شیخ بہاء اللہ نبوت کا دعوی کرنے کے بعد ۴۰ سال تک زندہ رہا۔ پس اسکو بھی مانئے۔ اگر ایرانی نبی کو چھوڑتے ہیں تو قادیانی نبی کو بھی چھوڑ یئے۔ ثناء اللہ)۔ بلکہ خدا نے خاص طور پر اعلان اور وعدہ فرمایا ہے کہ اس دنیا میں پھر دعوت الٰہی قائم و نمودار ہوگی۔ چنانچہ ارشاد ہے: یوم ندعوا کلّ اناسٍ با ما مھم۔ فمن اوتی کتابہ بیمینہ فاولئك یقرؤن کتابھم و لا یظلمون فتیلاً۔ و من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضلّ سبیلاً (الاسراء: ۷۱،۷۲) وقت آئے گا جب ہم سب لوگوں کو ان کے پیشوا کے ذریعہ دعوت حق دیں گے۔ پھر جسے اس کی کتاب اس کے سیدھے ہاتھ میں دی جائے گی وہ لوگ اپنی کتاب پڑھیں گے اور ان کا حق ذرہ بھر نہ مارا جائیگا۔ جو کوئی اس دعوت محمدیہ کے بارے میں اندھا رہا وہ آئندہ دعوت کے بارے میں بھی اندھا رہے گا بلکہ زیادہ گم کردہ۔ (آیت کا مطلب بالکل صاف ہے۔ الآخرہ سے مراد قرآن کی اصطلاح میں روز قیامت ہے جیسا کہ ارشاد ہے و بالآخرۃ ھم یوقنون۔ ایمان دار بندے روز قیامت پر بھی ایمان لاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایرانی اور قادیانی: ہمارا دعویٰ ہے کہ قادیانی نبوت ایرانی نبوت سے مستفیض ہے اس فقرے سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہی معنی قادیانی گروہ کرتا ہے جو مرزا صاحب کی تلقین سے کہتا ہے کہ پہلے پارے کے پہلے رکوع کی آیت وبالآ خرۃ ھم یو قنو ن میں نبوت مرزا کی طرف اشارہ ہے۔ مگر بقول الفضل للمتقدم فضیلت بہرحال پہلے کو حاصل ہوگی۔ ثناء اللہ) آیت مبارکہ میں خدا فرماتا ہے کہ ہم اپنی دعوت امام الناس کے ذریعہ بلند کریں گے امام سے مراد رسول ہے جیسا کہ ابراہیم کو فرمایا انّی جا علك للنّاس اما ما۔ میں تجھے امام الناس بنانے والا ہوں، اور امام سے مراد کتاب اللہ بھی ہوتی ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ ومن قبله کتا ب موسی اماماً و رحمة کہ اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب امام اور رحمت تھی۔ پس آیت یو م ند عوا کل اناس با ما مھم میں دونوں مراد ہیں یعنی کہ آئندہ ہم لوگوں کو ان کے امام پیغمبر کے ذریعے دعوت دیں گے اور کتاب الٰہی کے ذریعے دعوت دیں گے۔ حقیقت میں پیغمبر اور کتاب دو متقابل چیزیں نہیں ہیں بلکہ دعوت کی حقیقت اور معنویت میں پیغمبر اور کتاب دونوں ایک ہیں۔ الغرض اس آیت میں دعوت قرآن کے بعد کتاب اور پیغمبر کی آمد کا کھلا کھلا اعلان اور صریح وعدہ ہے۔ (صریح وعدہ ملتا ہے اگر آپ کے معنی صحیح ہوں۔ اگر صحیح نہ ہوں تو بناء فاسد علی الفاسد کا مصداق ہے۔ ثناء اللہ۔) اسی وعدہ کو یوں بھی ذکر کیا ہے یوم ید عو کم فتستجیبو ن بحمدہ و تظنو ن ان لبثتم ا لا قلیلاً ۔(الاسراء: ۵۲)۔ جس وقت خدا تم کو بلائے گا تو تم اسکی حمد کرتے ہوئے اس کی دعوت قبول کرو گے اور خیال کرو گے کہ یہ وعدہ کے بعد اس کے پورا ہونے کے وقت تک تم پر تھوڑا ہی زمانہ گزرا ہے۔، داعی الٰہی کی نئی دعوت: داعی الٰہی کی آمد کے سلسلہ میں خدائے تعالیٰ نے یہ بھی پہلے سے ظاہر فرما دیا ہے کہ وہ ایک نئی چیز کی دعوت دے گا (قرآن کل نبیوں کی تعلیم ایک ہی بتاتا ہے رسالت محمدیہ کو کوئی نئی چیز نہیں ٹھہراتا۔ غور سے پڑھیئے شر ع لکم من الدین ما و صی به نوحاً و الذی او حینا الیك ۔ ا لآ یه ۔ ثناء اللہ) جسے پہچاننا لوگوں کے لئے بآسانی گوارہ نہ ہوگا۔ ارشاد ہے: فتو لّ عنھم یو م ید ع الدّا ع الی شئی نکرٍ۔ خشّعاً ابصا رھم یخر جو ن من ا لا جدا ث کا نّھم جرا د منتشر۔ مھطعین الی الدّا ع یقو ل الکا فرو ن ھذا یو م عسر۔(القمر:۶۔۸)

جس روز داعی الٰہی ایک ناشناختہ چیز کی طرف دعوت دے گا، لوگوں کی نظریں حیرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زدہ ہوں گی ۔لوگ اپنی پستی کے مقامات سے پراگندہ ٹڈیوں کی طرح نکلیں گے۔ داعی الہی کی طرف جھکے ہوئے ہوں گے منکر کہیں گے کہ یہ سخت زمانہ ہے۔ یہ وعدہ آج واقعہ بنا ہوا ہے۔حضرت باب اور حضرت بہاء اللہ کا ظہور ہوا ہے جو دعوت الہی کے حامل ہیں۔لوگ ظہورحق کے متعلق حیرت میں ہیں۔منکروں کا تو یہی قول ہے کہ یہ زمانہ خراب زمانہ ہے۔ پر مومنوں کیلئے تو حقیقت میں بہترین وقت ہے جوظہورحق کو شناخت کر کے فائز المرام ہوئے ہیں۔ دنیا داروں کے لئے ظہورحق کی شناخت میں بڑے بڑے پہاڑ حائل ہیں لیکن وقت آتا ہے جب تمام موانعات ہٹ جائیں گے

یو مئذ یتّبعو ن الدّا عی لا عوج له و خشعت ا لا صوا ت للرّحمن فلا تسمع ا لا همسا ۔(طہ:۱۰۸) اس وقت لوگ داعی الہی کی پیروی کریں گے۔کوئی ٹیڑھا پن ان کے سامنے باقی نہ رہے گا اور آوازیں خدائے رحمان کیلئے پست ہو جائیں تب تم صرف آہستہ آواز ہی سنو گے ۔ (آیت کریمہ: یتبعون الدا عی بتارہی ہے کہ سب لوگ داعی کے پیچھے چلیں گے۔اگر اس سے مراد شیخ بہاء اللہ ہوں تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ سب لوگوں نے ان کے دعوی کو مان لیا۔کل دنیا کی مردم شماری کے مقابلہ میں بہائی مردم شماری کو دیکھا جائے تو شائد لاکھ اور ایک کی نسبت ہوگی ۔ ہندوستان کی آبادی گزشتہ مردم شماری کے مطابق ۳۵ کروڑ اور کئی لاکھ ہے اڈیٹر صاحب بہائی میگزین شمار کرکے بتائیں کہ ان کی تعداد ہندوستان میں فی لاکھ ایک ہے یا اس سے بھی کم۔ ساری دنیا کا تو حساب ہی کیا ہے۔ پھر اس آیت سے استدلال کرنیکا آپ کو کیا حق ہے۔ثناء اللہ امرتسری) یعنی تمام مخالفتیں دب جائیں گی۔ داعی اللہ کے راستے کی سب رکاوٹیں دور ہو جائیں گی لوگ دعوت حق کو قبول کریں گے۔ امر اللہ تمام جہان پر محیط ہوجائے گا

(مولانا ثناء اللہ امرتسری حاشیہ میں لکھتے ہیں: قادیانی آواز بھی یہی ہے کہ عنقریب ساری دنیا میں احمدیت (مرزائیت) پھیل جائے گی اس قسم کی آوازوں کو سن کر ہم کبھی ہنستے ہیں اور کبھی روتے ہیں۔ ہنستے تو اس لئے ہیں کہ یہ لوگ معمولی درجے کے مذہبی نہیں بلکہ فلاسفر مذہبی کہلاتے ہوئے ایسی تک بندیوں کے پیچھے پڑتے ہیں جو شاعرانہ تخیل سے بھی بڑھ کر ہے استاد ذوق نے بھی ایسا ہی تخیل پیش کیا ہے

نہ کرتا ضبط میں گریہ تو اے ذوق اک گھڑی بھر میں
کٹورے کی طرح گھڑیال کے غرق آسمان ہوتا

ان لوگوں پر رونا آتا ہے کہ یہ لوگ اپنے ایمان اور عقل جیسی قیمتی اشیاء کا سودا ادھار بیچ رہے ہیں۔ ایرانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور قادیانی دونوں صاحب آئے اور چلے بھی گئے مگر ان کے دعاوی اور مواعید معشوقہ سعاد سے زیادہ عزت نہیں پا سکے جس کی بابت یہ مصرع موزوں کہا گیا ہے ما موا عید ھا ا لا الا با طیل ۔ جب پوچھو کہ ایفائے وعدہ کیوں نہیں ہوا تو جواب میں ہمیشہ صیغہ مستقبل کا سننے میں آتا ہے کہ ہاں کبھی نہ کبھی ایسا ہو جائے گا۔سب دنیا نے روز روشن کی طرح دیکھ لیا اور مان لیا۔ وعدے کے الفاظ یہ ہیں ا ذا جاء نصر الله و الفتح و ر أیت الناس ید خلو ن فی دین اللّٰه افوا جا ۔جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی تو تم دیکھو گے کہ لوگ اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہوں گے۔ مولانا الطاف حسین حالی نے یوں ادا کیا:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوئی بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر طرف پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے)

ہم لوگ ظہور حق کو پہچان چکے ہیں آج سب لوگوں سے وہی کہتے ہیں جو ظہور حق کے پہچاننے والوں نے پہلے بھی قوم کو مخاطب کر کے کہا تھا۔ اے قوم دل سے متوجہ ہو اور دعوت حق کو قبول کر یا قومنا ا جیبو دا عی الله و آ منوا به یغفر لکم من ذنو بکم و یجر کم من عذا ب الیم ۔ و من لا یجب دا عی الله فلیس بمعجز فی ا لار ض و لیس له من دو نه او لیا ء او لئك فی ضلال مبین ۔ (الاحقاف: ۳۱۔۳۲) اے ہماری قوم داعی اللہ کو قبول کرو اس پر ایمان لاؤ خدا تمہاری کمزوریوں کو چھپا دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا اور جو کوئی داعی الٰہی کو قبول نہ کرے گا تو وہ سرزمین اہل حق کو عاجز نہ کر سکے گا۔ اور ظہور حق کے سوا اس کے لئے کوئی اولیاء نہ ہونگے ظہور حق کو قبول نہ کرنے والے کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں (داعی اللہ کو نہ ماننے والے بے شک گمراہی میں ہیں مگر کاذب مدعیوں کے پیچھے چلنے والے ان سے زیادہ گمراہ ہیں۔ثناء اللہ) ۔ (بہائی میگزین بمبئی بابت جنوری ۱۹۴۰ء ص ۴۔۶)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۵ صفر ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۲۰ ص ۳۔۵)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں ایک نئی ایجاد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک مدت سے ہمارا دعویٰ ہے کہ قادیانی تحریک بہائی تحریک کی فرع یا شاخ ہے۔ خدا کے حکم سے اس دعوے کے قرائن وشواہد آئے دن نئے نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ آج کل ایک نیا قرینہ پیدا ہوا ہے جو یہ ہے کہ بہائیوں نے اپنی اصطلاح میں سال کے انیس مہینے نئے مقرر کئے اور ہر مہینہ انیس دن کا شمار کیا۔

قادیانیوں نے سمجھا کہ ہم فرع ہو کر اصل سے کیوں پیچھے رہیں۔ چنانچہ جنوری کا نام ماہ صلح، فروری کا ماہ تبلیغ اور مارچ کا نام ماہ امان۔ اپریل کا نام ماہ شہادت۔ مئی کا نام ماہ ہجرت۔ جون کا نام ماہ احسان۔ جولائی کا نام ماہ وفا۔ اگست کا نام ماہ ظہور۔ ستمبر کا نام ماہ تبوک۔ اکتوبر کا نام ماہ اخا۔ نومبر کا نام ماہ نبوت اور دسمبر کا نام ماہ فتح تجویز کیا ہے (الفضل قادیان ۲۶ جنوری ۱۹۴۰ء)

ادھر بہائیوں نے ایک سال کے انیس مہینے قرار دیکر ان کے نام مندرجہ ذیل رکھے ہیں:

بہا۔ جلال۔ جمال۔ عظمت۔ نور۔ رحمت۔ کلمات۔ کمال۔ اسماء۔ عزت۔ مشیت۔ علم۔ قدرت۔ قوک۔ مسائل۔ شرف۔ سلطان۔ ملک۔ علاء۔

اس امر میں بہائیوں سے تو ہمارا سوال نہیں کیونکہ وہ اسلام سے بالکل الگ تھلگ ہو چکے ہیں۔ وہ جو چاہیں سو کریں۔ لیکن قادیانی گروہ ابھی تک اسلام اور اسلامیات کے زیر سایہ رہنے کا مدعی ہے۔ اس لئے ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے انگریزی مہینوں کے نام بدل کر جو ان کو اصل ٹھہرایا ہے تمہاری یہ روش نہ صرف اسلام بلکہ مرزا صاحب کی تعلیم کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ سب کو معلوم ہے اور مرزا غلام احمد صاحب متوفی کا بھی مسلمہ ہے کہ 'خدائی حساب چاند کے حساب سے شمار ہوتا ہے' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۵) نیز مرزا صاحب کا قول ہے کہ 'شمسی (انگریزی) حساب انسانوں کی بدعت ہے' رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ جنوری ۱۹۰۲ء)

قادیانی ممبرو! بتاؤ تم نے اس بدعت کی اشاعت کرکے اپنے مذہب کی یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی کیا خدمت کی ہے۔ سوائے اس کے کہ تم نے بہائیوں سے ایک قسم کی مشابہت پیدا کر لی اور اپنے نبی کی زبانی بدعتی بنے۔ یہ مشابہت اور بدعت تم کو مبارک ہو۔

ہمارا مشورہ ہے کہ اپریل اور مئی کے دو مہینے قادیانی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ اپریل کے مہینے مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے آخری فیصلے کا اعلان کیا تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ

'ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ امرتسری) میں سے جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا'

اس اعلان کے مطابق آپ کا انتقال مئی ۱۹۰۸ء میں ہو گیا۔ اس لحاظ سے اگر اپریل کا نام ماہ اعلان اور مئی کا نام ماہ فیصلہ رکھا جائے تو تاریخی واقعات کی یاد دہانی بخوبی ہو سکتی ہے۔ ورنہ یہ ایجاد اس شعر کی مصداق ہے

نہ پیروی ء قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۲۲۔ مارچ ۱۹۴۰ء ص ۴)

دور حاضر میں مسیحا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ لاہور کے اخبار پیغام صلح میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے 'کیا دور حاضر میں اسلام کو مسیحا کی ضرورت نہیں؟'

اس مضمون کا ملخص مضمون نگار ہی کے الفاظ میں یہ ہے:

'دور حاضر ظہور مسیح کیلئے موزوں ترین زمانہ ہے۔ اس سوال پر میری تحقیق یہ ہے کہ یہ دعوی کہ 'اس دور میں مسیحا کی ضرورت ہے' ایک ایسی زندہ نفسیاتی اور تاریخی حقیقت ہے جس کا انتظار کسی ایسے شخص سے نہیں ہو سکتا جو فروع مباحث سے قطع نظر کر کے امت کی گذشتہ تاریخ اور اس کی موجودہ حالت پر ایک عمیق نظر ڈالے۔ یہ مطالعہ ہمیں اس نتیجہ پر پہنچا دیتا ہے کہ اگر مسیح کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظہور کا وعدہ سچا ہے، تو اس کے ظہور کیلئے اس زمانہ سے بڑھ کر کوئی وقت موزوں نہیں ۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں امت کی مصائب اپنی کامل صورت میں ظاہر ہو چکی ہیں ' (اخبار پیغام صلح لاہور ۱۷۔ جنوری ۱۹۴۰ء ص ۳)

نامہ نگار صاحب جس مئوکل کی طرف سے وکالت کر رہے ہیں یعنی جن کو دور حاضر کا مسیحا بنانا چاہتے ہیں ان کا بیان ہر طرح قابل لحاظ رہے گا کیونکہ وکیل مئوکل کے خلاف تقریر کرے تو معتبر نہیں ہوتی ۔ کسی واقف شریعت یا قانون دان سے پوچھ لیجئے کہ مئوکل بحثیت مدعا علیہ اگر اقبال دعوی کر لے تو وکیل کی بحث ختم ہو جاتی ہے ۔ پس اپنے مئوکل قادیانی مسیحا کا بیان سنئے جو فرماتے ہیں کہ

مسیح کے آنے کا زمانہ پندرھویں صدی ہجری ہے (ازالہ اوہام طبع اول ۔ ص ۶۹۲)

اسی لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قول کے مطابق نہ وہ خود مسیح موعود تھے، اور نہ چودھویں صدی کے اندر کوئی اور موعود آئے گا ۔ پس گھبرائیے نہیں بلکہ پندرھویں صدی تک انتظار کیجئے تو شائد اس وقت کوئی مسیحا نفس انسان پیدا ہو جائے اور آپ کا انتظار ختم ہو کر مدعا حاصل ہو جائے ۔

علاوہ اس کے اس مضمون سے ہمیں یہ خوشی ہوئی کہ پیغام صلح لاہور اور اس کے نامہ نگار کے نزدیک قادیانی مسیح کالعدم ٹھہر گئے کیونکہ دور حاضر سے ان کی مراد یقیناً ۱۹۴۰ء ہے ۔ اگر اس سے پہلے سال کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو ۱۹۳۹ء بھی دور حاضر میں آ سکتا ہے ۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ جو مدعی مسیحیت ۱۹۰۸ء میں فوت ہو چکے ہوں وہ کسی طرح دور حاضر کے مسیحا نہیں ہو سکتے ۔

بہر حال یہ قصہ تو ختم ہوا جو بہت عرصہ سے باعث نزاع چلا آ رہا تھا ۔ خدا کا شکر ہے کہ پیغام صلح لاہور کی معرفت یہ جھگڑا بڑی خوش اسلوبی سے طے ہو گیا ۔ اب اس کے متعلق یہ کہنا بالکل بجا ہے ۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۴۰ء ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا کی قسم میں قادیانی کو الہامی دعویٰ میں سچا نہیں جانتا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حسب تعلیم مرزا غلام احمد صاحب، قادیانی جماعت کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت آنخضرتﷺ کی نبوت کا بروز ہے بلکہ بشکل ثانی ہو بہو خود آنخضرت ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ طبع اول ص ۱۰۱)

اس لئے چاہیے تو یہ تھا کہ نبوت قادیان کے خدوخال بعینہ وہی ہوتے جو نبوت محمدیہ کے تھے، مگر یہ جماعت یورپئن ڈپلومیسی (عیاری) کی کچھ ایسی خوگر ہوگئی ہے کہ کسی اصول پر نہیں ٹھہرتی۔ آج ہم ان کی ایک خاص کارستانی کو ذرہ کھول کر بیان کرنا چاہتے ہیں جسے یہ لوگ ۱۹۲۳ء سے سیٹھ عبداللہ الہ دین کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔ اس کی ابتداء اس زمانہ سے ہوئی جب میں حیدر آباد گیا تھا، جہاں انہوں نے مجھ سے کذب مرزا پر حلف اٹھانے کا شدید تقاضا کیا۔ چنانچہ ان کے مطالبہ حلف کا جواب میں نے تحریری اور تقریری دونوں طرح سے حیدر آباد ہی میں دے دیا تھا۔ مگر قادیانی اور خاموشی؟ ضدّان مفترقان ایّ تفرق

آج کل انہوں نے پھر اس سلسلہ کو جاری کر رکھا ہے۔ اس لئے میں بھی آج پھر ذرہ تفصیل سے اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے قادیانی اہل قلم اپنے علم و دیانت سے کام لے کر ہمارے مضمون کا شرعی دلائل کی روشنی میں جواب دیں گے۔ پس وہ غور سے سنیں۔

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت ہیں اور میں ان کا منکر۔ سلسلہ انبیاء میں سے کسی نبی خصوصاً سید الانبیاﷺ نے اپنے کسی منکر رسالت کو حلف نہیں دیا۔ منکرین رسالت کے الفاظ سادہ الفاظ میں قرآن میں منقول ہیں جیسا کہ ارشاد ہے: ویقول الذین کفروا لست مرسلاً۔ (الرعد:۴۳) (منکر کہتے ہیں تم رسول نہیں ہو) قالوا ما انتم الا بشر مثلنا۔ (یٰس:۱۵) (منکروں نے پیغمبروں سے کہا کہ تم ہمارے جیسے آدمی ہو)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون کی بہت سی آیات ہیں جو منکرین کا انکار سادہ الفاظ میں بتا رہی ہیں ایسے منکرین سے انبیاء اور ان کے اتباع نے کبھی قسم کا مطالبہ نہیں کیا۔

پھر تم کون؟ منکر نبوت سے مطالبہ حلف کرنے والے کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔ تاہم بطور ارخائے عنان (احساناً) ہم نے مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب پر کئی بار حلف اٹھایا۔ سب سے پہلے قادیان میں بموقع جلسہ اسلامیہ ۱۹۲۱ء میں حلف اٹھایا۔ چنانچہ اخبار الفضل قادیان ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں اس کا ذکر موجود ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ نے قسم کھا کر کہا کہ مرزا صاحب اپنے دعوی الہام میں جھوٹے ہیں۔

اس کے بعد میں نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اپریل ۱۹۲۶ء میں ایک حلفیہ مضمون لکھا جس کو بصورت اشتہار بھی شائع کیا گیا، جس کی سرخی یہی تھی جو آج کے مضمون کی ہے۔ چونکہ قادیانی جماعت اپنے اندر کا پول خوب جانتی ہے اس لئے وہ سمجھتی ہے کہ ہر ایک سچا مومن مرزا غلام احمد صاحب کے کذب پر حلف اٹھا لے گا، اس لئے وہ اس کمزوری کو مضبوطی سے بدلنے کے لئے یہ پخ لگاتی ہے کہ حلف کے ساتھ ایک سال کی مدت کی شرط بھی لگاؤ۔ یعنی میں (حلف اٹھانے والا) یہ بھی کہوں کہ میں اگر جھوٹا ہوں تو ایک سال کے اندر مر جاؤں۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی نے مجھ سے اسی قسم کے حلف کا مطالبہ کیا تھا چونکہ اس شرط کا ثبوت بھی شرع میں نہیں بلکہ یہ محض لغو اور دفع الوقتی ہے، اسی لئے میں نے اس شرط کی تکمیل کے طور پر مزید یہ شرط لگائی کہ:

میں تمہارے لفظوں میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں بشرطیکہ تم (عبداللہ الہ دین) اور خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) یہ لکھ دو کہ حلف اٹھانے کے ایک سال بعد اگر میں (ثناء اللہ) زندہ رہا تو تم دونوں مرزا صاحب قادیانی کو جھوٹا سمجھو گے۔

اس شرط کو انہوں نے منظور نہیں کیا۔

ناظرین کرام! اس مہذب جماعت (حواریان مسیح) سے کوئی پوچھے کہ تمہیں کس آسمانی کتاب یا زمینی عدالت اعلی (ہائی کورٹ) سے یہ اختیارات مل گئے ہیں کہ تم تو جو شرطیں چاہو لگاؤ مگر فریق ثانی کی کوئی بات بھی نہ سنو چاہے وہ کتنی معقول ہو۔

دیکھئے منکر رسالت کو حلف دینے کا ثبوت اگرچہ قرآن و حدیث سے نہیں ملتا مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہاری خاطر ہم نے اس کو بھی مان لیا بلکہ پورا کر دیا، اب جو تم ایک سال تک زندہ رہنے کی قید لگاتے ہو، حالانکہ اس کا ثبوت بھی شرع میں نہیں ملتا مگر تمہاری خاطر ہم اسے بھی مانے لیتے ہیں، لیکن اس شرط کے ساتھ جو نہایت معقول اور مستحسن ہے، وہ یہ ہے کہ اگر میری زندگی ایک سال سے تجاوز کر جائے تو تم لوگ اپنی جانب کو جھوٹا سمجھو گے۔ آؤ میں تم کو اس کے ثبوت میں صحیح حدیث سے ایک واقعہ سناؤں۔ اگر راست گوئی اور راست پسندی کو تم لوگ اچھا سمجھتے ہو تو اس حدیث پر غور کرو۔

پس سنو اور دل کے کانوں سے پردہ اٹھا کر سنو۔ اور اس دن کے خوف کو دل میں جگہ دے کر سنو جس کا نقشہ قرآن مجید ان الفاظ میں بتاتا ہے

یو م لا یغنی مو لی عن مو لی شیئاً ۔(الدخان:۴۱) جس دن کوئی دوست، دوست کے کام نہ آئے گا) واقعہ مذکور سورہ روم کے شروع میں ہے جسکے الفاظ یہ ہیں: الم ۔ غلبت الرو م۔ فی اد نی ا لار ض و ھم من بعد غلبھم سیغلبو ن۔ فی بضع سنین (الروم:۱۔٤۔)

مطلب ان آیات کا یہ ہے کہ رومی مغلوب ہونے کے بعد بضع سالوں میں غالب آجائیں گے۔ بضع کا لفظ نو تک بولا جاتا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کو قریش نے کہا کہ بضع کی مدت کو متعین کر کے ہمارے ساتھ شرط لگاؤ۔ اگر اس مدت میں رومی غالب آ گئے تو تو سچا ٹھہرے گا، ورنہ شرط ہار کر جھوٹا قرار پائے گا۔

حضرت ابو بکر صدیق اکبرؓ نے اپنے فہم سے چھ سال کی مدت مقرر کر دی۔

جب رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر سنی تو فرمایا کہ صدیق! تو جانتا ہے کہ تیری زبان میں لفظ بضع کا اطلاق نو تک ہوتا ہے، پھر چھ سال کی مدت کیوں ٹھہرائی؟

چنانچہ یہی نتیجہ ہوا کہ رومی چھ سال کے عرصہ میں غالب نہ آئے۔ تب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی شرط پوری کر دی یعنی جو کچھ دینا مقرر تھا دے دیا۔

اس حدیث سے ہمارا استدلال یوں ہے کہ میعاد گزرنے پر حضرت ابو بکر صدیق اکبرؓ نے اپنی ہار مان لی اور جو شرط لگائی تھی وہ پوری کر دی۔ گو آپ کے اس فعل سے قرآن مجید کی پیش گوئی پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔

قادیانی ممبرو! اپنے معاملے کو اس حدیث پر پرکھو تم میری موت کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک سال مدت کی قید لگاتے ہو میں اس میعاد کو منظور کرتا ہوں۔ مگر اتنا کہتا ہوں کہ ایک سال گذرنے کے بعد اگر میں ایک دن بھی زیادہ زندہ رہا، تو تم لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کذب تسلیم کر لینا، ورنہ اس حدیث کا جواب دو جو عملاً موقوف ہے اور علماً مرفوع ہے۔

یاد رکھو! اہل حدیث امرتسر تمہاری بھول بھلیوں میں پھنسنے کا نہیں۔ اس کے متعلق یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو اس میں کیوں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں تمہارے طرز عمل کا کافی تجربہ ہے۔

چنانچہ اپریل ۱۹۱۲ء میں تم نے لدھیانہ میں ہمارے ساتھ انعامی مباحثہ کیا اور مسلّمہ ثالثوں کے فیصلہ کے مطابق ہم نے تم سے انعام جیت لیا۔ مگر تم لوگ یہ کہہ کر پھر کھڑے ہو گئے کہ یہ کام منشی قاسم علی کا ذاتی فعل تھا جسکے متعلق اس نے خلیفہ صاحب (حکیم نور الدین) سے اجازت حاصل نہیں کی تھی، اس لئے یہ ساری جماعت پر حجت نہیں ہو سکتا۔ ٹھیک اسی طرح اس حلف کے متعلق بھی تم یہی کہو گے کہ یہ فعل سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کا ذاتی ہے ساری جماعت پر حجت کیونکر ہو سکتا ہے۔

ہماری دریا دلی ملاحظہ ہو کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین اس حلف پر ہم کو ساڑھے دس ہزار روپئہ انعام دینے کا وعدہ دیتے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ اگر ہم ان کے تجویز کردہ الفاظ میں حلف اٹھالیں تو وہ پانچ سو روپئہ ہم کو اسی وقت اور سال بھر تک زندہ رہنے کی صورت میں مزید دس ہزار روپئہ بطور انعام دیں گے، مگر ہم اس دس ہزار بلکہ بیس ہزار پر بھی لات مارتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اپنی حسب معمول درشت کلامی وسخت گوئی کے ماتحت یہی کہیں گے کہ علماء کا کیا ہے، یہ لوگ تو پیسے کے مرید ہیں ان کو سچ اور جھوٹ سے کیا مطلب؟

اس لئے ہم محض اظہار حق کے لئے ان کے پیش کردہ الفاظ میں بھی حلف اٹھانے کو تیار ہیں بشرطیکہ سیٹھ عبداللہ الہ دین ہمیں لکھ دیں کہ حلف اٹھا کر مولوی ثناء اللہ ایک سال کے بعد زندہ رہے تو میں قادیانی مذہب چھوڑ دونگا اور خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) بحیثیت خلیفہ کم از کم اجازتی دستخط کر دیں کہ میں سیٹھ صاحب کو اس معاہدے کی اجازت دیتا ہوں اور اس کو جائز رکھتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ممبرو! انصاف سے بتاؤ کیا شرط کی ہر دو جانب (نفی واثبات) ایک ہی اثر پیدا کرتی ہیں۔ یعنی حلف اٹھانے کی صورت میں ایک سال کے اندر مر جاؤں تو بھی جھوٹا ٹھہروں اور بحکم خدا ایک سال گذار کر زندہ رہوں تو بھی جھوٹا قرار دیا جاؤں

اللہ رے ایسے حسن پر یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

حاجی عبداللہ صاحب! مذہبی معاملے میں آخری تعلق خدا سے ہے جہاں بھول بھلیاں کام نہیں آئیں گی۔ سیدھی بات ہے کہ میں مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت اور منصب مسیحیت کا مکذب ہوں اور اس تکذیب پر اپریل ۱۹۲۱ء سے حلف اٹھاتا چلا آیا ہوں، اور آج اسی مضمون کی سرخی میں بھی میرا حلف موجود ہے۔

ان سب شرارتوں کی وجہ سے میں بقول آپ کے موردِ عتابِ الٰہی ہوں۔ مگر واقعہ یہ ہے میں بفضلہٖ تعالیٰ اب تک زندہ ہوں، اور میرے مخاطب قادیانی نبی مرزا غلام احمد صاحب کو باوجود مقابلہ کے طور پر میری موت کی پیش گوئی کرنے کے دنیا سے کوچ کئے ہوئے ۳۱ سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔

پھر کیا آپ لوگوں کو کسی مزید حلف کی ضرورت باقی ہے۔ اگر آپ ہاں کہیں گے تو میری طرف سے یہی فرمان خداوندی سنا دینا کافی ہوگا

ان الذین حقت علیهم کلمت ربك لا یو منو ن (یونس:۹۶)

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

حدیث نزول مسیح کے متعلق استفسار

مولانا مدیر صاحب! آپ کا ایک مضمون اہل حدیث مورخہ یکم مارچ ۱۹۴۰ء میں حدیث نزول مسیح کے متعلق نکلا تھا جس میں آپ نے بقاعدہ علم حدیث مرزا صاحب کو خائن فی الحدیث ثابت کیا تھا۔ کیا امت مرزائیہ نے اس کا کوئی جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے کر مرزا صاحب کو ثقہ راوی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ ایک مستفسر

جواب میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مرزائی اخبارات (قادیانی ولاہوری) میں سے کوئی پرچہ میری نظر میں سے نہیں گذرا جس میں اس اعتراض کا کچھ جواب دیا گیا ہو۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کا جواب یہ لوگ دے ہی نہیں سکتے۔ اگر دیں گے بھی تو ایسا ہی دیں گے جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ کے متعلق آج تک دیتے آئے ہیں جس کا تازہ نمونہ درج ذیل ہے:

مرزا صاحب کا آخری فیصلہ، آہ! آخری فیصلہ

مرزائی جواب پیش کرنے سے پہلے بطور تمہید کچھ بتا دینا مناسب ہے مرزا صاحب قادیانی نے اپنی جماعت کو بالکل واضح الفاظ میں حق کی طرف رہنمائی کی تھی مگر افسوس ہے کہ انہوں نے مرزا صاحب کی ہمدردی کی قدر نہ کی جس پر موصوف گویا ان کو مخاطب کر کے بالفاظ قرآن یوں کہہ رہے ہیں:

نصحت لکم و لکن لا تحبّو ن النّا صحین (الاعراف: ۷۹)

(میں نے تم لوگوں کو خیر خواہی کی تھی مگر تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے)

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک دعا شائع کی تھی جس کا عنوان تھا مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ۔ اس دعا کا مختصر مضمون یہ تھا کہ:

اے خدا ہم دونوں (مرزا قادیانی و ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کر دے

اس کا نتیجہ دنیا نے دیکھ لیا کہ آج قریباً ۳۲ سال گزر گئے کہ حسب دعا مذکور ایک فریق مر گیا اور دوسرا زندہ ہے۔ کون مر گیا اور کون زندہ ہے؟ اظہار کی ضرورت نہیں سب جانتے ہیں۔

امت مرزائیہ نے اس کے جواب میں جو جو حیلے بہانے تراشے وہ ان کی باطل پسندی کا ثبوت ہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ ان باطل حیلوں کے جو جوابات دیئے جاتے رہے ہیں، ان پر یہ لوگ غور نہیں کرتے بلکہ وہی مرغے کی ایک ٹانگ کہے جاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ چنانچہ چوہدری فتح محمد سیال قادیانی نے ایک مضمون ریویو آف ریلی جنز قادیان نومبر ۱۹۳۹ء اور الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء میں شائع کرایا تھا جس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء اور ۹ فروری ۱۹۴۰ء کی اشاعتوں میں دیا گیا۔ چوہدری فتح محمد صاحب کے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب، مولوی ثناء اللہ کو مباہلے کے لئے ہمیشہ بلاتے رہے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس کو ٹالتے رہے، آخر مرزا صاحب قادیانی نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ازخود دعائے مباہلہ شائع کر دی مگر مولوی ثناء اللہ کے انکار کی وجہ سے مباہلہ منعقد نہیں ہو سکا۔ لہذا مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلہ والی دعا کا مضمون حجت نہیں ہے۔

اس کے بعد الفضل ۲۰ مارچ میں آپ نے پھر وہی مضمون دہرایا جس میں ہمارے سابقہ دو مضمونوں کا کوئی معقول جواب نہیں دیا گیا۔

ناظرین کرام! اب یہ راگنی اتنی پرانی ہو چکی ہے کہ اس سارنگی کی ایک ایک تار ہم نے توڑ دی، لیکن امت مرزا ایسی مضبوط خیال اور ایسی دھن کی پکی ہے گویا اس کا قول ہے

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

اس لئے ہم اس بحث کو مرکز پر لا کر ناظرین کو آسانی سے فیصلہ کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ امت مرزا میں اس وقت ہمارے مخاطب دو برگزیدہ اصحاب ہیں ایک چوہدری فتح محمد سیال ایم اے قادیانی اور دوسرے مولوی محمد علی ایم اے لاہوری (مصنف رسالہ آیت اللہ)۔ ان دونوں صاحبوں کو ہم اللہ تعالی کے نام کا واسطہ دے کر توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس دن کو سامنے رکھ کر ہماری بات کو سنیں جس کی شان میں وارد ہے

یو م لا یغنی مو لی عن مو لی شیئاً (الدخان: ۴۱) جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئیگا)۔ پس ہمارے معروضہ کو غور سے سنئے جس کا جواب دینے سے آپ لوگوں نے ہمیشہ پہلوتہی کی ہے۔ یہ پہلوتہی کب تک کرتے رہو گے اور یہ کہاں تک کارآمد ہوگی آخر وہ وقت آئے گا جب کہا جائے گا

الیو م نختم علی افوا ھھم و تکلّمنا اید یھم . (یس: ٦٥) .

آج میں یہ مضمون جس درد بھرے دل سے لکھ رہا ہوں آپ لوگ اس کا صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندازہ کرلیں تو مجھے اپنا پکا خیر خواہ سمجھیں گے۔

غور سے سنیئے! آپ لوگ جو مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ مباہلہ کے سلسلہ کو ۱۸۹۶ء سے شروع کر کے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کی دعا کے ساتھ ملاتے ہیں یہ بالکل غلط اور محض دجل ہے جس کا ابطال ہم کئی دفعہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ اخبار اہل حدیث مورخہ ۹ فروری ۱۹۴۰ء میں بھی ہم باطل پرستی کے اس قلعہ کو الحکم قادیان کا گولہ مار کر مسمار کر چکے ہیں ۔ جس کا جواب چوہدری فتح محمد سیال اور مولوی محمد علی لاہوری نے آج تک نہیں دیا اور نہ آئندہ دے سکیں گے۔ الحکم قادیان کی عبارت آج ہم پھر نقل کرتے ہیں: دل کے کانوں سے سنیئے:

> حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) نے پھر بھی اس (ثناء اللہ امرتسری) پر رحم کر کے فرمایا کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے...
>
> اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں..
>
> یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی تا کہ وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے۔اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے مباہلہ کو منظور کرلیا ہے۔ (الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

یہ عبارت اپنا مطلب صاف بتا رہی ہے کہ مباہلہ کرنے پر میری آمادگی کی خبر سن کر مرزا غلام احمد صاحب نے مباہلہ مذکور کو حقیقۃ الوحی کے شائع ہونے تک ملتوی کر دیا اور حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی مگر دعائے آخری فیصلہ اس سے پہلے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہو چکی تھی اگر یہ دعا مرزا اسی مباہلہ کے سلسلہ کی ایک کڑی تھی تو باوجود وعدہ التواء کے ایک مہینہ پہلے ہی کیوں شائع کر دی گئی؟

اس کا جواب آج تک کسی صاحب قلم مرزائی نہیں دیا اور ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ آئندہ بھی ہرگز نہیں دے سکیں و لو کان بعضھم لبعض ظھیراً

ہمیں چوہدری فتح محمد سے خاص شکایت ہے کہ آپ باوجود بڑی لن ترانیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنانے کے اس مضمون پر نہیں آئے جو درحقیقت اس نزاع میں فیصلہ کن ہے۔

دوسری بات ہم نے یہ لکھی تھی کہ دعائے مباہلہ فریقین کی طرف سے بصیغہ جمع متکلم ہوتی ہے، جیسے قرآن مجید میں ہے: ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكا ذبين ۔(آل عمران:۶۱) (پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں)

مگر مرزا غلام احمد صاحب کی دعا مفرد کے صیغہ میں ہے۔ اس لئے اس کو مباہلہ کہنا نصوص قرآنیہ کے علاوہ خود مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات کے بھی خلاف ہے۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عبارت بحوالہ اربعین نمبر دوم نقل کر چکے ہیں۔

ہاں چوہدری فتح محمد صاحب نے اپنے تازہ مضمون میں بڑے فخر سے یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی دعا کے بعد جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ پس ہمارے حق پر ہونے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کے باطل پر ہونے کا یہی کافی ثبوت ہے۔ ہم حیران ہیں کہ متکلمین کے اس گروہ کا نام کیا رکھیں۔

چوہدری صاحب سنیئے! آپ کی اس دلیل پر نقض اجمالی یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے جس زمانہ میں عیسائی مذہب کی بیخ کنی کا دعوی کیا تھا، ان دنوں ہندوستان میں عیسائیوں کا شمار آپ نے براہین احمدیہ میں پانچ لاکھ لکھا تھا۔ مگر آج ہندوستان کے مسیحیوں کا شمار اٹھاسٹھ لاکھ انیس ہزار انتیس ہے۔ یہ شمار مسیحی جنتری بابت ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا ہے جس کا اوسط اضافہ ہر ماہ میں ۱۵ ہزار لکھا ہے۔

بتایئے! آپ کی یہ دلیل اگر عیسائی رسالوں اور اخباروں کو معلوم ہو جائے اور وہ آپ لوگوں کے سامنے اسی دلیل سے حملہ آور ہوں، تو آپ ان کو کیا جواب دیں گے؟

اور سنیئے! ابھی کل کی بات ہے کہ خاکساری تحریک اٹھی جس کی مخالفت بھی ہوتی رہی۔ تاہم آج اس کا شمار آپ کی تعداد سے بہت زیادہ ہے۔ جس ترقی کو مولوی محمد علی احمدی نے (پیغام صلح لاہور ۲۷ فروری ۱۹۴۰ء) آپ کے سامنے بطور نقض اجمالی پیش کیا ہے جس کا جواب آپ لوگوں کی طرف سے نہیں ہو سکا۔

مختصر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی دعا کا مضمون شمار کی ترقی و تنزل سے تعلق نہیں رکھتا، بلکہ وہ فریقین میں سے ایک فریق کی موت سے تعلق رکھتا ہے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیضہ یا طاعون سے ہونے والی تھی۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیضہ کی موت سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فوت ہو گئے (خطبات نور)

احمدی دوستو! سنو اور غور سے سنو! تم لوگ اس بت کی پوجا کب تک کرو گے اور کراؤ گے جو آیت لا یسمن و لا یغنی (الغاشیہ:۷) کا مصداق ہے۔ یقین رکھو مجھے اس خیال سے صدمہ ہوتا ہے کہ آپ ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں جو کہیں گے

یا ویلتی لم اتخذ فلاناً خلیلاً ۔ لقد اضلّنی عن الذکر بعد اذ جاء نی، وکان الشیطان للانسان خذولاً۔ (الفرقان:۲۸۔۲۹)

خدا سے ڈرو اور گمراہی سے بچو اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں دعا کرو کہ وہ تمہیں فیصلے کا طریق بتا کر رہنمائی کر گئے ۔تمہاری ان حیل حجتوں سے کچھ نہیں ہونے کا۔ ہمت ہے تو مندرجہ ذیل نوٹ پڑھو

بہائیوں اور مرزائیوں میں مباحثہ

اخبار الفضل مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء میں شیخ بہاء اللہ کے دعوی کے متعلق بہائیوں کو مباحثے کا چیلنج دیا گیا ہم اس مباحثہ میں فریقین کی خدمت میں اپنی ناچیز خدمات پیش کرتے ہیں ۔فریقین ہم سے جو خدمت لینا چاہیں لے سکتے ہیں ہماری طرف سے کوئی دریغ نہ ہوگا۔ ہاں اگر فریقین اجازت دیں گے تو ان کی باہمی گفتگو کے بعد ہم بھی ان سے مباحثہ کی درخواست کریں گے جو فریق اپنے میں ہمت پائے وہ ہماری درخواست قبول کرلے۔

مرزائیوں سے مباحثہ کا موضوع مرزا صاحب قادیانی کا آخری فیصلہ ہوگا اور بہائیوں سے مباحثہ کا مضمون شیخ بہاء اللہ کا دعوی ہوگا۔

چونکہ مرزا صاحب کا مباحثہ عبداللہ آتھم عیسائی سے شہر امرتسر میں ہوا تھا اس لئے یہ مباحثہ بھی امرتسر ہی میں ہونا چاہیے۔ یہ شہر لاہور اور قادیان کے درمیان ہونے کی وجہ سے مکاناً سوی کے مصداق ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔اپریل ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

براہین احمدیہ میں کیا ہے۔ محض ادعا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ ہے۔ اس میں مرزا صاحب قادیانی نے یہ دعوی کیا ہے کہ میں اسلام کی صداقت پر تین سو دلائل لکھونگا ہم نے اس کی بابت اتباع مرزا سے بارہا یہ مختصر سوال پوچھا کہ وہ لوگ کوئی ایک دلیل ہی ہم کو دکھائیں کہ کہاں سے شروع ہوئی اور کہاں ختم ہوئی ؟

خدا جانے یہ سوال کتنا وزنی ہے کہ نہ قادیان سے اس کا جواب آتا ہے، نہ لاہور سے ۔ اخبار الفضل قادیان ۱۹ مارچ ۱۹۴۰ء میں ایک طویل مضمون ہمارے جواب میں نکلا ہے ۔ اس میں بھی ہمارے اصل سوال کا جواب دینے کی بجائے محض ادعا پر ادعا کیا گیا ہے ۔ مثلاً کہا گیا ہے کہ آج سے نصف صدی پہلے ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمان اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر چکے تھے ۔ اس زمانہ میں یہ مرد خدا (مرزا غلام احمد قادیانی) کھڑے ہوئے اور دین اسلام کی حفاظت میں یہ کتاب لکھی ۔

کوئی ثبوت پوچھے تو کچھ نہیں بتا سکتے ۔ ہم سے پوچھو تو ہم بتاتے ہیں کہ خود مرزا صاحب قادیانی نے ہندوستان میں عیسائیوں کی کل تعداد ہندوستان میں پانچ لاکھ بتائی ہے ۔ مگر آپ نے یہ تفصیل نہیں بتائی کہ ان پانچ لاکھ عیسائیوں میں ہندوؤں، مسلمانوں، سکھوں، بھنگیوں اور دوسری پست قوموں میں سے کتنے کتنے افراد آئے تھے ۔ مضمون نگار صاحب اگر اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اس کا ثبوت پیش کریں کہ

'مرزا صاحب سے پہلے مسلمان لاکھوں کی تعداد میں عیسائی ہو چکے تھے '

ہم تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس دعوے کو بھی محض ادعا سمجھتے ہیں ۔ آخر لے دے کے ہمارے جواب میں مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کا نام پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے براہین احمدیہ کی تعریف کی ہوئی ہے ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا ممدوح محدث تھے اور محدثین کا اصول ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راوی اپنی جس روائت کی تکذیب کردے وہ روائت حجت نہیں رہتی ۔مولانا موصوف اپنی آخری عمر میں مرزا صاحب قادیانی کی کل باتوں کی تردید کرتے رہے ۔ چنانچہ ایک دفعہ ہم نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ نے براہین احمدیہ پر تحسین آمیز الفاظ میں تبصرہ (ریویو) کیا تھا۔اس کی وجہ کیا تھی،؟ جواباً فرمایا کہ 'محض امکان تصور پر'

علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ قادیانی اہل علم ہمارے سوال کا جواب مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کے ریویو ہی میں بتا دیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تین سو دلائل حقہ میں سے کتنی دلیلیں براہین احمدیہ میں مرقوم ہیں اور وہ کس صفحہ سے شروع ہوکر کس صفحہ پر ختم ہوتی ہیں ۔

باقی رہی ادھر ادھر کی باتیں،سو وہ اہل دانش کے نزدیک بجوئے نار زد کی مصداق ہیں

مرزا صاحب قادیانی کے مریدو! ہم نے تمہیں بارہا ہمدردانہ طور پر کہا ہے کہ اہل حدیث کی گرفت آہنی پنجہ ہے جس کی سختی سے خود مرزا صاحب قادیانی بھی نالاں ہوکر اس دنیا سے کوچ کر گئے ۔اس لئے تم لوگ جواب دینے سے پہلے اصل سوال سمجھ لیا کرو اور جواب سوال کے مطابق دیا کرو، ورنہ ہمیں کہنا پڑے گا

غالب تمہیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔اپریل ۱۹۴۰ء ص ۴۔۵)

قادیانی کے جدید مصلح موعود کا اعلان

بابت غلبہ اسلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ لاہوری جمات مرزائیہ میں سے ایک شخص شیخ غلام محمد اعلان پر اعلان کر رہا ہے کہ میں حسب پیش گوئی مرزا صاحب قادیانی، مصلح موعود ہوں، لہذا میرے ہاتھ سے قادیانی اور لاہوری دونوں جماعتیں مفتوح ہوکر میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماتحت ہو جائیں گی۔ آپ نے غلبہ اسلام کے متعلق ایک اشتہار دیا ہے جس کا مختصر مضمون مع سرخی انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

غلبہ اسلام کے متعلق عظیم الشان انقلابات کی پیش گوئیاں

اسلام کی موجودہ چودویں صدی ہجری میں فقط ۴۲ سال باقی ہیں، تمام دنیا کے لئے سب سے آخری زمانہ اور آخری صدی ثابت ہو کر رہے گی جس کے اندر حضور اقدس حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین اور حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو خاتم الخلفاء ثابت کر کے موجودہ دنیا کی مکمل صف لپیٹ دی جائے گی۔ شیخ غلام محمد مصلح موعود۔ الاہور

چودھویں صدی میں دنیا ختم ہو جانے کی صورت میں ہمیں تو کوئی ملال نہیں مگر آپ کو ملال ہونا چاہیے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید ہیں، جن کے بقول دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے، اور وہ خود دنیا کی پیدائش کے چھٹے ہزار میں مخلوق اور مبعوث ہوئے ہیں۔ اس حساب سے دنیا کی عمر ابھی قریباً ایک ہزار سال باقی ہے چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

قرآن اور حدیث اور جملہ انبیاء کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت آدم سے قیامت تک دنیا کی عمر سات ہزار سال (بحساب قمری) ہے کل انبیاء نے بتایا ہوا ہے کہ مسیح موعود دنیا کے چھٹے ہزار میں مامور اور مبعوث ہو کر اہل دنیا کو ضلالت اور بربادی سے بچائے گا چنانچہ میں (مرزا قادیانی) اسی چھٹے ہزار میں مبعوث ہوا ہوں۔ (عربی رسالہ ما لفرق بین آدم و المسیح)

اب شیخ صاحب (مصلح موعود) خود فیصلہ کریں بلکہ اس فیصلہ میں لاہوری اور قادیانی نمائندوں کو بھی شریک کر لیں، اور بتائیں کی چودھویں صدی میں دنیا کا خاتمہ ہو جانے سے مرزا غلام احمد صاحب کا کلام غلط تو نہیں ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتائیں کہ آپ دونوں سے سچا کس کو سمجھیں:

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۰ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مرزائی کی شکست فاش

جناب حکیم غلام قادر مخدوم پوری لکھتے ہیں:

مولوی محمد فاضل صاحب جنہوں نے ہماری ساری برادری احناف سے الگ ہو کر علاقہ کبیر والا میں مرزائیت کا ڈھونگ رچا رکھا ہے، ایک دفعہ ان سے ملاقات ہوئی۔ بندہ کے ہاتھ میں کتاب فاتح قادیان، تھی۔

انہوں نے پوچھا یہ کیا چیز ہے۔

میں نے کہا کتاب فاتح قادیان۔

تعجب میں آ کر کہا فاتح قادیان کون ہے؟

میں نے کہا ہمارے مولوی ثناء اللہ صاحب۔

انہوں نے کہا وہ تو اہل حدیث ہیں، تمہارے بزرگ کیسے ہوئے؟

بندہ نے کہا حدیث کی وہ شان ارفع ہے کہ خود مرزا صاحب آنجہانی فرماتے ہیں:

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

لیکن آپ ہیں کہ پابند حدیث کو بزرگ کہنے سے جھجکتے ہیں۔

پھر کہا وہ فاتح قادیان کیسے ہوئے؟ فاتح کے معنی ہیں فتح کرنے والا۔ کیا انہوں نے قادیان کا خزانہ فتح کیا ہے یا اپنا سکہ وہاں رائج کر لیا ہے؟

میں نے کہا فتح کا یہ معنی کرنا حضرت مرزا صاحب کی اصطلاح سے اختلاف رکھنے کے مترادف ہے کیونکہ مرزا صاحب قتل دجال کے یہی معنی لیا کرتے تھے کہ دلائل و براہین سے ہم نے عیسائیوں کو قتل کر ڈالا۔ جب دلائل و براہین سے قتل ہونا آپ تسلیم کرتے ہیں تو فتح کا لفظ اس معنی میں لینے سے کیوں گریز کرتے ہیں۔

پھر انہوں نے اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے مجھ سے یوں استفسار کیا، کون سی فتح تمہارے مولوی صاحب نے کی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا مرزا صاحب نے خدا کو منصف و حکم ٹھہرایا اور خدا کی درگاہ میں نہایت عاجزی ولجاجت سے التجا کی کہ اے خداوند مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے، اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے۔ ۱۹۰۷ء میں یہ اشتہار لکھا گیا تھا خدا کی قدرت کا تماشا دیکھئے کہ ابھی ایک سال ہی گزرنے پایا تھا ۱۹۰۸ء میں قادیانیوں کی ساری امیدوں پر پانی پھیرتے ہوئے مرزا صاحب اس دنیا سے کوچ کر گئے لیکن دوسری طرف خدا کا یہ کمال فضل ہوا کہ اشتہار مذکور کو بتیسواں سال ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی خداداد قوت ایمانی سے جہاد قلمی ولسانی بخلاف مذہب قادیانی فرما رہے ہیں۔

انہوں نے کمال چالاکی سے دیانت کو پس پشت ڈالتے ہوئے کہا کہ اس اشتہار میں مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ کو کہا تھا کہ آیا آپ کو یہ مباہلہ منظور ہے یا نہیں۔ تو مولوی صاحب نے نامنظور کر دیا تھا۔

میں نے کہا ہرگز نہیں، سفید جھوٹ۔ مرزا صاحب قادیانی نے قطعاً ایسا نہ کہا تھا بلکہ اس کے برخلاف یوں لکھا تھا کہ:

مولوی صاحب جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

میں نے اس پر خوب زور دیا اور کہا اگر آپ یہ الفاظ مرزا صاحب کے اشتہار میں دکھا دیں تو میں مرزائی بننے کو تیار ہوں۔

بازار کا موقع تھا بہت سے آدمی کھڑے تھے۔ سب نے ان سے پرزور مطالبہ کیا کہ مولوی صاحب اشتہار لاؤ اور اپنے الفاظ دکھاؤ ایک شخص ابھی ابھی مرزائی بنتا ہے۔

انہوں نے اتنے لوگوں کے مطالبہ کو اس طور پورا کیا کہ یہ کوئی خاندانی شخص ہے؟، ایسے شخص کو مرزائی بنانے کی ہمیں کیا ضرورت؟

واقف کار لوگوں نے کہا کہ اگر یہ خاندانی نہیں، تو تم کہاں کے خاندانی ہو، تمہاری مرزائیت میں کیا ضرورت تھی؟

جب تقریر میں ہار گئے تو اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے۔ پھر اس موضوع سے قطع نظر کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے مولوی صاحب نے کون سی اسلامی خدمات سر انجام دیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا بہت سی ، اپنی ساری زندگی انہوں نے اسلامی خدمات میں وقف کر رکھی ہے۔

ستیارتھ پرکاش میں بانی آریہ سماج نے قرآن مجید پر ۱۵۹، اعتراضات کئے جس کا جواب حق پرکاش کی صورت میں انہوں نے ایسا معقول دیا کہ سارے آریہ مشن سے آج تک جواب الجواب نہ بن آیا۔

دھرم پال نو آریہ کو ترک اسلام کا جواب ترک اسلام میں تہذیب اسلام کا جواب تغلیب الاسلام میں نخل اسلام کا جواب تبرا اسلام میں ایسا معقول دلائل سے دیا کہ مخالف کو بھی موافق بننے کے سوا چارہ نہ رہا ،یعنی اپنی کتابوں سے رجوع کر کے مسلمان بن گیا جو آج غازی محمود کے نام سے مشہور ہے۔

علاوہ ازیں رنگیلا رسول، جو آریوں کی عیاریوں پر دلالت کرتا ہوا نکلا ،اس کا جواب ایسا باصواب دیا کہ ملک بھر کے چیدہ اخباروں اور اہل قلم نے پرزور ریویو لکھے اب بتائیے آپ کی طرف سے ان کا کس طرح کا جواب نکلا۔

تب ان کی طرف سے یہ جواب آیا کہ خدمت اسلام فقط قلمی نہ ہونی چاہیے بلکہ کچھ جانی قربانی بھی ہونی چاہیے۔

میں نے کہا حضرت مرزا صاحب قادیانی بھی تو قلم ہی چلایا کرتے تھے۔ بھلا وہ کون سی جنگ میں شہید ہوئے۔

تب سامعین میں سے ایک نے کہا کہ لاہور میں بیت الخلاء سے نکلتے ہی بمرض ہیضہ فوت ہو گئے تھے۔

تب خوب قہقہہ لگا۔مخاطب مرزائی نہائت ہی ذلت کی حالت میں شرمندہ ہوا۔اس وقت عجیب منظر تھا۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔اپریل ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا قادیانی محمدی خلیفہ تھے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

تاریخ اسلام بتا رہی ہے کہ اسلام میں جتنے فرقے ہوئے ہیں ایسا گول پیندے والہ فرقہ کوئی نہیں ہوا جیسا کہ مرزائی یا احمدی فرقہ ہے۔ ہر فرقہ نے اپنے اصل الاصول کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر نبھایا ہے۔ مگر فرقہ مرزائیہ (احمدیہ) اس امر میں خاص امتیاز رکھتا ہے کہ وہ حسب ضرورت جو چاہتا ہے کہہ جاتا ہے۔ یہی دستور العمل جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا تھا۔ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق تو اس وقت گفتگو نہیں ہے آپ کے متعلق تو ہماری کتاب تعلیمات مرزا قابل دید ہے۔ یہاں ہم ایک نئی بات ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔

آج کل لاہوری اور قادیانی اخباروں میں ایک سلسلہ مضامین مخالفہ جاری ہے جس کا موضوع ہے مولوی غلام حسن پشاوری۔

اس موضوع پر فریقین بڑی زور آزمائی کر رہے ہیں جس سے ہمیں بقول: محتسب را درون خانہ چہ کار، سردست کوئی غرض نہیں ہے۔ ہاں اس سلسلہ میں ایک پشاوری نامہ نگار (قاضی محمد یوسف) الفضل قادیان میں لاہوری مرزائیوں کی تردید میں مضمون لکھتے لکھتے یہ بھی لکھ گئے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی خلافت محمدیہ کے آخری خلیفہ تھے۔ اور مولوی نور الدین اور میاں محمود احمد اور ان کے بعد آنے والے خلفاء مرزا احمدیت کے خلیفے ہوں گے۔ مرزا صاحب متوفی کی اصطلاح میں اسم محمد جلالی یعنی با سیاست نام ہے اور اسم احمد جمالی (بے سیاست) نام ہے۔

پشاوری نامہ نگار کے الفاظ ذیل میں ملاحظہ ہوں۔ آپ مولوی محمد علی لاہوری کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

’جواب یہ ہے کہ جو خلافت اسم محمد کے ساتھ شروع ہوئی اور حضرت ابوبکر اس کے پہلے خلیفہ تھے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) پر ختم ہوگئی اور وہی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کے خاتم الخلفاء ہوئے۔مگر جو خلافت اسم احمد کے ماتحت حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) کے بعد شروع ہوئی اور حضرت نور الدین اعظم اس کے پہلے خلیفہ ہوئے مگر آج کے بعد جو مجدد یا محدث یا مصلح آئیں گے وہ اسی خلافت کے سلسلہ میں آئیں گے۔ (الفضل قادیان ۹۔اپریل ۱۹۴۰ء)

اس کے متعلق پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کا کلام سن لیجئے۔آپ فرماتے ہیں:

'محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی نام' (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳ طبع اول)

پس بقول مرزا صاحب قادیانی چونکہ محمد جلالی (باسیاست) نام ہے، اس لئے حضرت ابوبکر باسیاست (باحکومت) تھے جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حضرت ابوبکر کی طرح باسیاست خلیفہ کیوں نہ ہوئے۔خلافت محمدیہ کا ایک ہی سلسلہ جو باسیاست شروع ہوا اخیر میں جا کر بے سیاست کیوں ہوگیا۔

لطف یہ ہے کہ بے سیاست بھی ایسا ہوا کہ بانی سلسلہ (مرزا قادیانی) بقول خود یاجوج ماجوج کا غلام بن گیا۔اور اسی غلامی میں اپنی ساری عمر بسر کی اور اسی غلامی کے دائمی تحفظ اور بقا کے لئے دعائیں بھی کرتے رہے۔

اس سوال کا جواب دینا قادیانی جماعت کا فرض اولین ہے جنہوں نے یہ مضمون شائع کیا ہے۔

خلیفہ نور الدین بھیروی کس کے خلیفہ تھے؟ جواب یقیناً یہی ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے۔اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی خلافت میں جو اسم محمد کی جلالیت داخل تھی وہ خلیفہ نور الدین میں کیوں منتقل نہ ہوئی۔اور ان کے بعد خلیفہ محمود احمد کیوں اس سے محروم رہے؟

(نوٹ) آئندہ اگر ضرورت ہوئی تو ہم بتائیں گے کہ پشاوری نامہ نگار کی ساری تقریر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کے خلاف محض دفع الوقتی اور مقولہ در مع الدھر کے ماتحت ہے جس کے معنی یہ ہیں: چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

اظہار حقیقت۔مرزا صاحب قادیانی اگر حضرت ابوبکر صدیق اکبر کی طرح باسیاست خلیفہ ہوتے، تو باوجود اختلاف عقائد کے ہم سب سے پہلے ان کو تسلیم کر لیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔مگر وہ جانتے تھے کہ خلافت با سیاست کا دعوی کرنا کانٹوں کی سیج ہے جس پر لیٹ کر نیند نہیں آسکتی۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی جیسا ضعیف القلب آدمی خلافت باسیاست کا دعوی کیونکر کرسکتا تھا جس نے ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کے حسب منشا اس مضمون کی تحریر لکھ کر دستخط کر دیئے تھے کہ میں آئندہ کسی شخص کی موت کا الہام شائع نہیں کرونگا۔اس کے بعد دعوی خلافت محمدیہ؟

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔اپریل ۱۹۴۰ء،ص ۴۔۵)

بہائیوں اور قادیانیوں میں مناظرہ کب ہوگا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بہائیوں کی طرف سے ایک ٹریکٹ شائع ہوا ہے جس کو ایک ایسے شخص نے لکھا ہوا ہے جو کچھ عرصہ پہلے حکیم نورالدین قادیانی کی شاگردی کا فخر اور قادیانیت کا اثر اپنے اندر کامل رکھتا تھا۔اس کا نام مولوی عبداللہ کشمیری ہے۔

یہ مولوی عبداللہ صاحب بڑے پختہ قادیانی تھے۔انہوں نے سری نگر کشمیر میں قادیانیت کو بڑی کوشش سے پھیلایا۔اب آپ چند دنوں سے کھسکتے کھسکتے بہائی بن چکے ہیں۔چونکہ اس سے پہلے وہ قادیانی تھے اس لئے بحکم قرآنی آت ذا القربی حقہ انہوں نے اپنے قریبیوں (قادیانیوں) کا حق ادا کرنے کے لئے ایک دو ورقہ اشتہار شائع کیا ہے جس کی سرخی ہے:

علماء قادیان کی خدمت میں ایک دردمندانہ اپیل

باوجود بہائی ہوجانے کے آپ اس اشتہار میں یہ بھی لکھتے ہیں: قرآن کے خلاف ہر ایک مذہبی عقیدہ اور مذہب میرے خیال میں باطل ہے

مقصود اس اشتہار سے یہ ہے کہ جو اصول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے دعویٰ کی صحت کے لئے بتایا ہے، اور جس کو ان کے اتباع بھی صحیح سمجھ کر مخالفین کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں، اسی اصول کو معیار قرار دے کر مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ ہی شیخ بہاء اللہ ایرانی کی صداقت کا اندازہ کر لیجئے۔ آپ کے اشتہار کا خلاصہ اصل الفاظ میں یہ ہے:

مختصر یہ ہے کہ جب بہاء اللہ بقول آپ کے ایک چالاک مفتری تھا اور اس نے تقیہ کی بنا پر وحی و شریعت کا دعویٰ کیا تھا تو ایسا مفتری اس معیار پر کس طرح پورا اتر سکتا ہے جو مرزا صاحب نے اپنی رسالت کو ثابت کرنے کے لئے بیان فرمایا اور جس پر یہ اصرار ہے کہ قرآن شریف اور توراۃ کا بیان کردہ معیار ہے۔ (اشتہار مورخہ ۱۰۔ مارچ ۱۹۴۰ء)

وہ معیار (پیش کردہ قادیانی) یہ ہے کہ، مدعی نبوت و رسالت دعویٰ کے بعد اگر ۲۳ سال تک زندہ رہے تو سچا ہے۔

مولوی عبداللہ کشمیری کہتے ہیں کہ اس معیار پر شیخ بہاء اللہ ایرانی کو پرکھ لیجئے اور اس مطلب کے لئے وہ قادیانیوں کو مباحثہ کا چیلنج کرتے ہیں۔

اس چیلنج کے جواب میں اخبار الفضل قادیان ۲۴ مارچ میں ایک مضمون مرقومہ مولوی محمد اسحاق صاحب نکلا ہے جس میں اس چیلنج میں مذکورہ مبحث کو مسترد کرتے ہوئے ایک اور مبحث پیش کیا ہے جو یہ ہے کہ پہلے شیخ بہاء اللہ کی الوہیت پر بحث کی جائے۔ اس بارے میں الفضل کے الفاظ یہ ہیں:

ہم اہل بہا کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہم سے قادیان یا لاہور جہاں وہ پسند کریں اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔ اس بحث میں اہل بہاء مدعی ہوں گے کہ بہاء اللہ خدا تھے اور ہم اس کی نفی کریں گے۔

لیکن اگر وہ ہمارے مذکورہ بالا سوال کا یہ جواب دیں کہ بہاء اللہ خدا نہ تھے، تو پھر اہل بہاء سے اس امر پر تبادلہ خیالات کریں گے کہ آیت خاتم النبیین کے ان معنوں کی رو سے جو اہل بہا کو مسلّم ہیں بہاء اللہ کا دعویٰ درست نہیں۔

پس اس دعوت کے ذریعہ ہم ہر صورت میں اہل بہاء سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہمارا یہ تبادلہ خیالات ہمارے سوال،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہاء اللہ خدا تھے یانہیں
کے مثبت یا منفی یعنی ہاں یانہیں کے ہر دو پہلوؤں پر ہوگا۔یعنی ہاں کہنے پر ہم بہاء اللہ کی خدائی کی تردید کریں گے اورنہیں کہنے پر ہم یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں کہ آیت خاتم النبیین کے وہ معنی جو اہل بہا کرتے ہیں، پھر اس دعوی کی تردید کرتے ہیں، جو خدائی کے دعوی کے علاوہ ہوسکتا ہے۔
امید ہے کہ اہل بہاء بالخصوص لاہور کے بہائی سردار پریتم سنگھ صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری ہمارے اس دوستانہ تبادلہ خیالات کی دعوت کو پڑھ کرہمیں مطلع فرمائیں گے کہ آیا وہ بہاء اللہ کی خدائی پر ہم سے اظہار خیالات کرنے کے لئے تیار ہیں یا خدائی سے انکار کرکے ہراس دعوی کی تردید ہم سے سننے کے لئے تیار ہیں جو خدائی کے دعوی کے علاوہ ہو۔

(الفضل قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء)

ناظرین کے سامنے ہم نے دونوں عبارتیں رکھ دی ہیں۔ہم اس امر میں کیا فیصلہ دے سکتے ہیں۔البتہ اتنا عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ بہائی لوگ جب شیخ بہاء اللہ ایرانی کی رسالت ونبوت ثابت کرنے کے مدعی ہوں گے،تو الوہیت بہاء اللہ کا ابطال خود بخود ہو جائے گا۔ یہ دلالت ایسی ہے جس کا م دلالت تضمنی یا التزامی نہیں (گویا) مطابقی ہے پھر اس پر یہ پخ لگانا کہ پہلے شیخ بہاء اللہ کی الوہیت پر بحث ہو، ہمارے نزدیک متکلمین کی شان کے خلاف ہے۔

مکرر گذارش:

ہم پہلے بھی اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۵۔اپریل ۱۹۴۰ء میں لکھ چکے ہیں کہ ان دونوں فریقوں کے مباحثہ میں ہم خدمت کرنے کو تیار ہوں گے۔ دست شوئی یا آب خورانی مشورہ دہی یا کتاب نمائی، ہم دونوں کے خادم ہوں گے۔البتہ گفتگو کے خاتمہ پرہم ان دونوں کی خدمت میں اپنا عریضہ ان الفاظ میں پیش کریں گے

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم مہر وفا کچھ تو ادھر بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہر دو فریق ہمارے ساتھ بھی گفتگو کر کے ہم کو راہ حق دکھائیں، یا ہمارا پیش کردہ حق قبول کریں تا کہ استاد ذوق کا یہ شعر صحیح ثابت ہو:

قیس و فرہاد کو بتلاؤں گا میں عشق کی راہ
اب کے جو میں طرف دشت و جبل جاؤنگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔اپریل ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

اب مباہلہ کیوں نہیں ہوتا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق نے حکیم عبدالعزیز احمدی مصاحب شیخ عبد الرحمان مصری کو مباہلے کا چیلنج دیا تھا۔ اس کی منظوری کا اشتہار نمبر ۳ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ حکیم عبدالعزیز صاحب اڈیٹر فاروق سے مباہلہ کرنے کو تیار ہیں۔ مگر (اڈیٹر) فاروق صاحب کا جواب دیکھنے میں نہیں آیا۔

معلوم نہیں مباہلہ کرنے کیلئے بھی اتنے اینچ پیچ لگانے کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ دنیاوی عدالتوں میں فریقین مقدمات کو اس لئے طوالت دیتے ہیں کہ حاکم عالم الغیب نہیں ہوتا۔ مگر خدائے عالم الغیب کے سامنے اتنی کھینچا تانی کی ضرورت ہی کیا ہے

او لیس اللہ باعلم ما فی صدور العالمین (العنکبوت:۱۰)

معلوم ہوتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ کبھی کوئی عذر تراشا جاتا ہے، کبھی کوئی بہانہ بنایا جاتا ہے۔ دراصل یہ سب کچھ مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی تعلیم کا اثر ہے جنھوں نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کیا تھا اور اس سے پہلے اعلان کیا تھا کہ میں اس مباہلہ کے لئے استخارہ کر کے آیا ہوں۔

مگر مباہلے کے بعد جب ان کے مسلمہ اصول کے مطابق ایک سال گذر گیا اور مولوی عبدالحق صاحب غزنوی زندہ رہے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہونے لگی کہ کیوں مولوی عبدالحق غزنوی نہ فوت ہوئے۔ نہ کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسم کی بلا یا مصیبت میں مبتلا ہوئے۔

اس کا جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ دیا کہ میں نے مولوی عبدالحق غزنوی کے خلاف کوئی بد دعا نہیں کی تھی۔ جو کچھ کہا تھا اسی نے کہا تھا۔

آخر نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فوت ہو گئے اور مولوی عبد الحق صاحب غزنوی زندہ رہے۔ تب ان کے معتقدین بھی وہی کہنے لگے جو مرزا صاحب قادیانی کہتے تھے۔

اس قسم کی باتیں باتونی لوگوں کی ہوتی ہیں۔ اللہ والے ایسی باتیں نہیں کیا کرتے۔ سیدھی بات یہ ہے کہ دونوں فریق مسجد قادیان میں جا کر اپنا اپنا دعوی بیان کریں پھر بڑی عاجزی سے فریقین میں سے جھوٹے فریق پر لعنت کریں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے فنجعل لعنة الله على الكاذبين ؑ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اپریل ۱۹۴۰ء ص ۶)

شہادت الحق علی الباطل

بجواب بہائی میگزین بمبئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حق سے ہماری مراد قرآن مجید ہے اور باطل سے مراد قادیانی اور بہائی نبوت ہے۔ ہم نے اپنے رسالہ بہاء اللہ اور مرزا، میں یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، بہاء اللہ ایرانی کے متبع یا کم سے کم ان سے مستفیض تھے۔ آج کا یہ مضمون بھی ہمارے اس دعوی پر روشنی ڈالے گا۔

شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دونوں اس امر پر متفق ہیں کہ ہماری نبوتوں کا ثبوت قرآن مجید سے ملتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں حضرات قرآن مجید کی تصدیق کا اظہار کرتے تھے، اور مسلمانوں میں پیدا ہونے کی وجہ سے خاص کر مسلمانوں ہی کو اپنے اتباع میں داخل کرنا چاہتے تھے، اس لئے ضروری تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اپنے اپنے دعوی پر قرآن مجید ہی سے استدلال کرتے ۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سورہ جمعہ کی جن آیات سے اپنی نبوت کا ثبوت دیا ان کے الفاظ یہ ہیں:

هو الّذی بعث فی ا لا میین رسو لا مّنهم یتلوا علیهم آ یا ته و یز کّیهم و یعلّمهم ا لکتا ب و الحکمة و ان کا نوا من قبل لفی ضلا ل مبین۔ و آ خر ین منهم لمّا یلحقوا بهم (الجمعہ:۲-۳)۔

ان آیات سے آپ نے یوں استدلال کیا کہ اس سے پیغمبر اسلام کی دو بعثتیں (نبوتیں) ثابت ہوتی ہیں آپ کی ایک بعثت (نبوت) عرب کے امیوں میں ہوئی اور دوسری بعثت (نبوت) پچھلے لوگوں میں ۔ یہ دوسری بعثت میرے (مرزا کے) وجود میں ظہور پزیر ہوئی ۔ اس لئے میں محمد ثانی (بروزی نبی) ہوں ۔ (تریاق القلوب)

یہ تو ہے قادیانی نبوت کا مجمل تذکرہ جس کی تفصیل ہمارے رسالہ محمد قادیانی میں درج ہے۔ آج ہمارا روئے سخن ایرانی نبی کی طرف ہے۔ بہائی میگزین میں ایک مضمون بعنوان شہادت الحق نکلا ہے جس میں مضمون نگار نے قرآن مجید سے استدلال کر کے ایرانی نبوت کا ثبوت دینا چاہا ہے، کہ قرآن مجید کے ساتھ ایسی بے دردی کا برتاؤ کیا ہے کہ امام حسینؑ کے بعد کسی اور کے ساتھ ایسا نہ ہوا ہوگا۔

معذرت: ہم اس مضمون کو اصل الفاظ میں (مع اپنے حواشی) پیش کرتے ہیں تا کہ ہمارے ناظرین (علماء وطلباء) معلوم کر سکیں کہ قرآن مجید پر منکرین کی طرف سے جو حملے ہوتے ہیں قائلین کے حملے ان سے زیادہ سخت ہیں۔ پس ان کو ہر قسم کے حملوں سے مطلع ہو کر جواب کے لئے مسلح رہنا چاہیے:

حق سبحانہ وتعالی اپنی خلق کے حالات سے ہر آن واقف ہے ہر دم سب کا نگران ہے کوئی ہستی اس کے سامنے سے غائب نہیں ۔..... اس کے علم سے کوئی چیز غائب نہیں ہوتی ۔ وہ فرماتا ہے ما کنّا عن الخلق غا فلین ۔ ہم اپنی مخلوق سے غافل نہیں اور ہم نئی نئی مخلوق پیدا کرنے سے غفلت نہیں کرتے ۔ ہم سب کے حالات سے اچھی طرح باخبر رہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و اللّٰه علي كلّ شيء شهيد ۔(البروج:۹) ۔ہر چیز ہماری نگرانی میں ہے خدائی نگرانی کا سایہ مخلوق پر ہمیشہ رہتا ہے ۔ظاہری اور باطنی ہر لحاظ سے وہ مخلوق کی باقاعدہ نگرانی رکھتا ہے ۔روحانی نگرانی کے سلسلہ میں وہ ہمیشہ اپنی جانب سے پیغمبروں کو دنیا کا نگران بنا کر بھیجتا رہتا ہے

(خدا کی نگرانی دنیا کی ہستی پر اثر رکھتی ہے جس کا عمل ابتدا سے انتہاء تک جاری ہے اور رہے گا جس کا ذکر اس آیت میں ہے ان الله يمسك السما وا ت و الار ض ان تزو لا (فاطر:٤١) ۔ خدا ہی آسمان وزمین کو گرنے سے محفوظ رکھے ہوئے ہے

انبیاء کرام کی نگرانی اس قسم کی نہیں وہ نگرانی .... متعلق ہے ۔اسی واسطے قیامت کے روز حضرت مسیح کہیں گے و كنت عليهم شهيداً ما دمت فيهم (میں جب تک اپنی امت میں موجود تھا ان کی نگرانی کرتا رہا) حضرت عیسی اور آنحضرت ﷺ کے درمیان قریباً چھ سو سال کا عرصہ گذر چکا ہے جس کا نام قرآن مجید میں فترة من الر سل (رسولوں کی بندش کا زمانہ) بتایا گیا ہے ۔پس یہ دونوں قسم کی نگرانی الگ الگ ہے جن میں فرق نہ کرنا قرآنی اصطلاح سے بے خبری پر مبنی ہے)۔

اس لئے پیغمبر خدا کی طرف سے شہید یعنی نگران ہوتے ہیں چنانچہ اس کا ثبوت قرآن مجید کی آیات ذیل سے ملتا ہے جن میں پیغمبر کو شہید یا شاہد بنا کر بھیجنے کا صاف صاف ذکر ہے

يا ايّها النبي انا ارسلنا ك شا هداً (الاحزاب:۴۵)

(اے نبی ہم نے تمہیں شاہد نگران بنا کر بھیجا ہے)۔

اور فرماتا ہے: انّا ار سلنا اليكم رسو لًا شا هداً عليكم (المزمل:۱۵) (لوگوں ہم نے تمہاری طرف رسول تم پر شاہد یعنی نگران و گواہ بنا کر بھیجا ہے)۔

انا ار سلنا ك شا هداً (الاحزاب:۴۵)(اے رسول ہم نے تمہیں شاہد بنا کر بھیجا ہے)

پس خدا نے جو ہر چیز کا نگران ہے اس کی نگرانی دین کے سلسلہ میں پیغمبر کے ذریعہ ہوا کرتی ہے ۔شاہد حقیقی تو خدا ہی ہے، اپنی نیابت میں پیغمبر کو شاہد مقرر کرتا ہے ۔اور جب دنیا غافل ہو جاتی ہے خداوند عالم نئے طور پر ایک پیغمبر کے ذریعہ دنیا کی نگرانی کا نیا انتظام (۲۔ یہ بھی دراصل خلط مبحث ہے آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دعوے پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے البتہ یہ جملہ ہمارے لئے مفید مطلب ہے کہ، پیغمبر کے زیر سایہ رہ کر نگران ہوتے ہیں۔

یہ منصب علمائے کرام کا ہے جو پیغمبر اسلام ﷺ کا اتباع اپنی ذات پر فرض سمجھ کر آپ کی تعلیم کی نگرانی کرتے ہیں ۔ نہ کہ ان کا جو قرآن مجید کی تعلیم کو منسوخ کہہ کر ناسخ قرآن کتاب لانے اور مستقل رسالت ونبوت پانے کے مدعی ہوں جیسے شیخ بہاء اللہ ایرانی ۔) اور نیا پروگرام مرتب فرما دیتا ہے ۔ پیغمبر جو خدا کی نیابت میں شاہد ونگران ہوتا ہے پیغمبر کو قبول کرنے والے پیغمبر کے زیر سایہ رہ کر دنیا والوں کیلئے نگران ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے

لیکو ن الرسو ل شهیداً علیکم و تکو نوا شهداء علی الناس

(الحج:۷۸)(اے مومنو! رسول تم پر نگران ہوگا اور تم عام لوگوں پر نگران ہو گے)

حضرت مسیح کی زبانی کہلاتا ہے

و کنت علیهم شهیداً ما دمت فیهم (المائدة؛ ۱۱۷)

(میں اپنی امت کے لوگوں پر اس وقت تک نگران تھا جب تک میں ان میں رہا)

انبیاء بنی اسرائیل کے متعلق فرماتا ہے:

بما استحفظوا من کتا ب الله و کا نوا علیه شهدا ء (المائدہ:۴۴)

(وہ کتاب اللہ کے محافظ بنائے گئے تھے اور اس پر نگران تھے)

و انتم شهداء (آل عمران:۹۹) اے اہل کتاب تم شہداء یعنی نگران ہو۔

یاایها الذین آ منوا کو نوا قوامین لله شهداء با لقسط

(المائدۃ:۸) (مومنو! خدا کے لئے مضبوط کھڑے ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن کر)

مذکورہ بالا آیات سے پورے طور پر ثابت ہو گیا کہ

۱۔ خدا تعالی تمام عالم کا نگران ہے

۲۔ دینی نگرانی کے سلسلہ میں خدا تعالی پیغمبر کو نگران بنا کر مبعوث فرماتا ہے

۳۔ پیغمبر کو قبول کرنے والے بھی نگرانی کے ذمہ دار ہوتے ہیں

(بالکل سچ اور صحیح ہے اسی لئے تو ہم قرآن مجید کی تحریف کرنے والے بہائیوں اور قادیانیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلہ میں مدافعت کرتے ہیں)

۴۔ اور جب وہ نگرانی چھوڑ دیتے ہیں بلکہ اس حالت میں ہو جاتے ہیں کہ خود ان کی نگرانی کی ضرورت پڑتی ہے تو خدا تعالیٰ پھر اپنی نگرانی کا نیا ظہور کرتا ہے اور ایک پیغمبر حق کو شاہد و شہید نگران و گواہ بنا کر لوگوں میں برپا کرتا ہے (پس یہ ہے آپ کا دعویٰ جو دلیل کا محتاج ہے بنی اسرائیل کا ذکر کرنا آپ کو مفید نہیں کیونکہ انبیائے بنی اسرائیل میں سے کسی کے حق میں لفظ خاتم النبیین نہیں آیا جیسا کہ قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کے حق میں آیا)

جیسا کہ آیات مذکورہ میں بتایا کہ بنی اسرائیل کتاب اللہ کے نگران و گواہ بنائے گئے انہوں نے ایک مدت تک اپنا فرض ادا کیا جب وہ غافل ہو گئے خدا تعالیٰ نے حضرت رسول کریم ﷺ کو شاہد و شہید بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور چونکہ اپنی مخلوق کے حالات سے بے خبر نہیں اور ان کی ضروریات سے غافل نہیں اب جب کہ مسلمان بھی نگرانی کے قابل ہو گئے تو خداوند عالم نے حضرت باب و حضرت بہاء اللہ کو مبعوث فرمایا ہے کیونکہ قرآن مجید میں وعدہ فرمایا تھا کہ مسلمانوں کی حالت بدل جانے پر ہم نئے طور پر دعوت شروع کریں گے پھر نئی نگرانی ہوگی اور نئے شاہد پیدا کئے جائیں گے

(ثبوت بذمہ مدعی ہے ھا توا بر ھا نکم ان کنتم صادقین ۔ آپ کی پیش کردہ دلیل مع جواب اگلے نمبر میں آتی ہے۔) ۔ اور یہ مسلمہ امر ہے کہ عالم خلق میں اولین و بہترین شاہد پیغمبر ہوتے ہیں جو کتاب الٰہی اور فرمان خداوندی لاتے ہیں جیسا کہ رسول کریم ﷺ کو قرآن مجید میں بار بار شاہد کیا گیا ہے۔

اب ہم اس امر کو بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں بھی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد پیغمبر شاہد کے آنے کی خبر دی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہے

افمن کا ن علی بیّنةٍ من ر بّه و یتلو ہ شا ھد منه و من قبله کتاب موسی اما ماً و ر حمة (ھود :۱۷)

کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر قائم ہے یعنی محمد رسول اللہ ﷺ (باطل پر ہوسکتا ہے؟) اور محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک شاہد اسی کی جنس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے (یعنی پیغمبر صاحب شریعت) آتا ہے

(آیت کی نحوی ترکیب سمجھے بغیر ایسا کہا ہے اگر ترکیب پر غور کر لیتے تو ہرگز ایسا نہ کہتے آپ کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ یتلوہ کو ایک الگ جملہ مستانفہ بناتے ہیں حالانکہ واو عاطفہ چاہتی ہے کہ اس کا تعلق سابق سے ہو پس اس آیت میں شاہد سے مراد وہی ہے جو دوسری آیت وشہد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ (الاحقاف:۱۰)۔ میں مذکور ہے جس کو آپ نے آگے چل کر خود بھی نقل کیا ہے۔ پس اس آیت کا ترجمہ مع شرح یہ ہے: کیا وہ شخص جو اپنے رب کی ہدایت پر ہو اور خدا کی طرف سے ایک گواہ (عالم کتب سابقہ) بھی اس کو شہادت کے واسطے ملتا ہو اور اس سے پہلے حضرت موسیٰ کی کتاب (توراۃ) بھی شہادت دیتی ہو، گمراہ ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں) اور محمد رسول اللہ ﷺ سے پہلے (بھی) حضرت موسیٰ کی کتاب توراۃ شاہد تھی پیشرو اور رحمت بن کر (لوگوں کو خبر دیتی تھی)

حضرت موسیٰؑ نے واضح طور پر اپنے مثیل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خبر تورات کتاب استثنا میں یوں دی تھی:

خداوند خدا تم میں سے تمہارے بھائیوں میں مجھ سا ایک نبی برپا کرے گا۔

اسی کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے:

قل ار ئیتم ان کا ن من عند اللہ و کفر تم بہ و شھد شا ھد من بنی اسرا ئیل علی مثلہ فآ من و استکبرتم (الا حقاف: ۱۰)

(کہہ دو، خیال تو کرو کہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہے اور بنی اسرائیل میں سے شاہد عظیم اپنے مثل و مثیل کی شہادت دے چکا ہے۔ اس نے تو مان لیا تم نے تکبر کیا)۔

یہاں صاف فرمایا جو کہ شاہد بنی اسرائیل نے اپنے مثل کے متعلق شہادت دی تھی یہ وہی بات ہے جو من قبلہ کتاب موسیٰ میں بیان فرمائی۔

سورۃ ہود کی مذکورہ بالا آیت پر نظر ڈالئے۔ فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ من جانب اللہ ہیں ان سے پہلے حضرت موسیٰ نے بھی آپ کی شہادت دی تھی اور آپ کے بعد بھی آپ کی جن سے (یعنی صاحب شریعت پیغمبر) آتا ہے جو آپ کی صداقت کی شہادت دے گا اس پیش گوئی کا مصداق حضرت سید علی محمد باب ہیں جنہوں نے یہ شہادت پورے طور پر دی پس آیت یتلوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شا هد منه میں صاف فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد شاہد پیغمبر آئے گا (بہائی میگزین بمبئی بابت فروری ۱۹۴۰ص ۶ تا ۸)

(حاشیہ۔ ہمارے رسالہ بہاء اللہ اور میرزا کے زمانہ تالیف تک آپ لوگ شیخ بہاء اللہ کو نبی نہیں کہتے تھے مگر اب ان کے علاوہ علی محمد باب کو بھی نبی کہنا شروع کر دیا ہے۔ کیا آپ لوگ علی محمد باب کی تصنیفات میں سے کوئی ایسا لفظ دکھا سکتے ہیں جس سے قطعی طور پر ان کی رسالت ونبوت ثابت ہو سکے۔ یاد رکھیئے محض الہام سے اصطلاحی نبوت کا ثبوت نہیں ہو سکتا ورنہ مرزا صاحب نے ۱۲۷۶ھ میں الہام کا دعوی کیا تھا حالانکہ اس وقت آپ منصب نبوت پر فائز ہونے سے انکاری تھے،

مختصر یہ کہ آپ شیخ بہاء اللہ کا دعوی نبوت ان دلائل قاطعہ سے ثابت کیجئے جن کو آپ منکرین قرآن کے سامنے بھی پیش کر سکیں آئندہ بھی اگر آپ قرآن مجید سے ایسے ہی تمسکات پیش کریں گے تو ہم مجبوراً یہ شعر پڑھیں گے:

گر زعشقت خبرے ہست بگوائے واعظ　　ورنہ خاموش کہ اں شور وفغاں چیزے نیست۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اپریل ۱۹۴۰ء ص ۳۔۵)

قادیانی کا تعارف خود ان کے قلم سے

جناب مولوی عبدالوکیل خطیب نواب گنج دہلی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی جن کو اپنے لئے مختلف الفاظ استعمال کر کے اپنا تعارف کرانا پڑا کرشن مسیح موعود مہدی معہود وغیرہ، میرا خیال ہے کہ عوام نے اس بنا پر کہ اپنے منہ بڑا بننا اہل دانش کے نزدیک پسندیدہ فعل نہیں، ان مدعی صاحب کی قدر نہ کی۔ اچھا اب تو وہ آنجہانی ہو چکے اس لئے ان کا پیچھا چھوڑیئے۔

لیکن قبل اس کے کہ ان کا تعارف کرایا جائے اسی ذیل میں ایک اور ہستی کا تعارف کرانا اخلاقی فرض ہے اس لئے میں جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری کا ذاتی تعارف کرانے کی بجائے ان کے نام نامی پر اکتفا کرتا ہوں۔ کیونکہ ماشاء اللہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بقید حیات موجود ہیں اس لئے ان کے تعارف کی چنداں ضرورت نہیں:

آفتاب آمد دلیل آفتاب

لیکن اتنا ضرور معلوم ہو جانا چاہیے کہ آپ فاتح قادیان کے لقب سے مشہور ہیں جو امت مسلمہ کا دیا ہوا خطاب ہے نہ خود تجویز کردہ۔ مرزا صاحب آنجہانی نے آپ کو بہت کچھ کہا سنا مگر آپ نے جھوٹے کو جھوٹے کے گھر تک پہنچانا، مقولہ پورا کر دکھایا۔ چنانچہ تنگ آمد بجنگ آمد، خدا کا دروازہ کھٹکھٹا کر بددعا کرنے کی ٹھانی لیکن آخر ہوا کیا، وہی جو اس کی جناب سے مخلوق کو امید ہونی چاہیے بہتر ہو اگر آپ صاحبان خود مرزا صاحب قادیانی کے قلم سے اس امید کا ملاحظہ فرمائیں

پیغام صلح لاہور ۵ فروری ۱۹۴۰ کے پہلے صفحہ پر جلی قلم سے خود مرزا صاحب قادیانی کے ملفوظات کشتی نوح کے حوالہ سے اس طرح نقل کرتا ہے:

کیا خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ شخص جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں۔ اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بے باک اور گنہ گار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان زمین بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے (خدا) ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبارت صاف ہے ۔حقیقت خود بول اٹھے معاملہ خود منکشف ہو جائے گا مرزا صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کو بے باک بد باطن وغیرہ بزعم خود سمجھتے ہوں گے تو پھر وہ خود کیا ہوئے؟ خود ان کے قلم سے ، احمق ، کی تعریف پڑھ لیجئے ۔نتیجہ کیا ہوا؟ وہی جو سب کو معلوم ہے کہ خود ہلاک ہو گئے چنانچہ کسی نے ان کی وفات حسرت ناک پت دلی جذبات کا اظہار اس طرح کیا ہے :

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

مولانا ثناء اللہ امرتسری کو خدا نے حیات عطا کر کے بڑے بڑے کام دکھائے ۔مرزائی مناظر سے فتح یابی کے بعد تین سو روپے حاصل کئے ۔سابق نواب رام پور سے فتح کی سند حاصل کی ۔جماعت اہل حدیث جو خدا کا دامن نہ چھوڑنے کی مصداق اور توحید کی علم بردار ہے جن کے ایک عالم اور مبلغ مولانا ثناء اللہ بھی ہیں جن کو خدا نے حملہ قاتلانہ کے وقت اپنے خاص فضل سے محفوظ رکھا ۔مولانا کی خدا دوستی اور سچائی کے لئے اس واقعہ میں نشان نہیں ہے؟

ہاں اہل بصیرت وانصاف پسند حضرات تعصب کو بالائے طاق رکھ کر قرآن مجید وحدیث صحیح پر عمل کریں یعنی زمرہ اہل حدیث میں شامل ہو جائیں کیونکہ اس جماعت کی سچائی حقانیت اور خدا پرستی کے لئے علاوہ قرآن حدیث پر عمل کے موقع بموقع مشکلات وغیرہ کے مقامات پر خدا کی غیبی امداد ایسی ہوتی ہے جو مومنوں اور اللہ والوں کے لئے ہی ہوسکتی ہے جیسا کہ اوپر کا اقتباس بھی ظاہر کرتا ہے اور قرآن مجید میں ارشاد ہے : حقّا علینا نصر المؤ منین (الروم:٤٧)

دوسری جگہ:کذ لك ننجی المؤ منین (الانبیاء:٨٨)

اس مختصر اور مفید اقتباس سے صحیح نتیجہ نکال کر ناظرین کے سامنے رکھا ہے خدا سمجھ اور نیک توفیق عطا فرمائے ۔آمین ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ ۔اپریل ۱۹۴۰ء ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت مرزائیہ ہردو صنف میں باہمی مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولانا محمد قاسم مرحوم دیوبندی میدان مناظرہ میں اپنے مخالفوں کو مخاطب کرکے ایک رباعی پڑھا کرتے تھے جسے ہم تبرکاً یہاں درج کرتے ہیں

ہم وہ نہیں کہ دور سے باتیں کیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دونکی بیٹھے لیا کریں
اپنا تو ہے یہ قول کہ آئے ہیں آیئے
دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

یہ واقعی بات ہے کہ بہادر یا قادر الکلام لوگ باتوں میں وقت ضائع نہیں کیا کرتے، بلکہ وہ اصل کام فوراً شروع کر دیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ (مرزائیہ) عرصہ سے باہمی مناظرے کی تجویزیں کر رہی ہے۔ اس مناظرہ کی تیاری کے سلسلہ میں فریقین کی طرف سے شائع شدہ مضامین کی ایک قسط ہم نے بصورت رسالہ شائع کردی ہے جس کا نام ہے مکالمہ احمدیہ۔ جو بالکل ہوشیار گتکا بازوں کی طرح صرف نشانہ باندھنے کی صحیح تصویر ہے۔ اب پھر نئے سرے سے اسی گفتگو کی سلسلہ جنبانی شروع کی گئی ہے جس کی ابتداء مولوی محمد علی لاہوری نے بڑے لطیف پیرائے میں کی ہے۔ اس لئے ہم یہ سارا اقتباس نقل کرتے ہیں۔

قادیانی جماعت مسیح موعود کے مقصد ومسلک سے ہٹ گئی ہے

قادیان کی جماعت حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے اصل مقصد سے ہٹ گئی ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت کا نام تک ان کی زبان پر آنا مشکل ہوگیا ہے۔ صرف یہی نہیں کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے مقصد سے ہٹ گئے ہیں بلکہ یہ آپ کے مسلک سے بھی بہت دور چلے گئے ہیں۔ قادیان میں ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جارہی ہے ۔ اس نئے مذہب میں نام تو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا ہے لیکن درحقیقت اس کی ساری بنیاد خلافت پر ہے ۔ بے شک ابھی یہ بات پورے طور پر واضح نہیں ۔لیکن کچھ وقت بعد سارے پردے ہٹ جائیں گے اورساری پوشیدہ باتیں ظاہر ہو جائیں گی ۔ یہ میں نے جو کچھ کہا ہے بالکل درست ہے ۔اس میں قطعاً کوئی غلط بیانی یا مبالغہ نہیں ہے ۔ میں خانہ خدا میں اس مقام (منبر) پر کھڑا ہوں اور نہ ہمیں قادیانی جماعت سے کوئی ضد ہے ۔ نئے قادیانی مذہب میں صرف محمود باقی رہتا ہے ۔اس وقت میرے ہاتھ میں الفضل مورخہ ۵ ۔ اپریل ۱۹۴۰ء کا پرچہ ہے ۔اس میں میاں (محمود) صاحب کا ۱۹ ۔امان ۱۳۱۹ھش (قادیانیوں کا جدید سن) کا خطبہ شائع ہوا ہے ۔اس خطبہ کی ابتدا ہی میں میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کہتے ہیں

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کے زمانہ کی بات ہے ۔ابھی نہ کوئی خلافت کا سوال تھا ۔ نہ اس قسم کا نظام جماعت کے سامنے تھا کہ مجھے الہام ہو ان الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ابھی زندہ ہی تھے ۔ میں نے آپ کو یہ الہام سنایا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے الہاموں کی کاپی میں یادداشت کے طور پر اسے درج فرمالیا ۔یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں یقیناً ان کو جو تیرے متبع ہوں کے ان لوگوں پر جو تیرے مخالف ہوں گے ہمیشہ غالب رکھونگا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا (ص ۳)

الہام میاں (محمود احمد) صاحب کو ہوا اور اسے درج حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنی کاپی میں فرمالیا ۔ گویا حضرت مسیح موعود نے بقول میاں صاحب تسلیم کر لیا کہ میرا نہیں بلکہ میرے بیٹے کا ماننا ضروری ہے اور اسی کا غلبہ تا قیامت رہے گا ۔ یہ ہے وہ نیا مذہب جو آج کل قادیان میں بن رہا ہے ۔ دیکھ لیجئے ۔اس میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) باقی نہیں رہے ۔صرف محمود باقی رہ گیا ہے ۔جس طرح ماموروں کا ماننا ضروری ہے اسی طرح میاں صاحب (مرزا محمود) نے اپنا ماننا ضروری قرار دیا ہے ۔انہیں ویسے تو ماموریت کا دعوی نہیں لیکن مقام وہ اختیار کیا ہے جو ماموروں کے لائق ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت لاہور کے متعلق میاں صاحب کا تازہ ارشاد

اس کے بعد اسی خطبہ میں میاں صاحب نے کہا ہے کہ گذشتہ ایام سے غیر مبایعین پھر سر اٹھا رہے ہیں اور وہ اپنے دل میں یہ امیدیں قائم کر رہے ہیں کہ وہ جماعت میں پھر کوئی فتنہ پیدا کر سکیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایک علیحدہ اخبار ینگ مسلم اسی غرض سے جاری کیا ہوا ہے۔ اور ان کے بعض آدمی بھی وقتاً فوقتاً قادیان میں آتے اور بعض منافقین سے سنتے رہتے ہیں۔ اور وہ اپنے دل میں پھر یہ خیال کرنے لگ گئے ہیں کہ اس رنگ میں وہ کامیاب ہو جائینگے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ وہ یقیناً ناکام رہیں گے۔ پس چاہے وہ کتنا زور لگا لیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے (۴)

اس بڑے بول کے باوجود میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کو فکر بھی ہے کہ

’جہاں اللہ کا یہ وعدہ ہمیں یقین دلاتا ہے کہ ہم غالب رہیں گے وہاں ایک اور بات کی طرف بھی ہمیں توجہ دلاتا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالی کا یہ فرمانا کہ قیامت تک میرے ماننے والے منکرین خلافت پر غالب رہیں گے بتاہا ہے کہ مخالفین خلافت کسی نہ کسی صورت میں باقی رہیں گے۔ یہ بات یقیناً فکر والی ہے۔ کیونکہ اگر دشمن نے کسی نہ کسی رنگ میں رہنا ہے اور اگر مخالف نے کسی نہ کسی رنگ میں ہمیشہ ہمارے راستے میں روڑے اٹکاتے رہنا ہے تو ہمارے لئے بھی ہمیشہ ہی اس کے مقابلے کا انتظام کرتے رہنا ضروری ہوگا۔ کیونکہ انسانی جسم میں اگر کوئی مرض رہے تو بہر حال اس کا علاج ضروری ہوتا ہے۔ ایک شخص کو نزلہ ہوتا ہے اور چند دنوں کے بعد وہ اچھا ہو جاتا ہے تو وہ اتنے ہی اور دوائی کھاتا ہے جتنے دن میں بیمار رہتا ہے۔ ایک اور شخص کو بخار ہوتا ہے اور وہ اچھا ہو جاتا ہے تو وہ بھی اتنے ہی دن دوائی کھاتا ہے جتنے دن بیمار رہتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مرض ایسا ہو جو خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو مگر ہمیشہ ساتھ رہے تو اس کے متعلق انسان ہمیشہ دوائی استعمال کرتا رہتا ہے تا کہ مرض دبا رہے اور وہ جسم پر غلبہ نہ پائے۔ پس صرف اس بات پر خوش ہونے کی کوئی وجہ نہیں کہ ہم غالب رہیں گے ... بہر حال وہ فتنہ ایسا نہیں کہ ہم اس کی طرف سے غافل ہو سکیں‘، اب دیکھ لیجئے میاں (محمود احمد) صاحب صاف کہہ رہے ہیں کہ میرے ماننے والے منکرین خلافت پر ہمیشہ غالب رہیں گے۔ نہ اللہ رہا نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول رہا۔ نہ مسیح موعود رہا۔ صرف خلیفہ ہی خلیفہ رہ گیا۔ اور فکر بھی صرف اس بات کی ہے کہ منکرین خلافت ہمیشہ رہیں گے۔

مسئلہ نبوت کے متعلق میاں صاحب کی افسوس ناک غلط بیانی

خیر یہ تو ایک ضمنی بات آ گئی تھی اصل چیز جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ ایک اور ہے۔ میاں صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۵ مارچ (۱۹۴۰ء) میں جس کا عنوان ہے 'دینی اور دنیوی کاموں میں ہمیشہ سچ اختیار کرو' بظاہر سچ بولنے پر بہت زور دیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اسی خطبہ میں بہت ہی نہائت افسوسناک غلط بیانیاں کی ہیں۔ ایک جگہ مسئلہ نبوت کے متعلق آپ کہتے ہیں

'اسی طرح پہلے آپ (حضرت مسیح موعود مرزا صاحب) لکھتے رہے کہ میں نبی نہیں ہوں مگر بعد میں نبوت کا دعوی کیا۔ لوگوں نے اعتراض کیا تو یہ نہیں فرمایا کہ میرا تو پہلے بھی یہی مطلب تھا کہ میں نبی ہوں۔ 'نہیں' کا لفظ کاتب نے غلطی سے لکھ دیا۔ بلکہ سادگی سے اقرار کر لیا کہ مسلمانوں کے پرانے عقیدے کے مطابق میں اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتا تھا۔ مگر خدا تعالی کی بارش کی طرح وحی نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہیں رہنے دیا' (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء) گویا خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے یہ صورت قائم کی ہے کہ پہلے حضرت مسیح موعود اپنے آپ کو نبی نہیں کہتے تھے بعد میں کہنے لگے۔ اس وقت لوگوں نے اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا بے شک میں کہتا تھا کہ میں نبی نہیں ہوں لیکن یہ میرا انکار مسلمانوں کے پرانے عقیدہ کے مطابق تھا۔

میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کا یہ بیان ازسرتاپا غلط ہے۔ اول دیکھنے والی یہ بات کہ کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کبھی پہلے اپنے آپ کو نبی نہ کہتے تھے اور بعد میں کہنے لگے۔ اور لوگوں کے اعتراض پر آپ نے یہ فرمایا ہو کہ میرا انکار مسلمانوں کے پرانے عقیدہ کی وجہ سے تھا۔ یہ ازسرتاپا غلط ہے۔ گو اس کے اول اور آخر دوسروں کو سچ بولنے کی تلقین ہو مگر اس میں ذرہ بھر صداقت نہیں۔

حضرت صاحب پر کب اعتراض ہوا؟ اور اس کے جواب میں آپ نے کیا فرمایا؟ دوسرا سوال یہ کہ لوگوں نے کب آپ پر نبوت کی وجہ سے اعتراض کیا اور کفر کا فتوی لگایا؟ یقیناً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے دعویٰ مسیحیت پر ہی لوگوں نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا اور آپ کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کیا۔ اس سے پہلے تو نہیں ہوا۔ اس وقت تو ان اعتراضات اور فتاویٰ کفر کے جواب میں آپ نے فرمایا تھا: 'کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے کہہ سکتا ہے میں آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں' (حاشیہ انجام آتھم۔ص ۲۷)، گویا جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اس کے متعلق حضرت (مرزا) صاحب فرماتے ہیں کہ وہ قرآن شریف پر کیسے ایمان رکھ سکتا ہے اور جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا وہ دعویٰ نبوت و رسالت ہی کس طرح کر سکتا ہے۔ یعنی آپ فرماتے ہیں کہ یہ دو متضاد چیزیں ہیں کہ ایک شخص قرآن پر بھی ایمان رکھے اور دعویٰ نبوت و رسالت بھی کرے۔ اس کے بعد آپ لفظ نبی کو لغوی معنوں میں استعمال کرنیکے متعلق فرماتے ہیں کہ: 'غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنی کے لحاظ سے اسے بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے' (ایضاً)

دیکھ لیجئے جہاں حضرت (مرزا) حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو کافر اور مفتری قرار دیتے ہیں وہاں لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے لفظ نبی کے استعمال کو مستلزم کفر قرار نہیں دیتے۔ آگے چل کر لفظ نبی کی مزید تشریح اس طرح فرماتے ہیں کہ: 'بعض اوقات خدا تعالیٰ کے الہامات میں ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر اس کے بعض اولیا کی نسبت استعمال ہو جاتے ہیں اور وہ حقیقت پر محمول نہیں ہوتے۔ مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کا نام .. نبی اللہ انہی مجازی معنوں کی رو سے ہے جو صوفیا کرام کی کتابوں میں مسلم ہیں' (ایضاً)

قادیانیوں کا سکوت عن الحق

حضرت (مرزا) صاحب کی ان تشریحات سے معلوم ہوسکتا ہے کہ لفظ نبی کے استعمال سے آپ کی مراد کیا تھی اور میاں صاحب (مرزا محمود احمد) نے جو یہ منبر پر کھڑے ہو کر کہا ہے کہ: 'سادگی' سے اقرار کر لیا کہ مسلمانوں کے پرانے عقیدہ کے مطابق میں اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کو نبی نہیں سمجھتا تھا '، بالکل غلط ہے۔اب یہ نیا مذہب قادیان میں بن رہا ہے اور لوگوں کی آنکھوں کے سامنے بن رہا ہے۔لیکن کسی کو مجال نہیں کہ وہ اس کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکے۔

میاں صاحب کی متضاد باتیں

حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کی طرف خواہ مخواہ دعوی نبوت منسوب کیا جارہا ہے۔ اوراس بارہ میں عجیب وغریب قسم کی متضاد باتیں کہی جارہی ہیں۔کبھی کہا جاتا ہے کہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے ۹۱۔۱۸۹۰ء میں دعوی نبوت کیا۔کبھی ۱۹۰۱ء کا نام لیا جاتا ہے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ ۱۹۰۲ء میں دعوی نبوت کیا۔

حضرت صاحب کا اپنا ارشاد

حالانکہ 'ایک غلطی کا ازالہ' جو ۱۹۰۱ء کی ایک کتاب ہے اس میں حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب صاف صاف فرماتے ہیں کہ: 'چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔بیشک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے'، لیکن جس طرح میاں (محمود) صاحب نے اس خطبہ میں بیان کیا ہے اس طرح حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کی وحی نبوت چالیس سال سے بڑھ جاتی ہے۔ جو حضرت (مرزا) صاحب کے ہی مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق معصیت ہے۔اسکے بعد نبی کا لفظ لغوی معنوں میں بطور مجاز و استعارہ استعمال کرنے کا ذکر کرتے ہوئے اسی کتاب میں فرماتے ہیں کہ: 'اس طور پر نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا'

میاں صاحب اور ان کی ساری جماعت کو میرا چیلنج

لیکن خلیفہ صاحب اس کے برعکس فرمارہے ہیں کہ پہلے حضرت (مرزا) اپنے آپ کو نبی نہیں کہتے تھے۔بعد میں دعوی نبوت کیا 'سادگی سے اقرار کرلیا کہ مسلمانوں کے پرانے عقیدہ کے مطابق میں اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتا تھا '۔اب نہ صرف میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کو بلکہ ساری قادیانی جماعت کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ حضرت (مرزا غلام احمد صاحب) کی کسی تحریر اور کسی تقریر سے یہ بات نکال کر دکھائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راست گوئی کی تلقین کے ساتھ ساتھ افسوس ناک غلط بیانیاں

مجھے نہائت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میاں صاحب نے یہ غلط بیانی سچ بولنے کی تلقین کے وعظ میں کی ہے ۔ اصل میں جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے ۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی طرف دعوی نبوت منسوب کرنے میں میاں صاحب نے طرح طرح کی ٹھوکریں کھائی اور غلط بیانیاں کی ہیں ، کبھی لکھا کہ ۱۹۰۲ء میں دعوی نبوت کیا ۔ کبھی یہ کہ ۱۹۰۱ء میں دعوی نبوت کیا ...

میاں صاحب تینوں اختلافی مسائل پر بحث کیلئے میدان میں نکلیں ۔ فرض کرو اس طرح یہ بھی معلوم ہو جائے کہ ہم میں سے کس نے اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا ہے تو اس کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ ہم دو آدمیوں میں سے محمد علی نے یہ غلطی کھائی ہے اور مرزا محمود نے یہ غلطی کھائی یہ پتہ نہ لگا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا مسلک کیا تھا ۔ اس لئے میں میاں (محمود) صاحب کو انہی کے الفاظ میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ ان تین مسائل کے متعلق جس طرح چاہیں ثالثوں کو رکھ کر یا بغیر اس کے یہ بحث کر لیں کہ ہم دونوں فریق لاہور اور قادیان میں سے کس کا مسلک حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی تعلیم کے مطابق ہے اور کون اس مسلک سے دور جا رہا ہے ۔ وہ تین مسائل جو دونوں جماعتوں میں وجہ نزاع ہیں یہ ہیں: ۱ ۔ مسئلہ کفر و اسلام ۔ ۲ ۔ مسئلہ نبوت ۔ ۳ ۔ مسئلہ خلافت ۔ بیشک ثالث مقرر کر لیا جائے ۔ اور کوئی معقول صورت ہو ۔ میں اکیلا بحث کرونگا ۔ بحث تحریری ہوگی ۔ میں اکیلا گفتگو کرونگا اور کسی کی امداد کا خواہاں نہیں ہونگا میاں (محمود احمد) صاحب بے شک اپنی امداد کے لئے جس قدر آدمی چاہیں لے آئیں ، میری امداد کے لئے خدا کافی ہے ۔ ہاں بحث تحریری ہوگی ' ۔ (پیغام صلح لاہور ۱۸ ۔ اپریل ۱۹۴۰ء ص ۴ تا ۶)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں) الفضل ۲۴ ۔ اپریل میں اس چیلنج کی منظوری بھی آ گئی ہے ۔ اس لئے ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ یہ مباحثہ ضرور ہوگا ۔ اس کے علاوہ ہم بھی اس مباحثے میں اپنی خدمت پیش کرتے ہیں ۔ جو فریق ہم سے کوئی مشورہ لے گا یا کوئی حوالہ پوچھے گا تو ہم بلا دریغ بتا دینگے ۔ ان شاء اللہ

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے ساری عمر میں ایک ہی مباحثہ کیا تھا جو ڈپٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتھم (عیسائی) سے امرتسر میں ہوا تھا۔ چونکہ مباحثہ مذکور امرتسر میں ہوا تھا جو کہ لاہور اور قادیان میں مکاناً سوی کا حکم رکھتا ہے۔اس لئے مجوزہ مباحثہ بھی امرتسر ہی میں ہونا چاہیے۔ہم اس کے انتظام میں مدد دینے کو حاضر ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم بھی جماعت احمدیہ سے پرانا تعلق رکھتے ہیں۔ جو ان دو جماعتوں کے امتیازی وجود سے پہلے کا ہے۔ اس لئے اس باہمی مباحثہ کے اختتام کے بعد ہمارا چیلنج ہوگا کہ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کے متعلق دونوں جماعتیں ہم سے گفتگو کر لیں۔ اور ہم خوش ہوں گے کہ اگر ہمارے مقابلہ میں دونوں جماعتیں متفق ہو جائیں۔مگر مناظر جو شخص بھی منتخب ہو، وہ فریقین کے سرگروہوں کی اجازت سے ہونا چاہیے۔مولوی محمد علی کے یہ الفاظ میں بھی دہراتا ہوں کہ میں اکیلا بحث کرونگا اور بحث تحریری ہوگی۔

باقی شرائط تقسیم اوقات وغیرہ کے متعلق جو آپ لوگوں کے مابین طے ہوں وہ مجھے بھی منظور ہوں گی۔

قادیانی و لاہوری ممبرو! ہمت کرو اور مرد میدان بن کر مقابلہ میں آؤ اور مجھے موقع نہ دو کہ میں آپ لوگوں کے حق میں یہ شعر پڑھوں۔

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی
بید مجنون خوف سے انگڑائیاں لینے لگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مئی ۱۹۴۰ء ص ۴۔۶)

(لاہوری مرزائیوں کے اخبار پیغام صلح میں قادیانی خلیفہ محمود احمد کی اپنے باپ سے مخالفت پر مبنی مضامین شائع ہوتے رہتے تھے اور اور یہ بھی بتایا جاتا تھا کہ مرزا غلام احمد کے قادیان اور خلیفہ محمود احمد کے قادیان میں کتنا فرق ہے، اور قادیان کی روحانی اور اخلاقی حالت میں کتنا تنزل آ چکا ہے۔ ذیل میں منشی عمرالدین شملوی کا ایک مضمون نقل کیا جا رہا جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ قتل انبیاء کے سلسلہ میں مرزا محمود احمد کا عقیدہ مرزا غلام احمد سے مختلف ہے۔ یاد رہے کہ منشی عمرالدین صاحب بڑے پکے قادیانی تھے۔ قادیانیوں کے معروف مناظر تھے۔ مباحثہ لدھیانہ ۱۹۱۲ء کے محرکین میں سے تھے۔ بعد میں بھی مولانا ثناء اللہ کے مدمقابل آتے رہے۔اور خلیفہ محمود احمد کے مخالف ہو کر لاہوریوں سے جا ملے تھے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مضمون لعل دین صاحب لاہوری کا ہے جو پیغام صلح میں شائع ہوا تھا جس میں مرزا غلام احمد صاحب کے قادیان کی تعریف کی گئی ہے اور اس کے علمی و اخلاقی زوال کا سبب مرزا محمود احمد کو گردانا گیا ہے۔

منشی عمر الدین صاحب شملوی لکھتے ہیں:

قتل انبیاء: میاں محمود احمد صاحب کا مذہب مسیح موعود کے خلاف

حضرت مسیح موعود نے بڑے شد و مد سے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں لکھا ہے کہ کسی سلسلہ کا بانی نبی اور آخری نبی لازماً قتل سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ پھر ان کے قتل سے محفوظ رکھے جانے کا فلسفہ بھی بیان کیا ہے۔ اسی وجہ سے تمام جماعت کا بلا استثناء احدے یہی مذہب رہا ہے کہ کسی سلسلہ کا بانی نبی کبھی قتل نہیں ہوا۔

مگر جناب میاں صاحب نے اپنے خلیفہ ہونے کا ایک یہ بھی ثبوت دیا ہے کہ مولوی اللہ دتا کو لتاڑتے لتاڑتے حضرت مسیح موعود پر بھی ہاتھ صاف کر گئے اور کھلے لفظوں میں کہہ دیا:

حضرت زرتشت علیہ السلام کے متعلق تو یہ یقینی طور پر ثابت ہے کہ وہ شہید ہوئے ... جب رسول کریم ﷺ نے ایرانیوں سے اہل کتاب جیسا سلوک کیا تو اس کا صاف یہ مطلب تھا کہ آپ نے حضرت زرتشت علیہ السلام کو نبی تسلیم کیا اور حضرت زرتشت علیہ السلام کے متعلق یہ ثابت ہے کہ ان کی وفات قتل سے ہوئی۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸۔ اگست ۱۹۳۸ء الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۸ء

اب جب کہ زرتشت نبی کا قتل ہو جانا واقعات سے میاں صاحب کے نزدیک ثابت ہے تو لازماً ان کو یہ کہنا ہوگا کہ مسیح موعود کا مذہب درست نہیں ہے اور اگر وہ زبان سے ایسا نہ بھی کہیں لیکن ان کے ایک بانی مذہب نبی کو مقتول تسلیم کرنے کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ مسیح موعود کے مذہب کو غلط قرار دیا جائے۔

میں نے سالانہ جلسہ کے موقع پر کئی ایک قادیانیوں سے اس سوال کا جواب پوچھا تھا تو بعض نے کہا کہ ہمیں تو یہ علم ہی نہیں کہ میاں صاحب نے زرتشت نبی کے متعلق بھی یہ کہا ہے کہ وہ قتل ہو گئے اور بعض نے کہا کہ میاں صاحب کوئی ایسی بات تو منہ سے نکالنے والے نہیں جو غلط ہو اور جس کا اثر خاص احمدی عقائد پر پڑتا ہو ممکن ہے کہ زرتشت نبی سلسلہ کا بانی نبی ہی نہ ہو۔ پھر جب میں نے انہیں بتایا کہ میاں صاحب کو بھی یہ اقرار ہے کہ زرتشت نبی بانی مذہب ہے تو بے چارے خاموش ہو گئے اور یہ بہانہ کر کے پیچھا چھڑایا کہ اصل مضمون ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامنے ہوتو کچھ کہہ سکتے ہیں میں نے بتایا کہ حسب عادت میاں صاحب نے عورتوں پر اپنے معارف کی بارش کرتے ہوئے اور مختلف اقسام کے علوم بیان کرتے ہوئے فرمایا:

زرتشتی مذہب۔ساتواں زرتشتی۔

زرتشتی مذہب کا علم ہے ۔ یہ مذہب پانچ ہزار سال برس پہلے ایران میں پیدا ہوا تھا۔بعض کا خیال ہے یہ ہندو مذہب سے بھی پہلے کا ہے۔زرتشت ایک شخص ہے جس پر یہ مذہب نازل ہوا (خزینۃ المعارف ص ۱۵۔۱۶ تقریر میاں صاحب فروری ۱۹۲۳ء بموقعہ جلسہ لجنہ اماء اللہ)

اب اگر خزینۃ المعارف کا اوپر والا بیان درست ہے اور یقیناً یہ صحیح بات ہے تو پھر ۱۹۳۸ء میں جناب میاں صاحب کا زرتشت نبی کو مقتول تسلیم کر لینا بتا رہا ہے کہ انہیں دراصل حضرت مسیح موعود کے بیان کردہ ا اصول متعلقہ قتل انبیاء پر کوئی ایمان نہیں ہے ورنہ وہ زرتشت نبی کو ہرگز مقتول تسلیم نہ کرتے۔

کیا مولوی اللہ دتا صاحب یا ان کا کوئی اور معاون میاں صاحب سے پوچھ کر بتائیں گے کہ ان کے اور مسیح موعود کے معارف میں تخالف اور تضاد کیوں ہے؟

جناب لعل دین لاہوری احمدی لکھتے ہیں: قادیان زمانہ مسیح موعود میں اور آج

آج اتفاقیہ، کرامات مہدی، جس کو جناب اکمل آف گولیکے یکے از مریدین میاں صاحب نے ۱۳۲۹ھ میں تصنیف فرمایا تھا میری نظر سے گذری اس میں صفحہ ۱۵ نمبر ۱۲۱ پر حسب ذیل نشان تحریر فرمایا ہے:

قادیان میں آریہ تھے بالقابل اخبار نکال رکھا تھا جس میں بدزبانی کرتے ایک مدرسہ بھی کھولا اور سماج قائم کی۔خدا نے تینوں چیزوں کا خاتمہ کر دیا۔

گویا جناب اکمل کے نزدیک حضرت مسیح موعود کی صداقت کا یہ ایک نشان تھا کہ قادیان میں آریوں کا مدرسہ اور سماج وغیرہ حضور کی زندگی ہی میں تباہ و برباد ہو گیا۔کیا ہم ان سے دریافت کر سکتے ہیں کہ آیا خلافت ثانیہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک برکت ہے کہ وہی تباہ شدہ سماج اور مدرسہ آج وہاں پہلے سے بھی زیادہ شان وشوکت سے قائم ہیں اور میاں محمود کو خدا نے اتنی بھی توفیق نہ دی کہ وہ اس ہائی سکول کو جو حضرت مسیح موعود کے وقت سے قائم ہے اگر ترقی دے کر کالج کی شکل میں تبدیل نہ کر سکتے تھے تو کم از کم سابقہ شاندار حالت ہی میں قائم رکھتے ...اور اس کے ساتھ یہ بھی بتا دیا جائے گا کہ آیا حضرت مسیح موعود کے وقت میں اس قدر مخالف عناصر قادیان میں موجود تھے جیسا کہ خلافت ثانیہ کی معجزانہ کارروائیوں سے پیدا ہو رہے ہیں۔

خاکسار لعل دین احمد کنٹونمنٹ اورسیر لاہور چھاؤنی ۱۶ جون ۱۹۲۹ء (پیغام صلح ۲۸۔جون ۱۹۲۹ء ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح قادیانی نے عیسائیت پر فتح پالی؟

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا صاحب نے اپنے لئے معیار صدق و کذب یہ قرار دیا ہوا ہے کہ: میں عیسی پرستی کے ستون کو نہ توڑ دوں تو جھوٹا ٹھہرونگا۔ (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

یہ معیار دراصل ایک حدیث سے ماخوذ ہے جس میں مسیح موعود کے ہاتھوں عیسی پرستی کا فنا ہو جانا مذکور ہے۔ اس لئے آج ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اسی قول کی جانچ کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس جانچ پڑتال کے لئے ہمیں ترازو بھی قادیانی ساخت کا مل گیا ہے۔ ناظرین کی دلچسپی اور تفریح طبع کے لئے ہم ایک مضمون رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان سے نقل کرتے ہیں۔ پس ہمارے ناظرین اور جماعت مرزائیہ مبصرین اس مضمون کو غور سے پڑھیں:

ہر سال جنوری کے مہینے میں مسیحیوں کی تبلیغی کارگذاریوں کی سالانہ رپورٹ شائع ہوتی ہے، اس سال بھی ۱۹۳۹ء کی رپورٹ سہ ماہی انٹرنیشنل ریویو آف مشنز (لندن) کی جلد ۲۹ نمبر ۱۱۳ میں شائع ہوئی ہے جو ۱۵۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

دجال کی تبلیغی تگ و دو کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح بحر و بر پر اس کا جال پھیلا ہوا ہے، اور شب و روز مختلف طریقوں سے یہ لوگوں کو اپنے دام تزویر میں لانے کے لئے کوشاں ہیں۔

افسوس تو مسلمانوں پر آتا ہے کہ ایک خالص تبلیغی مذہب کے پیرو ہوتے ہوئے جس کا پیغام ایک عالم گیر حیثیت رکھتا ہے اپنے فرائض کو بھلائے بیٹھے ہیں، دوسروں کو اسلام میں داخل کرنا تو کجا اپنا کمزور مدافعانہ محاذ بھی دشمن کی خطرناک یورش کے آگے ٹوٹ رہا ہے۔ ہندوستان، ایران، ترکی، فلسطین، شام، عرب، مصر، افریقہ، غرضیکہ ہر محاذ پر دجال کی فوجیں پوری طرح مسلح، ساز و سامان سے آراستہ شبخون مار رہی ہیں اور خوابیدہ مسلمان اگر ذرا انگڑائی لیتا اور آنکھیں کھولتا ہے تو اسے اس کے سوا اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ پکارے، مجھے نہ مارنا،۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک حقیقت کا بیان ہے جیسا کہ شام اور مصر کی رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ وہاں دشمن کے اعتراضات کے جوابات دینے کی بجائے یہ کوشش جاری ہے کہ دشمن کو تبلیغ سے روکا جائے۔ مسلمان یا تو ٹرکی ایران اور سوڈان کی طرح خود مسیحیت کا گرم جوشی سے استقبال کر رہا ہے اور اسلامی تمدن کو خیر باد کہہ کر مغربی تمدن کو اختیار کر رہا ہے اور یا خوف زدہ شخص کی طرح منہ کھولے پڑا ہے جس سے، چور چور، کی دھیمی آواز نکل رہی ہے۔ لیکن اس کی مدد کو کون آئے اس کے ہمسائے تو اس سے بھی ابتر حالت میں ہیں۔ اس ظلمت میں ایک طرف سے نور کی شعاع نظر آ رہی ہے، پو پھٹتی معلوم ہوتی اور طلوع آفتاب کا وقت قریب آتا معلوم ہوتا ہے وہ اس طرح کہ خدا تعالی نے اسی قوم میں سے جو مذہبی لحاظ سے کامل جمود کی حالت میں ہے اپنے فضل سے احمدیہ جماعت کو پیدا کیا ہے جو حیرت انگیز طریق پر نہ صرف کامیاب مدافعانہ محاذ پیش کرتی ہے بلکہ اپنے طاقت ور دشمن کو اپنا شکار سمجھتی ہوئی اس کی صفوں پر مشرق و مغرب میں دائیں بائیں آگے پیچھے سے نہایت جوانمردی کے ساتھ حملے کر رہی ہے اس کے بڑے اور نوجوان مجاہدین میدان کارزار میں بارگاہ ایزدی سے داد شجاعت لے رہے ہیں۔ ان غازیوں کے دل خدائی وعدہ کے ماتحت فتح کے یقین سے پر ہیں انکی چشم تصور تمام دنیا کے تاجوں کو احمدیت کے غلاموں کے سروں کی زینت بنا ہوا دیکھ رہی ہے انگلستان ریاست ہائے متحدہ امریکہ، نائیجریا، گولڈ کوسٹ، سیرالیون، کیپ ٹاؤن، ماریشیس، جاوا، سماٹرا، سنگاپور، ہانک کانگ، جاپان، فلسطین، بغداد، ایران، افغانستان، آسٹریلیا، مشرقی افریقہ، ارجنٹائن، البانیہ، روم غرضیکہ شاید ہی دشمن کا کوئی محاذ ہوگا جہاں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء (مرزا قادیانی) کے جاں نثار سپاہی نہ پہنچے ہوں۔ یہ محض خدا تعالی کے فضل اور اس کے موعود خلیفہ حضرت امیر المومنین (مرزا محمود احمد) کی کامیاب رہنمائی کی برکت ہے کہ احمدی جماعت دشمن کے مقابلہ میں مادی لحاظ سے بہت ہی کمزور ہونے کے باوجود اس قدر تندہی اور مستعدی سے لڑ رہی ہے کہ دشمن بھی اس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور بے ساختہ اس کی پریشانی کا اظہار ہو جاتا ہے (یہ سب اپنی دکانداری کا اشتہار ہے ورنہ اس امر میں اگر کچھ صداقت ہوتی تو عیسائیوں کو اتنی ترقی نہ ہوتی بلکہ حسب دعوی مرزا صاحب ان ہی ہستی کا شبوہی نہ ملتا۔: دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے۔ ثناء اللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس رپورٹ میں کینیا کے متعلق لکھا ہے:
نیروبی میں فرقہ احمدیہ کی کوششیں تشویش پیدا کر رہی ہیں جسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ علیحدہ مسلمانوں میں تبلیغ کیلئے کوئی مشنری نہیں ہے مرکزی مجالس تالیف وتصنیف برائے اسلام کو کہا گیا ہے کہ وہ سادہ لٹریچر تیار کرے جو افریقی عیسائیوں کو مسلمانون کے دلائل کا جواب دینے میں مدد دے (صفحہ ۷۷)
اور ٹانگانیگا کے متعلق لکھا ہے: کینیا کی طرح ٹانگانیکا میں بھی احمدیہ تحریک طاقت ور ہے اور بڑھ رہی ہے یہ ایک ماہوار رسالہ شائع کرتی ہے اور بانو کے اندر تبلیغ کرتی ہے جرمن مشن اس تبلیغ کے متعلق پورے چوکس رہتے ہیں اور انہوں نے دو مشنری اسلامی پروپیگنڈہ کے جواب کے لئے مخصوص کئے ہوئے ہیں۔ (ص ۷۸)
اس رپورٹ میں ارجن ٹائن کے متعلق بھی ایک دل چسپ خبر دی ہوئی ہے جس میں گو احمدیہ جماعت کے متعلق ذکر نہیں کیا گیا لیکن ہر صاحب بصیرت اسے پڑھ کر بھانپ سکتا ہے عبارت حسب ذیل ہے:
ارجن ٹائن سے خبر موصول ہوئی ہے کہ مذہب سے بے پروائی جو چند سال قبل بہت نمایاں تھی اب (مذہب سے) حقیقی دل چسپی کو جگہ دے رہی ہے مذہبی مضامین طلبہ کے درمیان زیر بحث رہتے ہیں اور مزہبی کتب دل چسپی سے پڑھی جاتی ہیں نیز مذہبی مضامین روزانہ اخبارات میں بھی شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ (ص ۹۲)
گو ہم نے اس مضمون میں رپورٹ کے صرف اس حصہ کا ترجمہ کیا ہے جس میں مسلمانوں میں مسیحی تبلیغ کا ذکر ہے لیکن ہندوستان کے تعلق میں بھیلوں کے درمیان مسیحی تبلیغی سرگرمیاں گذشتہ دنوں اخبارات میں خاص طور پر موضوع بحث رہی ہیں اس لئے رپورٹ کے اس حصہ کا ترجمہ بھی ہدیہ ناظرین کیا گیا ہے جس میں بھیلوں میں تبلیغ مسیحیت کا ذکر ہے اسلام میں اچھوتوں کو مساوات کا جو درجہ حاصل ہے وہ کسی اور مذہب میں حاصل نہیں ہوسکتا اگر بھیلوں میں اشاعت اسلام کا کام جاری کیا جائے تو امید کی جاتی ہے کہ عیسائی مشنری اسلام کی تعلیم کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکیں گے۔ کاش! ہندوستانی اس ضروری مذہبی فریضہ کی طرف متوجہ ہوں۔
ہندوستان۔ اس سال ملک کے بعض حصوں میں مسیحیت کی وسیع تبلیغ کی تحریکات کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عروج حاصل ہوا ہے اس کے ساتھ ہی یہ عزم بھی زیادہ شدت سے موجود رہا ہے کہ دوسرے علاقوں میں بھی جو کم اثر پذیر ہیں تبلیغ کو پہنچایا جائے۔ مثلاً مدراس کے تعلقہ میں ادنی اقوام کلیسا کی طرف حرکت کر رہی ہیں اور ترچنا پلی اور تنجور کے قریب لوگ بڑی تعداد میں شدید ایذا رسانی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بپتسمہ لے رہے ہیں۔ بھیلوں کے درمیان تحریک، جس کا ہم نے گذشتہ سروے میں ذکر کیا تھا دوران سال میں بہت زور پکڑ گئی ہے کینیڈا مشن کے یونائیٹڈ چرچ نے نیشنل کرسچن کونسل کے تعاون سے خاص تحقیقات کی ہے اور وسط ہند کے بھیلوں کے درمیان مسیحیت کو فروغ دینے کیلئے پنسالہ سکیم بنائی ہے اس میں اہم امور مندرجہ ذیل ہیں؛

۱۔ جتنی جلدی ممکن ہو بھیلوں کے ۵۰۰ دیہات میں جہاں مسطباغ مسیحی ہیں یک صد گرجاؤں کی تعمیر و قیام۔ ۲۔ نئی جماعتوں اور دیہاتی حلقوں کو ایک پادری کے ماتحت رکھنا، جس کے معاونین رضا کار، دیہاتی سردار ہوں۔ ۳۔ معتبر دیہاتی قائدین اور ان کی بیویوں کی تربیت کا انتظام، تا وہ ادائیگی عبادت میں پادریوں کا ہاتھ بٹائیں۔

۴۔ لوگوں کی تعلیم اور گرجے کا انتظام، مہم تعلیم ناخواندگان کا اجراء، بغیر تاخیر کے پرائمری تعلیم کا نفاذ، طبی خدمات اور جماعتی ترقی کے لئے دیگر ذرائع کا اختیار کرنا۔

ساری سکیم کا انحصار تربیت یافتہ رضا کاروں کی خدمات سے استفادہ اور بھیل مسیحوں کی مالی امداد پر ہے۔ کینیڈا مشن کے یونائٹڈ چرچ اور متعلقہ چرچ کے تمام وسائل کو اجتماعی طور پر حرکت میں لایا جا رہا ہے، تا اس عظیم الشان موقعہ سے جو اس ملک میں منفردانہ حیثیت رکھتا ہے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ مہاراشٹر اور بنگال کی تبلیغی سروے کی رپورٹیں موسم خزاں میں شائع ہو چکی ہیں یہ تبلیغی سروے ہندوستان کے دیگر بڑے بڑے حصوں میں بھی کی جا رہی ہیں۔

مسلمانان ہند میں کام کرنے والے مشنوں کی تاریخ میں قابل ذکر وہ کانفرنس ہے جو دسمبر ۱۹۲۸ء کو دہلی میں منعقد ہوئی اس میں ہندوستانی عیسائی اور اکناف ہند سے مسلمانوں میں تبلیغ کرنے والے مشنری، نیز مجلس ٹمبارم کے کچھ نمائندگان جو مسلمانوں میں تبلیغ کرنے پر مامور ہیں شامل ہوئے۔ ہندی مسلمانوں میں مسیحی تبلیغ کا ایک جدید قوت بڑھانے والا عنصر، سونسکا مشن فاربنڈٹ، ہوگا۔ یہ جرمنی چین چینی ترکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اخراج پر بمبئی اور کراچی اور خصوصاً تر کی بولنے والے مسلمانوں میں کام کا ارادہ رکھتا ہے (ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۴۰ء ص ۲۰ تا ۲۴)

اس میں شک نہیں کہ ان رپورٹوں کا مضمون عیسائیوں کی روز افزوں ترقی بتا رہا ہے اور مجموعی حیثیت سے یہ ترقی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کو غلط ثابت کر رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب مع اپنی جماعت کے پوری طرح شکست خوردہ ہیں۔

باقی رہا شیخی بگھارنا کہ ہم سے عیسائی ڈرتے ہیں کہ ہم نے ایسا زبردست مقابلہ کیا، سو اس کی مثال یہ ہے: ایک راجپوت (رانگڑ) کا قصہ مشہور ہے کہ وہ آسودہ حالی سے گذر کر محنت مزدوری کی حالت تک پہنچ گیا اور مزدوری بھی یہ اختیار کی کہ چکی میں گیہوں پیس کر گذارہ کرتا تھا مگر گیہوں پستے وقت ایک ٹانگ چکی سے اونچی رکھتا تھا کسی نے پوچھا خان صاحب یہ کیسی نشست ہے؟ بولے: پیینے کا پیینا رنگڑو کا رنگڑو

بالکل یہی مثال ان قادیانیوں کی ہے مرزا صاحب قادیانی نمایاں شکست پا گئے اور یہ لوگ ابھی تک فتح پانے کی امید رکھتے ہیں۔ سچ ہے

سنبھلنے دے مجھے اے نا امیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

عمر فاروق خلیفہ ثانی، اور خلیفہ قادیانی میں مشابہت؟

شیر قالیں دگر است شیر نیستاں دگر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی کو بروز محمد (ﷺ) بننے کا شوق ہوا، تو انہوں نے اس شوق کو یوں پورا کیا کہ اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھ دیا کہ:

ریل تار اگنبوٹ وغیرہ نے آنحضرتﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب دنیا میں تشریف لائے تھے تو ہم نے دین اسلام کی خدمت کچھ نہیں کی تھی اگر اب آپ تشریف لائیں تو ہم خدمت کو حاضر ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں خود تو نہیں آؤنگا میری صفات کا بروز مرزا غلام احمد قادیانی پنجاب میں آئے گا تو تم اس کی خدمت کرنا چنانچہ ریل تار وغیرہ میرے (مرزا قادیانی کے) کام میں برابر مدد کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اس قصے کو بڑے زور سے بیان کیا جس پر کسی اہل دل نے مرزا صاحب قادیانی کی عمر کے واقعات اوران کے باپ کے اسم شریف غلام مرتضیٰ کو ملحوظ رکھ کر ایک ہی شعر میں سارا مضمون بھر دیا وہ شعر یہ ہے:

خیال زاغ کو بلبل کی ہم سری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیمبری کا ہے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرض ذیابیطس کے غلبہ سے عموماً بھول جایا کرتے تھے ۔ادھر اپنے ازالہ اوہام میں لکھا کہ ریل دجال کا گدھا ہے، ادھر حضور نبوی ﷺ میں درخواست کنندہ قرار دے کر جناب رسالتمآب ﷺ سے اس کی خدمت کو قبول کرایا حالانکہ بقول مرزا صاحب قادیانی جواب کا حق یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ ریل سے یوں خطاب فرماتے:

اری دجال کی گدھی تو کیا میری خدمت کریگی، تو تو اس ملعون کی گدھی ہے جس سے ہر ایک نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے اری مسخری جا دجال کی خدمت کر جب وہ مرجائے تو اسکو کسی قریب کے ریلوے سٹیشن تک پہنچا دینا

حسب تصریح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ جواب صحیح ہوتا۔
خیر وہ زمانہ تو گذر گیا کہاں محمد اصلی اور کہاں محمد نقلی۔ سچ ہے:

شیر قالیں دگر است شیر نیستاں دگر

چونکہ ماننے والوں نے شیر قالین کو بھی شیر نیستاں مان لیا، اس لئے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو یا اس کے اتباع کو شوق دامنگیر ہوا کہ ہم بھی کسی بڑے آدمی کے ساتھ مشابہت پیدا کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس منصب کے لئے خلیفہ ثانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ کو منتخب کیا۔ یہ مضمون الفضل قادیان میں باقساط شائع ہوا کہ:

فضل عمر (خلیفہ قادیان) کئی امور میں حضرت عمر سے مشابہ ہیں

پھر اس مشابہت کی یہ وجوہات بھی ہیں

۱۔ حضرت عمر خلیفہ دوم تھے اور میاں محمود بھی خلیفہ دوم ہیں۔

۲۔ حضرت عمر کی خلافت کے بعض لوگ مخالف تھے تو لاہوری جماعت اور شیخ مصری وغیرہ میاں محمود کے مخالف ہیں۔

۳۔ حضرت عمر نے مسجدیں بنوائیں تو خلیفہ قادیان نے بھی قادیان میں مسجدیں بنوائی ہیں۔ وغیرہ۔

ان سب مشابہتوں پر نظر کرنے سے ہمیں عرب کا ایک شعر یاد آ گیا

اريد الانسى ذكرها فكانما

تمثل لى ليلى بكل سبيل

(میں ہر چند چاہتا ہوں کہ لیلی کا ذکر چھوڑ دوں مگر وہ متمثل ہو کر ہر راستے میں میرے سامنے آ جاتی ہے)

جس طرح شاعر نے اپنی محبوبہ کے تخیل کو محبوبہ قرار دے کر یہ شعر کہا ہے اسی طرح قادیانی لوگ اپنے گدی نشین خلیفہ (مرزا محمود احمد) کو فرضی و خیالی عمر قرار دے کر اصلی عمر کے مشابہ ٹھہراتے ہیں۔ ہمارے خیال میں اس کے لئے دو وجوہ میں سے ایک وجہ ضرور ہے: ۱۔ ملازمت کے فرض کی ادائیگی۔ ۲۔ جذبہ محبت۔

ہم سے پوچھیں تو ہم ان مشابہتوں میں کئی ایک کا اضافہ کر سکتے ہیں مثلاً:

۱۔ حضرت عمر فاروقؓ اپنے باپ کے بیٹے تھے اسی طرح خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بھی اپنے باپ کے بیٹے ہیں۔

۲۔ حضرت عمر شادی شدہ تھے، ایسے ہی خلیفہ قادیان (محمود احمد) بھی شادی شدہ ہیں۔

۳۔ حضرت عمر صاحب اولاد تھے، خلیفہ قادیان بھی صاحب اولاد ہیں۔

۴۔ حضرت عمرؓ کھانا کھایا کرتے تھے خلیفہ قادیان بھی کھاتے ہیں۔ وغیرہ ذلک

ہاں مشابہت دیکھنی ہو تو بحیثیت خلیفہ دیکھنی چاہیے سو اس کا ذکر ہی کیا ہے۔ خلیفہ ثانی کئی ایک ممالک کفریہ کو اسلام کے زیر علم لے آئے تھے چنانچہ افواج فاروقی نے قیصر و کسریٰ کے تختوں کو الٹ دیا۔ کفر کے جھنڈے کو گرا کر اس کی جگہ اسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھنڈے کو لہرایا۔ غرض ایسے کام کئے جن سے اپنے بیگانے کسی کو انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ روئے زمین کے بادشاہ تک دبدبہ عمری سے کانپتے تھے۔ مگر یہاں یہ حالت ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا اتنا رعب ہے کہ ایک ڈپٹی کے سمن آنے پر بغرض ادائے شہادت آپ مع مریدوں کے سپیشل ٹرین سے جاتے ہیں۔ یہ ہے مشابہت خلیفہ عمر فاروقؓ سے فضل عمر کی۔ ماشاءاللہ۔

قادیانی اخبار الفضل کے عملے جیسے لوگ پہلے بھی گذرے ہیں جنہوں نے اپنے محسنوں کے حق میں بڑے قصیدے لکھے ان میں سے ایک شعر یہ ہے:

ثلاثه تشرق الدنيا ببهجتها
شمس الضحى ابو اسحاق و القمر

(سورج چاند اور میرا ممدوح ابو اسحاق یہ تین چیزیں ہیں جن سے ساری دنیا روشن ہے)

خلافت ثانیہ کے کاموں میں کسی کام کے ساتھ مشابہت کیسے ہو سکتی ہے جب کہ خلافت ہی وہ نہیں ہے۔ وہ خلافت باسیاست تھی یہ خلافت بے سیاست ہے بلکہ بقول مرزا صاحب قادیانی متوفی یاجوج ماجوج کی حکومت کے ماتحت ہے،

فانى هذا من ذاك

ہاں ابھی ایک اور مشابہت کا انتظار ہے دیکھیں وہ پوری ہوتی ہے یا نہیں۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ اس کے وجود پذیر ظہور کے لئے دعا کریں شاید خلیفہ قادیان جو یہ مشابہت حاصل کرنے کا شوق نہیں ہے اس لئے وہ چند آدمیوں کو ہر وقت ہر جگہ اپنے ساتھ بطور محافظ رکھا کرتے ہیں۔ چنانچہ نماز کے وقت بھی اپنے ساتھ لٹھ بازوں کا پہرہ رکھتے ہیں۔ ادھر مشبہ بہ (فاروق اعظم) کی یہ حالت تھی کہ آپ کو اس قسم کے پہرے کا خیال تک نہ تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو اس بڑی مشابہت حاصل کرنے سے سخت نفرت ہے۔

اس کے برعکس حضرت عمر فاروقؓ یہ دعا کیا کرتے تھے

اللهم ارزقنى شهادة فى سبيلك و اجعل موتى فى مدينة رسولك.

اس لئے ہمارا مشورہ ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو اگر حضرت عمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاروق ؓ سے مشابہت حاصل کرنے کا شوق ہے، تو اس سخت پہرے کو ہٹا دے تا کہ شہادت بھی ممکن الحصول ہو جائے اور لاہوری جماعت کا اعتراض بھی رفع ہو جائے۔

قادیانی ممبرو! اپنے خلیفہ صاحب تک ہمارا مشورہ پہنچا دو، اور خود بھی ہماری تجویز کی تائید کرو اور ان کو یقین دلاؤ کہ موت کی گھڑی ٹلنے والی نہیں۔ کیوں آپ لاہوری جماعت کے اعتراضات اپنے سر لیتے ہیں اور تائید کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے علاوہ استاد ذوق کا یہ شعر بھی ان کو سنا دینا:

ذوق اس بحر جہاں میں کشتیء عمر رواں
جس جگہ پہ جا لگی وہی کنارا ہو گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷مئی ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

عیسائیت اور مرزائیت

کون ترقی کر رہی ہے اور کون تنزل؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب متوفی کا دعویٰ تھا کہ میں الوہیت مسیح کا ستون توڑنے آیا ہوں۔ عنقریب دیکھو گے کوئی رام یا کرشن کو پوجنے والا اور مسیح کو خدا ماننے والا نظر نہیں آئے گا۔ (ازالہ اوہام)

آپ نے ترقی کر کے یہاں تک راست گوئی سے کام لیا اور فرمایا کہ
اگر یہ کام مجھ سے نہ ہوا، تو میں جھوٹا ٹھہرونگا۔

آج سے پہلے ہم کئی مرتبہ اس مضمون پر خامہ فرسائی کر چکے ہیں۔ لیکن آج پھر اس مسئلے پر لکھنے کا موقع اخبار الفضل قادیان نے ہم کو دیا ہے۔ جس نے اس قسم کا نوٹ شائع کیا ہے جس کی سرخی مع الفاظ درج ذیل ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان میں عیسائیت کی ترقی

ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی کارگذاری کا ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں اختصاراً کیا جا چکا ہے۔ ہندوستان میں ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق چالیس لاکھ عیسائی تھے اور اندازہ کیا گیا ہے کہ اب یہ تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہے۔ اس وقت اس ملک میں ۱۸۷۷۹ پادری الوہیت مسیح کے پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں اور ان کے مشنوں کی امداد کے لئے جو باقاعدہ رقوم وصول ہوئی ہیں ان کے مجموعہ کا اندازہ ۱۸۵۳۰۷۶ روپیہ ہے۔ یہ ان عطایا کے علاوہ ہے جو مختلف لوگ وقتاً فوقتاً بطور امداد دیتے رہتے ہیں۔ اور جو بعض اوقات کروڑوں تک ہوتے ہیں۔ آمد کے دوسرے ذرائع اس کے علاوہ ہیں۔ مختلف تجارتی فرموں اور مستقل جائیدادوں سے بھی بہت کافی روپیہ وصول ہوتا ہے۔ تعلیمی اور طبی اداروں کا جو جال پادریوں نے سارے ملک میں پھیلایا ہوا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ان کے علاوہ مختلف مقامات پر ۱۴۳ یتیم خانے جاری ہیں جو بہت اعلیٰ پیمانہ پر کام کرتے ہیں اور جو اس ملک میں عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ ہندوستان کی تقریباً سب چیدہ چیدہ زبانوں میں بائیبل کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس وقت بائیبل کے ۲۶۳ زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

(الفضل قادیان یکم مئی ۱۹۴۰ء ص ۷)

ناظرین غور فرمائیے۔ خاص ملک ہندوستان میں بقول الفضل ۲۸۷۷۹ پادری الوہیت مسیح کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ تو الوہیت مسیح ابھی باقی ہے یا فنا ہوگئی ہے۔ اور بھی سنئے۔ خلیفہ صاحب قادیان اپنے خطبے میں فرماتے ہیں:

’عیسائیوں کی بڑی مالی طاقت ہے۔ دنیا بھر میں سوا تین لاکھ مشنری تبلیغ مسیحیت کر رہے ہیں۔ کئی کروڑ روپیہ ان کے پاس ہے۔ لاہور کے مشن کی جائیداد اسّی نوّے لاکھ روپے کی ہے۔ ساری دنیا میں ہمارے مبلغ صرف چالیس ہیں۔‘ (الفضل قادیان ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حساب لگا لیجئے کہ چالیس مبلغ سوا تین لاکھ کے مقابلے میں کیا نسبت رکھتے ہیں۔ اس پر بھی فخر کیا جاتا ہے کہ تمام دنیا میں ہم نے مراکز تبلیغ قائم کر دیئے ہیں۔ جلسے کے موقع پر اپنے مریدوں کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ مرید ذاتی خرچ کر کے اس خدمت کو پورا کرتے ہیں۔ ہر ایک مرزائی کے ساتھ ایک ایک دو دو مسلمان ضرور آتے ہیں۔ مطبخ (باورچی خانہ) کی پرچیوں کی تعداد کو ترقی دے کر بتایا جاتا ہے کہ ہر سال پہلے سال سے زیادہ احمدی آتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی گزشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ آئے۔ اور یہ ثبوت ہے احمدیت کی ترقی کا۔

اہل حدیث خدا کے فضل سے اس گروہ سے ہے جس کی بابت مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے بہت کچھ لکھا ہے جس میں سے ایک بند یہ ہے کہ

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ اس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ صوفی کو چھوڑا نہ ملا کو چھوڑا

اس لئے اہل حدیث ہمیشہ اپنے اسلاف کی روش کو مدنظر رکھ کر تحقیق حال کیا کرتا ہے۔ آج بھی ہم بتاتے ہیں کہ مرزائیوں کی ترقی تعداد کے متعلق لاف زنی غلط محض جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جس کا ثبوت ہم انہی کی تحریروں سے پیش کرتے ہیں۔ اگر نہ کریں تو جو سزا کالے چور کی وہی ہماری۔

اخبار الفضل قادیان ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء میں لکھا ہے جماعت احمدیہ سات لاکھ سے زیادہ ہے۔ لیکن گذشتہ مردم شماری کی سرکاری رپورٹ میں جب پنجاب میں جہاں بہ نسبت دوسرے ملکوں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے پچپن ہزار بتائی گئی۔ تو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اس کو غلط قرار دے کر از راہ ترقی دو لاکھ تک پہنچا دیا (الفضل ۲۷ جون ۱۹۳۱ء ص ۵)

ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں، اگر دونوں شمار سات لاکھ و دو لاکھ صحیح ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی زبان سے نکلے ہیں، اس کی صحت میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ اور ہم دوسرے مقامات کے افراد مرزائیہ کو ملا کر تین لاکھ بھی بنا لیں تو بھی نصف سے زیادہ تنزل ہے۔

اس کے مقابلہ میں الفضل کا یہ اعتراف کہ عیسائی ۱۹۳۱ء میں چالیس لاکھ تھے۔ اب ایک کروڑ سے زیادہ ہیں، کیا بتا رہا ہے۔ دونوں قوموں کے اعداد و شمار سامنے رکھ کر جماعت مرزائیہ کے ارکان سے خدا لگتا سوال پوچھتے ہیں کہ بتائیے: عیسائیت ترقی کر رہی ہے یا مرزائیت۔ اور یہ بھی بتائیے کہ مذہبی جماعتوں نے مذہب کی اشاعت میں کبھی جھوٹا پروپیگنڈہ بھی کیا ہے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۴۰ء ص ۵-۶)

آیت خاتم النبیین پر اعتراضات اور جوابات

مولوی محمد ابراہیم کمیر پوری متعلم مدرسہ مسجد قدس امرتسر لکھتے ہیں:

یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ کسی کام کا کرنے والا ان تمام موانع کا جو اس کے کام میں حائل ہوں دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بریں اصول مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا۔ اب ضروری تھا کہ وہ ان آیات و احادیث کی تاویل کرتے جو ان کے دعوی کی بیخ کنی کرتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دعوی کے اثبات میں ہر جائز و ناجائز کوشش کی لیکن حقیقت کے سامنے بناوٹ کس طرح ٹھہر سکتی ہے۔

مصنف احمدیہ پاکٹ بک لکھتا ہے کہ:

خاتم بہ فتح تاء بند کرنے کے معنوں میں نہیں بلکہ مہر کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ (پاکٹ بک مذکور۔ ص ۴۲۴)

۲۔ خاتم النبیین کا معنی بعض نبیوں کو ختم کرنے والا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتم النبیین کا معنی صاحب شریعت نبیوں کو بند کرنے والا مانتے ہیں (پاکٹ بک مذکور۔ص ۴۲۵)

۳۔خاتم ہمیشہ افضل کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عباسؓ کو خاتم المہاجرین اور حضرت علیؓ کو خاتم الاولیاء کہا۔ حالانکہ ہجرت اور ولایت بدستور جاری ہے۔اور حسن بن وہب عربی نے صاحب حماسہ کو خاتم الشعراء کہا ہے، حالانکہ شاعری بھی اب تک بدستور جاری ہے

(حوالہ مذکور)

ہم چاہتے ہیں کہ جواب دینے سے پہلے متنازع فیہ لفظ کا معنی لغت کی معتبر کتابوں سے نقل کر دیں۔ پس سنیئے لسان العرب میں ہے

خاتِمھم و خاتمھم آخر ھم یعنی خاتم اور خاتم دونوں کے معنی آخری ہیں

تاج العروس میں ہے:

و من اسماء ہ علیہ السلام الخاتِم و الخاتم و ھو الذی ختِم النبوۃ بمجیئہ (یعنی حضور ﷺ کے ناموں میں خاتم اور خاتم بھی ہیں اور یہ نام اس لئے ہیں کہ آپ کی وجہ سے نبوت ختم ہوگئی ہے)۔

قاموس میں ہے: و انّ الخاتم آخر القوم کالخاتِم و منہ قولہ تعالی و خاتم النبیین ای آخر النبیین (یعنی خاتم اور خاتم قوم کے آخری آدمی کو کہتے ہیں اور ارشاد خداوندی کے بھی یہی معنی ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں)

حضرات! لغت کی بے شمار کتابوں اور بیسیوں شعرا عرب کے کلام میں یہی معنی پائے جاتے ہیں لیکن ہم اختصار کے طور پر صرف تین حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں ۔احمدیہ پاکٹ بک کے مصنف کے اعتراضوں کا نمبر وار جواب دیتے ہیں۔

۱۔ مرزائی دوست نے مرزا صاحب کی نبوت ثابت کرنے کے لئے قرآن حدیث کا خلاف تو کرنا ہی تھا لیکن افسوس کہ اعتراض کرتے وقت اقوال مرزا کو بھی بھول گیا کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خاتم النبیین کا معنی ازالہ اوہام میں نبیوں کو ختم کرنے والا کئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں نہیں آئے گا۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۶۱۴ طبع دوم۔ ص ۶۵۲)

نیز مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ:

خدا تعالی نے تمام رسالتوں اور نبوتوں کو آنحضرت ﷺ اور قرآن پر ختم کر دیا۔ (اخبار الحکم قادیان ۷۔اگست ۱۸۹۹ء)

ب۔ ہاں صاحب ہم بھی چند منٹ کے لئے آپ کا معنی تسلیم کرتے ہوئے آپ سے پوچھتے ہیں کہ خاتم المہاجرین والی روایت جو بڑے ناز سے ان معنوں میں پیش کیا کرتے ہیں حضرت عباسؓ کی وجہ سے لوگ مہاجر بنا کرتے تھے اور خاتم الاولیاء کے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت علی کی مہر سے لوگ ولی بنا کرتے تھے۔ ہاں صاحب! دور کیوں جائیں مرزا صاحب قادیانی نے جو اپنے متعلق خاتم الاولاد لکھا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے والدین کے گھر اولاد مرزا صاحب کی مہر سے ہوا کرتی تھی۔ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو آنحضرت ﷺ پر نبوت بند اور مرزا صاحب بقول خود... ہوئے و هو المطلو ب۔

جواب نمبر۲۔ قرآن مجید میں بعض کی نبوت کو بند کرنا مقصود نہیں بلکہ ہر قسم کی نبوت کی بندش مقصود ہے کیونکہ آیت مذکور کی تفسیر آنحضرت ﷺ نے لا نبی بعدی کے ساتھ فرمائی ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ سنئیے:

الّا تعلم انّ الر ب الر حیم المتفضل سمی نبینا خا تم النبیین و ... نبینا فی قو له لا نبی بعدی (حمامۃ البشری۔ ص ۳۴) (یعنی اے بے وقوفو! اجرائے نبوت کے قائلو! تمہیں اتنی خبر نہیں کہ خدا تعالی نے ہمارے نبی ﷺ کو خاتم النبیین کا لقب دیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی تفسیر بالفاظ لا نبی بعدی فرمائی ہے)

نیز مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

کہ لا نبی بعدی میں لا نفی عام ہے (ایام الصلح۔ص ۱۴۶)

پس جب مرزا غلام احمد صاحب خود لا نفی عام بتاتے ہیں تو تمہیں کیا حق حاصل ہے کہ ان کے خلاف ایسے لغو اور بودے اعتراض کرو۔

ب۔ اس لحاظ سے تو خاتم النبیین ہونا آنحضرت ﷺ کے لئے کوئی وجہ فضیلت نہیں ہوسکتا کیونکہ صورت مذکور میں تو حضرت آدم کے بعد جتنے نبی آئے ہیں سب کے سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے سے پہلے انبیاء کی نسبت خاتم النبیین تھے، حتی کہ نوح جو آدم ثانی کے نام سے مشہور ہیں وہ بھی حضرت آدم اور حضرت شیث وغیرہ کے خاتم تھے، حالانکہ بڑے بڑے اولوالعزم نبی مثلاً حضرت ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، یوسف، ہارون، زکریا، یحیٰ، عیسیٰ وغیرھم سب حضرت نوح کے بعد آئے۔

پس معلوم ہوا کہ آیت کا صحیح معنی وہی ہے جو قرآن کی دوسری آیات اور احادیث کے موافق ہے اور جن کی تائید مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴ میں فرما چکے ہیں۔

ج۔ ہاں صاحب! اگر بالفرض آپ کا معنی ہی مان لیا جائے تو قرآن مجید کی بہت سی آیات اور احادیث کا خلاف لازم آتا ہے اگر تفصیل مطلوب ہو تو محمدیہ پاکٹ بک کے صفحہ ۳۹۲ کا مطالعہ کیجئے۔

جواب ۳۔ خاتم کے معنی لغت عرب میں افضل نہیں آتے۔ اب آپ اپنی امثلہ پیش کردہ کا جواب سنیں۔

<u>خاتم الاولیاء کا جواب:</u>

یہ روایت غالباً تفسیر صافی سے نقل کی گئی ہے اور بالکل بے سند ہے لہذا حجت نہیں اگر احمدی دوست اسکی سند پیش کریں تو خدا کے فضل و کرم سے ہم جواب دینے کو طیار ہیں

<u>خاتم المہاجرین کا جواب:</u>

یہ روایت کنز العمال کی ہے اور اس کی سند حذف کر کے نقل کی گئی ہے۔ لہذا یہ روایت متصل نہیں بلکہ مرسل ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یوں ہیں:

عن شهاب مرسلاً قال قال رسول الله اطمئن يا عم فانك خاتم المهاجرين.

بالفرض اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو بھی ہماری طرف سے جواب موجود ہے پس سنیئے:

ملاحظہ ہو سورہ انفال آخری رکوع

فتح مکہ سے پیشتر چونکہ مسلمان کمزور تھے اور کفار بہت ظلم کیا کرتے تھے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے ہجرت فرض تھی اور مطلب یہ تھا کہ تمام مسلمانوں کو ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے طاقت بڑھ جائے گی اور ظلم کفار سے بچے رہیں گے لیکن فتح مکہ کے بعد جب مسلمانوں کی طاقت بڑھ گئی اور کفار کا زور ٹوٹ گیا تب آنحضرت ﷺ نے فرضیت ہجرت کو منسوخ کرنے کے لئے لا ھجرۃ بعد فتح مکه فرمادیا یعنی فتح مکہ کے بعد ہجرت ضروری نہیں۔ اور حضرت عباسؓ نے فتح مکہ سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے ہجرت کی تھی چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

ھا جر قبل الفتح و شھد الفتح (اصابہ۔ج ۳ ص ۳٦)

اور ان کے بعد کسی شخص کی ہجرت ثابت نہیں لہذا آپ خاتم المہاجرین ہوئے اور آنحضرت ﷺ نے یہ الفاظ حضرت عباسؓ کے غم کو دور کرنے کے لئے فرمائے تھے چنانچہ لفظ اطمانّ قرینہ موجود ہے

خاتم الشعراء وغیرہ کا جواب

باقی رہا حسن بن وہب عربی کا صاحب حماسہ کو خاتم الشعراء کہنا یہ اس ظن کی بنا پر ہے کہ اس کمال کا آخری شخص شاید یہی ہو۔ حسن بن وھب عالم الغیب تو تھا ہی نہیں۔ بخلاف اس کے خاتم النبیین کے نازل فرمانے والا خداوند عظیم علام الغیوب ہے اور لا نبی بعدی فرمانے والا وہ شخص ہے جس کی شان میں ما ینطق عن الھوی ا ن ھو الّا و حی یو حی نازل ہوا ہے۔ پس قرآن مجید اور حدیث کا معنی اس عربی شاعر کے موافق کرنا بالکل نازیبا حرکت ہے جو احمدیوں ہی کا حصہ ہے۔

اب ہم ذیل میں احمدی معترض کی مزید مہمانی کے لئے دو تین اقوال مرزا قادیانی پیش کئے دیتے ہیں۔

۱۔ خاتم النبیین والی آیت کے بعد مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۶۱۴۔ طبع دوم۔ص ۶۵۲)

۲۔ اسی طرح میری پیدائش ہوئی جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا اور وہ لڑکی پہلے پیٹ سے نکلی اور اس کے بعد میں نکلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور میرے والدین کے گھر اس کے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور میں اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد ٹھہرا۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۷۹)

۳۔ محمد ﷺ کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ (چشمہ معرفت۔ص ۳۱۸)

۴۔ بنی اسرائیل کے خاتم النبیین کا نام عیسی ہے۔

اب مرزائی دوست انصاف کریں کہ آپ کے مرشد نے ان تین جگہوں میں خاتم کے معنی مہر یا افضل کئے ہیں یا آخری کے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۴۰ء ص ۶۔۸)

قادیانی کی سخت کلامی اور اس کی تاویل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ بات مشہور ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بڑے تیز مزاج اور مخالفوں کے حق میں سخت بدگو اور سبّاب تھے۔ یہ ایک ایسی صداقت ہے کہ خود مرزا صاحب کے مرید بلکہ جانشین بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی سخت کلامی کو جائز بتانے کے لئے بہت کچھ تاویلیں بھی کرتے ہیں۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے ایک تازہ خطبہ جمعہ اس کی جو تاویل کی ہے وہ پہلی تاویلوں سے نرالی ہے۔ خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے اس خطبہ میں اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ سخت کلامی نہ کیا کرو۔ اس ضمن میں آپ نے میرا ذکر بھی کیا ہے کہ ثناءاللہ ہمارا اشد ترین دشمن ہے۔ اس خطبے کا ضروری حصہ جو ناظرین کے قابل ملاحظہ ہے، درج ذیل ہے:

’ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ شدید سے شدید دشمن کے متعلق بھی سخت کلامی مجھے پسند نہیں۔ میرے نزدیک مولوی ثناءاللہ صاحب ہمارے اشد ترین دشمن ہیں۔ مگر میں نے کئی بار دل میں غور کیا ہے ان کے متعلق بھی اپنے دل میں کبھی بغض نہیں پایا۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر کسی دشمن کے متعلق دل میں بغض رکھا جائے تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ سوائے اس کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کہ میرا دل کالا ہو۔ ہر شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے ۔ اگر کسی کو سزا دینی ہے تو اس نے ، اور اگر کسی کو بخشنا ہے تو اس نے ۔ میں کیوں دل میں بغض رکھ کر اسے سیاہ کروں ۔ پس دل میں بغض اور کینہ رکھ کر کام نہ کرو ۔ بلکہ محبت و اخلاص رکھ کر کرو ۔

جوش اور اخلاص کے ساتھ ضروری نہیں کہ سختی شامل ہو۔ خدا تعالیٰ سے زیادہ صداقت کے لئے کس کو جوش ہوسکتا ہے ۔ محمد رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسے جوش ہوسکتا ہے ۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) سے زیادہ کسے ہوسکتا ہے ۔ مگر دیکھو انہوں نے سختی سے کام نہیں لیا ۔ وہ سوائے اس کے کہ جہاں مجبور ہیں کہ صداقت کو بیان کریں کبھی سختی سے کام نہیں لیتے ۔ بعض لوگ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا حوالہ دیدیتے ہیں کہ آپ نے فلاں جگہ یہ لفظ استعمال کیا ہے ، مگر یہ نہیں سوچتے کہ آپ کی ایک پوزیشن مجسٹریٹ کی ہے ۔ مجسٹریٹ کو مجبوراً اپنے فیصلہ میں بعض الفاظ استعمال کرنے پڑتے ہیں ۔ مثلاً جب اس کے سامنے کسی چور کا مقدمہ پیش ہو تو اسے سزا دیتے وقت اسے لکھنا پڑتا ہے کہ تم نے چوری کی ہے اس لئے میں تمہیں چھ ماہ قید کی سزا دیتا ہوں ۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ تم نے دو رکعت نماز ادا کی ہے اس لئے چھ ماہ قید کی سزا دیتا ہوں اسے مجبوراً چور کا لفظ استعمال کرنا پڑتا ہے ۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) بھی خدا کی طرف سے حکم تھے اس لئے بعض دفعہ آپ نے بعض موقعوں پر بعض لوگوں کی حقیقت بیان کرنے کیلئے مجبوراً بعض الفاظ استعمال کئے ہیں ۔ مگر وہ مجسٹریٹ کی حیثیت سے کئے ہیں ۔ اور چونکہ ہماری پوزیشن یہ نہیں ہے اس لئے ہمیں ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہییں ۔ ہمارے لئے ان الفاظ کا استعمال اسوہ نہیں ہے ۔ ہمارے لئے اسوہ آپ کا ذاتی معاملہ ہے ۔ آپ نے ذاتی حیثیت میں جو جواب دیئے ہیں وہ ایسے نرم ہیں کہ پڑھنے والے کے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے ')

فاروق قادیان ۔ ص ۴ بابت ۷ ۔ ۱۴ مئی ۱۹۴۰)

مرزا غلام احمد صاحب کو مجسٹریٹ کہہ کر ان کی گالیوں کو جائز قرار دینا عجیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منطق ہے۔مجسٹریٹ کے معنی ہیں قاضی جو کہ دو مخالف فریقوں میں فیصلہ دیتا ہے۔ اسکے لئے بھی یہ شرط ہے کہ فریقین میں سے کوئی فریق غائب نہ ہو۔کیونکہ قضا علی الغائب جائز نہیں۔مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی ایسے لوگوں کے حق میں بھی گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہیں جو ان کے سامنے فریق مقدمہ بن کر پیش نہیں ہوئے بلکہ ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کون ہیں، کہاں رہتے ہیں۔ اور نہ انہوں نے کبھی مرزا صاحب قادیانی کے حق میں کوئی بھلا برا لفظ منہ سے نکالا۔ اس سلسلہ میں نجم الہدیٰ میں آپ کا یہ شعر ملاحظہ ہو

ان العدی صاروا خنازیر الفلا
ازواجھم من دونھن الاکلب

یعنی ہمارے دشمن جنگل کے خنزیر ہیں اوران کی بیویاں کتیوں سے بھی زیادہ بری ہیں۔

بتائیے صاحب، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مخالفوں کی بیویاں بھی کسی معاملہ میں فریق مقدمہ ہیں؟ اگر ہیں تو کسی مخالف کی بیوی کا کوئی بیان تو پیش کیجئے جو اس نے کبھی دیا ہو۔پھر یہ کیا اخلاق سوز طریقہ ہے کہ خود گالیاں دیکر قاضی بن بیٹھیں۔ اپنے تخیل میں شاعر لوگ اپنے معشوقوں کو سراہتے ہوئے بیشک کہا کرتے ہیں

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیوں سے بھی بے مزا نہ ہوا

مگر مجسٹریٹ (قاضی) کے مونہہ سے گالیاں نکلنا بہت ہی عیب ہے۔کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قاضی کیلئے ہدائت فرمائی ہے

لا تقض بین اثنین و انت غضبان

(یعنی دو شخصوں کے درمیان غصے کی حالت میں فیصلہ مت کیا کرو)

ہمارے شہر بلکہ محلے میں ایک صاحب شیخ خدا بخش مرحوم سیشن جج رہتے تھے جو نہ مسیح موعود تھے، نہ مہدی مسعود، نہ عالم، نہ فاضل، مگر اخلاق کا مجسمہ تھے۔ڈاکوؤں اور چوروں کو سزا دیتے ہوئے آپ یوں حکم سناتے تھے:

لے بھائی نتھا سنگھ اب تو دس برس تک سرکار کا مہمان رہے گا

مطلب آپ کا یہ ہوتا تھا کہ میں تجھ کو دس سال قید کی سزا دیتا ہوں۔ یہ ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اخلاق فاضلہ کا نمونہ۔ مگر مرزا صاحب ...گالیاں دینے میں سب سے زیادہ مونہہ زور ہیں۔ انہی کے لگ بھگ سوامی دیانند تھے جو بغیر سخت کلامی کے بولنا جانتے ہی نہ تھے۔ انکی سخت کلامی کی تاویل کرنے والوں نے بھی یہی تاویل کی ہے کہ سوامی جی ایک ڈاکٹر کی طرح تھے جو اپریشن کے وقت کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ (سوامی کی سوانح عمری کلاں)

یہ سب خوش اعتقادی کی باتیں ہیں جن کی بابت کہا گیا ہے

پیر من خس است اعتقاد من بس است۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

(جناب مرزا غلام احمد کی سخت کلامی کے دفاع میں پیغام صلح لاہور میں ایک مضمون قسط وار شائع ہوا تھا جس کا کچھ حصہ ذیل میں نقل کیا جارہا ہے: لکھا ہے:

سب سے آخری الزام جو مولوی ظفر علی خان صاحب نے مسیح موعود پر لگایا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے بعض مخالف علماء کو، اے بد ذات فرقہ مولویان، کے الفاظ میں خطاب کیا ہے اور بدکار فاحشہ عورتوں کی حرامی اولاد، انہیں قرار دیا ہے۔

اعتراض کی اہمیت:

یہی دو فقرے بارہا امرتسری معاند مولوی ثناء اللہ نے پیش کئے ہیں اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ حضرت مسیح موعود معاذ اللہ سخت بداخلاق اور بدزبان واقعہ ہوئے تھے جس کے اثر سے ملک کے پیشوایان دین بھی بچ نہ سکے۔

حضرت مسیح موعود کی اسّی سے زیادہ تصنیفات اور اس کے علاوہ بے شمار اشتہارات اور تقاریر میں سے صرف ان دو فقروں کا انتخاب اعتراض کی اہمیت کو زائل کرنے کے لئے کافی ہے۔

جس شخص کو رات دن مولویوں سے واسطہ پڑتا ہو، اور ان سے ہر قسم کے برے کلمات اور گالیاں اسے سنی پڑتی ہوں، جس کے خلاف قتل کے جھوٹے مقدمات مولویوں کی امداد سے بنائے گئے ہوں، اور رات دن اسے ان لوگوں کے جواب میں کتابیں اور اشتہارات لکھنے پڑتے ہوں، اس کے قلم سے اپنی تمام تصانیف میں سے صرف ایک یا دو موقعوں پر ایسے سخت کلمات کا نکل جانا ایک بالکل طبعی امر ہے جس کو کسی طرح بداخلاقی پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔

(پیغام صلح لاہور جلد ۱۷ نمبر ۵۲ ص ۲)

دوسرا فقرہ جس کو مسیح موعود ..کی سخت گوئی پر محمول کیا جاتا ہے یہ ہے کہ آپ نے مولویوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریۃ البغایا قرار دیا ہے۔ جسکے معنی کئے جاتے ہیں، فاحشہ بدکار عورتوں کی حرامی اولاد۔

اول تو جس جگہ آپ نے یہ لفظ لکھے ہیں وہاں مولویوں کا قطعاً کوئی ذکر نہیں بلکہ اپنے حالات زندگی کو لکھتے ہوئے اپنی بعض تالیفات کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان میں اسلام کی صداقت پر زبردست براہین دیئے گئے ہیں اور دین کے معارف ان میں بیان ہوئے ہیں اور اسلام کو ایسے احسن طریق پر پیش کیا گیا ہے کہ مخالفین کے منہ بند ہو سکتے ہیں اور اس کے بعد لکھا ہے کہ:

تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة و المو د ة و ينتفع من معا ر فها و يقبلني و و يصدق دعو تی ا لا ذرية البغا يا الذين ختم الله على قلو بهم فهم لا يقبلو ن

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مخاطب میاں مولوی ہی بالخصوص نہیں کہ ان کو خاص طور پر ذرية البغا يا قرار دیا ہو، بلکہ ہر وہ شخص جو ان حقائق و معارف کو دیکھتے ہوئے جو آپ نے اپنی کتابوں میں مخالفین اسلام کے بالمقابل صداقت اسلام کے ثبوت میں پیش کئے ہیں، مخالفت پر اصرار کرتا ہے بلکہ جس کے دل پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اس کو ذرية البغا يا کے نام سے پکارا گیا ہے (یعنی صرف مولویوں کو نہیں، جن کی تعداد چند سینکڑوں یا ہزاروں میں ہوگی، بلکہ ان کروڑوں مسلمانوں کو ذرية البغايا قرار دیا ہے جو مرزا صاحب کے منکر ہیں۔ بہاء) کیا فی الحقیقت اس لفظ کے معنی فاحشہ بدکار عورتوں کی حرامی اولاد ہیں اور سوائے اس کے اور کوئی معنی اس فقرہ کے نہیں بنتے؟

ایک ادنیٰ سمجھ کا آدمی بھی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ جس حالت میں ذرية البغا يا کی تفسیر حضرت مسیح موعود نے خود الذين ختم الله على قلو بهم کے الفاظ میں کر دی ہے تو کسی کا کیا حق ہے کہ اس کے معنی وہ کرے جو آپ کا منشائے حقیقی نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بغایا کا لفظ فاحشہ عورتوں پر بھی بولا جاتا ہے لیکن ہر حالت میں اس کے یہ معنی نہیں ہوتے لغت کو اٹھا کر دیکھ لیجئے وہاں صاف طور پر اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ لفظ ابتداء لونڈیوں پر ان کے فاحشہ ہونے کی وجہ سے بولا گیا۔ مگر ...اس سے ..مراد نہیں اور یہ ضروری نہیں کہ اس سے ان کا فاحشہ اور بدکار ہونا بھی ثابت ہو بلکہ وہ فاحشہ اور بدکار نہ بھی ہوں تو ان پر بولا جا سکتا ہے۔

لین کی عربی انگریزی لغت ایک بڑے اعلیٰ پایہ کی مستند لغات مانی گئی ہے کیونکہ اس نے جا بجا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی تائید لسان العرب قاموس اور راغب جیسی مستند عربی لغت کے حوالے دیئے ہیں لفظ بغایا کا معنی کرتے ہوئے صاف لکھا ہے... بغایا کے معنی لونڈی کے ہیں خواہ فاحشہ یا بدکار ہو نہ ہو گالی اس سے مرادنہیں اگر چہ ابتداءلونڈیوں پر بوجہ ان کی بدکاری کے استعمال ہوتا تھا

عربی لغت کے اس حوالہ کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ذرية البغا يا میں ؟ بالضرور علمائے دین کو، فاحشہ بدکارعورتوں کی حرامی اولاد، ....نے مہرلگا دی ہے۔ ہاں اس کا فیصلہ مولوی ظفرعلی خان کے ذمہ ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ بتائیں کہ ایسے لوگ جن کے دلوں پر اللہ تعالی نے مہرلگا دی ہو کہاں تک قابل ستائش ہیں ۔قرآن نے تو ایسے لوگوں کو اولئک کا لانعام بل هم اضل کا خطاب دیا ہے بلکہ دوسری جگہ انہیں زنیم تک کہنے سے دریغ نہیں کیا جس کے معنی لسان العرب میں زانیہ کی اولاد کئے گئے ہیں۔مرزاصاحب نے کیا گناہ کیا کہ اگر ایسے لوگوں کو ان کی حد سے بڑھی ہوئی شرارتوں کی وجہ سے ذريۃ البغا يا کہہ دیا.

(پیغام صلح لاہور جلد ۱۷ نمبر ۵۳۔ص ۔۴)

(کیا خوب لکھا ہے کہ مرزاصاحب نے ایک یا دو موقعوں پر سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ردیف وار فہرست کو نقل کر دیا جائے جو منشی الہی بخش لاہوری نے مرتب کے عصائے موسی میں درج فرمائی تھی ۔ اس فہرست کو دیکھ کو ناظرین کو بخوبی اندازہ ہو جائے کہ بات ایک یا دو مواقع کی ہے یا مرزاصاحب کی عادت ثانیہ کی ۔

منشی الہی بخش صاحب عصائے موسی میں لکھتے ہیں ؛

اس جگہ مرزا کی خوش اخلاقی وشیریں کلامی کا جو انہوں نے اپنے کتب واشتہارات میں ظاہر فرمائی ہے اور جس کا بالاستیعاب ذکر تو مشکل وطول ہے لیکن بطور نمونہ چند الفاظ وکلمات و فقرات اظہار حقیقت کے لئے بترتیب حروف تہجی بادل نخواستہ لکھتا ہوں اوران کے نقل کرنے سے اللہ تعالی کی پناہ وبخشش مانگتا ہوں ۔

اے بدذات فرقہ مولویاں تمنے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا،وہی عوام کا الانعام کو بھی پلایا ؛ اندھیرے کے کیڑو ؛ ایمان وانصاف سے دور بھا گنے والا ؛ اندھے ؛ نیم دہریہ؛ ابولہب ؛ اسلام کے دشمن؛ اسلام کی عار مولویو؛ اے جنگل کے وحشی ؛ اے نابکار ؛ ایمانی روشنی مسلوب ہوئے؛ احمق مخالف؛ اے پلید دجال؛ اسلام کے بدنام کرنے والے؛ اے بد بخت مفتریو؛ اعمی؛ اشرار؛ اول الکافرین؛ اوباش؛اے بدذات خبیث دشمن اللہ اور رسول کے؛ ان بیوقوفوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔

بے ایمان اندھے مولوی؛ بلید طبع ؛ بد ذات جھوٹا؛ بد گوہری ظاہر نہ کرتے ؛ بے حیائی سے بات بڑھانا؛ بد دیانت بے حیا انسان؛ بد ذات فتنہ انگیز ؛ بد قسمت منکر ؛ بد چلن؛ بخیل ؛ بد اندیش؛ بدظن؛ بد بخت قوم؛ بدگفتار؛ بد باطن نکتہ چیں؛ باطنی جذام ؛ بخل کی سرشت والے؛ بیوقوف جاہل؛ بے ہودہ۔

تمام دنیا سے بدتر ؛ تنگ ظرف ؛ ترک حیا؛ تقوی و دیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا؛ ترک تقوی کی شامت سے ذلت پہنچ گئی ؛تکفیر ولعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے۔

ثعلب (لومڑی جیسے) ایّها الشّیخ الضّال و الدّجال البطال۔

جھوٹ کی نجاست کھائی ؛ جھوٹ کو گوہ کھایا؛ جاہل وحشی؛ جادہ صدق وثواب سے منحرف و دور؛جعل ساز ؛ جیتے ہی مرجاتا۔

چوہڑے؛ چمار۔

حمار؛ حمقاء؛حق وراستی سے منحرف؛حق پوش۔

خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں؛ خنزیر سے زیادہ پلید؛ خطا کی ذلت انہی کے منہ پر؛ خالی گدھے؛ خائن ؛ خباثت پیشہ؛ خاسرین خالیۃ من نور الرحمٰن؛ خام خیال؛ خفاش؛ خوش شدہ آید کہ حق ودین را باطل کنید۔

دل کے مجذوم ۔ دھوکہ دہ۔ دیانت امانت راستی سے خالی۔ دجال۔ دروغ گو۔ ڈوموں کی طرح مسخرہ ۔دشمن سچائی۔ دشمن قرآن ۔ دلی تاریکی۔ دروغ شما تا کنار ہائے بغداد منتشر خواہد شد

ذلت کی موت ۔ ذلت کے ساتھ پردہ دری۔ ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کردیں گے۔

رئیس الدجالین ۔ ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لے جائیں گے ۔ روسیاہ ۔روباہ باز ۔ رئیس المتصلفین ۔ راس المعتدین۔ راس الغادین ۔

زہرناک مادے والے ۔ زندیق۔

سچائی چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی ۔ سفلی ملا بے بصر۔ سیاہ دل منکر۔ سخت بے حیا ہوگا جواس فوق العادت سلسلہ سے انکار کرے ۔ سیاہ دل فرقہ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہاہے۔سادہ لوح ،سامنی،سفلہ،سفہاء، سلطان المتکبّرین الّذی اضاع دینه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکبر والتّو ھین ۔ سگ بچگان ۔
شرم و حیا سے دور۔شرارت وخباثت ۔شیطانی کاروائی والے ۔ شریف از سفلہ نمی ترسد بلکہ ازسفلگی اومے ترسد۔ شریر مکار۔ شیخی سے بھرا ہوا۔ شیخ نجدی۔
۔صم عمی . صدر القناۃ نیو ش صدرک ضر بہ . و یر یك ر ما نی بحار دماء۔
ضا ل . ضررھم اکثرمن ابلیس اللّعین
طالع منحوس. طبتم نفساً بالغاء الحقّ و الدّ ین
ظالم ۔ظلمانی حالت۔
علماءالسوء۔ عداوت اسلام، عجیب دیندار، عدوالعقل النھی ،عقارب ،عقب الکلب
غول الاغوی ۔غدارسرشت ۔غالی ۔غافل
فیمت یاعبدالشّیطان الموسوم بہ۔فریبی ۔فن عربی سے بے بہرہ، فرعونی رنگ۔
قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ۔ قست قلوبھم کماھی عادۃ النوکی ۔قدسبق الکلّ فی الکذب و المین۔
کتے ۔کینہ ور۔ کمینہ ۔کہماء(مادرزاداندھے)۔کج دل قوم ۔کوتاہ نظر۔کھوپڑی میں کیڑا۔ کیڑوں کی طرح خودہی مرجاویں گے۔
گدھا ۔گندے اور پلید فتوی والے ۔گندی کاروائی والے ۔گندی عادت ۔گندے اخلاق۔ گندہ دہانی ۔گندے خیال والے ذلت سے غرق ہوجاتا۔گندی روحو۔
لاف وگذاف والے ۔لعنت کی موت۔
مولویت کو بدنام کرنے والو۔ مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے۔ منافق ۔مفتری ۔مورد غضب ۔مفسد۔ مرے ہوئے کیڑے ۔مخذول ۔مہجور۔ مجنون درندہ ۔مغرور۔منکر۔ محجوب مولوی ۔مکس طینت مولوی کی بک بک ۔مردارخورمولویو۔
نجاست نہ کھاؤ۔ نااہل مولوی ۔ ناک کٹ جائیگی ۔ ناپاک طبع لوگوں نے ۔ نابینا علماء ۔نمک حرام ۔ نفسانی ۔ ناپاک نفس ۔ نابکارقوم ابھی تک حیا وشرم کی طرف رخ نہیں کرتی ۔نفرتی و ناپاک شیوہ ۔ نادان متعصب ۔ نالائق ۔نفس امارہ کے قبضہ میں ۔ نااہل حریف ۔نجاست سے بھرے ہوئے ۔نادانی میں ڈوبے ہوء۔نجاست خوری کا شوق ۔
وحشی طبع ۔ وحشیانہ عقاید والے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہامان ۔ ہالکین ۔ ہندوزادہ۔

یک چشم مولوی ۔ یہودیانہ تحریف ۔ یہودی سیرت ۔ یا ایّھا الشّیخ الضّا ل و المفتری البطّا ل ۔ یہود کے علماء۔ یہودی صفت ۔

نیز قادیانیوں کو یہ بھی معلوم ہو جا چاہیے کہ جن علماء اور دیگر مصنفین ومقررین نے مرزا صاحب کے خلاف سخت الفاظ استعمال کئے ہیں انہیں الہام کا دعوی نہیں تھا نہ وہ مسیح موعود یا نبی یا مہدی ہونے کے مدعی تھے۔ بہاء)

مرزا قادیانی اور عیسی پرستی کا ستون

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کسی شخص کا صدق وکذب آزمانا ہو تو اس کے مقصد کو دیکھنا چاہیے۔ ایک فوجی جرنیل جو فوج کو لے کر اس ارادہ سے نکلے کہ میں دشمن پر فتح پا کر آؤں گا، مگر فتح پانے کی بجائے شکست کھا کر آئے اور تاویل کرنے لگے کہ گو ہم نے فتح نہیں پائی مگر لوگوں کے دلوں پر اپنی بہادری کا ایسا اثر چھوڑا کہ گویا ہم فاتح ہیں۔ ایسی بات کوئی دانا آدمی تسلیم نہیں کرسکتا مرزا غلام احمد متوفی نے دعوی کیا تھا:

میرے آنے کا اثر یہ ہوگا کہ دنیا کی مختلف اقوام مٹ کر ایک ہی مسلم قوم بن جائیگی ۔(چشمہ معرفت)

اخبار اہل حدیث امرتسر کی ۱۰، اور ۲۴ مئی ۱۹۴۰ء کی اشاعتوں میں اس مضمون پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جس کے جواب میں الفضل قادیان نے توجہ کی ہے۔ ہمیں خدا کے فضل سے قادیانی لٹریچر میں ایک خاص ملکہ حاصل ہے۔ وہ یہ کہ ہم اس گروہ کے جواب کے جواب کے لئے کسی بیرونی تحریر یا دلیل کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ خود انہی لوگوں کی تحریروں سے ہم جواب اخذ کر لیتے ہیں ذلک من فضل اللہ ۔ پس ناظرین الفضل کا جواب مع جواب الجواب سنیں ۔

الفضل قادیان کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی نبی کے زمانہ میں یہ بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوئی کہ ساری دنیا کے لوگ راہ راست پر آ گئے ہوں، یہاں تک کہ سید الانبیاء ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ بات نہیں ہوئی۔ چنانچہ الفضل کے اصل الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وہ دعوی جو آپ نے عیسی پرستی کے ستون کو توڑنے کے متعلق کیا ہے، اسی صورت میں پورا ہوسکتا ہے کہ دنیا کے تختہ پر کوئی مسیحی باقی نہ رہے اور عیسائیوں کی سرگرمیاں صفحہ دہر سے یک سرناپید ہو جائیں۔

مگر انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ بات سنت اللہ کے سراسر خلاف ہے۔ دنیا میں جو بھی نبی آیا اس کی بعثت کی غرض یہی بتائی گئی کہ وہ دنیا میں ہدائت پھیلائے اور گمراہی دور کرے۔

کیا کوئی ایک بھی ایسا نبی ہوا ہے جس نے آ کر اپنے دائرہ عمل سے ضلالت اور گمراہی کا وجود ہی مٹا دیا ہو۔ اور تو اور خود آنحضرت ﷺ کے وقت میں بھی ایسا نہ ہوا جو سب انبیاء کے سردار ہیں۔ آپ کے وصال کے وقت دنیا میں عیسائی بھی موجود تھے، یہودی بھی، ہندو اور بت پرست بھی۔ پھر اسلام کے عروج کے زمانہ میں بھی رہے اور اب بھی موجود ہیں۔

پھر معلوم نہیں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفین یہ کس طرح امید رکھتے ہیں کہ دنیا سے مسلمانوں کے سوا دوسرے تمام مذاہب کے لوگوں کا نام و نشان مٹ جائے۔ جبکہ قرآن کریم میں خدا تعالی کا یہود اور نصاری کے متعلق یہ ارشاد موجود ہے

و اغرینا بینهم العداوة و البغضاء الی یوم القیامة (المائدة:١٤)

یعنی یہود اور نصاری کے درمیان قیامت تک عداوت اور بغض رہے گا۔

اور بغض اسی طرح رہ سکتا ہے کہ دونوں کا وجود باقی رہے، اور جو قوم رہے گی وہ زیست کے لئے کچھ نہ کچھ ہاتھ پاؤں بھی مارتی رہے گی۔

(الفضل قادیان ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)۔

ناظرین کرام! اس عبارت کا ایک فقرہ پھر ایک دفعہ ذہن نشین کر لیجئے کہ پہلے کسی نبی کے زمانہ میں ساری دنیا کے لوگ کسی ایک مذہب پر جمع نہیں ہوئے تو اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ اس دعویٰ پر الفضل قادیان نے قرآن کی آیت فا غرینا بینھم العداوۃ ..(المائدۃ:۱۴).پیش کی ہے۔

سطور بالا میں ہم کہہ آئے ہیں کہ ہمیں قادیانی لٹریچر میں یہ خاص ملکہ حاصل ہے کہ تردید کے لئے ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ ان کے لٹریچر کے اندر ہی جواب کے لئے مواد مل جاتا ہے۔ اس کا ثبوت اخبار الفضل قادیان کے اسی مضمون میں ملتا ہے جہاں اس نے ہمارے دعویٰ کی تصدیق اور اپنی تردید کر دی ہے۔ الفضل کے الفاظ یہ ہیں:

> حضرت مسیح موعود نے اپنا جو مشن بیان فرمایا ہے وہ پورا ہو رہا ہے اور سنت اللہ کے مطابق بتدریج پورا ہو رہا ہے اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس کی تکمیل کے لئے جو میعاد مقرر کی ہے وہ یہ ہے:
>
> ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب اور ایک ہی پیشوا ہوگا۔
>
> (الفضل قادیان ۲۶ مئی ۱۹۴۰ص ۲)۔

الفضل کا آخری فقرہ بالفاظ صریح ہمارے دعویٰ کی تصدیق کر رہا ہے۔

کیوں صاحب! آپ کو یہ لکھتے ہوئے کہ تین سو سال کے خاتمہ پر دنیا میں ایک ہی مذہب اور ایک ہی پیشوا ہوگا، قرآن کریم کی آیت مذکرہ بالا یاد نہ رہی۔

نیز یہ کہنا کہ چونکہ پہلے کسی نبی کے زمانے میں ایسا نہیں ہوا، الفضل نے خود ہی اس کی تردید کر دی جب کہا کہ تین سو سال بعد ایسا ہو جائے گا۔ نیز مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی کہتے ہیں

> خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں مسیح موعود کے زمانہ پر ڈال دی۔ (چشمہ معرفت)

اب اس وعدہ کو تین سو سال تک ملتوی کیا جاتا جس کی حکمت اور وجہ یہ ہے کہ سر دست تو معترضین خاموش رہیں گے جب یہ طویل زمانہ گذر جائے گا تو معترض جانیں اور ان کے مجیب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۷ جون ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

حکومت برطانیہ کی مصیبت اور اس کا علاج

گورنمنٹ برطانیہ کی مصیبت جنگ مرزائیوں کی بددعا سے ہے

مصیبت کا دفعیہ بھی خلیفہ کی دعا سے ہو گا

خلیفہ قادیان کی تقریر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی ہوا کا رخ خوب پہچانتے تھے اور مقولہ مشہورہ، چلو تم ادھر کو جدھر کی ہوا ہو، ہمیشہ ان کے زیر عمل رہتا تھا۔ ایک دفعہ کسی نے حکومت کے پاس مرزا غلام احمد صاحب کی ذراسی شکایت کر دی، تو بس آپ نے خوش آمد کرنی شروع کر دی اور جان نثاری کا اظہار کرتے ہوئے یہاں تک کہہ گئے:

> ہمارا خاندان خیر خواہی اور خدمت گذاری میں گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ اپنے ماتحتوں کو حکم کرے کہ میرے خاندان کی وفاداری اور اخلاص کے لحاظ سے مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ (تبلیغ رسالت۔ ج ۷ ص ۱۹)

اس کے علاوہ آپ نے ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ:

> میری جماعت گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔ (تحفہ قیصریہ۔ ص ۱۲)

یہ ہے وہ بنیادی اصول جو بانی فرقہ مرزائیہ نے قائم کیا تھا۔ ان کے بعد ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے جانشین بھی اسی اصول پر چلتے رہے۔مگر چونکہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے دل و دماغ کو نہیں پہنچ سکتے تھے، اس لئے حکومت کی طرف سے تھوڑی سی بے التفاتی پر ناراض ہو کر گورنمنٹ برطانیہ کے حق میں بد دعائیں بھی کرنے لگ جاتے۔مگر چونکہ ہوا کا رخ پہچاننا ان کو وراثت میں ملا ہے اس لئے فوراً سنبھل کر سیدھے بھی ہو جاتے۔ یہ سب واقعات ناظرین خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد قادیانی) کی مندرجہ ذیل تقریر سے معلوم کر سکتے ہیں جو اخبار الفضل قادیان ۴ جون میں شائع ہوئی ہے اور جسے ہم بحذف زوائد درج کرتے ہیں:

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج برطانوی ایمپائر پر بلکہ برطانوی ایمپائر ہی کیا تمام دنیا پر، اور اس تمام مہذب نقطہ نگاہ پر جو گذشتہ صدیوں کے اثرات کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے نہایت خطرناک حملہ ہوا ہے۔اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہ جنگ اگر اتحادیوں کے خلاف پڑے تو دنیا میں ایسے خطرناک تغیرات رونما ہو جائیں گے کہ نہ مذاہب کے لئے امن باقی رہے گا اور نہ قوموں کے لئے امن باقی رہے گا..

اتحادیوں نے اپنی غفلت اور سستی اور کبر اور خود پسندی کی وجہ سے ان سامانوں کے جمع کرنے میں بہت ہی سستی دکھائی ہے جس سامانوں کا جنگ کے لئے جمع کرنا ضروری تھا۔اور ان کی اس سستی غفلت، اور میں کہوں گا کہ، تکبر کا ثبوت یہ ہے کہ گذشتہ .. ماہ ہمارے سیاست دان اس دعوی کے اعلان میں لگے رہے کہ ہمارے پاس سامان بہت ہے اور ہم جرمن کو بھوکا مار سکتے ہیں ..اللہ تعالی کی طرف سے ان لوگوں پر کچھ ایسی غفلت طاری ہوگئی کہ یہ سامان جنگ تیار نہ کر سکے اور اس طرح اللہ تعالی نے ان کو بتا دیا کہ محض دنیوی سامانوں پر بھروسہ انسان کے کام نہیں آ سکتا۔چنانچہ آج بڑے کیا اور چھوٹے کیا، بادشاہ کیا اور وزراء کیا، سب کہہ رہے ہیں کہ دعائیں کرو کیونکہ دعاؤں کے بغیر کامیابی مشکل ہے...

انگریز ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی رعایا کے ساتھ بہتر سلوک کرتے ہیں ...اللہ تعالی کی طرف سے ان دنوں برطانیہ پر جو ابتلاء آیا ہوا ہے، اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق چاہیں ہنسیں، چاہے ٹھٹھا اور مذاق کریں، چاہے ہمیں پاگل اور مجنون سمجھیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ ان آہوں کا نتیجہ ہے جو ۱۹۳۴ء، ۱۹۳۵ء، اور ۱۹۳۶ء میں ہمارے دلوں سے بلند ہوئیں۔ میرے اس وقت کے خطبات چھپے ہوئے موجود ہیں، ان کو نکال کر پڑھ لیا جائے۔ میں نے متواتر ان خطبات میں کہا ہے کہ انگریز یہ مت خیال کریں کہ ان کے پاس توپیں فوجیں ہوائی جہاز اور بم ہیں کیونکہ جس خدا پر ہمارا انحصار ہے اس کے مقابلہ میں ان چیزوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ انہوں نے اس وقت میری اس آواز پر کان نہ دھرا اور کہا کہ اس کی کیا حیثیت ہے، یہ ایک چھوٹی سی جماعت کا فرد ہے، جسے جب چاہیں ہم تباہ کر سکتے ہیں، اور جب چاہیں مار سکتے ہیں۔ اور یہ نہ سمجھا کہ خدائی مذہب انسانوں کے قید ہونے یا انسانوں کے مارے جانے کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے، حتی کہ بعض انبیاء بھی شہید ہوئے۔ انسان قید ہوتے ہیں، حتی کہ بعض انبیاء بھی قید ہوئے۔ انسان اپنے گھروں سے نکالے جاتے ہیں، حتی کہ سید الانبیاء ﷺ بھی اپنے گھر سے نکالے گئے۔ مگر خدا تعالی کی باتیں دنیا سے کبھی مٹ نہیں سکتیں، حکومتیں مٹا دی جاتی ہیں، سلطنتیں تباہ کر دی جاتی ہیں، مگر خدا تعالی کا قول دنیا سے کبھی محو نہیں ہوتا...

لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے ساتھ جو کچھ بعض مقامی افسروں نے نے کیا تھا (کیا حکام کی تھوڑی سی بدسلوکی کی وجہ اس حکومت کے حق میں بددعا کرنا جس کی خدمت گذاری کے لئے ساری جماعت تیار کی گئی ہو، جیسا کہ تحفہ قیصریہ کی مذکورہ بالا عبارت سے ظاہر ہے، کہاں کی وفاداری اور دانشمندی ہے۔ ثناء اللہ امرتسری) حکومت برطانیہ بے شک بلا واسطہ اس کی ذمہ دار تھی اور اس وجہ سے ضروری ہے کہ ہم حالات صحیح طور پر سمجھیں۔

جب جرمنی کے مقابلہ میں اتحادی فوجوں کو فلنڈرز میں پہلی شکست ہوئی تو اس وقت میں کراچی میں تھا۔ مجھ پر اس خبر کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ رات کو میری نیند اڑ گئی اور بے چینی اور اضطراب کی حالت میں میں نے اتحادیوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامیابی کے لئے دعا کرنی شروع کر دی اور گھنٹوں دعا کرتا رہا۔جب صبح ہونے کے قریب ہوئی تو اس وقت مجھے الہام ہوا:

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

میں نے بعد میں سوچا کہ اس کا کیا مفہوم ہے، تو اس کا مطلب میری سمجھ میں یہ آیا کہ ابھی دو چار سال پہلے تو بہت سے احمدیوں کے دلوں سے حکومت کے خلاف آہیں نکل رہی تھیں اور اب ان کی کامیابی کے لئے دعائیں کر رہے ہو۔گویا اللہ تعالی نے سمجھایا کہ ہماری جماعت کی طرف سے اس موقعہ پر جو بددعائیں کی گئی تھیں وہ ضرورت سے زیادہ تھیں اور اس میں توازن کو ملحوظ نہیں رکھا گیا تھا۔یعنی یہ نہیں دیکھا گیا کہ ظلم کتنا ہے اور آہیں کتنی بلند ہو رہی ہیں۔اور نہ یہ سوچا کہ اگر یہ حکومت تہ و بالا ہوگئی تو اس کے بعد جو آئے گا وہ کیسا ہوگا۔اچھا ہوگا یا برا۔...

تو اللہ تعالی نے مجھے اس الہام کے ذریعہ یہ سبق دیا ہے کہ ہر بات میں توازن کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔میں تو اس وقت بھی جماعت کو روکتا تھا اور بار بار کہتا تھا کہ یہ جھگڑا چند مقامی افسروں سے ہے، حکومت برطانیہ سے اس جھگڑے کا کوئی تعلق نہیں۔اسی وجہ سے اللہ تعالی کے فضل سے اس بارہ میں میں مجرم نہیں ہوں مگر مجھے ذاتی طور پر معلوم ہوا ہے کہ جماعت کے بعض دوستوں نے انگریزوں کے خلاف بڑی بڑی بد دعائیں کی ہیں۔

پس اب اللہ تعالی نے یہ حالات پیدا کر کے ہمیں ہی مجبور کیا ہے کہ ہم ان کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں کیونکہ وہ خطرہ جو آنے والا ہے بہت زیادہ سخت ہے۔انگریزوں کی مثال درحقیقت ایسی ہی ہے جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ دو یتیم بچوں کا خزانہ ایک دیوار کے نیچے دبا ہوا تھا۔ایک مدت کے بعد وہ دیوار بوسیدہ ہو کر گرنے کے قریب ہوگئی۔اب بظاہر دیوار کا گر جانا مفید تھا کیونکہ اس کے گر جانے سے خزانہ نکل سکتا تھا، مگر حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی نے جب اس دیوار کو گرتے دیکھے تو پھر بنا دیا۔

اب دیوار کو دوبارہ کھڑا کر دینے کے معنی یہ تھے کہ وہ خزانہ پھر دب جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ظاہر نہ ہونے پائے۔ مگر حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی نے دیوار بنادی اور خزانہ کو پوشیدہ کر دیا کیونکہ قرآن کریم سے ہی معلوم ہوتا ہے اس دیوار کے بنانے کی حکمت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا وہ خزانہ قبل از وقت ننگا نہ ہو جائے، بلکہ اس وقت تک دبا رہے جب تک لڑکے اپنی جوانی کو نہیں پہنچتے، تاکہ جب وہ جوان ہو جائیں تو وہی اس خزانہ پر قابض ہوں، کوئی دوسرا اس پر قبضہ نہ جمالے۔ اسی طرح بظاہر حالات ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انگریز اور فرانسیسی وہ دیوار ہیں جن کے نیچے احمدیت کی حکومت کا خزانہ مدفون ہے اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ دیوار اس وقت تک قائم رہے جب تک خزانہ کے اصل حق دار جوان نہیں ہو جاتے۔ ابھی احمدیت چونکہ بالغ نہیں ہوئی اور بالغ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس خزانہ پر قبضہ نہیں کر سکتی، اس لئے اگر اس وقت یہ دیوار گر جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے لوگ اس پر قبضہ جمالیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم پھر ایسی دیوار کو بنادیں تا جب احمدیت اپنی بلوغت کا ملہ کو پہنچ جائے تو اس وقت وہ اس خزانہ کو سنبھال لے۔ دنیاداروں کی نگاہ میں بیشک یہ عجیب بات ہے مگر جو بات خدا تعالیٰ کے حضور مقدر ہے وہ عجیب نہیں اور وہی طبعی اور حقیقی فیصلہ ہے۔ پس اس وقت اتحادیوں کا ضعف احمدیت اور اسلام کے لئے بظاہر خطرناک ہے۔ یوں اللہ تعالیٰ چاہے تو دلوں کو بدل سکتا ہے...

اسلام اور احمدیت کا فائدہ انگریزوں کی فتح میں ہے۔ مسیح موعود (مرزا) نے بھی دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جنگ میں انگریزوں کو فتح دے۔ پس حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی سنت کی اتباع میں اور اس وجہ سے کہ جہاں تک ہماری عقل کام کرتی ہے ہمیں انگریزوں کی فتح میں ہی فائدہ دکھائی دیتا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعا کریں....

اسی طرح انگلستان پر جرمن حملہ کی اللہ تعالیٰ نے مجھے قبل از وقت خبر دے دی تھی۔ یہ عجیب بات ہے کہ آج حکومت برطانیہ کے وزراء یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اس سے پہلے انگلستان پر حملہ بالکل ناممکن سمجھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئی ماہ پہلے مجھے یہ خبر دے دی تھی۔ چنانچہ ابھی انگلستان پر حملے کا کسی کو وہم وگمان بھی نہ تھا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ انگلستان ایسے خطرہ میں گھر گیا ہے کہ قریب ہے وہ جرمن کا غلام ملک ہو جائے اور اس نے اس خطرہ کی حالت میں بعض دوسرے ملکوں سے امداد کی درخواست کی ہے....

اللہ تعالی نے ان امور کے متعلق مجھ پر بہت سے انکشافات کئے ہیں۔ لیکن ان کی تشریحات میں مناسب نہیں سمجھتا مگر باوجود ان تمام باتوں کے میرا قلب محسوس کرتا ہے کہ انگلستان کی بھلائی میں ہماری بھلائی ہے کیونکہ رؤیا میں میں نے جب بھی انگلستان کو مشکلات میں دیکھا ہے میں نے یہی کوشش کی ہے کہ انگریزوں کے علاقہ میں چلا جاؤں۔ پس میں سمجھتا ہوں اس قوم سے ابھی ہماری قوم کے فوائد وابستہ ہیں۔ اور اس لحاظ سے ان کی فتح ہی ہمارے لئے مفید ہے اور مجھے تو یقین کامل ہے کہ اگر یہ سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دعا کی درخواست کریں تو اللہ تعالی ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔ لیکن ابھی انہیں اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے اور ان کے لئے یہ ماننا مشکل ہے کہ قادیان میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی کی دعا سے ہٹلر کی فوجیں بھاگ سکتی ہیں۔ تاہم ان کی کامیابی کے لئے ہم دعا ہی کرتے رہیں گے۔ گو یہ دعا ویسی نہیں ہو سکتی جیسی وہ دعا جس کے لئے خود درخواست کریں۔ کیونکہ موجودہ صورت تو ایسی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گویا انہیں ہماری دعاؤں کی احتیاج نہیں۔ لیکن اگر وہ توحید کا اقرار کر کے ہم سے دعا کی درخواست کریں تو پھر وہ دعا ایسی ہی ہوگی جیسے دعائے مباہلہ ہوتی ہے (جیسی مرزا صاحب متوفی اور مولوی عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کی دعا موثر ہوئی تھی۔ ثناء اللہ) اور جو سیدھی اپنے نشانہ پر پہنچتی ہے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو یقیناً ان کی تکلیف کے دن دور ہو سکتے ہیں۔

ان مختصر نصائح کے بعد میں دعا کرتا ہوں دوستوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس دعا میں شامل ہوں۔ اور وہ یاد رکھیں کہ اس وقت انگریزوں یا فرانسیسیوں کا سوال نہیں بلکہ جہاں تک ہمارا علم ہے اور جہاں تک ہماری عقل کام کرتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی آزادی حریت ضمیر اور حریت عمل کا سوال
ہے پس نہایت ہی درد اور کرب سے دعا کرو۔

(الفضل قادیان ۴ جون ۱۹۴۰ء ص ا۔۴)

شیخ الاسلام امرتسری فرماتے ہیں: ناظرین کرام! خلیفہ (محمود احمد) صاحب نے اپنی تقریر میں برطانیہ اور فرانس کو اپنے خزانے کی حفاظت کے سلسلہ میں جو دیوار سے تشبیہ دی ہے اسکا مطلب صاف ہے کہ خلیفہ صاحب کے دل میں یہ بات جاگزیں ہے کہ احمدیہ جماعت کبھی نہ کبھی ترقی پاکر برطانیہ وفرانس کی سلطنتوں پر قابض ہو جائے گی۔ اس خیال کی بنا غالباً مرزا صاحب قادیانی کے اس الہام پر ہوگی۔

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعدازاں ایام ضعف واختلال

(سیرۃ المہدی۔ ج ا۔ ص ٦١)

اسی کتاب میں اس الہام کی مختلف تشریحات کی گئی ہیں جن میں سے راجح تشریح یہ ہے کہ آٹھ سالہ میعاد مرزا صاحب قادیانی کے انتقال سے شروع ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مئی ۱۹۰۸ء میں وفات پائی تھی۔ اس کے آٹھ سال تک گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی مقدر تھی۔ اس ترقی کے بعد ضعف کے آثار کا نمایاں ہونا لازمی تھا۔ اب بقول خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) اس ضعف کا انجام بصورت حکومت احمدیہ برفرانس و برطانیہ رونما ہونا ضروری ہے۔ سچ ہے:

سپنے اندر راجہ بھیو جاگت بھیو کنگال

ذرا باریک نظر سے دیکھیں تو (خزانے مدفون ہونے والی) عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ قادیان کی دعا بحق برطانیہ اپنی ذاتی غرض پر مبنی ہے۔ مطلب ان کا یہ ہے کہ اگر اس وقت حکومت جرمنی، حکومت برطانیہ پر غالب آ گئی، تو ہمارا اس پر غلبہ نہیں ہو سکے گا کیونکہ وہ بڑی ظالم اور سفاک اور شہ زور ہے۔ اس لئے ہماری دعا ہے کہ جب تک ہماری جماعت احمدیہ میں اتنی فوجی طاقت نہ پیدا ہو جائے کہ ہم برطانیہ اور فرانس کو مغلوب کر کے ان پر حکومت جما سکیں یا بالفاظ دیگر اپنے خزانے پر قبضہ کر سکیں دعا جاری رکھنی چاہیے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک یتیم بچہ اپنے متولی کیلئے اس غرض سے دعا کرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جب تک میں بالغ ہو کر اپنے مال کی حفاظت کرنے کے قابل نہ ہو جاؤں اس وقت تک یہ زندہ سلامت رہے، اس کے بعد میں اس کو موقوف کر کے اپنا قبضہ جما لوں گا۔ کیا عجب کہ گورنمنٹ برطانیہ خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی یہ آواز سن کر یہ شعر لکھ کر ان کو بھیج دے:

خدا تیرا بت کافر دراز سن تو کرے
جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

ناظرین! جماعت مرزائیہ احمدیہ کے دلی ولولوں کا اندازہ کرو کہ اپنی فتوحات کو کہاں تک ترقی دینا چاہتے ہیں۔ روسی سلطنت پر تو قبضہ جما چکے ہیں (ریویو آف ریلی جنز قادیان ستمبر ۱۹۱۷ء) اب برطانیہ اور فرانس دو سلطنتیں رہ گئی ہیں جن پر قبضہ جمانا ابھی باقی ہے۔ جس روز خلیفہ قادیان نے اپنا لقب فاتح انگلستان تجویز کیا تھا... ہم اسی روز سے اس لقب کے معنی پر غور کرتے رہے۔ آج معلوم ہو گیا کہ اس لقب کی تہ میں یہی راز تھا کہ کسی روز انگلستان اور فرانس میں قادیانی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ شیخ چلی کا خاندان ختم ہو گیا۔

گورنمنٹ سے ہماری درخواست:

خلیفہ قادیان نے برطانیہ کی فتح و نصرت کے لئے جو یہ تجویز رکھی ہے کہ حکومت پہلے توحید کا اقرار کرے پھر مجھ سے دعا کی درخواست کرے تو یقیناً فتح یاب ہو جائے گی، ہماری درخواست ہے کہ اس تجویز کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے توحید کا اقرار تو خلیفہ صاحب نے اپنے مریدوں پر خاص اثر پہنچانے کے لئے رکھا ہے، ورنہ ان کے والد ماجد قادیانی مسیح بغیر اس شرط کے گورنمنٹ کے حق میں دعا کرتے رہے۔ چنانچہ اسی مضمون میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے مرزا غلام احمد صاحب کی دعا بحق حکومت برطانیہ کا ذکر کیا ہے۔ باقی رہی درخواست دعا، سو اس میں گورنمنٹ کا حرج ہی کیا ہے۔ ہاں ہم بتائے دیتے ہیں کہ خلیفہ قادیان اس کے بعد ایک معمولی سی درخواست کریں گے جس کا پورا کرنا بالکل آسان ہے یعنی سر کا خطاب۔ جو اشارۃً جنگ عظیم (اول) کی خدمات کے صلے میں پہلے بھی کر چکے ہیں (اخبار الفضل ۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنوری ۱۹۳۵ء) اس کا پورا کرنا کیا مشکل ہے جہاں اور بیسیوں سر ہیں، وہاں خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب بھی سر سہی:

بات بنتی ہے میری تیرا کیا بگڑتا ہے

ہاں گورنمنٹ کو اگر یہ واہمہ ہو کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے بڑھ کر ان کے والد ماجد اپنی دعاؤں کی قبولیت کے مدعی تھے اسی بنا پر انہوں نے بڑی آہ وزاری سے مولوی ثناء اللہ کی موت کے لئے دعا کی تھی کہ میری زندگی میں مرے، جسے بعنوان آخری فیصلہ اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیا تھا، یہ دعا موت پوری نہ ہوئی تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ گورنمنٹ اس خیال کو دل سے نکال دے اور خلیفہ صاحب سے ضرور دعا کی درخواست کرے کیوں کہ:

گاہ باشد کہ کودکے نادان

بغلط بر ہدف زند تیرے

نوٹ: اخبار فاروق کی تجویز کہ میں خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد سے مباہلہ کروں، کی منظوری آئندہ پرچے میں شائع ہوگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۴۰ء ص ۶۔۸)

بہائی اور قادیانی تحریکیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا مدت سے یہ خیال ہے، جس کی تردید ہم نے کسی معقول دلیل سے نہیں پائی، کہ ان دونوں تحریکوں میں بہائی اصل تحریک ہے اور قادیانی تحریک اس کی فرع۔ ہم آج ایک ایسی صورت پیش کرتے ہیں جس میں اصل وفرع دونوں متفق ہیں۔ وہ یہ ہے کہ سودا تو بوعدہ نقد کرتے ہیں مگر تقاضا کرنے پر ادھار سنا دیتے ہیں۔ اس کی تفصیل قال دید وشنید ہے۔

شیخ بہاءاللہ ایرانی اور ان کے اتباع بارہا اس بات کو ظاہر کر چکے ہیں کہ دور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت محمدیہ ﷺ ختم ہو چکا ہے اور دور بہائی شروع ہے اور نبوت کو نعمت قرار دے کر اس کے ختم ہونے سے انکار کرتے ہیں بلکہ اجرائے نبوت کو نعمت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں رسالہ بہائی میگزن میں جو مضامین نکلے ہیں وہ قابل دید ہیں۔ ہم اپنے ناظرین کی پوری واقفیت کے لئے ان کا اکثر حصہ درج کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

دین وشریعت الٰہی سب سے بڑی نعمت ہے جو خدا کی مہربانی سے نوع انسان کو ملتی رہی ہے۔ یہ نعمت کبھی بند نہیں ہوئی اور نہیں ہوگی اگر ایک دفعہ دین وشریعت کی نعمت ختم کر دینا ہی خدا کو منظور ہوتا، تو بس ایک ہی بار دین وشریعت دے کر ہمیشہ کیلئے ختم کر دیتا۔ مگر آج تک خدا تعالیٰ ہر ضرورت کے وقت نوع انسانی کو تازہ دین وشریعت عطا فرماتا رہا ہے یہ سنت اللہ ہے

ولن تجد لسنّة اللّٰه تبد یلاً (الاحزاب: ٦٢)

اور خدا کی سنت میں تم ہرگز تبدیلی نہ پاؤ گے۔

ہر امت کے لئے ایک مدت وعمر معین ہوتی ہے لکل امة اجل۔

اور ہر اجل کے لئے ایک کتاب شریعت ہوتی ہے ولکل اجل کتاب۔

خداوند عالم فرماتا ہے کہ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں مگر ہم ہر چیز ایک مقدار معین پر نازل کیا کرتے ہیں

و ان من شئی الا عند نا خزا ئنه و ما ننز له ا لا بقدر معلو م.

(الحجر: ۲۱) (ہر چیز کے بہت سے خزائن ہمارے پاس ہیں اور ہم ہر چیز کو ایک مقدار معلوم پر نازل کیا کرتے ہیں)۔

دین وشریعت وتعلیم حق کے خزانے بھی رب العالمین کے پاس ہیں مگر اس کا قانون ہے کہ ہر زمانہ میں حسب ظرف وضرورت تعلیم دیتا ہے۔ آج تک یہی کرتا چلا آیا ہے واقعات عالم شاہد ہیں کہ وقت وقت پر شریعت دی گئی اور پیغمبر بھیجے گئے اور نوع انسانی درجہ بدرجہ ترقی کرتی رہی

سنة الله فی الذ ین خلوا من قبل و کا ن امر الله قدراً مقدوراً

(الاحزاب: ۳۸)

یہ خدا کا طریق ان تمام لوگوں میں رہا ہے جو آج سے پہلے گذرے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امر اللہ ایک مقررہ مقدار میں ظاہر ہوا کرتا ہے اور امر اللہ دین حق کی صورت میں زمانی لحاظ سے ایک معینہ زمانہ تک کے لئے دیا جاتا ہے۔ اقتضائے وقت اور مقام کے لحاظ سے بھی اس کا ایک دائرہ ہوتا ہے جب ایک دائرہ پورا ہو جاتا ہے، دوسرا دائرہ شروع ہوتا۔ وہی دین قدیم ترتیب جدید میں رونما ہوتا ہے احکام میں ترمیم تنسیخ کر دی جاتی ہے اسی عمل کا نام اکمال و اتمام دین ہے اسی بات کو قرآن شریف میں اکمال دین اسلام کے متعلق فرمایا ہے الیو م اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلا م دیناً ۔ (المائدة:۳)

آج میں نے تمہارے لئے اے مسلمانو! تمہارا دین کامل کر دیا تمہیں جو کچھ اس زمانہ میں تعلیم دینی تھی سب دے دی، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور میں نے پسند کیا کہ خدا کے آگے گردن جھکانا ہی تمہارا دین ہو۔

اس آیت میں اکمال دین اور اتمام نعمت کا اعلان ہے۔ کسی چیز کے کامل ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ چیز اپنے اجزاء میں پوری ہوگئی۔ یہی مقصد یہاں دین کے کامل کرنے کا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ جس قدر دینی تعلیم دی جانے والی تھی وہ قرآن شریف میں کامل ہوگئی۔ اب دین اسلام کسی بیرونی چیز کا محتاج نہیں اور خداوند عالم نے ہر پیغمبر کے ذریعہ اس کی امت کو ضروریات زمانہ کے مطابق کامل دین ہی دیا تھا جو ضرورت وقت کے لئے کافی تھا اسی طرح اسلام اپنے دور کے لئے کافی وافی رکھا گیا۔ اسی لئے فرمایا کہ اے مسلمانو! تمہارے لئے تمہارا دین میں نے کامل کر دیا۔ اور اپنی نعمت پوری کر دی۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اب خدا تعالی کوئی نئی تعلیم یا نئی شریعت نہ دے گا۔ ضرورت وقت کے مطابق ضرور نئی شریعت دے گا۔ شریعت اس کی سب سے بڑی نعمت ہے اور اس کی نعمت ختم نہیں ہوسکتی اور اس کی رحمت کبھی بند نہیں ہوسکتی ...

حضرت عیسی سے خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے عیسی بن مریم میری نعمت جو تجھ پر اور تیری والدہ پر ہوئی، یاد کر کہ میں نے تجھے روح القدس سے موئید فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور میں نے تجھے کتاب وحکمت اورتورات وانجیل کی تعلیم دی (پ ۷ مائدہ)
ان آیات سے صاف طور پر ثابت ہوگیا کہ نبوت اور کتاب وشریعت خدا کی عظیم الشان نعمت ہے چنانچہ ایک دوسری آیت میں خداتعالی بعثت رسول کی نعمت پر اپنا احسان جتاتا ہے

لقد منّ الله علی المؤمنين اذ بعث فيهم رسو لا من انفسهم

(آل عمران:۱۶۴) (خدانے مومنوں پر احسان فرمایا ہے کہ ان میں رسول کو بھیجا)۔

سورہ فاتحہ میں بندوں کی زبانی یہ دعا کرائی گئی ہے

اهدنا الصّراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم(الفا تحة: ٦-٧) اے خداہمیں راہ راست دکھا یعنی ان لوگوں کی راہ جنہیں تونے اپنی نعمت عطا فرمائی ہے۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں بتایا کہ جنہیں نعمت الٰہی عطا فرمائی وہ نبی صدیق شہید صالح لوگ ہیں۔خدائے تعالی حکم دیتا ہے کہ

واشكروا نعمت الله ان كنتم ايّاه تعبدو ن (النحل:١١٤)

تم خداہی کے پرستار ہو تو نعمت خداوند کا شکرادا کرو...

جب ایک قوم کو نعمت دی گئی مگر اس قوم نے اپنے آپ کو بگاڑ لیا تو نعمت بھی چھن جاتی ہے۔اب مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے کہ خدا نے انہیں کتنی بڑی نعمت دین وشریعت عطا فرمائی تھی اور اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مسلمانوں کو روئے زمین پر حکومت وعزت عطا ہوئی لیکن جب مسلمانوں نے شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دیا ان کی حکومت وعزت بھی جاتی رہی خدا تعالی نے وعدہ فرمایا تھا کہ اے مسلمانو! جب تم دین سے بے رخی کروگے تو خدا ایک قوم کو نعمت دین عطا فرماوے گا

ان تتو لّوا يستبدل قو ماً غير كم (سوره محمد:٣٨)

مسلمانو! جب تم رخ پھیرلوگے تو تمہارے بدلے دوسری قوم تم سے الگ خدا لے آئے گا۔

اس وعدے کے مطابق دور بہائی شروع ہوا۔نئی امت اہل بہاء کو خدا نے برپا کیا اوران کے ہاتھ میں اپنی نعمت دین وشریعت سپرد فرمائی ہے جہاں آیت اليو م اكملت لكم دينكم ہے، اس کے ذرا آگے خداوندتعالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے

ما یر ید الله لیجعل علیکم من حر ج و لکن یر ید لیطهر کم و لیتِمّ نعمته علیکم . (المائدة: ٦) خدا تمہیں تنگی میں ڈالنا نہیں چاہتا لیکن اس کا ارادہ ہے کہ وہ تمہیں کمزوریوں اور خرابیوں سے پاک کرے گا۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے گا)

سورہ اعراف میں فرماتا ہے

کما بدا کم تعودو ن ۔ فر یقاً هدی و فر یقاً حق علیهم الضلا لة ۔(اعراف: ۲۹-۳۰) (اے مسلمانوں جیسے خدا نے تمہیں پہلی بار بنایا اسی طرح تم دوبارہ ہو جاؤ گے کہ ایک فریق ہدایت یافتہ اور ایک فریق گم کردہ راہ ہوگا)...

ان آیات میں اتمام نبوت کا لفظ آیا ہے جو آیت اتممت علیکم نعمتی میں بھی وارد ہے جس سے مسلمانوں نے یہ غلط فہمی پیدا کر لی ہے کہ خدا نے ہم پر نعمت تمام کر دی تھی یعنی اب نعمت کسی اور کو نہ دے گا اور کوئی دین و شریعت اب عطا نہ کرے گا حالانکہ اتمام نعمت ایک عام ہے جو ہمیشہ ہوتی رہتی ہے اور پہلے پیغمبروں اور قوموں پر بھی بار بار ہوئی۔ اگر اتمام نعمت سے نعمت کا ختم کر دینا اور روک دینا مراد ہو تو وہ حضرت یوسفؑ پر ختم ہو چکی بلکہ ان سے پہلے ابراہیم و اسحاق پر ختم ہو چکی ۔ حقیقت میں اتمام نعمت ایک فیض جاری ہے جو کبھی بند نہیں ہوسکتا پہلے بھی خدا نے دین و شریعت کی نعمت عطا فرمائی اب بھی عطا فرماتا ہے خدا کے دست قدرت کھلے ہوئے ہیں وہ اپنے بندوں پر ہمیشہ مہربان ہے آج بھی حضرت باب و حضرت بہاء اللہ کے ظہور سے خداوند عالم نے از سر نو نعمت تمام کی ہے کتاب مبارک کلمات مکنونہ فارسی میں احکام و تعلیمات و نصائح کے بعد آخری عبارت میں حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں:

میرے دوستو! گمراہی کے دیئے بجھا دو ہدایت کی ہمیشہ رہنے والی مشعلیں اپنے قلب و دل میں روشن کر لو کیونکہ عنقریب وجود کے پرکھنے والے حضرت معبود کی پیش گاہ میں خالص تقوی کے سوا قبول نہ کریں گے۔ نئی معانی کی دلہن جو بیان کے پردوں میں مستور و پنہاں تھی خدائی عنایت اور الطاف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ربانی سے جمال دوست کی روشن شعاع کی مانند ظاہر وہوایدہوگئی۔اور حجت
کامل اور برہان ظاہر اور دلیل ثابت ہو چکی ہے اب دیکھیں تمہاری ہمت
مراتب انقطاع میں سے کیا ظاہر کرتی ہے اس طرح تم پر اور ان سب پر جو
آسمانوں اور زمینوں میں ہیں نعمت پوری ہوگئی
والحمد لله رب العالمین (بہائی میگزین بمبئی مارچ ۱۹۴۰ء ص ۲ تا ۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مضمون کا خلاصہ تو اتنا ہی ہے کہ شیخ بہاء اللہ بصورت نعمت الہیہ خلعت نبوت سے ملبوس ہوکر دنیا میں آئے۔اب ہم دوسرے مضمون سے (جو اپریل کے رسالہ بہائی میں نکلا ہے) ایک اقتباس ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں اس میں مضمون نگار نے نعمت اللہ یعنی نبوت بہاءاللہ کا نتیجہ بتایا ہے جو بہت ہی لطیف ہونے کے باعث قابل شنید ہے:

قرآن مجید میں دور وحدت کی بشارت

قرآن مجید میں خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے اور عبادت کے احکام شریعت میں دیئے ہیں۔ ان احکام عبادت میں سے ایک بڑا حکم اتحاد واتفاق کا ہے چنانچہ سورہ شوری پارہ۔۲۵ میں فرماتا ہے:

(شرع لكم من الدّين ما وصّى به نوحا والّذى او حينا اليك وماوصّينا به ابراهيم وموسى وعيسى ان اقيموا الدّين ولا تتفرّقوا فيه، كبر على المشركين ما ندعوهم اليه، الله يجتبى اليه من يشاء ويهدى اليه من ينيب (الشوریٰ: ۱۳)

خدا نے تمہارے لئے دینی راستہ وہی مقرر کیا ہے جس کا حکم نوح کو دیا تھا اور جو آپ کی طرف وحی کی ہے اور وہ جس کا حکم ہم نے ابراہیم وموسی کو دیا تھا یہی کہ دین کو قائم رکھو اور تفرقہ نہ کرو، پھر فرماتا ہے:

و ما تفرّقوا الّا من بعد ما جاءهم العلم بغيا بينهم ،ولو لا كلمة سبقت من ربك الى اجل مّسمى لقضى بينهم ،و انّ الذين اورثوا الكتاب من بعدهم لفى شكّ مريب ـ فلذلك فادع و استقم كما امرت و لا تتبع اهواءهم و قل ءامنت بما انزل الله من كتاب و أمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت لا عدل بینکم، الله ر بنا و ر بکم لنا اعما لنا و لکم اعما لکم لا حجة بیننا و بینکم الشوری:١٤-١٥) لوگوں نے علم حق آنے کے بعد حق سے سرکشی اور بغاوت کر کے تفرقہ کرلیا۔ اور اگر تیرے پروردگار کی طرف سے تمام فرقوں کے مٹانے کے لئے ایک دور معین نہ ہوتا تو اب تک ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اس کے آگے فرماتا ہے: الله یجمع بیننا و الیه المصیر۔(الشوری:۱۵)(خدا نے ہم سب کو جمع و متحد کر دیا اور آخر کار خدا کی طرف یا اتحاد و جمع کی طرف ہی لوٹ جانا ہے)

سورۃ تغابن پ۲۸۔ آیت ۹ میں فرماتا ہے یو م یجمعکم لیو م الجمع ذا لك یو م التغا بن (التغا بن :۹) (خدا تعالی تم کو یوم الجمع یا دور وحدت میں باہم ملا دے گا۔ اس دن جو لوگ وحدت سے اعراض کریں گے وہ نقصان اٹھائیں گے)۔

سورہ شوری میں فرماتا ہے کہ، ہم نے عربی قرآن آپ کی طرف وحی کیا ہے تاکہ آپ ام القری اور اس کے گردو پیش والوں کو متنبہ کریں اور یوم الجمع کے لئے ہوشیار و مستعد بنادیں۔ یہ یوم الجمع ایسا زمانہ ہوگا جس میں اوہام و شک معدوم ہوکر علم الیقین کی روشنی پھیل جائے گی ایک گروہ باغ و بہار میں ہے اور ایک گروہ جلن میں۔ اور جب مشیت الہی کا ظہور ہوگا تو خدا لوگوں کو ایک ہی متحدہ جماعت بنا دیگا۔ مگر یہ بھی ہے کہ قانون الہی کے مطابق جسے خدا چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لئے کوئی یارو مددگار نہیں۔ وہ آخر خدا کی رحمت سے محروم رہ جائیں گے تفرقے میں ہلاک ہوں گے تر کنا بعضهم یو مئذ یمو ج فی بعضٍ و نفخ فی الصور فجمعنا هم جمعاً(کہف:۹۹)

اور ہم لوگوں کو آزاد چھوڑ دیں گے کہ وہ موجوں کی مانند ایک دوسرے میں لہریں لیں گے نیک لوگ وحدت و اتحاد کی موج میں ایک دوسرے سے ملیں گے ایک قوم دوسری قوم میں داخل ہوگی ظالم لوگ جنگ و پیکار کے لئے موجوں کی مانند ایک دوسرے پر پڑیں گے اور صور پھونک دیا جائے گا۔ ندائے امر اللہ بلند ہوگی سو ہم انہیں جمع اور باہم متحد کر دیں گے۔ سورہ ہود میں فرماتا ہے: و لو شاء ر بّك لجعل الناس امة واحدة و لا یزا لو ن مختلفین ،الا من ر حم ر بك و لذلك خلقهم۔(ہود: ۱۱۸-۱۱۹)(اور جب مشیت الہی کا ظہور ہوگا تو خدا سب لوگوں کو ایک متحدہ جماعت بنا دے گا اور لوگ تو باہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف رہیں گے بجز اسکے جس پر خدا رحم فرمائے اور رحم فرمانے کیلئے ہی انہیں پیدا کیا ہے)
یعنی اب تو لوگوں میں ان کا خود ساختہ اختلاف موجود ہے جو رحمت الٰہی سے انہیں دور رکھتا ہے وقت آئے گا جب خدا کی رحمت عام ہوگی اور لوگوں کے اختلافات مٹ جائیں گے اور وہ آخر کار متحد و متفق ہو جائیں گے۔ خدا کی رحمت سے ایسا ہوگا اور اسی کے لئے خدا نے انہیں بنایا ہے کہ وہ اختلافات وتفرقہ سے بچ کر اتحاد و محبت کی زندگی بسر کریں کیونکہ اتحاد و محبت رحمت الٰہی کا ظہور ہے اور خدا اپنے بندوں کے لئے رحمت ہی چاہتا ہے رحمت ہی کے لئے سب کو بنایا ہے۔

تمام کائنات آسمان وزمین میں دور وحدت:

خداوند عالم نے صرف یہی بشارت نہیں دی کہ تمام روئے زمین پر وحدت واتحاد کا دور دورہ ہوگا بلکہ یہاں تک خوش خبری سنائی ہے کہ تمام کرّات علوی اور کرہ ارض باہم مل جائیں گے اور ایک کرے کے باشندے دوسرے کرے میں آیا جایا کریں گے باہم تعلق واتحاد رکھیں گے سب ایک مشترکہ روح محبت سے مل کر رہیں گے تمام کائنات آسمان وزمین میں وحدت ومحبت کا عالم ہوگا یہ ایک عظم الشان پیش گوئی ہے جسے قرآن مجید میں یوں لکھا گیا ہے:

و من آیاته خلق السماوات و الارض و ما بثّ فیهما من دابّة و هو علی جمعهم اذا یشاء قدیر (شوری:۲۹) اور خداوند عالم کی قدرت کے ظہورات و نشانات میں سے سماوات وارض یعنی بلند کرات اور زمین کی خلقت بھی ہے اور ان کرات اور زمین میں خدا نے چلنے پھرنے والی مخلوق بھی پھیلا رکھی ہے اور جب اس کی مشیت کا ظہور ہوگا تو وہ تمام بلند کرّات کے بسنے والوں کو جمع کر دے گا متحد بنا دے گا وہ قدیر ہے یعنی اس نے اس کام کے لئے ایک وقت معین مقرر کر رکھا ہے اس کا پروگرام نہایت صحیح اوراٹل ہے جو پورا ہوکر رہے گا کیا ہی مبارک وقت ہوگا جب ساری کائنات میں وحدت ہی وحدت اور تمام کائنات کے باشندوں میں محبت ہی محبت ہوگی ۔(بہائی میگزین بابت اپریل ۱۹۴۰ء ص ۱۶۔۱۷)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ دور بہائیہ میں ہر قسم کی عداوت اور نفسانیت وغیرہ دور ہو جائے گی سب انسان خدا کے کامل بندے آپس میں بھائی بھائی مخلص دوست اور ایک دل ہو جائیں گے۔

بعینہ یہی دعویٰ مرزا غلام احمد نے کیا تھا کہ میرے آنے سے دنیا کے سب مذاہب باطلہ مٹ جائیں گے اور کل دنیا میں ایک ہی دین (اسلام) قائم ہو جائے گا۔

ناظرین غور کریں کہ یہ نظارہ کیسا دل فریب ہے اور یہ وعدہ کیسا دل خوش کن ہے مگر جب واقعات نے اس کی شہادت نہ دی اور قرینہ بھی یہی تھا کہ اس کی شہادت نہ ملے گی تو مرزا غلام احمد اور ان کے اتباع نے اسکام کے لئے تین سو سال کی طویل مدت مقرر کر دی۔ اسی طرح اہل بہاء نے اس دل خوش کن نظارہ وحدت کے ظہور کا غیر معین وقت بتانے کو لکھا ہے: کیا ہی مبارک وقت ہو گا جب ساری کائنات میں وحدت ہی وحدت ہو گی اور تمام کائنات کے باشندوں میں محبت ہی محبت ہو گی،

مطلب یہ ہے کہ اب تک تو اس کا ظہور نہیں ہوا مگر آئندہ ہو جائے گا عرب میں ایک شخص عرقوب نامی تھا جو دروغ گوئی میں ضرب المثل تھا جیسے راویان حدیث میں جابر جعفی بلکہ اس سے بھی زیادہ عرب کے ایک شاعر (کعب) نے اپنی محبوبہ (سعاد) کی وعدہ خلافیوں کا مقابلہ عرقوب کے ساتھ کرتے ہوئے لکھا ہے

كانت مواعيد عرقوب لها مثلاً
و ما مواعيدها الا الاباطيل

(عرقوب کے وعدے میری محبوبہ کے وعدوں سے ملتے جلتے تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ میری محبوبہ کے وعدے سراسر باطل ہیں) پھر شاعر نے حسرت ناک لہجے میں اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے:

اكرم بها خلةً لو انّها صدقت
موعودها اولو ان النصح مقبول

(میری محبوبہ کیسی اچھی ہوتی اگر اس کے وعدے سچے ہوتے یا وہ نصیحت قبول کرتی)

دونوں مدعیوں کے مواعید کیسے دل خوشکن ہیں کاش ان کا نتیجہ ظاہر ہوتا۔

سچ تو یہ ہے آج کل یورپ و ایشیاء کی جنگیں اور عام بنی نوع انسان کے حالات ان وعدوں کے صریح برخلاف شہادت دیتے ہیں اور بزبان حال وہی کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوشاعر مذکور اپنے اس تیسرے شعر میں کہتا ہے:

لکنها خلة قد سيط من دمها
وجع و دلع و اخلاف و تبديل

(لیکن میری محبوبہ سعاد، کے خون میں وعدہ خلافی، وغیرہ رچادی گئی ہے)

ان دونوں مدعیوں کی بالکل یہی کیفیت ہے۔ کہتے ہوئے اس زور سے پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ سننے والا یقین کرنے پر مجبور ہو جائے مگر جب واقعات کی بابت سوال کیا جائے تو پہلو بچا کر صاف نکل جاتے ہیں۔ مرزا غالب نے سچ کہا ہے:

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۴۰ء ص ۳-۶)

میں خلیفہ قادیان سے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں

بجواب اخبار فاروق قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مسیحی رسالہ اخوت میں ایک مذاقیہ نوٹ نکلا تھا کہ مولوی ثناء اللہ بوجہ علالت ضعیف ہوگئے ہیں۔ اگر وہ خلیفہ قادیان (مرزامحمود احمد) سے مباہلہ کرلیں تو شاید ان کی عمر بڑھ جائے۔،

میں نے اس کو ایک مذاق سمجھا، مگر قادیان کے اخبار فاروق میں ایک طویل مضمون اس بنا پر شائع کیا گیا جس میں مجھ سے خلیفہ قادیان سے مباہلہ کرنے کو دعوت دی گئی۔ اسلئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تفصیل پیش کر کے مباہلہ کو منظور کرلوں۔

مارچ ۱۹۰۷ء میں مرزا غلام احمد صاحب کو مباہلے کو میری آمادگی کا علم ہوا تو انہوں نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ہم مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ اس وقت کریں گے جب ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے گی اور ہم ان کو وہ کتاب بھیج دیں گے مولوی ثناء اللہ صاحب اس کتاب میں ہمارے دلائل صدق دیکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر تسلی نہ پائیں گے تو ہم ان کے ساتھ مباہلہ بھی کر لیں گے۔
اس التواء کی وجہ حاشیہ نشینان دربار قادیان نے ملا دو پیازہ کے اتباع میں یہ لکھی تھی:

حضرت صاحب چونکہ رحم مجسم ہیں اس لئے آپ کو مولوی ثناء اللہ کی جوانی پر رحم آیا آپ نے خیال فرمایا کہ حقیقۃ الوحی کو دیکھنے سے ثناء اللہ کی تسلی ہو جائے گی اور وہ مباہلہ کی موت سے بچ جائے گا (ملاحظہ ہو الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی مگر میرے پاس نہ پہنچی تو میں نے بذریعہ رجسٹری خط مرزا غلام احمد صاحب سے کتاب مذکور طلب کی اس خط کا جواب بذریعہ اخبار بدر قادیان ۱۳ جون ۱۹۰۷ء یہ ملا کہ کتاب حقیقۃ الوحی آپ کو اس غرض سے بھیجنی تھی کہ آپ مباہلہ سے پہلے اسے دیکھ کر اپنی تسلی کر سکیں اب تو مباہلہ ہی نہیں رہا کیونکہ خدا نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑ لیا ہے یعنی دعا آخری فیصلہ مشتہرہ ۱۵ ۔اپریل ۱۹۰۷ء کے ذریعہ سے۔

اس کے بعد کیا ہوا۔اس کا جواب میرے سہ صدی دوست منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق خوب دے سکتے ہیں ناظرین مناظرہ لدھیانہ کی روداد موسومہ فاتح قادیان پڑھ لیں.. یہاں پہنچ کر ہم قادیانی مباہلہ کی دعوت جدید کا ذکر کرتے ہیں پس سنیئے!

دعائے آخری فیصلہ کی بنا پر آسمان وزمین کے باشندوں نے مرزا صاحب قادیانی پر ہماری نمایاں فتح تسلیم کر لی دور کی بات تو ہم نہیں کہتے اسلام کی کتب تواریخ دیکھ لو اس کی نظیر بتلانے سے قاصر ہیں کہ کسی مدعی اور اس کے مخالف کا فیصلہ اس صفائی سے ہوا ہو جیسا میرا اور قادیانی مسیح کا ہوا۔ باوجود اس کے آج فاروق ہم کو دعوت مباہلہ دیتا ہے تو کیا اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ پہلے فیصلے کو جس میں وہ ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ تین سو روپیہ بطور تاوان بھر چکا ہے کالعدم قرار دینا چاہتا ہے۔اچھا ہم اس بات سے بھی درگذر کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ:

ہم خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے مباہلہ کرنے کے لئے طیار ہیں بشرطیکہ وہ اپنے والد ماجد مرزا غلام احمد کی تصریح کے مطابق مباہلہ کریں۔ وہ تصریح یہ ہے کہ مباہلے سے پہلے ازالہ شکوک کے لئے مباحثہ ہونا ضروری ہے دیکھو ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۶۳۸۔

پس حسب قول مرزا صاحب قادیانی ان کے جانشین صاحبزادہ صاحب کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لازم ہے کہ وہ مباہلہ سے پہلے رفع شبہات کے لئے میرے ساتھ مباحثہ کریں اس کے بعد مباہلہ اس طرح ہوگا کہ میں کہوں گا کہ:

میں مرزا صاحب متوفی کو ان کے دعوے مسیحیت موعودہ اور مہدویت مسعودہ میں سچا نہیں جانتا

میرے مقابلہ میں خلیفہ صاحب قادیان یوں کہیں گے کہ:

میں مرزا صاحب کو ان کے دعوی مسیحیت ومہدویت میں سچا سمجھتا ہوں۔

اس کے بعد ہم دونوں بحکم: فنجعل لعنة الله علی الکاذبین یوں گویا ہوں گے:

ہم میں سے جو فریق جھوٹا ہے اس پر ہم خدا کی لعنت ڈالتے ہیں۔

اس کا نتیجہ اور میعاد ہم متعین نہیں کریں گے بلکہ خدا کے حوالے کریں گے۔

مقام مباہلہ وہی ہوگا جہاں مرزا غلام احمد صاحب اور مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کا مباہلہ ہوا تھا، یعنی امرتسر کی عیدگاہ بیرون دروازہ رام باغ۔ اگر اس عیدگاہ کے متولی اجازت نہ دیں گے تو یہ مباہلہ عیدگاہ اہل حدیث بیرون دروازہ لاہوری میں ہو جائیگا۔

پس اڈیٹر صاحب اخبار فاروق قادیان کو چاہیے کہ وہ بہت جلد اس کام کو انجام دیں تاکہ ہمیں یہ کہنے کا موقع نہ ملے:

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں ہے شیشے میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو بھی نہیں رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۴۰ء ص ۶)

(اخبار پیغام صلح لاہور میں لکھا ہے:

<u>مولوی ثناء اللہ صاحب اور معاصر اخوت لاہور</u>

لاہور سے ایک عیسائی رسالہ شائع ہوتا ہے جس کا نام ہے اخوت۔ اس میں ایک مضمون پادری ایس ایم پال صاحب کا شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے عملی اور اسمی مسلمان۔

اس مضمون کا روئے سخن مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی طرف ہے مضمون کے شروع میں مدیر کا نوٹ ہے جس میں لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اہل حدیث سے یہ معلوم کر کے بے حد افسوس ہوا کہ قبلہ مولوی ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان ان دنوں صاحب فراش ہیں کل مسیحی جماعت آپ کی خدمات در بارہ مرزائیت و استیصال مسیحیت قادیان کو از بس بنظر استحسان دیکھتی ہے اور ہمارے ساتھ بہ صمیم قلب اس دعا میں شامل ہے کہ خدائے شافی آپ کو صحت عاجل اور شفائے کامل عطا فرمائے۔

معلوم دیتا ہے احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب عیسائی دنیا میں بہت ہر دلعزیز ہیں۔ اگر ایک خالص اسلامی جماعت کی مخالفت کر کے عیسائی حلقوں میں نام پیدا ہو جائے تو برا ہی کیا ہے یار لوگوں کو تو شہرت سے غرض ہے لیکن مولوی صاحب موصوف پر یہ امر روشن ہونا چاہیے کہ مندرجہ بالا اقتباس میں حب علی کام نہیں کر رہی بلکہ بغض معاویہ کارفرما ہے حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مناظر اور مبلغین احمدیوں سے دبتے ہیں اور ان کے مقابلہ پر آتے ہوئے ان کی ہمت قصور کرتی ہے اور دوسرے احمدیت نے ایک منظم صورت میں عیسائیت کے ہر محاذ پر دانت کھٹے کئے ہیں۔ اس لئے لازمی طور پر ان زخم خوردہ مبلغین کو معاندین سلسلہ احمدیہ سے ہمدردی اور محبت ہے کیونکہ طبعی طور پر انسان کو اپنے دشمن کے دشمن سے محبت ہوتی ہے۔

اس بڑھی ہوئی محبت اور انس کی ایک اور وجہ بھی ہے کہ یہ مولوی حضرات عیسائیوں کے مقابلہ میں بہت کمزوری کا اظہار کرتے ہیں چنانچہ پادری ایس ایم پال صاحب اپنے اس مذکورہ بالا مضمون میں لکھتے ہیں کہ ان کا ایک مناظرہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے گوجرانوالہ میں ہوا تھا مناظرہ مسئلہ توحید پر تھا اس کے ضمن میں پادری صاحب نے مولوی صاحب پر ایک سوال کیا تھا جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں:

سوال کیا تھا مولوی صاحب کے لئے بم کا گولہ ثابت ہوا اس وقت مولوی صاحب کا چہرہ دیکھنے کے قابل تھا ایک رنگ آتا اور دوسرا جاتا تھا ست پٹائے تو بہت لیکن افغانی گرفت سے کب چھوٹ سکتے تھے۔

اب معاملہ بالکل واضح ہے کہ مولوی صاحب عیسائیوں کی گرفت میں آ کر چھوٹ نہیں سکتے اس لئے یہ انہیں عزیز ہیں اور دوسرے احمدی انہیں کیوں عزیز ہونے لگے کیونکہ احمدی جب میدان میں آتے ہیں تو قرآن مجید کی اس آیت کا نقشہ کھنچ جاتا ہے جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا اور مولوی صاحب اس میدان میں ہمیشہ زخم کھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر پلٹتے ہیں اور ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ:

از سواد کعبہ چوں آ ہو رمید۔ ناوک، سیاد پہلو یش در ید

(پیغام صلح لاہور۔۳ جون ۱۹۴۰ء ص ۶۔)

عیسائیوں کے دانت کھٹے کرنے کی خوب کہی۔ قادیانیوں کے پیرو مرشد مرزا غلام احمد نے اپنی زندگی میں عیسائیوں سے جو مشہور مناظرہ امرتسر میں ۱۸۹۳ء میں کیا تھا اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ کئی روز تک جاری رہنے والے مباحثے میں جب دلائل کا ذخیرہ ختم ہو گیا اور مخالف خاموش نہ ہوا تو آسمانی نشان کا سہارا لیا کہ تم ۱۵ ماہ کے اندر مر جاؤ گے۔

وہ مناظر بھی ایسا سخت جان نکلا کہ بوڑھا پنشنر ہونے کے باوجود پندرہ ماہ نکال گیا۔ مرزا صاحب قادیانی کی خوب ہنسی اڑی۔

۱۵ ماہ کی مدت کی تکمیل کے بعد جب وہ مزید ۲۲ ماہ زندہ رہ کر فوت ہوا، تو مرزا صاحب نے فرمایا: کیا ہوا کہ مدت کے اندر نہیں مرا، آخر مر تو گیا۔ بتاؤ اب آتھم کہاں ہے؟۔

خوب علم کلام ہے۔ کوئی کہے کہ پنڈت لیکھ رام نے جو مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک خاص مدت میں مرجانے کی پیش گوئی کی تھی، وہ پوری ہو گئی کیونکہ کیا ہوا جو مرزا صاحب قادیانی، پنڈت لیکھ رام کی بتائی ہوئی مدت کے اندر نہیں مرے، آخر مر تو گئے۔ بتاؤ اب مرزا غلام احمد صاحب کہاں ہیں؟ تو اس کا کیا جواب ہوگا۔ بہاء)

سکندر آبادی سیٹھ کا تقاضا اور ہمارا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد (حیدر آباد دکن) کے رہنے والے پرانے احمدی (مرزائی) ہیں۔ ان کو قادیانیوں نے ایک ہی سبق پڑھا رکھا ہے کہ آپ مولوی ثناء اللہ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کذب پر بمیعاد ایک سال حلف مؤکد بعذاب طلب کیجئے۔ چنانچہ وہ بار بار وہی سبق دہراتے ہیں جو استاد ازل نے ان کو پڑھایا ہے۔ اخبار اہلحدیث امرتسر میں ان کو بارہا جواب دیا گیا۔ آخری اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفصل جواب اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء میں درج ہو چکا ہے، بلکہ بصورت اشتہار مطبوع ہوکر حیدرآباد دکن وغیرہ میں بکثرت شائع بھی ہو چکا ہے۔ اب انہوں نے پھر استاد ازل کی تعلیم کے ماتحت اخبارالفضل قادیان ۸ جون ۱۹۴۰ء میں ایک مضمون دھر گھسیٹا ہے جس کی سرخی ہے:

مولوی ثناء اللہ اور موکد بعذاب حلف

اس میں آپ نے پھر وہی راگ الاپا ہے۔ اس لئے میں سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کو بطور ہمدردی آخری بات کہتا ہوں۔

سیٹھ صاحب! سنیئے! آپ کے ساتھ ہمارا جھگڑا ایک مذہبی عقیدہ کے متعلق ہے کسی دنیاوی معاملہ کے متعلق نہیں۔ اس لئے اس کا تصفیہ بھی مذہبی ہدایت (قرآن، حدیث) کے ماتحت ہونا چاہیے۔ پس آپ حلف موکد بعذاب یا سادہ حلف طلب کرنے کی بابت کوئی آیت یا حدیث پیش کیجئے جس کا مضمون ہو کہ کسی نبی یا مامور من اللہ کے منکر پر حلف خصوصاً موکد بعذاب لازم یا واجب اس کے سوا ہم آپ کی کسی بات کا جواب دینے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ بلکہ آپ کی اور قادیانی جماعت کی طرف سے محض ٹال مٹول سمجھتے ہیں جیسا کہ اس کی تفصیل ہم اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء میں بخوبی کر چکے ہیں جس کا جواب قادیانی جماعت کی طرف سے نہیں آیا۔ جو صاحب اس حلف کے متعلق مفصل معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن محلّہ مشیر آباد سے رسالہ حلف طلب کریں۔

حاجی عبداللہ الہ دین صاحب سنیئے! کافر کی سزا کے لئے اس کا کفر ہی کافی ہوتا ہے اس کے لئے قسم کی ضرورت نہیں۔ کافروں نے جب کبھی انکار رسالت کیا، سادہ الفاظ میں کیا چنانچہ ارشاد ہے:

ویقول الذین کفروا لست مر سلاً (الرعد:۴۳)

ادھر جواب میں یہ نہیں کہا گیا کہ آؤ حلف اٹھاؤ۔ یہ تو بچوں کا کھیل ہے جو آپ جیسے بوڑھوں کے شایان شان نہیں۔ مگر محض آپ کی خاطر میں آج پھر اعلان کرتا ہوں کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت میں جھوٹے تھے۔

پس میرا یہ قول آیت مرقومہ بالا کے مطابق دیکھ لیجئے۔ اس پر جتنی مزیت چاہیں اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے دیجئے۔

نوٹ: آج سے پہلے کئی مرتبہ میں تکذیب مرزا پر حلف اٹھا چکا ہوں حتی کہ قادیان میں بھی بموقع جلسہ اسلامیہ حلف اٹھایا تھا جس کا ذکر الفضل مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں ملتا ہے۔ اب میں بغیر دلیل شرعی کے آپ کی کوئی بات سننے کو تیار نہیں کیونکہ میں جان چکا ہوں کہ آپ لوگوں کو تحقیق حق منظور نہیں بلکہ دفع الوقتی کرنا چاہتے ہیں۔ پس آئندہ مجھ سے جو مطالبہ کریں وہ از روئے قرآن وحدیث کریں۔ ورنہ میرا حق ہے کہ میں خاموش رہوں کیونکہ شیخ سعدی مرحوم مجھے نصیحت فرما گئے ہیں:

آں کس کہ بقراں و خبر زر نہ دہی
ایں است جوابش کہ جوابش نہ دہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۴۰ء ص ۷)

قادیانی یتیموں کی دیوار نصف گرگئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے خطبہ میں ایک بڑا عارفانہ نکتہ بتایا تھا کہ سلطنت برطانیہ اور فرانس احمدیت کے لئے اس طرح کی دیوار ہیں جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کے زمانے میں ایک دیوار تھی جس کے نیچے یتیموں کا خزانہ تھا۔ اس دیوار کا ذکر کرنے کے بعد خلیفہ قادیان نے جو کچھ کہا ان کے الفاظ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۴۰ء میں درج ہو چکے ہیں مگر قارئین کے استحضار کے لئے دوبارہ نقل کرتے ہیں:

انگریز اور فرانسیسی وہ دیوار ہیں جن کے نیچے احمدیت کی حکومت کا خزانہ مدفون ہے اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ دیوار اس وقت تک قائم رہے جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک خزانہ کے اصل حق دار جوان نہیں ہو جاتے ۔ ابھی احمدیت چونکہ بالغ نہیں ہوئی اور بالغ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس خزانہ پر قبضہ نہیں کرسکتی، اس لئے اگر اس وقت یہ دیوار گر جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے لوگ اس پر قبضہ جمالیں گے ۔ پس اللہ تعالی چاہتا ہے کہ ہم پھر ایسی دیوار کو بنا دیں تا جب احمدیت اپنی بلوغت کا ملہ کو پہنچ جائے تو اس وقت وہ اس خزانہ کو سنبھال لے ۔ دنیاداروں کی نگاہ میں بیشک یہ عجیب بات ہے مگر جو بات خدا تعالی کے حضور مقدر ہے وہ عجیب نہیں اور وہی طبعی اور حقیقی فیصلہ ہے۔

(الفضل قادیان ۴ جون ۱۹۴۰ء)

واقعات کی رو سے ہمیں سخت افسوس ہے کہ قادیان کے یتیموں کے خزانہ کی دیوار نصف ٹوٹ گئی کیونکہ سلطنت فرانس نے مغلوبیت کا اظہار کر دیا۔ یہاں تک کہ فرانس نے اپنے دشمنوں کی شرائط جو سخت ہتک آمیز ہیں منظور کر لیں۔ جن کی نسبت مبصرین کی عام رائے ہے کہ سلطنت فرانس ختم ہوگئی یا اختتام کے قریب پہنچ گئی ہے۔ تاریخی حیثیت سے بھی ہمیں افسوس ہے کیونکہ سلطنت فرانس بہت پرانی سلطنت ہے اور یورپ کے براعظم میں سب سے پہلے بیدار ہونے والی یہی قوم ہے۔ ترکوں کے عروج زمانے کے زمانے میں ترکوں کے ساتھ اس کے بڑے اچھے تعلقات تھے۔ گو کبھی کبھی جنگ کا موقعہ بھی آجاتا تھا۔ بہرحال ایک شہ زور سلطنت تھی جس کے زوال پر آج دنیا میں افسوس کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس خاص اس وجہ سے ہے کہ قادیان کی احمدیت ابھی نابالغہ ہے اور اس کے خزانے کی دیوار نصف گر گئی۔ ظاہر ہے کہ جس دیوار کا نصف حصہ گر جائے خزانہ محفوظ نہیں رہ سکے گا اب اس کی حفاظت کی کیا صورت ہوسکتی ہے۔ قادیانی جماعت ہماری رائے شاید نہ سنے مگر ہم تو اپنی مخلصانہ رائے ظاہر کرنے سے رک نہیں سکتے وہ یہ ہے کہ:

قادیان کے خلیفہ (مرزا محمود احمد) مع اپنے اتباع کے جو بقول ان کے لاکھوں کی تعداد میں ہیں جلد فرانس پہنچ کر جنرل ڈیگال کے ماتحت ہوکر شیطان جرمنی کا مقابلہ کریں تا کہ گری ہوئی دیوار کھڑی ہو جائے نہیں تو احمدیت کے خزانے کا خدا حافظ۔

ناظرین کرام! آپ لوگ حیران ہوں گے کہ قادیان سے ایسی چیستانیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شائع ہوتی ہیں یا اہل حدیث ان پر افترا کرتا ہے جواب یہ ہے کہ اہل حدیث ان پر افتراء نہیں کرتا کیونکہ اہل حدیث کا عقیدہ ہے:

انّما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات الله (النحل:۱۰۵)

(اللہ کی آیات پر جھوٹ موٹھ افترا وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے)

بلکہ واقعہ یہی ہے کہ خلیفہ قادیان یہی سمجھیں ہیں کہ ہم جو کچھ کہیں گے اس کے ماننے کو مریدان باصفا تیار ہیں ہم پیغام صلح کے اس مقولہ سے متفق نہ ہوں گے کہ:

خلیفہ قادیان (محمود احمد) کے مریدوں نے خلیفہ کے ہاتھ عقل بیچی ہوئی ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۳۱ مئی ۱۹۳۲ء)

مگر اتنا تو ہم کہنے سے نہیں رک سکتے کہ جن لوگوں نے مرزا غلام احمد صاحب کو نبی ملہم یا مجدد اسلام مان لیا، ان سے ایسی باتوں کا تسلیم کرنا کوئی تعجب نہیں۔ آج کل پیری مریدی حقیقت میں یہی اثر پیدا کرتی ہے۔ پس آپ لوگ اندازہ کرلیں کہ کہاں تیموں کی دیوار، اور کہاں برطانیہ اور فرانس کی سلطنتیں، اور کہاں احمدیت کا خزانہ۔ یہ سب حقیقت میں کچھ نہیں، سوائے اس کے کہ شیخ چلی کی خاندانی یادگار ہیں جس کے ماننے والوں نے یہ عہد کیا ہوا ہے:

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
قدن سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۴۰ء ص ۶)

قادیانی اور لاہوری جماعتوں سے سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں مباحثہ کی تیاریاں ہورہی ہیں۔ مضمون مباحثہ نبوت مرزا اور تکفیر منکرین ہوگا۔ جماعت قادیان نبوت مرزا کو مبحث قرار دینے پر زور دیتی ہے اور جماعت لاہور یہ تکفیر منکرین پر۔ ہمارے خیال میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت اور تکفیر آپس میں اصل اور فرع کی نسبت رکھتی ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ ان دونوں فریقوں کا مباحثہ ہوگا بھی یا نہیں، اگر ہوگا تو کب؟ اس لئے ہم ان دونوں کے سامنے ایک علمی سوال پیش کر کے جواب باصواب کے منتظر ہیں۔

قادیانیوں سے سوال:

آپ لوگ مرزا غلام احمد صاحب کے منکروں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ وہ نبوت مرزا سے منکر ہیں۔ نبوت کے منکر دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ لوگ جو کسی نبی کی نبوت کو نہیں مانتے، مگر اس کو مصلح (ریفارمر) جانتے ہیں۔ جیسے آج کل برہمو سماجی۔ دوسرے وہ لوگ جو سلب نبوت کے ساتھ صلاحیت کی بھی نفی کرتے ہیں جیسے ہمارے زمانہ کے آریہ سماجی۔ شرعی اصلاح میں یہ دونوں کافر ہیں۔

پس قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے کہ لاہوری احمدی (مرزائی) جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے سلب نبوت کرتے ہیں یہ لوگ بھی برہموسماجیوں کی طرح کافر ہیں یا نہیں؟ انصاف اور دیانت سے جواب دیجئے۔

لاہوری مرزائیوں سے سوال:

کسی غیر نبی کو وصف نبوت سے موصوف ماننا خدا پر افتراء ہے یا نہیں، جیسے شیخ بہاء اللہ ایرانی کے اتباع کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگ جو کسی غیر نبی کو نبی مانیں وہ آپ لوگوں کے نزدیک کافر ہیں یا نہیں؟

یہ ایک مذہبی سوال ہے اگر آپ لوگوں نے جواب نہ دیا بلکہ حیلہ بہانہ سے ٹال دیا تو ہم خود اس کا جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کی روشنی میں شائع کر دیں گے:

ستعلم لیلی ای دین تداینت
و ای غریم فی التقاضی غریمها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۴۱ء ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترک مرزائیت کا اعلان

مولوی عتیق الرحمان صاحب لکھتے ہیں:

حضرات! ناچیز کی دلی خواہش تو یہی تھی کہ میں ترک مرزائیت کی وجوہات نہایت تفصیل کے ساتھ فرزندان اسلام کے سامنے پیش کروں مگر اقتضائے وقت کے ماتحت فی الحال ان مختصر سی چند سطور پر ہی اکتفا کرتا ہوں مفصل آئندہ ان شاء اللہ تعالی

جماعت مرزائیہ میں میرا عہدہ اور مقام:

حضرات ناچیز کی جماعت مرزائیہ میں اچھی پوزیشن تھی مبلغ جماعت کی حیثیت سے کام کرتا تھا افراد جماعت میں مجھے عزت واحترام اور نظر محبت و وقار سے دیکھا جاتا تھا۔ جماعت کی جانب سے دنیاوی معاملات میں مدد وتعاون کرنے میں کئی ایک احسانات ہیں جن کا ناچیز کو بہرصورت اقرار واعتراف ہے۔ غرضیکہ دنیاوی نقطہ نگاہ اور ظاہری خواہشات اور نفسانی ضروریات (نکاح وغیرہ) کے لحاظ سے ناچیز کا ہر مقصد ومطلب ہر طرح ہی پورا ہو چکا تھا اور کسی قسم کی تکلیف نہ تھی باوجود اس راحت و آرام اور عیش وعشرت کے جماعت مرزائیہ سے کیوں علیحدگی اختیار کی؟ پس اس سوال کا جواب دو حصوں میں عرض ہے۔

حصہ اول کا تعلق تو قادیانی خلافت کے اعمال وافعال اور اخلاق وعادات کے ساتھ وابستہ ہے خلیفہ قادیان کو ابھی تک یہ طاقت وجرأت نصیب نہیں ہوئی کہ وہ اپنے والد بزرگوار (مرزا غلام احمد قادیانی) کے مقرر کردہ معیار مباہلہ کے مطابق اپنی پوزیشن صاف کریں حالانکہ معترضین جناب خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے مریدوں کی طرف سے کئی مرتبہ مباہلہ کا چیلنج کیا گیا مگر جناب خلیفہ صاحب کی طرف سے اس کا کوئی معقول اور تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا۔

حصہ دوم کا تعلق مرزا غلام احمد قادیانی کے غیر از حقیقت اور خالی از صداقت دعاوی کے ساتھ وابستہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات ! خادم ہذا نے دوران ملازمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تمام کتابوں کا ترتیب وار بغور مطالعہ کیا اور مرزائیوں کے ہر دو فریق یعنی قادیانیوں اور لاہوریوں کے تمام لٹریچر کو بنظر تحقیق پڑھا۔ اس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی، کشوف اور پیش گوئیوں میں کاذب ہیں اور ان کی تصنیفات محض پریشان خیالات کا مجموعہ ہیں جن پر لا یسمن و لایغنی صادق آتا ہے۔

بہرکیف ایسے مدعیوں کا پیدا ہونا آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیوں کے مطابق ضروری تھا۔ مرزا غلام احمد صاحب کے غیر صادق ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ کہ مرزا قادیانی آنجہانی اپنے تمام مقاصد میں دنیا سے سراسر ناکام گئے خداوندقدوس نے اپنے مخصوص فضل وکرم سے رؤیا صادقہ کے ذریعہ مجھے اطلاع دی کی مرزائی جماعت ایک گم کردہ راہ فرقہ ہے۔

میں اپنی تمام تحقیقات ومعلومات اور خداوندی بشارات واطلاعات کے بعد اس مرزائی جماعت سے علیحدہ ہوتا ہوں اور مولانا عنایت اللہ صاحب چشتی امیر جماعت مسلمانان قادیان کے دست حق پرست پر مرزائیت سے تائب ہوکر فرقہ ناجیہ یعنی جماعت حقہ اہل سنت والجماعت میں شامل ہوتا ہوں اور رب العزت سے دعا ہے کہ حق تعالیٰ اسی حق پسند جماعت میں میرا خاتمہ بالخیر کرے اور مرزائیت سے ہر مومن کو محفوظ رکھے اور مری طرح دوسرے مرزائیوں کو بھی قادر مطلق اور ہادی برحق نور ہدایت سے منور فرمائے۔ آمین :

راقم : احقر العباد عتیق الرحمان فاروق قادیانی سابق مبلغ جماعت مرزائیہ۔

مورخہ ۸ جون ۱۹۴۰ء۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۴۰ء ص ۷)

حقیقت قیامت اور بابیت و بہائیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

گذشتہ پرچہ میں بہائی رسالہ سے قیامت کا مضمون درج ہوا ہے۔ قیامت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے واقعات میں سے نفخ صور اور بعث (حشر و نشر) بھی ہے۔ اس پر بہائی مضمون نویس نے جو کچھ کہا تھا اس کا جواب پہلے ہو چکا ہے۔ واقعات قیامت میں آسمان و زمین کی تبدیلی کا ذکر بھی آتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

یو م تبدّ ل ا لا ر ض غیر ا لا ر ض و السّما وا ت (الحجر:۴۸)

(جس دن آسمان و زمین بدل جائیں گے)

بہائی گروہ اپنی خاص روش کے ماتحت آسمان و زمین کے معنی کچھ اور ہی کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہائی اور ان کی تبعیت میں مرزائی گروہ اپنے مخصوص عقائد ماتحت قرآن پر اپنے معنی چڑھاتا ہے جن کے پیش نظر یہ کہنا بالکل بجا ہے

نہ پیروی ء قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

ناظرین ہمارا دعوی مخالفت پر مبنی نہ سمجھیں بلکہ اس کی تصدیق ان کے اصل الفاظ میں پائیں جو درج ذیل ہے

آسمان و زمین: (قیامت کے ذکر میں جہاں زمین و آسمان کا ذکر آتا ہے وہاں) زمین سے مراد علم و معرفت کی زمین ہے اور آسمان سے دین کے آسمان مراد ہیں (ایقان۔ص ۵۰)

آسمان سے بلندی و برتری کی جہت مراد ہے جو مشارق قدسیہ اور مطالع قدمیہ کا محل ظہور ہے اور یہ لازوال ہستیاں اگرچہ ظاہر میں اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں حکم خدا کے آسمانوں سے نازل ہوتے ہیں (ایقان۔ص ۶۸)

سلطانِ قدم کی قدرت کی بلندی سے ملیک اعظم کی مشیت کے اونچے مقام سے مبعوث ہوتے ہیں یہی بات ہے جو فرماتا ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور لفظ سماء شموس معانی (یعنی پیغمبروں) کے بیان میں بہت سے مراتب پر اطلاق ہوتا ہے مثلاً آسمان امرا۔ آسمان مشیت۔ آسمان ارادہ، آسمان عرفان آسمان ایقان۔ آسمان بیان۔..آسمان ظہور، آسمان بطون وغیرہ۔ (ایقان۔ص ۷۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمان پھٹنے کا مطلب خوب سمجھ لیجئے جو ساعت وقیامت کی علامتوں میں سے ہے۔فرماتا ہے:

اذا السّماء انفطرت یہاں آسمان سے دین کا آسمان مراد ہے جو ہر ظہور میں بلند ہوتا ہے اور بعد میں آنے والے ظہور میں پھٹ جاتا ہے یعنی محو و منسوخ ہو جاتا ہے خدا کی قسم اگر خوب غور کیجئے تو آسمان دین کا پھٹنا ظاہری آسمان کے پھٹنے سے بہت ہی بڑا معاملہ ہے۔ (ایقان۔ص ۴۶)

اگر انسانی ہستی کی یہ خشک زمین بدل کر کچھ سے کچھ نہ ہو جاتی تو اسرار احدیہ اور جواہر ہویّہ اس میں سے کیسے ظاہر نمودار ہوتے۔ یہی بات ہے جو اس آیت میں فرمائی ہے یوم تبدالارض غیرالارض جب زمین بدل کر اور زمین ہو جائے گی (سورہ ابراہیم)

اور اس آیت کے معنی بھی خوب سمجھ لیجئے

و الارض جمیعا قبضته یوم القیامة و السماوات مطویّات بیمینه سبحانه و تعالی عمّا یشرکون (الزمر:۶۷)

اس کا مضمون یہ ہے کہ زمین خدا کی مٹھی میں ہوگی۔ اب ذرا انصاف کیجئے کہ اگر وہی مطلب ہو جو لوگوں نے سمجھا ہے تو اس میں کیا خوبی ہے دوسرے یہ بھی مسلّم ہے کہ ایسا ہاتھ جو ظاہری نظر سے دکھائی دے اور ایسے کام کرے (جیسے زمین کو مٹھی میں لے لینا) ایسا ہاتھ خدا کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا۔

(ایقان۔ص ۵۰)

بلکہ زمین سے مراد علم ومعرفت کی زمین ہے اور آسمان سے دین اسلام مراد ہے (ایقان۔ص ۵۰) (بہائی میگزین بمبئی جون ۱۹۴۰ء ص ۲۱۔۲۲)

قرآن شریف میں قرآن فہمی کا جو اصول بتایا گیا ہے اس کی وضاحت کے لئے ہم دو آیتیں نقل کرتے ہیں

۱۔انّا انزلناه قرآنا عربیّاً لعلّکم تعقلون (یوسف:۲)

۲۔ لو جعلناه قرآنا اعجمیا لقالوا لو لا فصّلت آیاته ءأعجمی و عربی (فصّلت:۴۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی آیت کا مطلب ہے کہ ہم (خدا) نے قرآن مجید عربی زبان میں اس لئے بھیجا ہے تاکہ تم عرب لوگ اسے سمجھ سکو۔

دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور اگر ہم قرآن کو عجمی (فارسی وغیرہ) زبان میں نازل کرتے تو منکرین کہتے (اور ان کا کہنا بجا ہوتا) کہ اس کے احکام کیوں کھول کر بیان نہیں کئے گئے کتاب تو عجمی ہے اور مخاطب عربی۔ کیا یہ تفہیم کا طریقہ ہے؟

یہ دونوں آیتیں اصولاً بتارہی ہیں کہ قرآن مجید کا صحیح ترجمہ اور صحیح تفسیر وہی ہوگی جو عربیت کے موافق ہو۔ جس قدر عربی محاورات کے خلاف ہوگی اسی قدر غلط ہو گی۔ اس اصول کے ماتحت ہم ان دونوں فرقوں (بہائیوں اور مرزائیوں) کی تفسیر وتشریح کو جانچتے ہیں تو بالکل غلط پاتے ہیں عرب کا ایک بدو بکریاں چرانے والا قرآن مجید کا مخاطب اول ہے اسی کو آیت مرقومہ میں لعلکم تعقلون کے ساتھ خطاب کیا گیا ہے اس کو اگر آیت کریمہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسماوات سنائی جائے تو یہی معنی سمجھتا ہے کہ یہ زمین وآسمان کسی روز بدل جائیں گے۔

اگر اس کو کہا جائے کہ زمین سے مراد علم ومعرفت کی زمین ہے اور آسمان سے دین کے آسمان مراد ہیں۔

تو وہ جواب میں کہے گا کہ یہ مضمون عربی قرآن کا تو یقیناً نہیں شائد کسی ایرانی کتاب کا ہوگا۔

اگر اس کو اصرار سے کہا جائے کہ نہیں تم یہی معنی صحیح سمجھو جو بہائی نامہ نگار نے بحوالہ ایقان لکھے ہیں تو وہ کہے گا کہ مجھے ایقان سے مطلب نہیں مجھے قرآن سے مطلب ہے اگر قرآن کا مضمون سنانا چاہتے ہو تو سناؤ ورنہ مغز نہ کھاؤ

گر ز عشقت خبرے ہست بگو اے واعظ
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

اسی طرح قرآن مجید میں جو شمس وقمر کا ذکر آیا ہے اس کی نسبت بھی بہائی گروہ تاویل کرتا ہوا لکھتا ہے

شمس وقمر جو انبیاء کے کلمات میں مذکور ہیں ظاہری شمس وقمر پر منحصر نہیں ..شمس وقمر ونجوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اول درجے میں انبیاء واولیاء اور اصحاب مراد ہیں ..دوسرے مقام پر شمس وقمر ونجوم سے مراد پہلے ظہور کے علماء ہیں (ایضاً ص۲۲)

چونکہ قیامت کے روز شمس وقمر اور دیگر نجوم (ستاروں) کے تغیر وتبدل اور اپنی جگہ سے گرنے کا ذکر بھی آتا ہے اس کے متعلق بہائی مضمون نویس لکھتا ہے

شمس وقمر اور نجوم کے گر جانے سے مراد علماء کا گمراہ ہو جانا اور شریعت سابقہ کے احکام منسوخ ہو جانا ہے۔(ایقان۔ص۴۳)

ناظرین کرام! غور کریں کہ بہائیوں نے کتنی دلیری اور جرأت کا ثبوت دیا ہے کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ ہم قرآن مجید کو کلام اللہ مانتے ہیں ایسے ماننے سے تو نہ ماننا کچھ برا نہیں ہے بالکل یہی کیفیت مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کی ہے کوئی آیت حدیث کیسے ہی صریح الفاظ میں پیش کرو مگر یہ لوگ معاذ اللہ اس کی گردن مروڑ کر الٹی چھری سے ذبح کر ڈالتے ہیں۔ اگر وہ حدیث پیش کرو جس میں مسیح موعود کے نزول کا مقام دمشق آیا ہے تو جواب ملتا ہے کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔اگر ان کو کہو کہ حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود مال تقسیم کرے گا (یفیض المال) اور بوجہ تمول کے کوئی شخص اسے قبول نہیں کرے گا تو اس کا جواب ملتا ہے کہ مال سے مراد دلائل قاہرہ ہیں۔اور نیز وہ مال مراد ہے جو مرزا صاحب نے اپنی کتابوں کے جواب لکھنے والوں کے لئے بطور انعام رکھا تھا۔اور جب حدیث پیش کی جاتی ہے کہ مسیح موعود حج کا احرام باندھ کر آئیں گے اور مرزا صاحب نے حج نہیں کیا تو جواب ملتا ہے کہ یہ واقعہ آنحضرت ﷺ کا ایک خواب ہے اس کی تفسیر کچھ اور ہی ہے۔ جب حدیث پیش کی جاتی ہے کہ مسیح موعود دجال کو قتل کریں گے تو جواب ملتا ہے کہ دجال سے مراد پادری لوگ ہیں جو ہمارے دلائل سے روحانی رنگ میں قتل ہو چکے ہیں۔

اس لئے ناظرین کو چاہیے کہ ان دونوں گروہوں سے گفتگو کرتے وقت یہ اصول طے کر لیا کریں کہ:

قرآن وحدیث کے معنی کرنے میں قواعد عربیت کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

سوال وحساب: قیامت کے دن سوال وحساب وغیرہ کا ذکر بھی آتا ہے چنانچہ فرمایا

وقفو هم انّهم مسؤلو ن (۲٤:۳۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فسوف یحاسب حسابا یسیراً (الانشقاق:۸)

و لم ادر ما حسابیه (الحاقۃ:۲۶)

چونکہ بہائیوں کا عقیدہ ہے کہ ظہور بہاء اللہ کا زمانہ یوم القیامت ہے اور اس زمانہ میں نے تو بداعمال کی کوئی پرسش نہیں ہوئی بلکہ ہر قسم کے اعمال قبیحہ وحسنہ برابر ہورہے تھے اس لئے شیخ بہاء اللہ پر سوال ہوا اور آپ نے اس کا جواب دیا جو مضمون نگار کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

ایک دن ایک شخص اس فقیر بحر معانی (حضرت بہاء اللہ) کے پاس بیٹھا ہوا تھا قیامت وحشر ونشر وحساب کا ذکر آ گیا اس نے اصرار کیا کہ اس نئے ظہور (بعثت حضرت باب) میں لوگوں کا حساب کس طرح لیا گیا کہ کسی کو خبر بھی نہ ہوئی اس پر سننے والے کی فہم کے مطابق علم وحکمت کی باتیں القاء کی گئیں پھر کہا گیا کہ شائد آپ نے قرآن کی تلاوت ابھی تک نہیں کی اور آیت مبارکہ فیو مئذ لا یسئل عن ذنبہ انس و لا جان سورہ رحمٰن۔ نہیں دیکھی اور اس کے مقصود کی جانب متوجہ نہیں ہوئے۔ سوال (وحساب) کے معنی وہ نہیں جو آپ نے خیال کئے ہیں چنانچہ یہی آیت اس حقیقت کو بیان کر رہی ہے۔ (ایقان۔ ص۴۰۴)

کیونکہ اس آیت میں فرمایا ہے کہ قیامت کے دن کسی انس وجن سے اس کے گناہ کے متعلق سوال نہ کیا جائے گا۔ (بہائی میگزین۔ ص۲۳)

اس بہائی جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک قرآن میں سوال اور حساب کے متعلق کوئی آیت نہیں ہے حالانکہ ہم نے اوپر تین آیتیں لکھی ہیں۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مضمون کی آیات بھی بکثرت ہیں

فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ و اما من خفت موازینہ فامہ ھاویۃ (جس کے نیک اعمال کا وزن زیادہ ہوگا وہ خوش زندگی میں ہوگا اور جس کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا)(القارعہ۶۔۹)

یہ حساب نہیں تو کیا ہے یہ بھی کافی نہ سمجھیں تو اور سنئے ارشاد ہے

اقرأ کتابك کفی بنفسك الیوم علیك حسیباً (الاسراء:۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے روز کہا جائے گا کہ تو اپنا نامہ اعمال پڑھ لے خود تیرا نفس حساب کرنے کو کافی ہے

جب بہت سی آیات میں سوال اور حساب کا ثبوت ملتا ہے اور آپ کی پیش کردہ آیت میں اس کی نفی بھی ہے تو منطقی قاعدہ سے دونوں قسم کی آیات کو یوں جمع کیا جائے گا کہ مطلقہ عامہ، مطلقہ عامہ کی نقیض نہیں ہوتا۔ یعنی نفی اپنے وقت پر ہے اور ثبوت اپنے وقت پر۔ اس لئے مطلق سوال جواب کی نفی کر کے اپنی مطلب براری کرنا خودغرضی پر مبنی ہے جو فرمان خداوندی و اذا قلتم فا عدلوا کے خلاف ہے۔

ناظرین اس آیت میں جو قولی عدل و انصاف کا حکم ہے یہی وہ وصف ہے جس کی بابت شیخ سعدی نے کہا ہے

بنطق آدمی بہتر است از دواب
دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء مطابق ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۹ء ص ۳ - ۵)

مرزا قادیانی اور انقلاب عالم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جو شخص صرف قادیانی اخبارات پڑھتا ہو، اور کوئی تحریر اس کی نظر سے نہ گزرتی ہو، نہ کوئی آواز اس کے کانوں تک پہنچتی ہو، وہ یقین کرسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی آمد سے دنیا میں بہت بڑا مذہبی انقلاب برپا ہوا ہے۔ اور خاص کر دین اسلام تو روشن چراغ کی طرح نہیں بلکہ شمس نصف النہار کی طرح تاباں و درخشاں ہو گیا ہے۔ قادیان کا کوئی پرچہ اٹھا کر دیکھو۔ مرزا صاحب قادیانی کے کمالات کا ثبوت اس میں ضرور ملے گا لیکن جب ان کمالات کی تنقیح دفتر اہل حدیث امرتسر میں کی جاتی ہے، تو اس مصرع کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔

سپنے اندر راجہ بھیو جاگت بھیو کنگال

چنانچہ آج ہم الفضل قادیان کا ایک نوٹ بغرض جواب نقل کرتے ہیں جو

www.KitaboSunnat.com

۲۱ جون کی اشاعت میں نکلا ہے اس کی عبارت یہ ہے:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں ایمان اور اسلام دنیا سے اٹھ جائے گا۔ جسے ایک فارسی الاصل شخص کے ذریعہ دنیا میں دوبارہ قائم کیا جائے گا۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں

لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس

سو اس پیش گوئی کے مطابق خدا نے حضرت مرزا غلام احمد کو جو فارسی الاصل تھے مسیح موعود بنا کر بھیجا اور آپ نے ایمان کو دنیا میں از سرنو قائم کرتے ہوئے اسلام کی خدمت اور حفاظت کے لئے ایک زبردست جماعت پیدا کر دی جس کے ذریعہ آج اسلام کو تقویت حاصل ہو رہی ہے اور نیک طبع لوگ اس جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

(الفضل قادیان ۲۱ جون ۱۹۴۰ء ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

اللہ رے دلیری! اس مضمون نگار کے نام کے ساتھ مولوی فاضل بھی لکھا ہے، مگر ان کو یہ معلوم نہیں (یا کسی غرض کے تحت قصداً چشم پوشی کی ہے) کہ لو کا حرف بلحاظ معنی ماضی کے لئے ہوتا ہے قرآن مجید سے ثبوت لیجئے ارشاد ہے:

لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر۔ اگر میں غیب جانتا ہوتا۔ الخ نہ یہ کہ آئندہ جانوں گا۔

قرآن مجید کی بابت تو مولوی صاحب عذر کر سکتے ہیں کیونکہ مولوی فاضل کے نصاب میں قرآن داخل نہیں لیکن کتب عربیت تو داخل ہیں پس سنئیے۔ ایک عرب شاعر کہتا ہے

لو کنت من مازن لم تستبح ابلی

اگر میں مازن کی قوم سے ہوتا تو میرے اونٹ نہ کھوئے جاتے

پس الفضل کی پیش کردہ حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان ؓ فارسی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ شخص اس ذہین قوم میں سے ہے جس کی شان ہے کہ اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تو ان میں سے ہر ایک آدمی اس کو لے آتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ایک دوسری روایت میں رجل کی بجائے رجال بصورت جمع آیا ہے اس لحاظ سے یہ کلام آئندہ کے لئے پیش گوئی نہیں بلکہ گزشتہ زمانہ کے متعلق پس گوئی ہے۔اب سنئیے اپنے اصل دعوی کا جواب۔

ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اوران کے اتباع کو کس جماعت سے تشبیہ دیں۔کہلا نے کوتو یہ لوگ متکلمین کی جماعت کہلاتے ہیں اور بڑے مرزا صاحب سلطان المتکلمین بنتے تھے۔مگر واقعہ یہ ہے کہ نہ ان لوگوں کا دعوی منقح ہوتا ہے اور دلیل میں قوت۔جیسا موقع دیکھتے ہیں ویسا ہی کہہ جاتے ہیں۔علمی اصطلاح میں ان کے دلائل کو ہم مغالطات عامۃ الورود کہیں تو بجا ہے اوران لوگوں کا نام اصحاب السفسطہ رکھیں تو بالکل موزوں ہے۔دیکھئے یہاں حدیث سے اپنا مطلب لینے کے لئے مرزا صاحب قادیانی کو فارسی الاصل بنا دیا ہے۔اس کے علاوہ شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ کی ایک پیش گوئی ہے جس کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تریاق القلوب میں بایں الفاظ نقل کیا ہے :

آخری بچہ جو اس دنیا میں پیدا ہوگا، وہ چین میں ہوگا اور اس کی زبان چینی ہوگی۔اسکے بعد نسل انسانی میں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا اور قیامت آجائیگی۔

شیخ ممدوح کے الفاظ یہ ہیں

یکو ن مو لدہ بالصین و لغتہ لغت بلدہ و یسری العقم فی الر جا ل و النساء فیکثر النکا ح من غیر و لا دۃٍ

اس پیشگوئی کو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے حق میں لیا ہے۔چونکہ اس میں آخری بچہ کا چینی ہونا صاف مذکور ہے،اس لئے مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ:

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ (موعود لڑکا) قوم مغل اور ترک سے ہوگا

پھر اس پیش گوئی کو اپنی ذات پر چسپاں کیا ہے تریاق القلوب طبع اول ص ۱۵۸۔

(مرزا صاحب قادیانی کو نہ چینی زبان آتی تھی،نہ ترکی آتی تھی۔مرزا صاحب نے قوم کی تاویل تو کر دی ،زبان کی کیا تاویل ہوئی۔بہاء)

اس پیش گوئی کی تفصیل میں جانا ہمارا اصل مقصد نہیں ہے۔ہمیں صرف یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتانا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک ضروری مقصد کے لئے اپنی قومیت مغل اور ترک بتائی ہے۔ ناممکن ہے کہ آپ اس بیان میں جھوٹے ہوں کیونکہ اگر اس میں بھی جھوٹے ہوں تو شیخ ممدوح کی پیش گوئی آپ کی ذات پر چسپاں نہ ہو سکے گی۔ اس کی مزید تشریح مرزا صاحب نے خود فرمائی ہے۔ چنانچہ حقیقت الوحی صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں:

ہمارا خاندان جو شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیش گوئی کا مصداق ہے اور ضلع گورداسپور خاص کر تحصیل بٹالہ کے سرکاری کاغذات میں قادیان کا پورا نام قادیان مغلاں لکھا جاتا ہے۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعض تحریروں میں بھی آپ کا فارسی الاصل ہونا پایا جاتا ہے۔ جب وہ تحریریں ہمارے جواب میں شائع ہوں گی تو ان کا صحیح مطلب بتائیں گے اور قادیانی دوستوں سے کہلوائیں گے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس شعر کے مصداق تھے

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت جتائی جاتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء مطابق ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ ۵۔۶)

قادیانی کی کامیابی کے متعلق ایک فیصلہ کن بات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے ہمارا دعویٰ ہے جس کا اظہار ہم ان لفظوں میں کرتے آئے ہیں:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

مگر اتباع مرزا ہماری بات کو مخالفت پر مبنی سمجھتے رہے۔ آج ہم واقعات صحیحہ پیش کر کے فیصلہ ناظرین کی رائے پر چھوڑتے ہیں۔

پہلے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تشریف آوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی غرض کیا تھی۔ اس کا جواب ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ قادیانی اخبارات کے الفاظ میں بتاتے ہیں۔ قادیانی اخبار فاروق میں ایک طویل مضمون نکلا ہے جو دراصل مولوی محمد علی لاہوری کے جواب میں ہے۔ ان کے باہمی معاملہ میں دخل دینا ہمارا کام نہیں کیونکہ: محتسب را درون خانہ چہ کار

ہاں ہمارے مطلب کی بات اس میں اتنی ہے کہ مضمون نگار نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کی غرض بتائی ہے جو اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض نہ تو برلن میں ایک عظیم الشان مسجد بنانا تھی، نہ تین یورپیئن زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کرنا تھی، نہ پانچ زبانوں میں اسلامی رسالے جاری کرنا تھی، نہ تیس زبانوں میں کسی قدر لٹریچر شائع کرنا تھی، نہ دس ہزار کاپی انگریزی ترجمہ قرآن کی مفت دینا تھی، نہ دو ہزار جرمن ترجمہ کرنا، نہ پندرہ ہزار کاپی سیرۃ نبوی کی پہنچانا تھی، نہ پچاس ہزار سے اوپر رسالے تعلیم الاسلام پر دنیا میں مفت پہنچانا تھی، نہ دو ہائی سکول بنانا، اور ان کی عمارتوں اور بورڈنگ ہاؤسوں کا اضافہ کرنا تھی، نہ وہ اسلامی لٹریچر جو کہ لاہوری جماعت نے شائع کیا، شائع کرنا تھی۔

حضور (مرزا قادیانی) کی بعثت کی غرض تو محض ایک تھی اور وہ یہ کہ انسان کا تعلق اپنے خالق اور اس کی مخلوق کے ساتھ سنور جائے۔ اس مشت خاک میں سے پھر رب ارنی کی جگر سوز آہیں نکلیں۔ وہ پھر محبوب حقیقی کی یاد میں رویا کرے۔ بےکل ہو جائے۔ تڑپا کرے۔ سرتاپا سوز ہو جائے تا ناسوت کی خاک سے شعلے اٹھیں، اور وہ مشت خاک لاہوت کی ذات میں جذب ہو جائے۔ اور انسان پھر ایک نقطہ مرکزی پر جمع ہو جائیں۔ وہ پھر جماعت بن جائیں۔ وہ پھر ایک امیر المومنین کی اقتداء میں آ جائیں اور اس نعمت سے مستفید ہوں جو برحمتہ اخوانا کا نتیجہ ہے جو اشد حباً للہ ہے لوگ اس مامور کی آواز پر مستانہ وار لبیک یا رب لبیک کہتے ہوئے آئیں اور اسلام آسمانی نشانوں اور اپنی تعلیم کی خوبی کے ساتھ ادیان باطلہ پر غالب آئے۔

(اخبار فاروق قادیان ۲۸ جون ۱۹۴۰ء ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بس یہ وہ غرض ہے جو (بقول مرزائیاں) خدا کے علم میں مرزا غلام احمد صاحب کی تشریف سے وابستہ ہے، یعنی دنیا میں دین داری کا غلبہ ہو کر ہر قسم کی غلط کاری ختم ہو جائے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سارے مسلمانوں کو علی وجہ الکمال متقی بنانا اپنی غرض بعثت بتائی تھی۔ مگر آج کل بعض اتباع مرزا نے اس غرض کو محدود کر کے صرف اپنی ہی جماعت کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ ہمیں اس سے بھی بحث نہیں کہ ان لوگوں نے دریا کو کوزے میں بند کر کے حجّرت واسعاً (تو نے وسیع چیز کو تنگ کر دیا)۔ یہ فقرہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی کے حق میں فرمایا تھا جس نے دعا کرتے ہوئے محبت بھرے لہجہ میں کہا تھا

اللھم ارحمنی و محمد و لا ترحم معنا احداً۔ (اے اللہ مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم کر۔ ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ ثناء اللہ) کا الزام کیوں اپنے اوپر لیا اس لئے ہم اس امر کی تحقیق کرتے ہیں کہ کیا اتباع مرزا کو یہ وصف حاصل ہو گیا؟ کلا (ہرگز نہیں) سب سے پہلے ہم بڑے مرزا صاحب کی شہادت پیش کرتے ہیں آپ نے ایک جگہ لکھا ہے:

> اخی مکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب سلمہ تعالی بارہا مجھ سے تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے اسلام علیک نہیں کر سکتے، چہ جائے کہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔ اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینہ پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اشتہار التوائے جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء ص ۲ ملحق بشہادت القرآن از مرزا)

مرزا غلام احمد صاحب کی یہ تحریر دسمبر ۱۸۹۳ء کی ہے۔ اس کے بعد گمان ہو سکتا تھا کہ شاید مرزائی جماعت نے وہ صلاحیت حاصل کر لی ہے جو مرزا صاحب کی تشریف آوری سے مقصود تھی۔ مگر ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ قادیان کی خلافت ثانیہ کے زمانہ میں بھی خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو اپنی جماعت کی اخلاقی کمزوری کی وہی شکایت رہی جو مرزا صاحب متوفی کو تھی۔ آپ فرماتے ہیں:

مجھے نہایت افسوس ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت میں اتحادِ عمل کی روح پیدا نہیں ہوئی۔ کئی لوگ بعض معمولی اور ادنی ادنی باتوں پر آپس میں لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے ناراض رہتے ہیں۔ (الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۳۲ء)

اس کی مزید تصدیق لاہوری جماعت نے ان لفظوں میں کی ہے:

خلیفہ قادیان مغرور آدمی ہے اور اس کی جماعت بغض و کینہ رکھنے والی جماعت ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۸ جولائی ۱۹۳۵ء)

ناظرین کرام! فریقین کا یہ اعتراف اپنا مضمون بتانے کو کافی ہے۔ ان حوالہ جات کی روشنی میں جماعت مرزائیہ کے حق کوئی یوں کہے کہ: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا، بالکل بجا ہے۔

مقام حیرت ہے کہ جناب مرزا غلام احمد متوفی اپنے کو محمد ثانی بحیثیت بعثت ثانیہ کہا کرتے تھے، اس لئے ضروری تھا کہ قرآن مجید نے آنحضرت ﷺ کی بعثت اولی کا جو نقشہ دکھایا ہے وہی نقشہ جماعت مرزائیہ میں پایا جاتا۔ ہم بطور نمونہ جماعت اولی (صحابہ کرام) اور جماعت ثانیہ (اتباع مرزا) کی تصویر عربی الفاظ میں پیش کرتے ہیں کیونکہ جماعت اولی کا ذکر قرآن کے عربی الفاظ میں ہے اسی مناسبت سے جماعت مرزائیہ کا ذکر بھی ہم عربی الفاظ میں ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

جماعت صحابہ:

محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

جماعت مرزائیہ:

مرزا (علی قولہ) رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انفسهم متنازعون بينهم اشد تنازعاً

اعیان جماعت احمدیہ! اس مقابلہ کو ذرا انصاف کی نظر سے دیکھ کر بتاؤ کہ بعثت محمدیہ ثانیہ بعثت محمدیہ اولی کے مطابق ہے اگر ہے تو یہ باہمی چپقلش کیوں ہے جس کا ثبوت حوالہ جات مرقومہ میں ملتا ہے۔ اگر مطابق نہیں تو:

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۴۰ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ ص ۵۔۶)

خلیفہ قادیان کی دعائیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے یہ خطبہ دیا ہے کہ حکومت برطانیہ مجھ سے دعا کی درخواست کرے تو جنگ میں فتح یاب ہو سکتی ہے، اخبارات میں عجیب عجیب چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ ایک آریہ اخبار نے لکھا تھا کہ حکومت کو چاہیے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے منہ سے ایک نلکی لگا دے اور اس کا دوسرا سرا میدان جنگ تک پہنچا دے، تاکہ خلیفہ صاحب کے منہ کی دعا آلود ہوا دشمن کی فوج بھگا دے۔

خیر یہ تو ایک مذاق ہے کیونکہ دعا نلکی کے ذریعہ نہیں جایا کرتی بلکہ وہ براہ راست خدا کے پاس پہنچتی ہے۔ بڑے مرزا صاحب کا بھی یہ دعوی تھا کہ میری دعائیں قبول ہوتی ہیں ان کے اس دعوی کو اتباع مرزا خصوصاً مولوی محمد علی صاحب لاہوری رسالہ ریویو آف ریلی جنز میں بطور معجزہ پیش کرتے رہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جیسے باپ بیٹے کے مراتب میں فرق ہے، ایسے ہی ان کی دعاؤں میں بھی فرق ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ مرزا صاحب کلاں کی دعا قبول ہوتی تھی جو شخص ہمارے دعوی کو غلط سمجھے وہ بتائے کہ مرزا غلام احمد موصوف نے جو یہ دعا کی تھی کہ:

اے اللہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچے کی زندگی میں فوت کر دے،

اس دعا کو آپ نے فیصلہ کن قرار دیا تھا۔ کیا کوئی ہے جو اس دعا کو غیر مقبول کہہ سکے۔نہیں یہ دعا صحیح اور صریح طور پر قبول ہوئی جس کا نتیجہ پبلک نے بچشم خود دیکھ لیا مگر نہ ماننے والوں کا کیا علاج ؟

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی دعاؤں کی تفصیل ہمیں ایک احمدی کے شائع کردہ ٹریکٹ (رسالہ) سے ملی ہے، جو درج ذیل ہے:

> جناب خلیفہ صاحب نے اپنے خطبہ میں زوردار الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ مجھ سے دعا کی درخواست کرے تو میری دعا کے سبب حکوت برطانیہ کو یقیناً فتح ہوگی۔مخلص خلافت بھی جناب خلیفہ صاحب کے اس دعوی کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں تا جناب خلیفہ صاحب کا تعلق باللہ اور دعاؤں میں غیر معمولی قبولیت ثابت ہو۔لیکن ہم اس معمہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایک طرف تو خلیفہ صاحب برٹش ایمپائر کی وفاداری کا راگ الاپا کرتے ہیں دوسری طرف یہ حال ہے کہ ان کی کامیابی کے لئے سچے دل سے دعا تک کرنے کو بھی تیار نہیں، جب کہ رعایا کا بچہ بچہ گورنمنٹ سے ہمدردی رکھتا ہے، اور ان کے عدل وانصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے دلی اخلاص سے فتح کی دعائیں مانگ رہا ہے۔اس وقت خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) حکومت کے مصائب میں اور اضافہ کرنے کا باعث بن رہے ہیں اور انہیں الٹا اپنے سامنے جھکانا چاہتے ہیں اور ان کی کامیابی کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہے ہیں حالانکہ ہمارے بادشاہ کی کامیابی یقینی ہے۔
>
> ہمیں تو ان کی وفاداری سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیوں ان مشکلات کی گھڑیوں میں بھی بغیر گورنمنٹ کی درخواست کے دعائیں نہیں کر سکتے۔
>
> لیکن دیکھنا تو یہ ہے کہ خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے اس بلند بانگ دعوی میں کہاں تک صداقت ہے اور ان دعاؤں کو کہاں تک قبولیت حاصل ہے اگر ان کی دعاؤں میں ایسی ہی قبولیت ہے جیسا انہوں نے دعوی کیا ہے تو میں پوچھتا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ جب آپ نے احمدیہ سٹور قوم کے ہزاروں روپئہ کے سرمایہ سے جاری کیا تھا، اوراس میں آنے اپنی ذمہ داری پرلوگوں سے روپئہ لیا تھا، کیا اس کی کامیابی کے لئے دعائیں نہ کیں تھیں۔ اگر کی تھیں تو سٹور کیوں تباہ و برباد ہوا جسکے صدمے سے کئی احمدی پاگل ہو گئے اور بہت سارے اپنی تمام عمر کی کمائی سٹور میں تباہ و برباد کر کے مفلس وقلاش بن کر رہ گئے۔

۲۔ ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی میں قوم کا کس قدر روپئہ برباد ہوا۔گلوب ٹریڈنگ کمپنی کا کس قدر سرمایہ تباہ ہوا۔ گڑ فیکٹری کا کیا حشر ہوا۔ پھر قومی سرمایہ سے قائم شدہ بک ڈپو کا سرمایہ کہاں گیا۔ یہ تمام کام جو قومی سرمایہ سے شروع ہوئے اور آپ کی زیر سرپرستی جاری رہے اور آپ ان کی ترقی اور کامیابی کے لئے دعائیں فرماتے رہے۔ کیا پھر بھی ان کا انجام ناکامی نہ ہوا۔ اس وقت آپ کی دعائیں کیوں کارگر نہ ہوئیں۔

۳۔ کیا جناب کو یاد نہیں کہ جب آپ کے نہایت قیمتی گھوڑے چور لے گئے اور آپ نے ان کی واپسی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ گھوڑے تو کیا واپس آنے تھے الٹا آپ سے جھونکے کی رقم بھی لے کر کھا گئے۔ اس وقت آپ کی دعاؤں کو کیا ہوا۔

۵۔ پھر کیا جناب کو علم ہے کہ آپ نے دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان (جن کے آپ واحد مالک ہیں) کی ایک شاخ جب کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر میں کھولی، جس کا افتتاح آپ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے وہاں پہنچ کر لمبی چوڑی دعاؤں کے بعد کیا۔ اس کے بعد جو اس کا حشر ہوا کیا آپ بھول سکتے ہیں اس وقت آپ کی دعائیں کیوں بے اثر ہوگئیں۔

۵۔ نثار ہوزری قادیان کے لئے آپ نے احمدی احباب پر کس قدر زور ڈال کر سرمایہ وصول کیا۔ اس کا جو حشر ہو رہا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اسکے لئے آپ دعائیں نہیں فرماتے۔

۶۔ قاضی محمد علی نوشہروی کو سزائے پھانسی سے بچانے کے لئے آپ نے نہ صرف خود ہی دعائیں کیں بلکہ تمام جماعت سے بھی دعائیں کروائیں، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزے رکھوائے ،اورقوم کا ہزاروں روپیہ خرچ کر کے پریوی کونسل تک اپلیں بھی کی گئیں۔کیا اس وقت آپ کی دعائیں روزے اور اپلیں اکارت نہ گئیں اور قاضی محمد علی کو پھانسی نہ ہوئی۔

۶۔کیا قادیان میں احرار کانفرنس کو روکنے کیلئے ایڑی چوٹی تک کا زور نہیں لگایا اور ہر رنگ میں اسکو روکنے کی کوششیں نہیں کیں۔پھر کیا احرار کانفرنس قادیان میں منعقد ہوئی یا نہ۔اسوقت آپ کی دعائیں کہاں گئیں۔

۸۔کیا احرار کانفرنس کے بعد سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو پھنسانے کے لئے کوئی کسر باقی رکھی۔نتیجہ کیا ہوا۔مقدمہ بخاری کے خلاف فیصلہ آپ کے خلاف ہوا۔جسکی اپیلوں وغیرہ پر قوم کا کم ازکم چالیس ہزار روپیہ کا خرچ بتایا جاتا ہے۔اس وقت آپ کی دعائیں کہاں جا چھپیں۔

۹۔ چوہدری فتح محمد سیال کو (جوکہ آپ کے ناظر اعلی ہیں) جب آپ نے الیکشن کے لئے کھڑا کیا۔کیا ان کی کامیابی کیلئے دعائیں نہ کی تھیں جب کہ ظاہرا طور پر قوم کا پسینہ کی جگہ لہو بہا کر کمایا ہوا روپیہ ہزاروں کی تعداد میں بے دریغ بہایا گیا اور صبح سے شام تک آپ خود بڑی عرق ریزی سے قادیان پولنگ سٹیشن پر ووٹ گزارتے رہے کیا پھر بھی اس میں ناکامی کا منہ دیکھنا نہ پڑا۔اسوقت آپ کی دعائیں کیوں رد ہوئیں۔

۱۰۔کیا عزیز احمد قلعی گر کو پھانسی سے بچانے کے لئے آپ نے دعائیں نہ کیں۔اور قوم کا ہزاروں روپیہ برباد کر کے پریوی کونسل تک اپلیں نہ کی گئیں۔اور کیا آپ کی دعاؤں کا الٹا اثر یہ نہ ہوا کہ جب آپ نے قلعی گر کو بچانے کے لئے لاہور ہائی کورٹ میں اپیل کرائی تو ہائی کورٹ نے قاتل کو تو کیا بری کرنا تھا،الٹا آپ کے خلاف ہی ریمارکس پاس کر دیئے جس پر آپ نے ایک بیان کے دوران میں تسلیم کیا کہ ان ریمارکس سے جو آپ کے خلاف ہوئے جو آگ آپ کے دل کو لگی ہوئی ہے اسکو کوئی پانی ٹھنڈا نہیں کر سکتا۔اب آپ خدارا غور فرمائیں کہ اب بھی آپ کی دعاؤں کی قبولیت میں شک کیا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ پھر آپ نے اس آگ کو بجھانے کیلئے تین قابل وکلاء کی خدمات حاصل کر کے ہائی کورٹ میں ریکارکس حذف کرانے کی درخواست دی جس کے بالمقابل یہ خاکسار ایک معمولی سے وکیل کو ہی لیکر پیش ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی تمام کوششیں اور دعائیں بے اثر ثابت ہوئیں اور اللہ تعالی نے اپنے فضل سے مجھ جیسے کمزور بے کس انسان کو فتح دی اور آپ کی اپیل خارج ہو گئی۔

اسی قسم کے اور بیسیوں واقعات جنکی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ آج تک آپ کی دعائیں الٹ ہی اثر دکھاتی رہی ہیں اس کے بالمقابل آپ کے بعض سادہ لوح مردوں کا یہ لکھ دینا کہ ہمارا فلاں کام آپ کی دعاؤں سے ہوا کچھ حقیقت نہیں رکھتا کیونکہ ایسے اتفاقی واقعات دنیا میں ہوتے ہی رہتے ہیں اور سادہ لوح مرید ایسے واقعات کو اپنے پیروں کی کرامات ہی ظاہر کیا کرتے ہیں دیکھنا تو یہ ہے کہ وہ امور جن میں آپ نے پوری کوشش توجہ اور انہماک سے دعائیں کیں اور قوم سے بھی کروائیں ان میں ناکامی کیوں ہوئی۔ اس کا تو صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالی کے حضور قطعاً کوئی خاص مرتبہ حاصل نہیں۔ اور نہ ہی آپ کی دعاؤں میں غیر معمولی قبولیت ہے اور اس وقت آپ کا گورنمنٹ کو دعا کی درخواست کرنے کیلئے مائل کرنے کی کوشش کرنا محض حسن بن صباح والی چال ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے اپنے معترضین کے خلاف ہمیشہ دعا کا پاکیزہ اشتہار استعمال کرنے کی بجائے کفار والا گندہ حربہ (بائیکاٹ) استعمال کیا۔

اگر آپ یہ فرمائیں کہ اس وقت آپ کو یہ مقام حاصل نہ تھا جواب ہوا ہے تو اب بھی ہماری طرف سے آپ کو کھلا چیلنج ہے کہ اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ خدا کے برگزیدہ اور مقرب بن چکے ہیں اور وہ الزامات جو آپ کی ذات پر آئے دن لگ رہے ہیں غلط اور بے بنیاد ہیں تو آؤ اللہ تعالی کے حضور میں مل کر دعا کریں اور میدان مباہلہ میں نکلیں تا روز روز کا جھگڑا ختم ہو کر حق و باطل میں فیصلہ ہو۔ اور وہ تمام سعید روحیں جو آپ کی بریت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت نہ کرنے کی وجہ سے ہدایت سے محروم ہو چکی ہیں ہدایت پانے میں ..
وہ تمام مذبذب جو اس تنازع کی کی وجہ سے تذبذب میں پڑتے ہیں اور وہ تمام مخلصین جماعت جو منافق قرار دیئے جاچکے ہیں راہ راست پر آئیں اور تمام اعتراضات جو آئے دن ان حالات کی وجہ سے سلسلہ پر لگ رہے ہیں ختم ہوں۔

بالآخر میں امید کرتا ہوں کہ آپ سلسلہ احمدیہ اور اس کے بانی کی عزت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضرور میدان مباہلہ میں نکلیں گے اور اگر آپ نے میدان مباہلہ میں آنے کی جرأت کی تو میں نہ صرف اکیلا ہی بلکہ کم ازکم بیس افراد کو اپنے ہمراہ لاؤں گا جو دعا مباہلہ میں شریک ہوں گے اور کم ازکم دو ہزار ایسے اشخاص بھی ساتھ لا ؤنگا جو ہمیشہ کے لئے اس نشان کے زندہ گواہ ٹھہریں گے لیکن اگر آپ اللہ تعالی کی وعید ولا یتمنو ہ ابداً بما قدمت اید یھم سے ڈر گئے اور میدان مباہلہ میں نہ نکلے تا یاد رکھیں کہ آپکے وہ تمام دعاوی جن کو آپ آئے دن کرتے رہتے ہیں غلط اور بے بنیاد ٹھہریں گے اور ماننا پڑے گا کہ آپ کو اللہ تعالی کے حضور ہرگز ہرگز کوئی مرتبہ حاصل نہیں اور آپ کا اپنی طاقت کے نشہ میں ہم کمزور اور بے کس احمدیوں کو منافق قرار دینا غلط اور ظلم عظیم ہے ورنہ کسی ایک خدا کے برگزیدہ کی مثال پیش کرو جو منافقوں کے بالمقابل میدان مباہلہ میں نہ نکلا ہو

و السلا م علی من اتبع الھدی ۔
خاکسار :حکیم عبدالعزیز احمدی سکرٹری انجمن انصار احمدیہ قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان نکی دعاؤں کی قبولیت کے بارے میں ہمیں شک رہتا تھا، ہم چاہتے تھے کہ یہ شک زائل ہو جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ حکیم عبدالعزیز صاحب کے رسالہ مذکورہ بالا کو دیکھنے سے ہمارا شک زائل ہونے کی بجائے اس درجہ تک پہنچ گیا کہ ہم خلیفہ صاحب کے حال کے بارے میں عرفی کا یہ شعر صحیح پاتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بتمنا گریستن

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ان واقعات میں دعا کرنے سے انکار کیا ہے اور دعا کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ دعا اس کو کہتے ہیں کہ تا حصول مقصد خدا سے مسلسل درخواست کی جائے۔ (الفضل ۲۰ جولائی)۔

شائد خلیفہ صاحب بڑے مرزا صاحب کی دعا بھول گئے جو انہوں نے، مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ، کے عنوان سے بدیں الفاظ شائع کی تھی:

اے خدا مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سچا فیصلہ کر کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے۔،

اس درخواست کا نام مرزا غلام احمد صاحب نے دعا رکھا ہے اور میاں محمود احمد صاحب نے بھی رسالہ تشحیذ الاذہان میں اس کو دعا کہا ہوا ہے، حالانکہ اس کی قبولیت کا اظہار ایک سال ایک ماہ سے زیادہ عرصہ بعد ہوا تھا یعنی ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کی کی ہوئی دعا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو قبول ہوئی جب کہ مرزا صاحب قادیانی فوت ہو گئے۔

اب خلیفہ صاحب کی تحریر کے مطابق یہ دعا، دعا نہیں۔مگر ان کے والد بزرگوار کی تصریح کے مطابق یہ دعا ہے۔ اس اعتراض کو اٹھانا خلیفہ صاحب موصوف کا کام ہے دیکھئے۔اس کے جواب میں کیا کہتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء مطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ، ص ۷۔۹)

(خلیفہ قادیان کی دعاؤں کی تاثیر کے متعلق پیغام صلح میں ایک مضمون بایں الفاظ شائع ہوا:

الفضل کیوں خاموش ہے

پیغام صلح مورخہ ۲۶ جون ۱۹۴۰ء میں ہم نے ایک مقالہ افتتاحیہ جناب خلیفہ صاحب قادیان اور موجودہ جنگ، کے عنوان سے لکھا تھا جس میں اس امر کی خوب وضاحت کی گئی تھی کہ موجودہ جنگ جناب میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کی دعاؤں اور بد دعاؤں سے برپا نہیں ہوئی بلکہ اس کی وجوہات خالص عمرانی اخلاقی اور معاشی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کے جواب میں معاصر الفضل نے تحکمانہ انداز میں

دعاؤں کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے غیر مبایعین کی ناواقفیت،

کے عنوان سے ایک مضمون لکھا۔ جس کا جواب پیغام صلح مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء میں دے دیا گیا معاصر الفضل کا جواب دلائل کے لحاظ سے بالکل تشنہ تھا، غالباً اس کی فرومائیگی کو محسوس کرتے ہوئے جناب میاں صاحب (محمود احمد) نے ایک طویل ہمارے اس مضمون کے متعلق دیا جو الفضل اورسن رائز میں چھپ چکا ہے

لیکن جناب میاں صاحب نے بھی ہمارے اصل سوال کو چھوا تک نہیں، بلکہ سارا زور اس بات پر صرف کیا ہے کہ جماعت لاہور کے افراد دعاؤں کی قبولیت کے قائل نہیں ہیں۔

یہ درست نہیں ہے۔ ہم، خداوندتعالی کے فضل و کرم سے دعاؤں کی قبولیت کے قائل ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ خداوندتعالی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ہمارا یقین محکم ہے کہ خداوندتعالی نے حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو سنا۔

ہمیں جو اعتراض تھا وہ جناب میاں (محمود) صاحب کی تحدی پر تھا۔ جناب میاں صاحب نے اپنی تقریر میں کہا تھا:

مجھے یقین کامل ہے کہ اگر یہ انگریز سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دعا کی درخواست کریں تو اللہ تعالی ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا لیکن ابھی انہیں اپنی طاقت پر بہت گھمنڈ ہے اوران کے لئے یہ ماننا سخت مشکل ہے کہ قادیان میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی کی دعا سے ہٹلر کی فوجیں بھاگ سکتی ہیں۔

ہم نے اس تحدی پر اعتراض کیا تھا۔ کیونکہ یہ تحدی خلاف اصول تھی جو دعاؤں کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے قائم کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے نزدیک سوائے ان دعاؤں کے جو فرض اور عبادت میں شامل ہیں ضروری نہیں کہ اللہ تعالی سب دعاؤں کو قبول کرے۔ یہ اس کی مرضی ہے چاہے تو قبول کرے اور چاہے تو رد کر دے۔

سو ایک مٹی کا بنا ہوا ضعیف اور عام انسان اپنی کسی خاص دعا کے متعلق اپنی طرف سے تحدی نہیں کر سکتا کہ وہ دعا یقیناً قبول ہوگی۔ ہاں اگر یہ وثوق مشیت الٰہی سے مشروط ہو تو ایک علیحدہ بات ہے۔ اس صورت میں وہ وثوق بھی خدا تعالی کی مشیت میں شامل ہوتا ہے ورنہ اس کے علاوہ جو شخص بھی تحدی کرے گا وہ شرک فی التوحید کا مرتکب ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی دعا کی قبولیت کے متعلق کون شخص دعوی کرسکتا ہے دعاؤں کے متعلق تو بعض دفعہ انبیاء کو بھی زجروتوبیخ کردی جاتی ہے اور جناب میاں صاحب تو عام انسانوں کی صف میں ہیں..

(پیغام صلح لاہور ۲۱ جولائی ۱۹۴۰ء ص۴)

حکیم عبدالعزیز احمدی نے مذکورہ بالا مضمون میں جن الزامات کی طرف اشارہ کیا کہ جو آئے دن مرزا محمود احمد صاحب کی ذات پر لگ رہے تھے، ان الزامات کا ذکر قادیانی پریس میں کئی بار ہوا ہے۔ اخبار پیغام صلح لاہور میں ۱۹۲۹ء کے ایک شمارے میں ذیل کا مضمون ہوا:

<u>نادان مرید</u>

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء میں اللہ دتا صاحب جالندھری سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام کا حسب ذیل استفتاء شائع ہوا ہے:

الف نے ب پر الزام زنا لگایا مگر چار گواہ پیش نہیں کرتا بلکہ اس سے عاجزی کا اقرار پیش کر کے شریعت کے اس حکم کو ناممکن العمل قرار دیتا ہے۔ اور ب سے مطالبہ حلف کرتا ہے بلکہ اس کو مباہلہ کی دعوت دیتا ہے۔ ب مطالبہ حلف اور مباہلہ کو اس باب میں نا جائز قرار دیتا ہے از روئے شریعت اسلامیہ حقیقت اور اصلیت کیا ہے۔

اسی اخبار میں مذکورہ بالا سوال کے متعلق یہ فتوی درج کیا گیا ہے

الزام زنا کا ثبوت بے شک چار شاہدوں سے ہوتا ہے۔ اگر الزام لگانے والا شہادت مکمل پیش نہ کر سکے تو ملزم کا حق ہے کہ اس پر دعوی ہتک کر کے سزا دلائے مگر یہ دونوں صورتیں عدالت کے متعلق ہیں۔ یعنی گواہوں کا لینا یا دعوی کا سننا۔ قاضی وحاکم کا یہ کام ہے۔ اگر حکومت تک یہ معاملہ نہیں گیا تو ملزم کو چاہیے کہ جو الزام لگانے سے اس کی نسبت لوگوں کے دلوں میں بدگمانی پیدا ہوگئی ہے یا ہونے کا احتمال ہے، اس کو بحکم حدیث اتقوا مواضع التھم حلف اٹھا کر یا مباہلہ کرنے سے دور کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت ﷺ اعتکاف میں تھے آپ کی بیوی صفیہؓ ملنے آئیں آپ ان کو رخصت کرنے کے لئے دروازہ مسجد تک تشریف لے گئے۔ دونوں میاں بیوی دروازہ پر کھڑے تھے اتنے میں دو شخص سامنے سے گذرے حضور نے فرمایا علی ر سلکما (ٹھہرو) ٹھہرا کر فرمایا کہ یہ صفیہ میری بیوی ہے۔ انہوں نے عرض کیا کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور ہم میں سے کوئی بدگمان ہوسکتا تھا؟ فرمایا شیطان انسان کے خون میں جاری ہوکر اثر کر جاتا ہے۔آج نہیں تو کل بدگمانی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔،

ہمیں تعجب ہے کہ جن لوگوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے انہی سے فتویٰ بھی طلب کیا جاتا ہے۔جھگڑا تو تھا میاں صاحب اور ان مریدوں کے درمیان تھا کہ مرید ان پر کچھ الزام لگاتے تھے اور میاں صاحب سے مطالبہ حلف کرتے تھے اور اس مطالبہ حلف اور مباہلہ کی تائید میں حضرت مسیح موعود کی بعض تحریروں کو پیش کرتے تھے۔مگر اس جھگڑے میں قادیانی مولوی فاضل صاحب کا حضرت صاحب کو چھوڑ کر ان علماء کی طرف رجوع کرنا جن کو وہ دائرہ اسلام میں داخل نہیں سمجھتے الغریق یتثبت بالحشیش کا مصداق ہے یعنی ڈوبتا ہوا آدمی تنکوں کا سہارا پکڑتا ہے

رجوع کرنا چاہیے تھا قرآن شریف کی طرف جہاں شہادت کے نہ ہونے کی صورت میں میاں بیوی کے لئے اگر ان میں سے ایک دوسرے پر الزام دے قسم کھانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یا حدیث کی طرف رجوع ہونا۔ یا بالآخر حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی طرف۔مگر ان سب کو چھوڑ کر ان علماء کی طرف رجوع کرنا جن کو عقیدۃً کافر سمجھا جاتا ہے شائد صرف اسی غرض سے تھا کہ اگر وہاں سے فتویٰ مل جائے کہ ایسے حالات میں حلف اٹھانا خلاف شریعت ہے تو اسی کا سہارا لیا جائے۔میاں صاحب کو چاہیے کہ ایسی مذموم حرکات سے اپنے مریدوں کو روکیں جو واقعی ان کے نادان دوست معلوم ہوتے ہیں۔

(پیغام صلح لاہور ۳۰۔اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۲۷ ص ۲)

اسی طرح ۱۹۴۲ء کے پیغام صلح کے ایک شمارے میں مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کی تحریر شائع ہوئی جس کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

میاں محمود احمد صاحب قادیانی پر الزامات کے متعلق ہمارا طریق عمل

فرقان جولائی ۱۹۴۲ء میں جناب چوہدری محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ ای اے سی کا بیان کہ

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور اس کے ساتھیوں کے الزامات محض جھوٹ ہیں

کے عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے۔ اس کا ایک کٹنگ میرے پاس کسی دوست نے جواب کے لئے بھیجا ہے۔اگر مضمون کو چوہدری صاحب کے بیان تک محدود رکھا جاتا تو مجھے قطعاً ضرورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ تھی کہ اس معاملہ میں کچھ لکھتا مگر مجھے خواہ مخواہ درمیان میں لا کر اس مضمون میں یہ لکھا گیا ہے کہ میں ان الزامات کو غلط بھی قرار دیتا ہوں جو جناب میاں (محمود احمد) صاحب کے مرید... ان پر لگاتے ہیں اور ان کی تشہیر میں مدد دیتا ہوں حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔

میاں (محمود احمد) صاحب کے نادان دوست ان الزامات کی تشہیر خود کر رہے ہیں اور پھر الزام دوسروں پر دیتے ہیں۔ ایسے ناپاک الزامات کے معاملہ میں جن کے لگانے والے میاں صاحب کے اپنے مخلص مرید ہیں جس قدر خاموشی اختیار کی جاتی بہتر تھا اگر اس میں کوئی بولنے کا حق رکھتا تھا تو وہ خود میاں (محمود احمد) صاحب تھے اور ان کے لئے دو موقعے ایسے آئے تھے کہ وہ پبلک کو مطمئن کر سکتے تھے۔

پہلا موقع وہ تھا جب مولوی عبدالکریم مباہلہ والے نے میاں صاحب سے ان الزامات پر مباہلہ کرنا چاہا تھا اگر وہ اس کو منظور کر لیتے تو ان الزامات کے سچا یا جھوٹا ہونے کا فیصلہ ہو جاتا مگر قادیان کی منطق عجیب ہے میاں صاحب نے فرمایا کہ میں اس بات پر مباہلہ کرنے کو تیار ہوں کہ زنا کے الزام پر مباہلہ کرنا جائز ہے یا نہ، مگر اس بات پر مباہلہ کرنے کے لئے تیار نہیں کہ مجھ پر زنا کا الزام سچا ہے یا جھوٹا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کی صاف تحریر موجود ہے کہ زنا کے الزام پر مباہلہ ہوسکتا ہے۔ جناب میاں صاحب نے اس معاملہ میں حضرت مسیح موعود کے جواز مباہلہ کے فیصلہ کے ہوتے ہوئے مباہلہ سے انکار کر کے کوئی اچھا اثر پبلک پر پیدا نہیں کیا۔

اس پر کچھ عرصہ گذر گیا تو ایک جماعت مخلصین کی قادیان سے اٹھی جس نے اسی قسم کے بلکہ اس سے بھی بدتر الزامات کے متعلق تحقیقات کا مطالبہ کیا اور اپنی ہی جماعت کے کمیشن کے سامنے اپنا ثبوت پیش کرنے کے لئے میاں صاحب سے درخواست کی۔

یہ بات کس قدر معقول تھی مگر میاں (محمود احمد) صاحب نے اس مطالبہ کو بھی منظور نہ کیا اور تحقیقات کے ذریعہ سے بھی اصل حقیقت کو ظاہر نہ ہونے دیا۔

ایک پیغمبر حضرت یوسفؑ پر جھوٹا الزام لگتا ہے تو وہ قید خانہ سے نکلنے سے انکار کرتے ہیں جب تک کہ ان پر الزام کی تحقیقات نہ ہو جائے۔ اور وہ تحقیقات بھی ایک غیر بادشاہ کے ذریعہ کرائی اور جھوٹ کا جھوٹ ہونا ظاہر ہوگیا۔ مگر میاں صاحب نے خود اپنی جماعت کے کمیشن کے سامنے بھی تحقیقات سے انکار کر دیا۔ مریدوں کا سوال نہیں دنیا اس سے کیا نتیجہ نکالے گی؟ تو میاں صاحب کے مریدوں نے اب ان الزامات جھوٹا ثابت کرنے کے لئے جنہیں خود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میاں صاحب جھوٹا ثابت کرنے کی جرأت نہیں رکھتے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ لوگوں کے پاس دوڑے پھرتے ہیں کہ تم ان الزامات کو غلط سمجھتے ہو یا صحیح اور کیا تم خیال کرتے ہو کہ میاں صاحب (مرزا محمود احمد) سے ایسے ناکردنی افعال سرزد ہوئے ہوں گے۔ اگر کہیں بیس میں سے ایک نے کہہ دیا کہ نہیں، تو بس اسی کو لے دوڑے کہ دیکھو یہ ثابت ہو گیا کہ میاں صاحب (مرزا محمود احمد) پر یہ الزامات غلط ہیں اور باقی انیس کا نام نہ لیں گے۔

یہ مریدوں نے نرالا طریق پیر کی بریت کا اختیار کیا ہے۔ کسی ایسے مرید سے ہی دریافت کر لیتے جو جج ہو یا جج رہ چکا ہو کہ کیا اس طریق سے کبھی کسی ملزم کی بریت ثابت ہو گئی ہے کہ ملزم خود تو کہے کہ میں نہ الزامات کا جواب دوں گا، نہ بریت کا ثبوت پیش کروں گا، نہ تحقیقات ہونے دوں گا، نہ بالمقابل حلف اٹھاؤں گا، اور ایک تیسرا شخص عدالت میں آ کر کہہ دے کہ میں ان الزامات کو غلط سمجھتا ہوں کیونکہ یہ شخص ایک بڑا لیڈر ہے، اور اس بلند مقام کے لحاظ سے اس سے یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ ایسے افعال کا ارتکاب کرے۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا بیان جسے بڑے فخر سے شائع کیا گیا ہے وہ کیا ہے؟ صرف اس قدر کہ میاں صاحب (مرزا محمود احمد)، حضرت مسیح موعود کے فرزند ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ایسا کام نہیں کیا۔

مگر کیا نیکوں کے فرزندوں کے برا کام کرنے کی کوئی مثال نہیں؟

یا یہ کہ میاں صاحب (مرزا محمود احمد) چونکہ قادیان میں رہتے ہیں جہاں حضرت مسیح موعود رہتے تھے اسلئے انہوں نے ایسا کام نہیں کیا،

تو کیا صلحاء کے رہنے کے مقامات پر اور اچھے لوگوں کی گدیوں پر زنا اور شراب خوری اور طرح طرح کی بدکاریاں نہیں ہوتیں؟

یا یہ کہ میاں صاحب (مرزا محمود احمد) چار بیویوں کے خاوند ہیں، اسلئے ان کے نزدیک وہ زنا کا ارتکاب نہیں کر سکتے۔ حالانکہ نہ کسی کا مجرد ہونا اس کی زنا کاری کی دلیل ہے، نہ کسی کا چار چھوڑ چار سو بیویوں کا خاوند ہونا اس کی پاک بازی کی شہادت ہے۔

اگر میاں صاحب کے مرید دنیا کو ان الزامات کے جھوٹا ہونا کا قائل کرنا چاہتے ہیں تو اس کی اب بھی وہی دو سیدھی راہیں ہیں۔ وہ میاں صاحب کو تیار کریں کہ الزام لگانے والوں کے مقابلہ پر مباہلہ کریں یا جس طرح شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری نے کہا ہے اپنی جماعت کا ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمیشن مقرر کر کے ان الزام لگانے والوں کو موقعہ دیں کہ وہ اپنے ثبوت ان الزامات کی تائید میں پیش کریں اور میاں صاحب (مرزا محمود احمد) ان کا جواب دیں....

ہم نے تو انتہائی شرافت سے کام لیا۔کبھی ان گندے الزامات سے بھری ہوئی تحریروں کو شائع نہیں کیا جو میاں صاحب کے مریدوں نے شائع کیں۔کبھی ان گندے الزامات سے بھرے ہوئے بیانات کا نام نہیں لیا، جو ایک کثیر تعداد میں ہمارے پاس موجود ہیں۔اور یہ باوجود اس کے کہ میاں صاحب نے ہمارے خلاف جو کچھ مل سکا ہے اسے شائع کرنے پر اپنے اخباروں کی پیٹھ ٹھونکی۔ میں تو ان باتوں کو لکھنا بھی نہ چاہتا تھا مگر میں مجبور ہوں کہ جب میرے متعلق غلط بیانی کی جائے تو اسکی تردید کروں۔

اب میاں (مرزا محمود احمد) صاحب کا اختیار ہے کہ اپنے مریدوں کو سمجھائیں یا نہ سمجھائیں کہ ناپاک الزامات کی تشہیر کا موجب وہ خود ہیں۔ خاکسار محمد علی۔ ڈلہوزی۔ ۲۹ جولائی ۱۹۴۲ء

(پیغام صلح ۲۹ جولائی ۱۹۴۲ء مطابق ۱۴ رجب ۱۳۶۱ھ جلد ۳۰ نمبر ۳۱)

اور پیغام صلح کے ۱۹۴۷ء کے ایک شمارے میں ذیل کی تحریر شائع ہوئی:

قاضی کا جرم:

جناب میاں محمود احمد صاحب اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۴ فروری (مندرجہ الفضل ۲۱ فروری) میں ارشاد فرماتے ہیں:

شریعت کہتی ہے کہ بدکاری کے جب تک چار گواہ نہ ہوں اس وقت تک ان کی گواہی قبول نہ کی جائے۔لیکن کسی موقعہ پر کوئی شخص اکیلا گواہ ہے اور معاملہ کسی طرح قاضی کے پاس پہنچتا ہے اور قاضی اس کو گواہی کے لئے بلاتا ہے تو وہ قاضی کو کہہ سکتا ہے کہ میں نے دیکھا یا نہیں دیکھا اس کا سوال نہیں لیکن آپ کو گواہی لینے کا حق نہیں جب تک چار گواہ نہ ہوں۔

غرض اس جرم میں شریعت قاضی کو مجرم ٹھہراتی ہے کہ اس نے اس سے شہادت کیوں طلب کی اور اس شخص نے شریعت کی ہتک نہیں کی بلکہ قاضی نے شریعت کی ہتک کی ہے کہ صرف ایک آدمی سے گواہی مانگی۔،

معلوم نہیں یہ کون سی شریعت ہے جو ایک سچی گواہی طلب کرنے پر قاضی کو مجرم ٹھہراتی ہے۔ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الگ بات ہے کہ گواہ کافی نہ ہونے یا مقدمہ کا ثبوت بہم نہ پہنچنے کی وجہ سے قاضی مقدمہ کو خارج کردے۔لیکن گواہی لینے کو شریعت کی ہتک قرار دینا اور قاضی کو مجرم ٹھہرانا جناب میاں (محمود احمد) صاحب ہی کی انوکھی اختراع ہے۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی غور طلب ہے کہ اگر ایک ہی شخص کی بدکاری کے مختلف واقعات کے ایک ایک یا دو دو گواہ ہوں، جن سب کی مجموعی تعداد چار یا ان سے کہیں زیادہ ہو جائے، تو کیا ایسی صورت میں بھی ان سے گواہی طلب کرنے پر قاضی ہی کو مجرم ٹھہرایا جائے گا، اور بدکاری کا مرتکب بری قرار دیا جائے گا۔ بینوا و توجروا (پیغام صلح لاہور ۱۹ مارچ ۱۹۴۷ء ص ۴)

قادیانی اور مباہلہ

بما قدّمت ایدیھم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے اپنے مخالفوں کو مباہلے کا حربہ دکھا کر دھمکایا تھا، لیکن اللہ کا ایک بندہ (صوفی عبدالحق غزنوی امرتسری) اس حربے سے نہ ڈر کر سامنے آیا، اور عیدگاہ امرتسر میں مرزا صاحب قادیانی سے مباہلہ کیا۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد صاحب، صوفی عبدالحق صاحب کے سامنے وفات پا گئے اور صوفی عبدالحق ان کے بعد سات سال تک زندہ رہے۔

یہ مباہلہ ..۱۸۹۳ء میں ہوا تھا اور اس سے پندرہ ماہ بعد مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی متعلقہ آتھم (عیسائی مناظر) جھوٹی نکلنے پر چاروں طرف سے مرزا صاحب پر حملوں کی بوچھاڑ ہونے لگی، اور بقول مرزا صاحب مباہلہ مذکور پر سوا سال گذر چکا تھا اس موقع پر صوفی عبدالحق غزنوی نے اشتہار دیا جس میں اپنی فتح اور قادیانی کی شکست ظاہر کرنے کو یہ شعر لکھا:

مدد ہے مباہل کو یہ آسمانی
ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۹۶ء میں کتاب انجام آتھم لکھی اس میں چند علماء کو مباہلہ کی دعوت دی مگر جوں ہی کوئی عالم آمادگی ظاہر کرتا، آپ پھسل جاتے اور کوئی نہ کوئی بہانہ پیش کر کے مباہلہ کوٹال دیتے۔ چنانچہ میرے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کو جب خبر ملی کہ میں ان سے مباہلہ کے لئے تیار ہوں تو جھٹ یہ کہہ دیا کہ

> ہم مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ اس وقت کریں گے جب ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے گی اور ہم وہ کتاب مولوی صاحب کو بھیج دیں گے۔ اگر مولوی صاحب ہمارے دلائل پڑھ کر بھی کہیں گے کہ میری تسلی نہیں ہوئی تو پھر ہم ان کی درخواست پر ان کے ساتھ مباہلہ بھی کر لیں گے
>
> (اخبار الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

حاشیہ نشینان دربار مصر نے اس جواب کی بڑی تحسین کی۔ لیکن جب ۱۵ مئی کو کتاب چھپ کر شائع ہوگئی مگر میرے پاس نہ پہنچی تو میں نے طلب کی۔ مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے اس کا جواب آیا کہ اب مباہلہ کی حاجت نہیں رہی کیونکہ ہم تمہارے حق میں دعا فیصلہ کر چکے ہیں۔ یہی معنی ہیں اس شعر کے:

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

جب بڑے میاں کی جرأت کا یہ حال ہے، تو چھوٹے میاں (مرزا محمود احمد) کی ہمت کا اندازہ کرنا بالکل آسان ہے۔

قصر خلافت قادیان کے دربان اخبار فاروق نے اپنی ۲۸ مئی ۱۹۴۰ء کی اشاعت میں مجھے مباہلے کا چیلنج دیا تھا۔ جس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۱ جون ۱۹۴۰ء میں قبولیت کے الفاظ میں دیا گیا جو ناظرین کی نظر سے گزرا ہو گا۔ یہ جواب کیسا صاف مدلل اور معقول تھا، مگر قادیانی اور معقول پسندی

ضدّان مفترقان ای تفرق

ہم نے سمجھا تھا کہ عنقریب مباہلہ ہو جانے کے بعد قادیانیوں کا یہ ارمان بھی نکل جائے گا۔ گو ہم جانتے تھے کہ جو لوگ خدائی فیصلہ سے بھی ہدایت یاب نہیں ہوئے ان کو کوئی چیز رہنمائی نہیں کر سکتی، کیونکہ ان کی حالت وہی ہو جاتی ہے جس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بانی فطرت ان الفاظ میں بتاتا ہے

ان یّروا سبیل الر شد لا یتّخذوہ سبیلا (الاعراف:١٤٦)۔

مباہلہ مذکورہ پرہماری آمادگی دیکھ کراخبار فاروق قادیان نے وہی راہ اختیار کی جو بڑے میاں (مرزا غلام احمد قادیانی) نے کی تھی۔یعنی لکھ دیا کہ مباہلہ کی وہ تمام شرائط تسلیم کرو جو ہم نے خواجہ حسن نظامی دہلوی اور سید محمد شریف گھڑیالوی، علمائے دیو بند اور مجلس احرار کے سامنے پیش کی تھیں۔

قادیانی دوستو! غور سے سنو۔ ہمارا تمہارا معاملہ خاص ہے جس میں (دہلوی ہو، یا گھڑیالوی، احرار ہوں یا ابرار) کوئی بھی ہمارا شریک نہیں ہے کیونکہ ہم یوسف کے خریدار اس وقت سے ہیں جب کہ وہ ابھی مصر میں بھی نہیں آیا تھا۔اگر نہ سمجھے ہوں تو سنو ہم یہ مضمون ایک شعر کی صورت میں تم کو سمجھاتے ہیں

ہم سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

آئندہ ایسی غلطی کا ارتکاب کبھی نہ کرنا کہ ہمیں کسی اور کے فعل کا پابند بناؤ۔

سنو ہم تینوں (میں، مرزا کلاں، اور مرزا خرد) میں جو نسبت ہے وہ کسی اور میں نہیں ہے۔اس مباہلہ کے لئے آپ مرزا صاحب خرد (مرزا محمود احمد) کو امرتسر کی عیدگاہ متصل کمپنی باغ میں لے آیئے جہاں مرزا صاحب کلاں نے مباہلہ کیا تھا اور میں بھی وہاں پہنچ جاؤنگا۔

حسب ارشاد مرزا صاحب کلاں مندرجہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ہم خلیفہ صاحب کے ساتھ مباہلہ کریں گے چلے آؤ۔ ورنہ:

خاموش کہ ایں شور وفغان چیزے نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اگست ۱۹۴۰ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۴۰ ص ۵)

ایک سوال کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک صاحب مولوی فضل صاحب چنگا بنگیال ضلع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راولپنڈی، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید تھے۔ آپ مرزا صاحب کی ارادت میں یہاں تک ترقی کر گئے تھے کہ مدعی الہام بن کر پیش گوئیاں کرتے تھے۔ آخری عمر میں آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ارادت سے تائب ہوگئے تھے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر میں کبھی کبھی تفریح کے طور پر ان کے الہام شائع ہوتے تھے۔ چنانچہ اہل حدیث ۲۸ جون ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں بھی ان کا ایک الہام شائع ہوا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

> ۳۔ جون ۱۹۳۱ء کو خدا تعالی نے عربی ممالک کے متعلق ایک قافیہ دار فقرہ میں یہ خبر فرمائی۔ یہ آئندہ کے لئے خبر ہے کہ، عربی دنیا مٹ جائے گی دیکھ لینا دوستو!
>
> مورخہ ۶ جون کو میں نے خدا تعالی کے حضور میں یہ عرض کی کہ آیا یہ قومیں اسلام کی طرف آئیں گی یا نہیں؟
>
> اور پھر عرض کی گئی کہ ان کو اسلام میں لانے کی کتنی مہلت عطا فرمائی گئی؟
>
> اس کا جواب خدا تعالی نے عربی زبان کے لہجہ میں بالفاظ ذیل مرحمت فرمایا عشرين سنة یعنی بیس سال کے عرصہ کے اندر اسلام میں آ گئے تو یہ ممالک بچ جائیں گے ورنہ فنا کئے جائیں گے۔ پہاڑ اڑیں گے اور سمندر اچھل پڑے گا۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۳۵ء ص ۴)

اس اقتباس کی بنا پر ایک صاحب نے یہ سوال بغرض جواب بھیجا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

> پرچہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳۵ء میں مولوی فضل احمد کی پیش گوئی لکھی ہے۔ اب جب کہ یورپ میں جنگ چھڑی ہوئی ہے اور وہ پیش گوئی قریب قریب عمل میں آرہی ہے آپ کا کیا خیال ہے۔
>
> مدیر کاشف از علی گڈھ

ہم نے پرچہ مذکورہ کی عبارت ساری نقل کر دی ہے تاکہ جواب سمجھنے میں آسانی ہو۔

پیش گوئی مذکورہ کا مضمون صاف ہے کہ اس کی تاریخ اشاعت ۳ جون ۱۹۳۱ء سے بیس سال بعد یعنی ۳ جون ۱۹۵۱ء تک یورپ کو مشرف باسلام ہونے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہلت دی گئی ہے۔ اس عرصہ میں اہل یورپ اگر مسلمان ہو گئے تو بچ رہیں گے، ورنہ تباہ کئے جائیں گے۔

موجودہ جنگ کو اس سے کیا تعلق؟

ہماری سمجھ تو یہ رہنمائی کرتی ہے کہ یہ جنگ اس پیش گوئی کی تردید کر رہی ہے۔ ایک تو اس لئے کہ موجودہ جنگ بیس سالہ مہلت گزرنے سے پہلے آ گئی ہے، دوسرے اس لئے کہ یورپ میں اسلام کی تبلیغ اور اس کی تکذیب کا قابل ذکر سلسلہ شروع ہی نہیں ہوا۔ نہ وہاں تبلیغ ہوئی نہ تصدیق یا تکذیب۔ بہر حال یہ گونگے کی بولی ہے جسے گونگے کی ماں ہی سمجھ سکتی ہے۔

مولوی صاحب اگر قادیانی ارادت سے تائب ہو کر نہ مرے ہوتے، تو ہم ان کی پیش گوئی پر یہ شعر پڑھ دینا کافی سمجھتے:

بک گیا ہے جنوں میں کیا کیا
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اگست ۱۹۴۰ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۴۰ ص ۶)

سید احمد شہید، قادیانی کے مقدمۃ الجیش تھے؟

جناب شاہ محمد ہادی عطا سلونی، رائے بریلی سے لکھتے ہیں:

نئی کتابوں پر تبصرہ کرنا ایک بہت ہی مفید اور عمدہ کام ہے۔ آج کل کے تمام علمی پرچے قریب قریب یہ کام انجام دیتے ہیں۔

مارچ ۱۹۳۹ء میں ہندوستان کی سب سے بڑی تحریک جہاد کے ہیرو حضرت سید احمد شہید کی سیرت شائع ہوئی ہے۔ بہت سے رسالوں نے اس پر تبصرہ کیا اور ریویو لکھے۔ لیکن جون ۱۹۴۰ء کے ریویو آف ریلی جنز میں کتاب مذکور پر تبصرہ کی سرخی پڑھ کر مجھے بڑی مسرت ہوئی کہ خلاف امید اس رسالہ میں ایسی بات نظر آئی۔

میں نے نہایت شوق سے اس کو پڑھنا شروع کیا مگر قریب ڈیڑھ صفحہ پڑھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد میری حیرت کی کوئی انتہاء نہ رہی جب میں نے فاضل اڈیٹر کے یہ الفاظ سید احمد صاحب کے متعلق پڑھے کہ:

آپ (سید احمد صاحب بریلوی) آنحضرتﷺ کے اس ظل کامل کے ارہاص (پہلے آکر ظہور کی خبر دینے والے) تھے جس کو مسیح اور مہدی کا نام پا کر چودھویں صدی میں اسلام کو از سرِ نو زندہ کرنا تھا۔ جس طرح حضرت یحیٰ، حضرت مسیح کا راستہ صاف کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے، سید احمد رائے بریلوی نے احمد قادیانی کا راستہ صاف کیا۔،

آگے چل کر فرماتے ہیں:

آپ نے (یعنی سید احمد) نے اس حیات مستعار کے ۴۵ سالوں میں صدیوں کا کام کیا۔ شائد اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مستقبل قریب ہی میں ایک عظیم الشان مصلح کے ذریعہ ایک نئے نظام عالم کے قیام کا ارادہ فرما چکا تھا آپ کی تحریک کامیاب نہ ہوئی لیکن اس مصلح اعظم کے راستہ کو صاف کرنے کا کام باحسن وجوہ آپ سرانجام دے گئے۔

اوپر کے الفاظ پڑھنے کے بعد مجھے یہ راز معلوم ہوا کہ کیوں اس رسالہ میں اس کتاب پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ ساون کے اندھے کو ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے ہمارے مخاطب کو ہر جگہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت کا کرشمہ دکھائی دیتا ہے، اور ان کا جلوہ نظر آتا ہے۔ غور کرنے کی بات ہے اور ٹھنڈے دل سے سوچنے کا مقام ہے کہ کیا واقعی ایسا ہے؟

جن لوگوں نے سید احمد صاحب بریلوی کی سیرت پڑھی ہے اور جو ان کے حالات سے کچھ بھی واقف ہیں، وہی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس قدر صریح کذب اور بہتان ہے۔ اللہ اکبر! سید صاحب کی ذات گرامی اور مرزا صاحب قادیانی کی مقدمۃ الجیش!

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

دیکھئے یہ کہنا کہ فلاں شخص فلاں کا مقدمۃ الجیش ہے، اس کا یہ مطلب ہے کہ دوسری ذات، جو پہلی سے بلند تر ہے، اس کے مقاصد اور مطالب کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کرنا اور اس کے لئے راستہ ہموار کرنا پہلی ذات کے مدنظر ہوتا ہے اور اسی لئے پہلی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذات دوسری ذات کی پیشین گوئی کرتی ہے۔

حضرت زکریا کو خطاب کر کے حضرت یحیٰ کے متعلق قرآن نے کہا ہے کہ

انّ الله يبشرك بيحى مصدقاً بكلمة من الله (آل عمران:۳۹)

(بے شک اللہ تجھے یحیٰ کی بشارت دیتا ہے جو تصدیق کرنے والا ہے اللہ کے کلمہ کی (مسیح کی)

معتبر اور مشہور تفسیروں میں اس کی تفسیر یہ ہے کہ حضرت یحیٰ پیدا ہو کر کہیں گے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے سچے اور برگزیدہ پیغمبر ہیں۔

اس طرح حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا

انّی رسول الله اليكم مصدقا لما بين يدى من التوارة و مبشراً برسول يا تى من بعدى اسمه احمد۔

(بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں تصدیق کرتا ہوں تورات کی اور خوش خبری دیتا ہوں اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی جس کا نام احمد ہوگا)۔(سورۃ صف۔ع۱)

اوپر کی دو آیتوں کے نقل کرنے سے میرا مقصود قرآن سے یہ ثابت کرنا تھا کہ وہ بزرگ ہستی جس کے پہلے کوئی ہستی اس کے مقدمۃ الجیش کی صورت میں ہوتی ہے تو وہ ضرور اس کے متعلق پیش گوئی کرتی ہے اور اس عظیم الشان ہستی کے آنے کی خبر مخلوق کو کر دیتی ہے جو اس کے بعد آنے والی ہے۔

لیکن پوری سیرت سید احمد پڑھ ڈالئے کہیں پر آپ کو یہ نہ ملے گا کہ انہوں نے اپنی ۴۶ سال کی عمر میں کچھ بھی جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق فرمایا ہو۔ ان کے ایک دو نہیں، لاکھوں مرید تھے۔ کیا کسی نے ان سے کبھی کسی زمانہ میں یہ بات نقل کی؟ کیا سید احمد پر یہ صریح بہتان نہیں ہے؟

اب دوسری حیثیت سے دیکھئے۔ سید احمد صاحب بریلوی نے اسلامی عقاید کی اصلاح کی۔ ان کی تحریک مسلمانان ہند کی ایک عظیم الشان اصلاحی تحریک تھی۔ یہ تحریک خود اڈیٹر ریویو کے خیال کے مطابق:

ایک طرف کفر اور بے دینی کی قوتوں کے خلاف جہاد تھی اور دوسری طرف فسق جہالت بداعمالی فواحش اور دین سے بے رغبتی کے خلاف اعلان جنگ تھی سیرت پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہو جاتا ہے کہ جہاں جہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سید صاحب تشریف لے گئے جہالت بے ایمانی اور فسوق کے قلعے مسمار ہو
گئے اور خلوص للّٰہیت اتحاد اور تنظیم کی رفیع الشان عمارتیں قائم ہوگئیں۔

ان کی تحریک نے مذہبی علمی اخلاقی سیاسی اور معاشرتی غرض ہر قسم کا فائدہ پہنچایا مگر مرزا صاحب کی تحریک پر نظر ڈالئے دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

علاوہ اس عقیدہ کے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے مخصوص ہے (یعنی ختم نبوت کا مسئلہ) دوسرے تمام عقاید میں بڑا فرق ہے۔ ختم نبوت کا مسئلہ ایک مستقل بحث الگ ہے، اس کو چھوڑ کر ضمنی اور سرسری طور پر دیکھئے کہ سید احمد صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں کیا نسبت ہے۔

جہاد ہی کو لیجئے۔ سید احمد صاحب کی زندگی کا مقصد ان کی ہستی کا خلاصہ اور ان کے وجود کی غرض و غایت جہاد تھی۔ یہاں جہاد سرے سے مفقود بلکہ منسوخ ہے۔ سید صاحب نے جہاد کرتے کرتے اپنی جان تک قربان کر دی، یہاں عمر بھر عیش میں گذری اور جہاد ایک بغاوت متصور ہوتا رہا۔ جو جد و جہد سید احمد شہید صاحب نے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کی کیا اس کا عشر عشیر بھی آنحضرت ﷺ کے اس ظل کامل نے انجام دیا جس کا ارہاص سید احمد کو کہا گیا ہے: ببیں تفاوت راہ از کجا تا بہ کجا

سید احمد صاحب کی ذات وہ ذات تھی جس نے مسلمانوں کو احساس زیاں کرا کر ان کا لہو گرما دیا، اور فقر کی سان چڑھا کر انہیں تلوار کر دیا۔ پھر بھلا ان کو اس ذات سے کیا مناسبت ہوسکتی ہے جس کی امامت ملت بیضا کے لئے فتنہ ہو اور جو مسلمانوں کو سلاطین کا پرستار کرنے کی کوشش کرے۔ اس بعد المشرقین کے ہوتے ہوئے اڈیٹر صاحب ریویو کو کچھ زیب نہیں دیتا کہ وہ یہ الفاظ لکھیں کہ:

سید احمد بریلوی نے احمد قادیانی کا راستہ صاف کیا۔،

کہاں سید احمد بریلوی اور کہاں مرزا صاحب قادیانی۔

سید احمد رائے بریلوی وہ ہیں جنھوں نے اپنی عظیم الشان اصلاحی تحریک سے ملک میں ایک ہیجان برپا کر دیا تھا۔ ہر طرف ان کی بدولت اصلاح نفس اور تزکیہ باطن کی کوششیں جاری تھیں۔ ان کے اثر سے تقوی اور پرہیز گاری کا ملک بھر میں دور دورہ تھا۔ انہوں نے اسلام کی خاطر مسلمانوں کی خاطر اور حق کی خاطر اپنی جان قربان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کے ہمیں بہت بڑا درس حریت دیا ہے۔

ایک منصف مزاج انسان ایک ہی نظر میں سید احمد صاحب اور مرزا صاحب قادیانی کا فرق جان سکتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ سید احمد صاحب بریلوی سے مرزا غلام احمد صاحب کو کوئی نسبت ہی نہیں۔اگر ہے تو نسبت تبائن ہے۔

سید احمد بریلوی کا ہر خادم اسلام کا سپاہی اور مذہب کی عزت کا حامل تھا۔ان کے ہر مرید نے مسلمانوں کی اصلاح میں بہت بڑا کام کیا ہے۔جہاں جہاں بھی ان کے مریدوں کے قدم پہنچے وہاں دین داری تقوی اور پرہیزگاری پھیل گئی۔

انہیں بزرگوں کا فیض ہے اور انہیں کی اصلاح کا نتیجہ ہے کہ آج سو برس کے بعد بھی خدا کی عنایت سے مسلمانوں میں اتنا احساس اور اتنی دین داری موجود ہے کہ قادیانیت اپنی پوری طاقت صرف کر دینے کے باوجود بھی زیادہ کامیاب نہیں ہوسکی اور غالباً جب تک جہاں جہاں سید صاحب اور دوسرے بزرگان دین کے فیض کا چشمہ جاری رہے گا مرزائیت اور بے دینی کی وبا آسانی سے نہ پھیل سکے گی،

(مدیر اہل حدیث مع عملہ دفتر سید احمد صاحب مرحوم کے خادموں سے ایک خادم ہے اس کے مقابلہ میں مرزا صاحب کو شکست فاش ہوئی تھی جس پر سارا ملک گواہ ہے۔ثناء اللہ)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۔اگست ۱۹۴۰ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۴۰ ص ۶۔۸)

مسیح قادیانی کی بعثت کا مقصد، اور اس کا حصول

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مباحث میں یہ مبحث اصلی اور فیصلہ کن ہے۔ہم سچ کہتے ہیں کہ فریقین خدا کا خوف دل میں رکھ کر اس مبحث پر خوب غور کریں تو ایک منٹ میں فیصلہ ہوسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوے میں سچے تھے یا جھوٹے۔

قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت جولائی میں ایک مضمون نکلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کی سرخی ہے:

مسیح موعود کی بعثت کا مقصد،

جس کے راقم اور اڈیٹر کو بعد شکر یہ ہم توجہ دلاتے ہیں کہ وہ دل میں خدا کا خوف رکھ کر ہمارے جواب کو اپنے مضمون کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ ریویو کا مضمون حشو و زوائد سے پر ہونے کی وجہ سے بہت طویل ہے ہم اس کو اختصار کے ساتھ ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔ ریویو لکھتا ہے کہ:

خدائے قہار کا غضب بھڑک اٹھا ہے کیونکہ دنیا نے اس کو بھلا دیا ہے۔ اپنے علم وعقل صنعت وحرفت ساز و سامان خودساختہ تہذیب وتمدن کو اپنا خدا بنا لیا..

یورپ والوں نے طاقت واستیلا خودی وانانیت کے راستے میں .. مذہب کو حائل دیکھا تو اس کو اڑا دیا اور ایشیا والوں نے افسانہ خوانی میں وہ لطف پایا کہ افیونیوں کی طرح عمل سے بے نیاز ہوگئے..

یورپ خدا ہی سے بے گانہ ہوگیا اور ایشیا افسانوں میں گم۔ یا جوج ماجوج مست ہاتھیوں کی طرح زنجیریں توڑ کر اٹھ بھاگے..

تمام دنیا پر ایک تاریکی چھائی ہوئی ہے اور تمام قومیں غفلت اور عصیان کے سیلاب میں بہی جارہی ہیں اور چلائے جارہی ہیں کہ کوئی ہادی اور رہنما آئے جو اس ڈوبتی ناؤ کو کنارے لگائے..

جب تاریکی اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے اور پیاس سے دنیا جان بلب ہوتی ہے تو خدائے رحیم سیاہ بادلوں سے انوار رحمت کی بارش کا نزول فرماتا ہے..

مبارک ہو کہ آفتاب مشرق سے نکل آیا اور مغربی افق پر اس کی کرنیں پڑنے لگیں۔ مسلمانوں کو پھر مسلمان کرنے کا وقت آ گیا۔ اس مقصد کے لئے خدا کے فرستادہ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ایک جماعت قائم کر دی اور اس کا نام جماعت احمدیہ رکھا..

(خدا کے اس فرستادہ نے اعلان کیا کہ) اس مطلب کے واسطے خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصلی اسلام پھر دنیا میں قائم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کروں...

المختصر آپ (مرزا قادیانی) کا کام یہ ہے کہ اول تمام قوموں پر اسلام کی سچائی کی حجت پوری کریں۔ دوم اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بے جا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح اور راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھیں۔ سوم، ایمانی نور تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشیں..

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) آئے اور گزر گئے نشانات دکھا گئے اور آئندہ کے لئے پیش گوئیاں بھی کر گئے...

اب بھی کوئی ہے جو قبولیت دعا کا نشان دیکھ کر یقین کی راہوں پر چلے.. ابھی ابھی خدا کی ذات پر یقین دلانے کے لئے اور اپنا خدا کی ذات پر یقین ثابت کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (محمود احمد) نے فرمایا ہے کہ:

مجھے یقین کامل ہے کہا گر یہ (انگریز) سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے جنگ میں فتح یابی کے لئے مجھ سے دعا کی درخواست کریں تو اللہ تعالی ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا...

آپ (مرزا) نے خدا سے خبر پا کر اپنی عمر کے سال بھی بتا دیئے..

پس زمانہ کو ضرورت تھی کہ خدا اور بندے کے درمیان صلح کرائی جائے اور یہ بغیر یقین اور ایمان کے ممکن نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے یہ نعمت دنیا کو بخشی۔ دنیا کو ضرورت تھی کہ لوگ پاک اور صالح ہو جائیں اور یہ خدا پر یقین کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ یقین حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنے سچے متبعین کے اندر پیدا کر دیا...

المختصر احمدیت کی ضرورت اس لئے پیدا ہوئی کہ دنیا کا خدا پر یقین نہیں رہا۔ اس احمدیت کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں خدا کا یقین قائم کر دے جس کا لازمی نتیجہ صلح اور امن ہے اور دنیا میں بادشاہت کا قیام آج کل خدا اور بندوں کے درمیان صلح نہیں رہی قوموں اور قوموں میں دشمنی پیدا ہو گئی ہے اور سوسائٹی کا ایک طبقہ دوسرے سے برسر پیکار ہے اور حکومت اور رعایا کی بن نہیں آتی۔ (ریویو آف ریلی جنز جولائی ۱۹۴۰ء ص ۳۴ تا ۵۵ ملخصاً)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! ہمارا عقیدہ بھی یہی ہے کہ مسیح موعود اسی غرض کے لئے آئیں گے جو غرض مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کی بتائی گئی ہے۔ پس اصولی طور پر تو ہم اور قادیانی گروہ متفق ہیں کہ مسیح موعود کے زمانہ میں بغض وتھاجر اور کینہ وعدات وغیرہ عادات قبیحہ دنیا سے رخصت ہو جائیں گی۔ اس بارے میں حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں : و لتذ هبن الشحناء و البغضاء (مسیح موعود کی آمد کی برکت سے کینے اور عداوتیں ختم ہو جائیں)

لیکن سوال یہ ہے، کیا ایسا ہو گیا ہے؟

مرزائی دوستو! خدارا مثنی اور فرادای اور قائم اور قاعد ہو کر سوچو کہ تمہارے مسیح موعود کی بعثت کی یہ غرض وغایت حاصل ہوگئی؟

کیا مسلمان نیک وصحیح العقیدہ شرک و بدعت سے متنفر ہو کر احکام شرعیہ کے پابند ہو گئے؟

اور دنیا کے دیگر اہل مذاہب خدا پر یقین کامل پیدا کر کے امن وامان سے رہنے لگ گئے؟

اس کے جواب میں میں آپ ہی کا ایک مرقومہ شعر نقل کرتا ہوں جس میں آپ نے موجودہ دنیا کی تہذیب وشائستگی کا نقشہ دکھایا ہے۔ وہ یہ ہے

پردہ تہذیب میں غارت گری آدم کشی
کل روا رکھی تھی تم نے میں روا رکھتا ہوں آج

بلکہ سچ پوچھو تو مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے دنیا کی تہذیب وشائستگی کا جو نقشہ دکھایا ہے وہ اس سے بہت بڑھ کر ہے۔ آپ نے کیا ہی سچ فرمایا ہے

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہے گا کوئی انساں میں عیب
ہو جائیں گے چھل چھلا کر سب عیب ہنر

میں اس بحث کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا بلکہ آپکے جواب میں آپ ہی کے مضمون کا آخری اقتباس مکرر نقل کئے دیتا ہوں آپ اسے غور سے پڑھیئے اور بحکم خدا تعالی کو نوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوّا مین بالقسط شهداء لله و لو علی انفسکم(۱۳۵:۴) اس پر خوب غور کیجئے۔ میں اس اقتباس کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ممتاز شکل میں دکھاتا ہوں، ناظرین بھی غور سے پڑھیں اور اپنے اردگرد مرزائیوں کو بھی پڑھائیں اور جواب طلب کریں:

۱۔احمدیت کی ضرورت اس لئے پیدا ہوئی کہ دنیا کا خدا پر یقین نہ رہا۔

۲۔اس (احمدیت) کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کا خدا پر یقین قائم کر دے۔

۳۔اس یقین کا لازمی نتیجہ صلح اور امن ہے اور دنیا میں خدا کی بادشاہت کا قیام۔

مندرجہ بالا تین فقرے احمدیت کا مقصد اور نتیجہ صاف بتا رہے ہیں۔ ہم اپنے لفظوں میں اس کی ایک مثال دینا چاہتے ہیں جو یہ ہے:

مثال: حکومت نے کسی بستی میں ایک بڑا ہسپتال بنایا۔وجہ یہ بتائی کہ یہاں بیماری بکثرت موجود ہے ہسپتال کا مقصد بیماروں کا علاج کرنا ہے جس کا نتیجہ صحت وتندرستی کی شکل میں ظاہر ہوگا۔مگر چند روز کے بعد حکومت خود ہی اعلان کر دے کہ جس وقت ہسپتال بنا تھا اس وقت جتنی بیماری تھی آج اس سے دوگنی یا چوگنی ہوگئی ہے۔اس کا لازمی نتیجہ یہی ہے کہ ہسپتال کا مقصد حاصل نہیں ہوا۔

میں آپ ہی کے مضمون کا اقتباس پیش کر کے ایک سوال کرتا ہوں۔اقتباس یہ ہے کہ:

> ۴۔آج کل خدا اور بندوں کے درمیان صلح نہیں رہی۔قوموں اور قوموں کے درمیان دشمنی پیدا ہوگئی ہے۔ اور سوسائٹی کا ایک طبقہ دوسرے سے برسرِ پیکار ہے۔حکومت اور رعایا کی بن نہیں آتی۔(ص۵۴-۵۵)

سوال: صاف صاف بتایئے کہ آپ کا مسیح موعود اپنے مقصد میں کامیاب ہوا یا حکومت کے ہسپتال کی طرح فیل (ناکام) رہا۔دنیا کے واقعات کو آپ مٹا نہیں سکتے نہ دنیا کے لوگوں کی آنکھوں میں آپ دھول ڈال سکتے ہیں۔

خلیفہ قادیان کی دعا بحق برطانیہ کا ذکر اخبار اہل حدیث کے جولائی کے ایک شمارے میں ہو چکا ہے۔اس مبحث پر ہمارے پاس بھی اور بھی بہت سا مواد موجود ہے،مگر ہم زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

تصرف قدرت دیکھئے کہ وہ آپ کی ساری تقریر کی تردید آپ ہی کے قلم سے کرواتی ہے۔چنانچہ اس کے پہلے تین فقروں کی تردید چوتھے فقرہ میں کرادی۔یہی معنی ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریب ہے یارو روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۱ ص ۵۔۷)

مسیح موعود کا نزول منارہ بیضاء کے پاس

پیراشوٹ کے ذریعہ سے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حدیث ترمذی میں صاف الفاظ موجود ہیں کہ مسیح موعود دو زرد چادریں اوڑھے ہوئے دمشق میں منارہ سفید کے پاس آسمان سے اتریں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو ان پر اعتراض ہوا کہ آپ نہ دمشق میں آئے، نہ زرد چادریں اوڑھے ہوئے ہیں۔

انہوں نے جواب دیا کہ دمشق سے مراد قادیان ہے، اور زرد چاروں سے مراد میری دو بیماریاں ہیں۔ ایک ذیابیطس دوسری مراق۔

بات معقول تھی اور ماننے والے معقول تر، جنہوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ:

میں وہ نہیں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جا

اس پیرے کو چھوڑ کر دوسرا پیرا سنیئے:

قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۳۔ اگست ۱۹۴۰ء میں ایک نوٹ نکلا ہے جس میں علمائے اسلام کی ہنسی اڑاتے ہوئے لکھا ہے کہ:

موجودہ جنگ میں جس طرح جرمنی نے ہوائی جہازوں سے بذریعہ پیراشوٹ (فضائی چھتری) ناروے ہالینڈ اور بلجیئم میں فوج اتاری ہے اسی طرح اگر کوئی شخص دو زرد چادریں اوڑھے ہوئے دمشق (شام) کے سفید منارہ سے بذریعہ پیراشوٹ ہوائی جہاز سے اتر کر کہے کہ میں مسیح موعود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں تو علمائے اسلام کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ واقعی مسیح موعود ہے۔

جواب: یہ واقعہ جب ظہور میں آئے گا تو دیکھا جائے گا کہ وہاں کے مقامی علماء اس سے کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ اگر ہماری نوبت آئے گی تو ہم جواب دیں کہ مسیح موعود کو اس کے کاموں سے پہچاننا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی شخص ذیابیطس اور مراق جیسی امراض کا مریض قادیان میں آکر کہے کہ میں مسیح موعود ہوں جو ان دو زرد چادروں (بیماریوں) کے ساتھ آیا ہوں، تو قادیان کے لوگ غالباً اسے مسیح موعود مان لیں گے۔ اگر نہ مانیں تو کیا عذر کر سکتے ہیں جب کہ وہ دونوں زرد چادریں اوڑھ کر آیا ہے۔ کیا یہ نشان غلط ہے:

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

اسی مضمون میں راقم میر محمد اسحٰق صاحب نے ایک عجیب بات لکھی ہے۔ فارسی والے کہا کرتے ہیں کہ بات کرتے ہوئے ہشیار رہا کرو، کیونکہ دیوار ہم گوش دارد (دیوار بھی سنتی ہے)۔ ہم بارہا قادیانیوں کو مشورہ دے چکے ہیں کہ مضمون لکھتے ہوئے سوچ لیا کرو کہ اہل حدیث سنتا ہے۔

غور کیجئے کہ میر محمد اسحاق صاحب کیسے مکروہ پیرائے میں مسئلہ حیات مسیح کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> صحابہ کرام کے زمانہ میں حیاۃ مسیح کا عقیدہ رائج نہیں تھا۔ لیکن صحابہ کے بعد جلد ہی یہ ظلمت دنیا بھر پر چھا گئی اور فیج اعوج میں یہ بطالت پورا زور پکڑ گئی۔ یہاں تک کہ عیسائیوں کے عروج اور دجال اور یاجوج ماجوج کے خروج کے زمانہ میں جب یہ مسئلہ عیسائیوں کے ہاتھ میں اسلام کے خلاف بطور ہتھیار استعمال ہونے لگا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے مجدد بلکہ مجدد اعظم کے ذریعہ دنیا پر اس کی بطالت کی تردید شروع کی۔

میر محمد اسحاق صاحب قادیان میں ایک ذی علم آدمی ہیں۔ تعجب ہے کہ آپ بھی مرزا غلام احمد صاحب کی محبت میں گرویدہ ہو کر اضلّه الله علی علمٍ کے ماتحت آگئے ہیں۔ ناظرین ان کا مندرجہ بالا اقتباس بغور پڑھیں۔ اس سے صاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ مجددیت خاص حیات مسیح کے ابطال کے لئے تھا۔ اب ہم میر (محمد اسحٰق) صاحب اور ان کے ہم خیالوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ براہین احمدیہ کو دیکھیں کہ یہ کتاب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بزمانہ مجددیت لکھی تھی۔ اس کے صفحہ ۴۹۹ پر حیاۃ مسیح کا عقیدہ صاف الفاظ میں ملتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ ایسا ہی غلط اور باطل تھا کہ اس کی اصلاح کیلئے مجدد اعظم (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کو مبعوث کرنے کی ضرورت پڑی، تو خود خود مجدد اعظم کیوں اسی غلط عقیدہ کے قائل ہو کر ظلمت وضلالت میں مبتلا ہو گئے۔

صحابہ کرام کے زمانہ میں اگر یہ مسئلہ نہ ہوتا تو حضرت ابو ہریرہؓ حیات مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کرتے ہوئے کیوں فرماتے

اقرؤ ا ان شئتم :ان من اهل الكتا ب الا ليو منن به قبل مو ته

قادیانی ممبرو! اہل حدیث تمہاری ہر چال ڈھال سے خوب واقف ہے۔

اسی لئے اس کا قول ہے:

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۲ ص ۶۔۷)

قادیانی مسیح اور ذوالقرنین

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشیں ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

درج بالا شعر کسی شاعر نے اپنے معشوق کے حق میں کہا ہے جو محبت کے تقاضے پر مبنی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود اپنے حق میں اسی مضمون کے بہت سے اشعار لکھے ہیں۔ مثلاً آپ درثمین میں فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمم نیز احمدِ مختار
در برم جامۂ ہمہ ابرار

مرزا غلام احمد صاحب کے اوصاف محمودہ میں سے ایک وصف ذوالقرنین بھی ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے اور مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو اس لقب سے بھی ملقب کیا ہے۔قادیانی جماعت نے اس امر کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

قرآن شریف میں چونکہ ذوالقرنین کے منکروں کو کافر کہا گیا ہے اس لئے مرزا صاحب کے منکر بھی کافر ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کے ذوالقرنین ہونے کی وجہ حکیم نورالدین قادیانی نے اپنے رسالہ نورالدین میں جو لکھی ہے وہ قابل دید وشنید ہے۔لکھا ہے کہ:

ذوالقرنین کے معنی ہیں دوصدیوں والا،مرزا صاحب نے اس مروجہ سن کی دوصدیاں پائیں۔

مثلاً آپ انیسویں صدی عیسوی (۱۸۳۹ء) میں پیدا ہوئے اور بیسویں صدی (۱۹۰۸ء) میں فوت ہوئے۔

اسی طرح تیرھویں صدی (۱۲۶۱) ہجری میں پیدا ہوئے اور چودھویں صدی (۱۳۲۶) ہجری میں فوت ہوگئے۔

اسی طرح ہندی سن کی دوصدیاں پائیں۔،

باقی رہا ذوالقرنین کی حکومت اور یاجوج ماجوج کی روک تھام، سو اس کا کیا ذکر؟ سب کچھ نصیب اعداء ہے۔یاجوج ماجوج بقول مرزا صاحب انگریز وغیرہ یورپی اقوام ہیں (حمامۃ البشری)۔ان کی تو حکومت ہی میں مرزا صاحب پیدا ہوئے بلکہ بقول خود اسی یاجوجی حکومت کے لئے تعویذ تھے۔(نورالحق حصہ دوم۔ص ۳۲۔۳۳)

حیرت ہے کہ یہ لوگ دنیا کو اتنا بے سمجھ کیوں سمجھتے ہیں یا خود بے سمجھ ہیں۔ کہاں ذوالقرنین اور اس کی شاندار حکومت اور یاجوج ماجوج کی روک تھام کے لئے سدسکندری جیسی عالی شان دیوار،اور کہاں یاجوج ماجوج کی غلامی:

بہ بیں تفاوت رہ از کجا است تا کجا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۲ ص ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبولیت دعا کا ادعا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی حکومت اگر مجھ سے دعا کی درخواست کرے تو جنگ میں اس کی فتح کے سامان پیدا ہو جائیں گے، اسی وقت سے قادیانی اور لاہوری اخباروں میں ان کی دعا کی بابت مذاکرہ علمیہ ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے سربستہ راز منکشف ہو رہے ہیں جن کے اظہار کی ہمیں ضرورت نہیں۔ ہم صرف وہ اقتباس لیتے ہیں جو ہمارے متعلق ہے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۶ جولائی میں حکیم عبدالعزیز احمدی مقیم قادیان کا ایک مضمون درج ہوا تھا۔ اس کا جواب الفضل قادیان میں نکلا ہے اس میں ہمارے متعلق بھی یہ الفاظ درج ہیں:

> مولوی ثناء اللہ صاحب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ جس شخص کو قبولیت دعا کا دعوی ہو اس کی ہر دعا قبول ہونی چاہیے، ورنہ اس کا دعوی درست نہیں ہوسکتا۔
>
> (الفضل قادیان ۸۔ اگست ۱۹۴۰ء ص ۳)

یہ بات ذرا تشریح طلب ہے۔ ملہم اگر اپنے الہام میں یہ بات ظاہر کر دے کہ خدا تعالی میری ہر دعا قبول کرتا ہے اور اس کے اظہار کے لئے خدا کی طرف سے یہ الہام بھی شائع کر دے

> اجیب کل دعائك الا فی شر کائك (تریاق القلوب طبع اول۔ ص ۳۸)
>
> (اے مرزا میں تیری ہر ایک دعا قبول کرونگا مگر وہ دعا جو تیرے شریکوں (برادری) کے حق میں ہوگی، قبول نہ ہوگی)

اس سے ظاہر ہے کہ مستثنی دعاؤں کو چھوڑ کر باقی ہر ایک دعا کی قبولیت یقینی ہے۔ یا کوئی شخص اپنی کسی خاص دعا کے متعلق کہہ دے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ میں نے اسے قبول کر لیا ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے دعا آخری فیصلہ مرقومہ ۱۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپریل ۱۹۰۷ء کی بابت اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع کیا تھا:

ثناء اللہ کی بابت ہم نے جو دعا کی تھی اس کے متعلق مجھے الہام ہوا ہے
اجیب دعوۃ الداع . یعنی میں (خدا) نے تیری دعا قبول کر لی۔

ہمارا بھی یہی اعتقاد ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی یہ دعا ضرور قبول ہوئی ۔ایک تو اسلئے کہ یہ دعا الہام اجیب کل دعا ئك میں داخل ہے، دوسرے اس لئے کہ مرزا صاحب قادیانی کو اس کی قبولیت کی اطلاع دی گئی۔

ہاں خلیفہ قادیان کی دعاؤں میں اس قسم کی مستجاب دعاؤں کا نمونہ نہیں ملتا حکیم عبدالعزیز قادیانی اور لاہوری جماعت احمدیہ اسی کی تلاش میں ہیں جس کی بابت اخبار الفضل کیا مزے سے لکھتا ہے کہ:

حضور (مرزا محمود احمد) کی دعاؤں کے بکثرت پورا ہونے کے جماعت کے ہزاروں لوگ گواہ ہیں۔ (حوالہ مذکور)

کیا ہی اچھا ہوتا کہ الفضل خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی مقبولہ دعاؤں کی مثالیں پیش کر کے معترضین کا منہ بند کر دیتا۔ اب ہم مرزا صاحب قادیانی کی مستجاب دعاؤں میں سے ایک اور مقبول دعا کو پیش کرتے ہیں جو اپنے معنی میں بے مثال ہے۔ اس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

مجھے ایک دفعہ پچاس روپیہ کی بڑی ضرورت تھی۔ میں نے قادیان سے باہر جا کر علیحدگی میں بہت دعا کی۔ جب دعا سے فارغ ہو کر میں گھر آیا تو مجھے لدھیانہ سے ۵۰ روپے کا منی آرڈر ملنے کی اطلاعی چٹھی ملی۔

(تریاق القلوب طبع اول۔ص ۴۳)

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ امرتسر اور بٹالے کے درمیان ریل کا سلسلہ نہیں تھا، تو قادیان تک کیسے ہوتا۔ اس حقیقت کو ملحوظ رکھ کر اس امر کو سوچنا چاہیے کہ لدھیانہ سے منی آرڈر کب چلا، اور کتنے عرصہ میں قادیان پہنچا۔ پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے کہ:

دعا کر کے گھر آتے ہی مجھے منی آرڈر آنے کی اطلاعی چٹھی مل گئی۔

ناظرین اس واقعہ کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ منی آرڈر کا آنا مرزا صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی دعا کا نتیجہ نہیں تھا، بلکہ اتفاقی امر تھا۔اس کی مثال تو بالکل ایسی ہی ہے جیسے کوئی حاملہ عورت کسی پیر صاحب سے اولاد کے لئے دعا کرائے اور اتفاق ایسا ہو کہ اس عورت کو گھر جاتے ہی بچہ پیدا ہو جائے ۔اس پر پیر صاحب بڑے فخر سے کہیں کہ یہ بچہ میری دعا سے پیدا ہوا ہے ۔عورت مذکورہ پیر صاحب کے حق میں اپنا حسن عقیدہ ان لفظوں میں ظاہر کرے

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

نوٹ: اس سلسلہ میں خلیفہ قادیان (مرزامحموداحمد) کی ایک دعا کا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جس کا مختصر بیان یہ ہے:

خلیفہ صاحب (مرزامحموداحمد) کا کوئی مریدان کو خط لکھتا ہے کہ میں نے آپ کو اپنے کسی عزیز کی بیماری سے شفا یابی کے متعلق دعا کرنے کو لکھا تھا۔ادھر دعا کے لئے میں نے لیٹر بکس میں خط ڈالا ادھر اس کی تکلیف رفع ہوگئی۔الفضل نے تو اس واقعہ کو خلیفہ صاحب کی کرامت کی شکل میں پیش کیا ہے مگر مولوی محمد علی امیر جماعت لاہور مضحکہ خیز پیرائے میں اس پر یوں اظہار رائے کرتے ہیں:

اب یہ واقعہ کوئی انوکھا نہیں لیکن اس کو میاں صاحب کی قبولیت دعا کا رنگ دینا قبولیت دعا کے ساتھ کھیل نہیں تو اور کیا ہے؟ گویا میاں صاحب اور خدا ایک جگہ بیٹھے تھے اور جب خدا نے دیکھا ہے کہ خلیفہ کے نام دعا کا خط لکھا گیا ہے فوراً خلیفہ کو دعا کی تحریک کرادی اور منٹوں کے اندر مصیبت دور ہوگئی ۔(پیغام صلح لاہور ۳۰ جولائی ۱۹۴۰ء ص ۵)

سوال: کیا مولوی محمد علی لاہوری اور ان کا اخبار مرزا غلام احمد قادیانی کی پچاس روپے والی دعا کے متعلق بھی اسی قسم کی رائے ظاہر فرمائیںگے یا یوں کہیں گے

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۳ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان سے مباہلے کی دعوت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا روئے سخن گو بڑے مرزا صاحب سے تھا اس لئے ان کی جو قدر و عزت ہمارے دل میں تھی اس کی بنا پر ہم ان کے حق میں تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی دعا بعض اوقات قبول ہو جاتی تھی جس کا نتیجہ ہو بہو وہی ہو جاتا تھا جو وہ مانگتے تھے۔ جیسے آخری فیصلے والی دعا جو قبول ہوئی اور یقیناً قبول ہوئی: ہر کہ شک آرد کافر گردد

خلیفہ قادیان کی جماعت کے بعض افراد ان کے بعض افعال سے ناراض ہو کر ان سے منحرف ہو رہے ہیں۔ اس کشیدگی میں ان کو مباہلے کی دعوت بھی دے رہے ہیں۔ اس خصوص میں دوسرا ٹریکٹ ہمارے پاس پہنچا ہے جو حکیم عبدالعزیز احمدی سکرٹری انصار احمدیہ قادیان کی طرف سے ہے۔

اس میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے مباہلے کی استدعا مکرر سہ کرر کی گئی ہے۔ اس ٹریکٹ کے سارے مضمون کے لئے تو اخبار میں گنجائش نہیں چند فقرے اخیر کے جو نہایت ہی دل پر اثر کرنے والے ہیں ناظرین تک ہم پہنچاتے ہیں جو یہ ہیں:

> اصل بات یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالی کے حضور کوئی خاص مرتبہ ہی حاصل نہیں۔ پھر اگر آپ دعا کرتے بھی تو اس کا کیا فائدہ ہو سکتا تھا۔ جن امور میں آپ نے دعائیں کیں اور کروائیں ان میں کون سی کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب ہوا تا ان امور کے متعلق افسوس کیا جائے جن میں آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے دعائیں نہیں کیں دعاؤں میں غیر معمولی قبولیت کا نشان صرف اس کے برگزیدوں کو ہی عطا کیا جاتا ہے جس سے آپ بکلی محروم ہیں۔
>
> اگر آپ کو اللہ تعالی کے حضور قرب اور دعاؤں میں غیر معمولی قبولیت حاصل ہوتی تو مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل آپ کو چیلنج مباہلہ کر کے بچ نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے جو آج دنیاوی طور پر ایک باعزت زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اگر آپ کو اللہ تعالی کے حضور خاص مرتبہ حاصل ہوتا تو سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی کے بالمقابل میدان میں نکلنے کی بجائے آپ ٹال مٹول نہ کرتے۔

اگر آپ کو اللہ تعالی کا غیر معمولی قرب حاصل ہوتا تو مولوی ثناء اللہ کے بالمقابل تفسیر نویسی سے راہ فرار نہ ڈھونڈتے۔

اگر آپ کو اللہ تعالی کے حضور مرتبہ حاصل ہوتا تو احرار کو چیلنج مباہلہ دے کر میر قاسم علی صاحب کی طرح گریز نہ کرتے۔

اگر آپ کو اللہ تعالی کے حضور کوئی مرتبہ حاصل ہے تو آپ ہی فرمائیں کہ پھر میدان میں نکل کر اس روز روز کے جھگڑے اور تنازعہ کا احکم الحاکمین کی عدالت سے فیصلہ کروالینا زیادہ آسان ہے، یا وہ انسانیت سوز مظالم جو قادیان میں ہم پر کے جارہے ہیں۔ مثلاً ہمارا سختی سے بائیکاٹ کرنا، ہمارے گھروں کے سامنے پہریدار بٹھانا، احمدی دکانداروں کو ہماری ضروریات زندگی تک دینے سے روکنا، خلاف ورزی کرنے والے کو سزائیں دینا، ہمیں مساجد میں جانے سے روکنا، ہمارے قریب ترین رشتہ داروں کو تنگ کرنا کہ ہم سے سلام کلام تک ترک کردیں۔ ہمارے بیماروں اور مردوں کے لئے کسی انسانی ہمدردی کا روا، نہ رکھنا۔ ہمیں منافق و مرتد قرار دے کر ہمارے قتل کو جائز قرار دینا اور قادیان جیسی مقدس بستی میں دن دہاڑے قاتلانہ حملہ کیا جانا (جس سے خاکسار نیم مقتول اور مولانا فخر الدین صاحب ملتانی مالک احمدیہ کتاب گھر شہید ہوئے) وغیرہ زیادہ اچھے ہیں۔ (ٹریکٹ نمبر ص ۱۴۔۱۵)

یہ فقرات تو حکیم عبدالعزیز صاحب راقم مضمون کے خاص اس مقدمے کے متعلق ہیں جن کا اثر جماعت احمدیہ مخلصہ تابع خلافت پر ہونا چاہیے، ہم پر جن فقرات نے اثر کیا وہ یہ ہیں:

بالآخر میں آپ کو خدا اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ یا تو آپ میدان مباہلہ میں نکل کر اللہ تعالی کی عدالت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کروالیں یا پھر ان انسانیت سوز مظالم سے جو ہم پر کئے جارہے رک جائیں ورنہ یادرکھیں کہ ہم غریب و بے کس احمدیوں کی آہیں خالی نہ جائیں گی۔آپ اپنی ہوشیاری اور اثر و رسوخ سے کام لے کر دنیاوی گورنمنٹ کے قانون سے تو بچ سکتے ہیں لیکن علیم وخبیر اور جبار وقہار خدا کے عذاب سے نہیں چھوٹ سکتے۔ (ٹریکٹ نمبر ۲ ص ۱۵۔۱۶)

راقم مضمون کے فقرات نے ہم پر جو اثر کیا ہے اس کو ہم راقم کی طرف سے ایک شعر میں ظاہر کرتے ہیں جو سارے مضمون سے بڑھ کر موثر ہے:

ہم خاک نشینوں کا ستانا نہیں اچھا
ہل جائیں گے افلاک جو فریاد کریں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۳ ص ۶۔۷)

جنگ یورپ اور قادیانی تفسیر آیہ دخان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس بات کے قائل ہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ کمال تھا کہ آپ قرآن وحدیث کے معنی ایسے کیا کرتے تھے جن کے حق میں یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ

لا عین رأت و لا اذن سمعت (نہ آنکھوں نے دیکھے، نہ کانوں نے سنے)

مثلاً دمشق سے مراد قادیان، خر دجال سے مراد ریل اور دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں وغیرہ، ایسی بے شمار دل بہلانے والی باتیں آپ کیا کرتے تھے۔یہی ملکہ اب ان کے اتباع کو حاصل ہوگیا ہے جو کچھ چاہتے ہیں تفسیر قرآن کے نام سے کہہ دیتے ہیں۔

پہلی باتوں کو تو ناظرین سن چکے ہوں گے، آج ہم ان کو ایک نئی بات سناتے ہیں۔کئی روز جنگ یورپ کی خبروں میں ایک خبر یہ بھی آئی تھی کہ جرمنی کے ہوائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہازوں نے انگلستان پر ہوائی حملہ کرتے وقت اتنا دھواں چھوڑا کہ فضا میں کئی میل تک سخت اندھیرا چھا گیا۔ یہاں تک کہ طیارہ شکن توپوں کو حملہ آور ہوائی جہاز نظر نہ آتے تھے۔ اس دھوئیں کے متعلق قادیانی اخبار الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے جسے دیکھ کر بے ساختہ ہمارے منہ سے یہ شعر نکل گیا

بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل
جو تیری بزم سے نکلا سو پریشان نکلا

شاعر نے کمال ادعا سے چراغ کے دھوئیں کو بھی پریشانی میں اپنے ساتھ ملا لیا۔ اسی طرح الفضل قادیان کے نامہ نگار نے بھی بڑے بلند تخیل سے کام لے کر سورہ دخان کی آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین کی تفسیر کی ہے۔ آپ کے مضمون کی سرخی یہ ہے:

موجودہ جنگ اور صداقت اسلام۔

یہ تو اس گروہ کا خاصہ ہے کہ جو بھی نئی بات ایجاد کرتے ہیں اس میں خدمت اسلام کا ضرور اظہار کرتے ہیں گو وہ مخالفین کی نظر میں تکذیب اسلام کا باعث ہو، مگر وہ یہی کہے جائیں گے کہ ہم اسلام کی خدمت کرتے ہیں جس پر مرزا غالب کا یہ مصرع خوب صادق آتا ہے:

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

بہر حال یہ مضمون اصل الفاظ میں درج ذیل ہے:

اسلام کی صداقت اور اس کے زندہ مذہب ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ قرآن کریم میں ایسی پیش گوئیاں موجود ہیں جو ہر زمانہ میں پوری ہوتی رہتی ہیں۔ اس وقت صرف ایک پیش گوئی کا ذکر کیا جاتا ہے جو ایسے زمانہ میں کی گئی جب کہ موجودہ زمانہ کی ترقیات اور حالات کے پیدا ہونے کا خیال بھی کسی انسان کو نہ آ سکتا تھا مگر خدا تعالی نے سب سامان پیدا کئے تاکہ اس کا دین اور اس کا رسول سچا ثابت ہو۔

موجودہ زمانہ میں اقوام متحاربہ نے ایسی ایسی محیر العقول ایجادات و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختراعات کی ہیں کہ آج سے چند سو سال پیشتر کوئی انسان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا تھا۔ان ایجادات میں سے ایک ہوائی جہاز بھی ہیں، جو نہایت بلندی پر پرواز کر کے اپنے دشمن پر بے پناہ حملے کرتے ہوئے تباہ کن اور آتش گیر بم پھینکتے ہیں۔جن سے تیل اور پٹرول وغیرہ کے ذخائر کو آگ لگ جاتی ہے۔مکانات تباہ ہوجاتے ہیں انسانی جانوں کو نقصان پہنچتا ہے ذرائع رسل ورسائل منقطع ہوجاتے ہیں۔ریلوے سٹیشن مسافر خانے اور گرجا گھر برباد ہوجاتے ہیں۔لاکھوں روپے کے بحری جہازوں کو بے کار کردیا جاتا ہے۔اشیاء خوردنی اور معدنیات کے خزائن اور ذخائر کو تباہ و برباد کردیتے ہیں۔غرض ہوائی جہاز ایک بہت بڑا عذاب ہیں جو دنیا کی ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔اور جب طیارہ شکن توپوں سے ان پر حملہ کیا جاتا ہے تو اپنے بچاؤ کے لئے آن کی آن میں اپنے اردگرد کئی میلوں تک سخت سیاہ دھواں پھیلا دیتے ہیں اور اس میں چھپ کر بھاگ جاتے ہیں۔چنانچہ حال ہی میں جرمنی کے ہوائی جہازوں نے انگلستان پر حملہ کیا۔اس کا ذکر اخبار زمین دار مجریہ ۱۴۔اگست نے اس عنوان سے کیا ہے کہ،

انگلستان کے جنوب مشرقی ساحل پر ایک سو جرمن طیاروں کا حملہ،
اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے بعد ۱۵ میل تک دھوئیں کے بادل پھیلا دیئے..

قرآن کریم کی سورۃ دخان میں ان واقعات کی صریح پیش گوئی موجود ہے اس سورۃ کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فا ر تقب یو م تأ تی السماء بد خا ن مبین ۔ یغشی الناس ھذا عذا ب الیم (الدخان: ۱۰۔۱۱)۔

اے متلاشی حق تو اس دن کو سامنے رکھ جب کہ آسمان بہت سخت سیاہ دھواں لائے گا، اور لوگوں کو ڈھانپ لے گا (جس طرح دھواں طیارہ شکن توپیں چلانے والوں کے سامنے آجاتا ہے اور وہ دشمن کو دیکھ نہیں سکتے کہ کہاں ہے) اور دنیا پکار اٹھے گی ہائے یہ تو نہایت ہی دردناک عذاب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگے خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اس وقت لوگوں کی کیا حالت ہوگی۔ اور بتایا ہے کہ یہ عذاب کیوں آیا اور کس طرح رک سکتا ہے۔ فرماتا ہے:

ربنا اکشف عنّا العذاب انّا مومنون (الدخان: ۱۲)

دنیا پکار اٹھے گی اور دعاؤں میں لگ جائے گی (جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے) کہ اے ہمارے رب ہم سے اس عذاب کو ہٹالے۔ ہم معترف ہیں کہ ہم نے دنیا میں عیش وعشرت میں پڑ کر تجھے بھلا دیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے...

انّی لھم الذّکری وقد جاء ھم رسول مبین۔ ثمّ تولّوا عنه و قالوا معلّم مجنون (الدخان: ۱۳۔۱۴)

اب پشیمانی کس طرح فائدہ دے سکتی ہے اور معترف ہونے کے کیا معنی؟ ان پیش آمدہ حادثات سے قبل ہم ایسا رسول بھیج چکے ہیں جس کی صداقت کے دلائل واضح موجود ہیں۔ (اس رسول مبین سے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود، مرزا، دونوں ہو سکتے ہیں) مگر انہوں نے کوئی توجہ نہ دی اور اس سے اعراض کیا بلکہ اسے معلم اور مجنون کے خطابات دیئے کہ اسے کوئی شخص اس قسم کی اٹکل پچو باتیں سکھا تا رہتا ہے اور یہ دیوانوں والی باتیں کرتا ہے۔ اور کہتا ہے اگر مجھے قبول نہ کیا تو تم پر عذاب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انّا کاشفوا العذاب قلیلاً انّکم عائدون (الدخان: ۱۵)۔

ہم اتمام حجت کے لئے ان کی چیخ و پکار سن کر تھوڑے عرصہ کے لئے اس عذاب کو ہٹالیں گے (جیسا کہ اب کچھ عرصہ سے فتح فرانس کے بعد عام جنگ قریباً بند ہے) مگر اے لوگو تم باز آنے کے نہیں انکم عائدون۔ تم پھر اپنی حالت کی طرف لوٹ جاؤ گے یعنی تم پھر اپنا وہی شغل بنالو گے جو اس جنگ سے قبل تھا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

یوم نبطش البطشة الکبریٰ انّا منتقمون (الدخان: ۱۶)

اگر یہی حالت رہی اور تم باز نہ آئے تو پھر ایک دن وہ آجائے گا جب کہ دنیا کی تمام سلطنتیں اور ریاستیں میدان کارزار بن جائیں گی اور دنیا پر وہ تباہی آئے گی جس کی مثال پہلے نہیں مل سکے گی۔ بہرحال ہم مجرم لوگوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے جرم کی سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔

ناظرین! یہ مضمون غور سے پڑھیئے اور بتایئے کہ دھوئیں کی شکل میں عذاب کس ملک پر اور کس نے اس عذاب کے دفعیہ کے لئے ربنا اکشف عنا العذا ب کے الفاظ میں دعا کی۔ اس ابہام کی تفصیل کے لئے نامہ نگار کے الفاظ منقولہ از زمیندار دیکھئے جن میں انگلستان کا لفظ ملتا ہے۔ پس بقول قادیانی اخبار جرمن حملے کا عذاب انگلستان پر مرزا صاحب کو نہ ماننے کی وجہ سے آیا ہے اور ابھی باقی ہے۔ اس کے دفعیہ کا آسان علاج یہ ہے کہ اہل انگلستان مع اپنی نوآبادیات ومقبوضات کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر دل و جان سے ایمان لے آئیں۔ مگر ایسا ایمان نہ ہو جس کا ذکر اس آیت میں ملتا ہے کہ وہ لوگ جو اس عذاب میں مبتلا ہوں گے پھر کفر میں لوٹ جائیں گے۔ اس خیال سے کہیں انگلستان بھی دورخی نہ کرے نامہ نگار نے پہلے ہی اسکو دھمکا دیا ہے چنانچہ لکھتا ہے کہ:

ایک دن وہ آجائے گا جب کہ دنیا کی تمام سلطنتیں میدان کارزار بن جائیں گی اور دنیا پر وہ تباہی آئے گی جس کی مثال پہلے نہ مل سکے گی (حوالہ مذکور)

نوٹ

قانون مطابع کی رو سے ہر ایک جدید الطبع کتاب کا ایک نسخہ ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں دینا ضروری ہے لیکن گاہے گاہے سال کے اندر دوسری تیسری دفعہ طلبی آجاتی ہے۔ خاص خاص کتابوں کا ایک ایک نسخہ انگلستان بھیجا جاتا ہے۔ تفسیر ثنائی اردو، اور الہامات مرزا کے نسخے جب دوبارہ طلب کئے گئے تو میں نے دوبارہ طلبی کی وجہ پوچھی۔ تحصیل دار صاحب کی طرف سے جواب ملا کہ یہ نسخے ولایت کے کتب خانے کے لئے طلب کئے گئے ہیں۔ تفسیر ثنائی اردو تو شائد قرآن فہمی کے لئے طلب کی گئی ہو، الہامات مرزا کی بابت ہمارا خیال ہے کہ چونکہ وہاں مسیحیوں کی آبادی بکثرت ہے اس لئے مسیح موعود کی تحقیق کے لئے منگوایا ہوگا۔ پس ہم قادیانیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ دعا کریں کہ خدا کرے وہ نسخہ انگریزوں کی نظر سے نہ گذرا ہو، جسے پڑھ کر وہ مرزا صاحب قادیانی پر ایمان لانے سے رک گئے ہوں کیونکہ ہماری خوشی اسی میں ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگریز قوم بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ایمان لے آئے جیسا کہ آپ کے الہام کے ماتحت روسیوں میں احمدیوں کی کثرت ہو کر خود حکومت بھی احمدی ہو چکی ہے۔(

ریویو آف ریلی جنز قادیان ۱۹۱۷ء ص ۳۴۴)

اگر انگریز بھی مسلمان ہو گئے تو ہندوستان میں تحریک پاکستان کو بڑی تقویت پہنچے گی اہل انگلستان کے قادیانی اسلام میں داخل ہونے پر ہم ابھی سے ان کی خدمت میں بطور استقبال یہ شعر پیش کرتے ہیں:

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔ اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۴ ص ۶۔۷)

بزمِ توحید کی ضرورت، قادیان سے آواز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۹۔ اگست ۱۹۴۰ء میں بزم توحید سے متعلق جو مضمون لکھا گیا تھا اس میں اظہار واقعہ کے طور پر یہ ذکر بھی آیا تھا کہ قادیانیوں نے قبر پرستی کے انسداد پر کوئی کوشش نہیں کی کیونکہ ان کی ساری کوشش مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی شخصیت منوانے پر صرف ہوتی رہی ہے۔ اس کے جواب میں الفضل قادیان میں ایک لمبا مضمون شائع ہوا ہے جو بجائے تردید کے ہمارے دعوی کی تائید ہے۔ الفضل کے مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں:

پس مسلمانوں میں توحید قائم کرنے کا یہ طریق نہیں کہ مزاروں اور مقبروں پر مارے مارے پھریں، اور جو لوگ وہاں مشرکانہ حرکات کرتے ہوں ان سے دو بدو ہوں۔ اس طرح اصلاح کی بجائے فتنہ بڑھنے کا خطرہ ہے...

دراصل مسلمانوں کو اسلامی تعلیم پر کاربند کرنے کا طریق یہ ہے کہ ان میں زندہ ایمان پیدا کیا جائے..

اسی لئے خدا تعالی نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو مبعوث فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس موقع پر جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی اور اعتراض نہیں سوجھا تو انہوں نے یہی کہہ دیا کہ اس جماعت کی ساری تگ و دو سے ان کی غرض وغایت مرزا صاحب کی شخصیت منوانا ہے۔

(الفضل قادیان ۱۱۔اگست ۱۹۴۰ء ص ۱)

ناظرین کرام! الفضل کی عبارت مرقومہ کو بغور دیکھئے اور ہمارے بیان کی تصدیق کیجئے۔ ہم بتاتے ہیں کہ حقیقت یہ نہیں ہے کہ مزاروں پر توحید کا وعظ کہنے سے قادیانیوں کو فتنے کا خوف ہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ خوف کچھ اور ہے وہ یہ ہے کہ قادیانی مبلغ مثلاً اجمیر یا لاہور جا کر لوگوں کو سمجھائیں کہ تم ان بزرگوں کو حاجت روا اور مشکل کشا نہ سمجھو بلکہ قادیان میں تمہارے لئے ایک مسیح موعود آ چکا ہے اس کی بات کو مانو۔ وہ لوگ اگر قادیانی تحریرات سے واقف ہوں گے تو فوراً یہ کہہ دیں گے کہ کیا ہم اس شخص کو مسیح موعود مانیں جس کا قول ہے

اعطیت صفت الا فناء و الا حیاء (خطبہ الہامیہ طبع اول ص ۲۳)

(یعنی مجھ (مرزا) کو دنیا کے فنا کرنے اور پھر اسے زندہ کرنے کی طاقت دی گئی ہے)

ہم اپنے ولیوں اور بزرگیوں کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہیں تو تم نے ہمارے سابقہ عقیدے کو غلط قرار دے کر اس کی بجائے کون سا صحیح عقیدہ پیش کیا ہے۔ تب ہجوم کی طرف سے آواز آئے گی بزنید۔ جس پر حافظ مرحوم کا یہ شعر صادق آئیگا:

محتسب خم شکست و من سر او
السن بالسن و الجروح قصاص

بس یہی وہ فتنہ ہے قادیانیوں کو جس کا خوف ہے۔ اس کی ہم بھی تائید کرتے ہیں۔ خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی جو تمہید کے طور پر لکھی گئی ہے۔ اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ بزم توحید کی آواز قادیان سے کیسے آئی؟ اس کے لئے اخبار الفضل قادیان کا ایک نوٹ پڑھیں جو مع سرخی درج ذیل ہے:

مسلمانوں کی قبر پرستی کا افسوس ناک نظارہ

دہلی سے قریباً ۱۲ میل دور مہرولی میں ایک بزرگ قطب الدین صاحب بختیار کا کی کا مزار ہے۔ حال ہی میں مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا چونکہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنوں اجمیر میں عرس ہے، اس لئے بہت سے لوگ جن میں سے اکثر حیدر آباد دکن اور بنگال وغیرہ کے مسلمان تھے ان بزرگ کے مزار کی زیارت کرنے جارہے تھے۔ زائرین کا تانتا بنا ہوا تھا۔ جب میں مقبرہ کے پاس پہنچا تو سنا کہ ہر ایک سے کہا جارہا تھا کہ وضو کر کے زیارت کرنے جاؤ۔ مزار پر پہنچ کر دیکھا کہ اردگرد چھوٹی چھوٹی دیوار بنی ہوئی ہے، مگر پاؤں کی طرف کچھ کھلی جگہ ہے۔ قبر پر ایک بہت بڑی زرد رنگ کی چادر پڑی تھی لوگ پھول اس چادر پر پھینکتے۔ اور شیرینی جو پاس مجاور بیٹھا تھا اسے دیتے۔ وہ کہتا بھائی خواجہ صاحب کی نذر کرو، تب وہ تبرک دیں گے۔ اس پر زائر کچھ پیسے قبر کے پاؤں کی طرف رکھ دیتا اور مجاور پھینکے ہوئے پھولوں میں سے کچھ پتیاں اٹھا کر اور تھوڑی سی شیرینی بھی دے دیتا۔ مزار کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنے والے یا خواجہ کہہ کر مرادیں مانگتے اور جو کم از کم ایک روپیہ دیتا اس کے سر پر پہلے اس چادر کے حصہ سے جو ململ کی قبر پر ڈالی ہوئی تھی ایک ٹکڑا باندھ دیتے پھر اسے قبر کے پاؤں کی طرف لاکر کہتے خواجہ صاحب کی پائنتی میں سجدہ کرو۔ وہ سجدہ کرتا اور مجاور چادر اس کے سر پر ڈھانپ دیتا۔ کچھ عرصہ وہ سجدہ میں گرا ہوا خواجہ کو مخاطب کر کے حاجات پیش کرتا اور مجاور بھی ساتھ دہراتا۔ اس کے بعد خلیفہ صاحب کے مقبرہ پر بھی یہی عمل کیا جاتا۔ واپس ہونے والوں کے رستہ میں پانی لے کر دو آدمی کھڑے ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ قبر کا دھویا ہوا تبرک ہے پی لو اور پیسے مانگتے ہیں۔ ایک بنگالی جب مزار پر سجدہ کر چکا تو اسے نذر دینے کے لئے کہا گیا اس بے چارے کے پاس چند پیسے تھے نکال کر وہاں پھینک دیئے مگر اسے کہا گیا کہ کم از کم ایک روپیہ دینا پڑے گا ایک مجاور دوسرے سے کہنے لگا تم کیسے آدمی ہو کہ ایسے آدمی کو بغیر نذر لئے سجدہ کرا دیا۔ میں نے کہا بھئی جس کے پاس روپیہ نہ ہو تو کیا اس کو خواجہ صاحب برکت نہیں دیتے۔ اس پر خاموش ہو گئے اور اس بے چارے کی جان چھوٹی۔ میرے دل میں تڑپ پیدا ہو چکی تھی کہ ان لوگوں کو سمجھاؤں اور میں موقع کی تلاش میں تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔آخر میں نے بعض کو اپنی طرف متوجہ پا کر کہا نبی ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لوگوں پر لعنت کی کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا اور یہاں تو ان لوگوں کی قبروں کو بھی سجدہ گاہ بنایا ہوا ہے جن کے متعلق خیال ہے کہ وہ ولی اللہ تھے نہ کہ نبی۔
اکثر نے سنجیدگی سے غور کیا اور اپنے فعل کو برا گردانا۔ مزار سے ایک طرف ایک مکان میں بہت سے لوگ بیٹھے تھے جن میں سے اکثر بنگالی تھے ان کو میں نے تبلیغ شروع کی چند لوگان میں سے اردو جانتے تھے۔ وہ سب باتیں قبول کرنے لگے۔ (الفضل قادیان ۲۳۔اگست ۱۹۴۰ء ص ۵)

برادران توحید! کیا یہ آواز سن کر بھی آپ لوگ بزم توحید قائم کرنے میں غفلت سے کام لیں کیا ابھی کچھ اور بھی سننا چاہتے ہیں۔ میری رائے کو کوئی صاحب غلط نہ ٹھہرائیں تو میں یہ کہنے سے نہیں رک سکتا کہ مسلمان قوم آپس میں تقسیم کار کر لے ۔ سیاسی مسلمان جن میں مرزائی بھی شامل ہیں بے شک غیر مسلموں میں اسلام کی اشاعت کریں اور ان کو کلمہ پڑھا کر مردم شماری کی حیثیت میں مسلمانوں کی تعداد بڑھاتے جائیں جو ان کی اصلی غرض ہے مگر اہل توحید اصحاب یہ کام اپنے ذمہ لیں کہ مسلمانوں میں جو رسوم شرکیہ رائج ہو چکی ہیں وہ ان کی اصلاح پر توجہ کریں تاکہ وہ لوگ صحیح معنوں میں عنداللہ مسلمان ہو جائیں۔

پس دونوں فریق اپنا اپنا کام کرتے جائیں ہمارے مشورہ پر عمل کریں تو دونوں اپنے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ میری تو دلی خواہش ہے کہ اہل توحید اپنے فرض منصبی (اشاعت توحید) پر مضبوط ہو کر مسلمانوں کو توحید وسنت اختیار کرنے کی ترغیب دیں کیونکہ ایسے نام کے مسلمانوں سے جو شرک آلودہ ہیں اسلام کی غرض پوری نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اسلام کی غرض صرف مردم شماری میں تعداد بڑھانا نہیں، بلکہ مسلمانوں کو خدا کے مقبول بندے موحد متبع سنت بنانا ہے:

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاطمہ الزہراؓ ، اور قادیانی مسیح مرزا

الفضل کو ثنائی جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی علم کلام کے تو ہم مدت سے قائل ہیں کہ یہ لوگ جس دعوے کو چاہیں مغالطات عامۃ الورود سے ثابت کر سکتے ہیں۔جن لوگوں کو ہماری بات کا یقین نہ آئے وہ مندرجہ ذیل قادیانی استدلالات کو غور سے پڑھیں تو ان کو یقین ہو جائے گا کہ دنیا میں کوئی قضیہ کاذبہ ایسا نہیں ہے جو قادیانی علم کلام سے صحیح ثابت نہ کیا جاسکے۔ہمارے خیال میں قادیانی علم کلام کا یہ کمال ہے کہ اس کے ماہرین قدرت رکھتے ہیں کہ ہر دعوے کو صحیح ثابت کر دکھائیں آج جو مضمون ہم نقل کرنے کو ہیں اس کو دیکھ کر ناظرین کو قادیانی علم کلام کے متعلق حیرت ہوگی۔ہم ان کی حیرت رفع کرنے کو آج سے بہت پہلے کا واقعہ جو مرزا غلام احمد صاحب متوفی کے انتقال کے متصل ہی ۱۹۰۸ء میں ظہور پذیر ہوا تھا، پیش کئے دیتے ہیں۔

مرزا صاحب کلاں کا جب انتقال ہو گیا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ آسمانی نکاح وقوع پزیر ہونا ناممکن ہو گیا۔یعنی آپ نے جو کہا تھا کہ محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری میرے نکاح میں ضرور آئے گی، آپ کی وفات سے یہ نکاح قطعی طور پر باطل ہو گیا۔

اس کے جواب میں خلیفہ اول حکیم نورالدین نے قادیانی علم کلام کے طریق پر یہ جواب دیا کہ چونکہ لڑکی کی لڑکی بھی اپنی ہی لڑکی ہوتی ہے، اور لڑکے کا لڑکا بھی اپنا ہی لڑکا ہوتا ہے، اس لئے مرزا غلام احمد صاحب کا لڑکا در لڑکا در لڑکا نفخہ اولی تک اور محمدی بیگم کی لڑکی در لڑکی در لڑکی فنائے دنیا تک، ان دونوں سلسلوں کو ملحوظ رکھ کر ممکن ہے کسی درجہ میں مرزا صاحب قادیانی کے کسی لڑکے کی شادی محمدی بیگم کی کسی درجے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی لڑکی سے ہو جائے۔

ناظرین کرام! یہ ہے وہ قادیانی علم کلام جس پر اتنا فخر کیا جاتا ہے۔اب وہ مثال سنیئے جس کے لئے ہم نے یہ نوٹ لکھا ہے:

' مرزا صاحب متوفی نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرا سر خاتون جنت فاطمہ زہراء کی ران پر ہے۔

اس پر بڑی چہ مہ گوئیاں ہوئیں۔اس کشف کی تصحیح کیلئے قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۶۔ستمبر ۱۹۴۰ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کے لکھنے والے مولوی میر اسحٰق، مرزا غلام احمد صاحب کے چھوٹے سالے اور موجودہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے ماموں صاحب ہیں۔آپ نے بھی اسی علم کلام سے کام لیتے ہوئے اس کشف کی تصحیح کی ہے۔اس کے متعلق آپ کے اصلی الفاظ درج ذیل ہیں۔

> ' حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ایک کشف ہے کہ میں حضرت فاطمہ سے ملا۔آپ نے نہائت محبت اور شفقت سے جو ماؤں کو بچوں سے ہوتی ہے میرے سر کو اپنے زانو پر رکھا۔اس کشف پر مخالفوں کی طرف سے وہ بدگوئی سننے میں آئی ہے کہ الامان ...
>
> واقعہ میں اگر حضرت فاطمہ اس دنیا میں تشریف لے آویں اور مرزا صاحب زندہ ہوں تو گو امت کو ان سے کس قدر عقیدت کیوں نہ ہو، امت کے مردوں سے معصومہ بتول پردہ کریں گی ۔ کیونکہ ان کے مقدس باپ کی شریعت یہی ہے کہ کوئی عورت کسی غیر محرم کے سامنے نہ ہو۔مگر مرزا صاحب بھی شریعت اسلام کے مطابق یہ حق رکھتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کا چہرہ دیکھیں۔اور صدیقہ زہراء حضرت مرزا صاحب کو مادرانہ شفقت سے اپنے پاس بلا کر ان کے سر پر دست شفقت پھیریں ۔ اور کیا تعجب ہے کہ وہ اپنے زانوئے مادرانہ پر پیار سے مرزا صاحب کا اپنے بیٹوں کی طرح سر رکھ دیں ۔ کیونکہ مرزا صاحب گو سید نہیں مگر سید زادی سے بیاہ کر کے زہراء کے داماد بن چکے ہیں ۔اور خدا کی شریعت میں بیٹے کی طرح داماد بھی محرم ہوتا ہے۔پس اس کشف کا مطلب تو یہ تھا کہ حضرت مرزا صاحب کی شادی ایک ایسی خاتون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہونے والی ہے جس سے نکاح کر کے آپ حضرت فاطمہ کے فرزند ہو جائیں گے۔ میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مسلمان علماء سے پوچھتا ہوں کہ اگر فاطمہ زہرا اس وقت دنیا میں تشریف لے آ ویں تو کیا وہ ہر مسلمان سے پردہ کریں گی۔ یا سادات کے سامنے ہوسکیں گی۔ اور یہ کہ جو شخص کسی سیدزادی سے بیاہا جائے وہ حضرت فاطمہ کا پوت داماد ہونے کی وجہ سے محرم بن جاتا ہے یا نہیں؟ (الفضل قادیان ۶ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۵)۔

راقم مضمون میر اسحاق صاحب چونکہ ذی علم آدمی ہیں اور قوم کے سید بھی کہلاتے ہیں، اس لئے اپنا جواب آپ کے جواب پر مبنی کرنے کو آپ سے ایک شرعی سوال کرتے ہیں کہ دو سید زادے بھائی بھائی ہیں۔ ایک کا نام اسماعیل ہے اور دوسرے کا نام اسحٰق۔ اسماعیل کا بیٹا ہے اور اسحٰق کی بیٹی۔ آپ کے مرقومہ اصول کے مطابق اسماعیل کا بیٹا بھی حضرت فاطمہ کا بیٹا ہے اور اسحٰق کی بیٹی بھی حضرت فاطمہ کی بیٹی ہے۔

تو اب کیا فرماتے ہیں قادیانی علماء دین اور مفتیان شرع متین کہ سید اسماعیل کے بیٹے کا نکاح سید اسحاق کی بیٹی سے جائز ہے یا نہیں؟

مہربانی کر کے قادیانی علماء اس پر روشنی ڈالیں کہ ان کی شرع میں اس کا کیا حکم ہے؟

اگر جائز ہے تو اس سوال کو بھی حل کر دیں کہ بھائی بہن کا نکاح ایک دوسرے سے کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟

اگر ناجائز ہے تو یہ بھی بتا دیں کہ اس قسم کے رشتے آج تک سادات میں ہوئے بھی ہیں یا نہیں؟

اگر ایسے بے شمار رشتے ہو چکے ہیں تو کیا یہ سب نکاح ناجائز ہوتے ہیں؟

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان سیدہ زادہ ہونے کی وجہ سے حضرت فاطمہ کے بیٹے ہوئے اور ڈاکٹر اسماعیل کی بیٹی سیدزادی ہونے کی وجہ سے فاطمہ زہرا کی بیٹی ٹھہری۔ اب یہ دونوں اولاد فاطمہ ہونے کی وجہ سے آپس میں بہن بھائی ہوئے۔ تو ان کا باہمی نکاح جائز ہے یا ناجائز؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ نکاح ہو چکا ہے تو اس کی بابت علماء قادیان کا کیا فتویٰ ہے؟

اگر کہیں کہ بعد نسل کی وجہ سے حرمت اصلیہ باقی نہیں رہی اس لئے اہل حدیث نے جو مثالیں پیش کی ہیں ان سب صورتوں میں نکاح جائز ہے تو ہم کہیں گے ما ھو جوا بکم فھو جوا بنا یعنی جس طرح بعد نسل کی وجہ سے سید زادی کا خاوند حضرت فاطمہ کیلئے ان کے حقیقی داماد کی طرح محرم نہیں اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی خاتون جنت کیلئے حقیقی محرم نہیں ہو سکتے۔ پس آپ کا جواب تار عنکبوت سے زیادہ ضعیف ہے۔

میر (اسحٰق) صاحب نے آپ نے اس مشکل مسئلہ کا جواب ہم سے طلب کیا ہے ہم نے آپ ہی کے خاندان سے مثال پیش کر دی ہے۔ اگر آپ کو اس مثال سے ملال پیدا ہو تو مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر اپنے اوپر وارد کر کے پڑھ لیجئے:

دھول دھپہ اس سر پا ناز کا شیوہ نہ تھا
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایک دن

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۷ ستمبر ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۸ ص ۴۔۵)

قادیانی کا درجہ روایت حدیث میں کیا تھا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے جہاں تک مرزا غلام احمد صاحب کی تصانیف کو دیکھا ہے ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو روایت حدیث کے باب میں ثقہ نہیں پایا۔

راویان حدیث میں سے دو نام عدم ثقاہت میں ایسے مشہور ہیں کہ جس روایت میں وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک مذکور ہو، ہر طالب علم اس روایت کو غیر معتبر جان لیتا ہے۔ ایک کا نام ابن لہیعہ ہے اور دوسرے کا نام جابر جعفی ہے۔ ابن لہیعہ کی نسبت جابر جعفی عدم اعتبار میں زیادہ ترقی یافتہ ہے کیونکہ ابن لہیعہ میں نسیان غالب تھا، مگر جابر جعفی کو محدثین نے کذاب لکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت حدیث کی حیثیت سے ہم مرزا صاحب کو ابن لہیعہ سے زیادہ یعنی جابر جعفی کے مماثل سمجھتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں ہمارے پاس بہت سی شہادتیں ہیں جن میں سے ایک شہادت ہم اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۴۰ء میں پیش کر چکے ہیں جس کا جواب باوجود تقاضا کرنے کے اتباع مرزا سے آج تک نہیں ہو سکا۔

لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب روایت حدیث میں سہو ونسیان کی وجہ سے کذب بیانی نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی اغراض کے ماتحت کرتے تھے۔ شہادت اولی مندرجہ اہل حدیث یکم مارچ میں اس کی تفصیل مذکور ہو چکی ہے، آج ہم شہادت ثانیہ پیش کر کے اہل علم ناظرین سے دادخواہی کرتے ہیں۔ خصوصاً مرزا غلام احمد صاحب کے ذی علم اتباع سے درخواست کرتے ہیں وہ از راہ مہربانی تعصب کو الگ رکھ کر ہماری پیش کردہ شہادت کو غور سے پڑھیں اگر وہ حسن عقیدت کی وجہ سے ہماری پیش کردہ شہادت پر غور کر کے منصفانہ رائے نہیں دیں گے تو وہ سن رکھیں:

اگر تو مے نہ دہی داد روزے دادے ہست

ایک عربی مقولہ مشہور ہے جس کا ترجمہ ہے کہ:

اے رسول اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان نہ بناتا لو لا ك لما خلقت ا لا فلا ك

اس فقرے کو حدیث قدسی کے نام سے بیان کیا جاتا ہے، مگر نہ اس کی کوئی سند ہے، نہ یہ از روئے روایت صحیح ہے۔ صرف غیر معتبر واعظوں کی زبان پر چڑھا ہوا ہے۔ اس مقولہ کے متعلق اخبار الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۴۰ء میں مفتی محمد صادق کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

> رسول کریم ﷺ کی شان میں ایک حدیث قدسی بیان کی جاتی ہے جس میں اللہ تعالی نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ
>
> لو لا ك لما خلقت ا لا فلا ك یعنی اے محمد مصطفیٰ اگر تو نہ ہوتا تو میں زمین وآسمان کو پیدا نہ کرتا۔
>
> لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث محدثین کے اصول کے مطابق صحیح نہیں مگر ایک دفعہ یہی سوال حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اس حدیث کی تصدیق کی اور فرمایا گو محدثین کے اصول کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطابق یہ حدیث درست نہیں مگر ہمیں کشفی طور پر معلوم ہوا ہے کہ یہ حدیث اپنے مطلب اور مفہوم کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس حدیث سے رسول کریم ﷺ کی بلند شان کا پتہ لگتا ہے۔ (الفضل قادیان ۱۸ستمبر ۱۹۴۰ء ص اول)۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محدثین کے نزدیک تو یہ مقولہ بے ثبوت ہونے کی وجہ سے بجوئے نا رزد، اس کے علاوہ مقصود کے لحاظ سے بھی بالکل غلط ہے کیونکہ اس سے مقصود یہ بتایا جاتا ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ نہ ہوتے تو خدا دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا، حالانکہ اس مطلب کے لحاظ سے عربی الفاظ یوں ہونے چاہییں لو لا ك لما خلقت الد نیا، یا ما خلقت شیئاً یعنی اے پیغمبر اگر تو نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا، یا کوئی چیز پیدا نہ کرتا۔

بہر حال مرزا غلام احمد صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب دونوں نے یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ محدثین کے نزدیک یہ روایت بے ثبوت ہے۔ ہاں مرزا صاحب نے اس معنی کو صحیح قرار دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں آپ کی ایک غرض مخفی ہے۔ یہ مقولہ گو آنحضرت ﷺ نے اپنے حق میں ارشاد نہیں فرمایا اور نہ کوئی سچا نبی ایسا کہہ سکتا ہے لیکن مرزا صاحب قادیانی نے اس مقولہ کو اپنا الہام ظاہر کرکے اس کو اپنے حق میں بتایا ہے۔ آپ کے اصل الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں:

یظهر ك الله و یثنی علیك لو لا ك لما خلقت ا لا فلا ك

خدا تجھے غالب کر دے گا اور تیری تعریف لوگوں میں شائع کر دے گا

(یہ ترجمہ لفظی نہیں ہے مرزا صاحب کی اپنی ایجاد ہے۔ لفظی ترجمہ یہ ہے کہ خدا تیری تعریف کرتا ہے۔ ثناء اللہ) اگر میں تجھے (مرزا کو) پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو بھی نہ بناتا

(حقیقۃ الوحی۔ ص ۹۹)

اللہ رے تعلیٰ: استاد داغ نے اپنے محبوب کی اسی قسم کی تعلیٰ کا ذکر اس شعر میں کیا ہے

آ گیا داغ ان کے دل میں یہ غرور
شکل ہے دنیا میں لاثانی مری

اس روایت کو صحیح المعنی بتانے سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اصل غرض یہی ہے کہ اس کو اپنے حق میں چسپاں کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور لاہوری ممبرو! فقرہ مذکورہ کو آپ لوگ حسب تصریح محدثین آنحضرت ﷺ کا ارشاد تو نہیں مانتے ہوں گے کیونکہ سند کے لحاظ سے یہ روایت ثابت نہیں ہے۔مگر مرزا صاحب کے الہام کے ماتحت اس کو انکے حق میں ضرور مانتے ہوں گے کہ اگر مرزا صاحب نہ ہوتے تو خدا دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک اور آج سے فنائے عالم تک جو کچھ پیدا ہوا ہے یا آئندہ ہوگا، یہ سب مرزا صاحب کے وجود کی برکت ہے۔کیا یہ عقیدہ کسی صحیح الفہم انسان کا ہوسکتا ہے۔تم میں سے کوئی فرد اس کا انکار نہیں کرسکتا ہے، کیونکہ یہ مرزا صاحب کا الہام ہے جس کو صحیح جاننا اس کے ہر ایک مرید کا فرض ہے اسلئے ہم ہر اس شخص سے جو اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھتا ہے یا کہتا ہے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ وہ خدا کو حاظر ناظر جان کر اور اس کے خوف کو دل میں جگہ دے کر بتائے کہ اس قسم کی تعلیم کسی نبی یا ولی کسی مجدد یا مجتہد نے پیش کی ہے۔ جہاں تک ہمارا ناقص علم رہبری کرتا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب اس میں متفرد ہیں۔اس لئے ہمارا یہ دعوی صحیح ہے

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری اس تعلیٰ کو
بہت سے ہو چکے ہیں گر چہ تم سے مدعی پہلے

مرزا غلام احمد قادیانی تو اس دنیا میں نہیں ہیں،انکو چھوڑ کر ان کے اتباع کو ہم اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ اسلامی دنیا میں عموماً اور ملک ہندوستان میں خصوصاً بفضلہٖ تعالی خادمان حدیث بکثرت موجود ہیں جن میں اخبار اہل حدیث امرتسر ایک ادنی خادم ہے اور یہ وہی گروہ ہے جس کی بابت مولانا الطاف حسین حالی نے کہا ہے

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
آئمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

اِس لئے ان لوگوں کو چاہیے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی روایت کردہ حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو پیش کرتے ہوئے یہ سمجھ لیا کریں کہ خادمان حدیث زندہ ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء مطابق یکم رمضان ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۴۹ ص ۷،۸)

جنگ یورپ کا نقشہ و اسباب

قادیانی اخبار فاروق میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج دنیا جنگ میں مبتلا ہے ہر ایک ملک اپنی حفاظت کی فکر میں ہے۔ نار حرب کے شعلے دن بدن تیز سے تیز تر ہو رہے ہیں۔ ہر شخص اپنی سمجھ کے مطابق اسباب جنگ کی تلاش میں ہے۔ شیخ سعدی نے جنگ کا سبب جو بتایا ہے اہل دانش کے نزدیک وہی صحیح ہے۔ آپ کے شعر کا ترجمہ یوں ہے:

اگر کوئی بادشاہ سات ولایتوں پر بھی قبضہ کر لے، تب بھی اور ملکوں کی تسخیر کے فکر میں مشغول رہے گا۔

یہ ہے بادشاہوں کی لڑائی کا اصل سبب یعنی جوع الارض، مگر قادیانی گروہ اپنے پیشوا کی تعلیم کے ماتحت جنگ کے متعلق جو خیال رکھتا ہے اسے ہم قادیانی اخبار فاروق کے الفاظ میں ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ فاروق ۱۴ ستمبر ۱۹۴۰ء میں مرقوم ہے:

بحر و بر میں فساد:

ظهر الفساد فی البرّ و البحر بما کسبت ایدی النّاس لیذ یقهم بعض الّذی عملوا لعلّهم یر جعو ن (الروم: ۴۱)

خشکی اور تری میں اس کی وجہ سے فساد ظاہر ہو گیا جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمایا تاکہ انہیں اس کا مزہ چکھائے جو انہوں نے کیا تاکہ وہ رجوع کریں۔

ہاتھوں کے کسب سے مراد انسان کے اعمال یا اپنے ہاتھ کی کاریگری کے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج دنیا کو اپنی صنعتوں پر بڑا ناز ہے ۔صانع حقیقی کو یکسر فراموش کر دیا گیا لیکن اللہ تعالی اپنی قدرت کا کرشمہ دکھلائے گا اور ثابت کر دیگا کہ حقیقی صانع وہی ایک ہے انسان کے ہاتھوں نے جو کمایا، یعنی انسان کی بداعمالیاں یا عظیم الشان مصنوعات ان کی وجہ سے فسادات عظیم رونما ہونگے چنانچہ آج بحر و بر میں انسان کی بداعمالیوں شرارتوں اور صنعتوں نے وہ فساد برپا کیا کہ الامان والحفیظ ۔موجودہ زمانہ کی جنگیں خشکی اور تری پر پھیلی ہوئی ہیں زمین پر عالمگیر فساد اور سمندروں میں بھی آتش جنگ بھڑکائی جا رہی ہے جہازوں کی غرقابی اور ہزاروں جانوں کا اتلاف گویا ایک فساد عظیم ہے جو بحر و بر پر پھیلا ہوا ہے۔

قیامت وسطی

الف : و اما الذین فسقوا فمأ وا هم النار کلما ارادوا ان یخرجوا منها اعیدوا فیها و قیل لهم ذوقوا عذا ب النار الذی کنتم به تکذ بو ن۔ و لنذ یقنهم من العذا ب الا دنی دو ن العذاب ا لا کبر لعلّهم یر جعو ن۔ و من اظلم ممن ذکّر بآ یا ت ر بّه ثمّ اعرض عنها انّا من المجرمین منتقمون(السجدة : ۲۰-۲۲)

اور جو نافرمان ہیں تو ان کا ٹھکانہ آگ ہے جب کبھی چاہیں گے کہ اس سے نکل جائیں اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے اور یقیناً ہم انہیں نزدیک کا عذاب بڑے عذاب سے پہلے چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اپنے رب کی آیتوں کے ساتھ نصیحت کی جائے پھر وہ روگردان ہو، ہم مجرموں کو سزا پہنچانے والے ہیں۔

ان آیات میں عذاب ادنی سے مراد عذاب دنیا ہے اور عذاب اکبر سے عذاب آخرت مراد ہے ۔قرآن مجید میں عذاب دنیا کا نقشہ عذاب آخرت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے رنگ میں پیش کیا گیا۔ گویا دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کا پیش خیمہ ہے اور اس کی صداقت پر گواہ۔

اور مذکورہ آیات میں بتلایا کہ کافروں کو عذاب ادنی کی صورت میں اس دنیا میں بھی آگ کا عذاب دیا جائے گا۔

آگ کا عذاب کیا ہے؟ عرب میں یہ دستور تھا کہ اعلان جنگ کے لئے کسی اونچی پہاڑی یا بلند مقام پر ایک بڑی آگ روشن کرتے تھے جو نارالحرب کہلاتی۔ قرآن مجید میں بھی اس نارالحرب کا ذکر ہے

کلما أو قدوا ناراً للحر ب (المائدۃ؛ ۶۴)

پس مذکورہ آیات میں عذاب النار سے مراد نار الحر ب

یعنی لڑائی کی آگ ہے اور یوں بھی موجودہ جنگوں میں اسلحہ آتش بار کے ذریعہ آگ برسائی جاتی ہے پس یہ جو فرمایا کہ کافروں کو عذاب ادنی کی صورت میں آگ کا عذاب دیا جائے گا اس میں پیش گوئی ہے کہ عظیم الشان جنگیں ہوں گی جن میں اسلحہ آتش بار کے ذریعہ آگ بھڑکائی جائے گی پھر فرمایا کلما ارا دو ان یخر جوا منھا اعیدوا فیھا (الحج۔ ۲۲)

کہ جب چاہیں گے کہ اس آگ سے نکل جائیں وہ اس میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اب دیکھ لو نارالحرب سے نجات پانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا صلح جوئی کی کوششیں کی گئیں انٹرنیشل لیگ بنائی لیکن ناکام گذشتہ جنگ عظیم میں انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر ایسکوئتھ نے ہر ممکن کوشش کی کہ یہ عذاب الہی ٹل جائے مگر کچھ نہ بنا۔ کہتے ہیں کہ مسٹر ایسکوئتھ کے منہ پر اس عذاب کے خوف اور ناکامی صلح کے باعث ایک رات میں بڑھاپا برسنے لگا تھا۔ اور موجودہ جنگ سے پیشتر مسٹر چیمبر لین نے کیا کیا جتن نہ کئے لیکن ناکام۔ اور دنیا اس آگ میں دھکیل دی گئی۔ آج یورپ پر واقعی آگ برس رہی ہے خطرناک جنگ کی صورت میں جہنم بھڑک اٹھا اور و اذا الجحیم سعّرت (جہنم بھڑکائی جائے گی) کا زمانہ آنکھوں کے سامنے ہے اور قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق آگ کا عذاب دیا جا رہا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ب). فلهم عذا ب جهنم ولهم عذا ب الحر يق (۸۵:۱۰)
کافروں کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اوران کے لئے جلنے کا عذاب ہے
۔ ربیع سے روایت ہے کہ عذاب جہنم آخرت کا عذاب ہے اور عذاب
الحریق یعنی جلنے کا عذاب اس دنیا کا عذاب ہے
(ج). كذا لك العذاب، و لعذا ب الآخرة اكبر لو كا نوا يعلمون
(القلم:۳۳) اسی طرح عذاب (دنیا) آئے گا اور آخرت کا عذاب یقیناً اس
سے بڑا ہے
(د). انّ عذا ب ربك كا ن محذورا .و ان من قر ية الا نحن
مهلكو ها قبل يو م القيامة او معذ بو ها عذا باً شديداً (الاسراء:
۵۷۔۵۸) بے شک تیرے رب لا عذاب ڈرنے کی چیز ہے اور کوئی بستی نہیں
مگر ہم اسے قیامت کے دن سے پیشتر ہلاک کردیں گے یا اسے سخت عذاب
دیں گے۔
مذکورۃ الصدر آیات میں صراحت سے عذاب دنیا اور عذاب آخرت یا
دوسرے لفظوں میں قیامت وسطی اور قیامت کبری کا ذکر موجود ہے اور ایسے
عالم گیر عذابوں کی پیش گوئی ہے جو اطراف عالم پر چھا جائیں گے جن کی
لپیٹ سے ایک بستی بھی باہر نہ رہے گی۔ ربنا آ تنا فی الد نیا حسنة و
فی ا لآ خرة حسنة ....
انّا ار سلنا اليكم رسو لاً شا هداً عليكم كما ار سلنا الى
فرعون رسو لاً .فعصى فرعو ن الرّ سو ل فأ خذ ناه ا خذاً
وبيلاً . فكيف تتّقو ن ان كفر تم يو ماً يّجعل الولدا ن شيبا ن
السّماء منفطر به كا ن وعده مفعو لاً (المزمل: ۱۵۔۱۸)
ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا جو تم پر گواہ ہے جس طرح ہم نے فرعون
کی طرف رسول بھیجا تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی سو ہم نے اسے
سخت گرفت سے پکڑا۔ سو اگر تم انکار کرو تو اس دن سے کس طرح بچو گے
جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا آسمان اس سے لپٹ پڑنے والا ہے اسکا وعدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورا ہو کر رہے گا۔

جس طرح موسی کے مقابلہ پر فرعون اٹھا تھا اسی طرح مثیل موسی کے مقابل سب سے بڑا جس نے سر اٹھایا ہے وہ دجال کا فتنہ ہے اتنا عظیم الشان فتنہ کی جس کی ابتداء آفرینش سے لے کر قیامت تک کوئی ایک مثال بھی نہیں پس فرمایا کہ یہ (آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا) دجالی گروہ اس آخری زمانہ کے عذاب شدید سے کیونکر بچ سکتا ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا جس سے آسمان پھٹ پڑیں گے یعنی بے پناہ شدائد و مصائب اور آسمانی آفات نازل ہوں گی...

نیلی آنکھوں والے مجرم:

یو م ینفخ فی الصّور و نحشر المجر مین یو مئذ زر قاً (طٰہٰ: ۱۰۲) جس دن قرنا میں پھونکا جائے گا ہم اس دن نیلی آنکھوں والے مجرموں کو اکٹھا کریں گے

یہ تو ظاہر ہے کہ اقوام یورپ کی آنکھیں نیلی ہیں جنگ کا بگل بجایا گیا اور لاکھوں نیلی آنکھوں والے مجرم مجتمع ہو گئے اور ایک دوسرے سے برسر پیکار ہو گئے پس یہاں حشر کے لفظ میں نیلی آنکھوں والی قوموں کے دنیوی حشر کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت مسیح موعود (مرزا) کی جلالی آواز:

دیکھو آج میں نے بتا دیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہو گا اور ہر یک جو زمین کو اپنی بدیوں سے پاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے قریب ہے کہ میرا قہر زمین پر اترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے خبر دی تھی...

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ پیش گوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین وآسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقل مند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ (منقول از فاروق ۱۴ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۵۔۷)

اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے: ۱۔ یہ جنگ بقول مرزائیاں دجالی گروہوں کے مابین ہو رہی ہے ۲۔ نیلی آنکھوں والے یورپین مجرموں کے درمیان ہو رہی ہے ۳۔ راستی چھوڑ کر شرارت اختیار کرنے والے گروہوں میں جاری ہے۔ ۴۔ یہ جنگ اور سابقہ جنگ عظیم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں کے مطابق ظہور پذیر ہوئیں۔ ۵۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہے کہ، بنی نوع انسان نے اپنے سچے خدا کی پرستش چھوڑ دی

ان سب فقروں میں قابل غور فقرہ بالفاظ مرزا یہ ہے کہ:

اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں تاخیر ہو جاتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ:

اہل دنیا نے عموماً اوران متحارب قوموں نے خصوصاً میرا انکار کیا تو یہ جنگ بصورت عذاب ان پر نازل ہوئی جیسے کہ امم سابقہ عادیوں ثمودیوں پر انبیاء کے انکار کی وجہ سے عذاب آیا تھا۔

ہمیں یورپ کی کسی دوسری قوم سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں ہمارا تعلق انگریز قوم سے ہے جس کی ہم رعیت ہیں۔خاص انگریزوں کے پررونق ملک انگلستان پر جنگ کی وجہ سے جو تکلیف نازل ہو رہی ہے وہ کسی اخبار بین یا باخبر انسان سے مخفی نہیں ہے۔اس ساری تکلیف کو ملحوظ رکھ کر ہم مرزا صاحب کے اس قول پر نظر کریں تو عجیب حقیقت معلوم ہوتی ہے آپ اپنی خدمات متعلقہ حکومت برطانیہ شمار کر کے لکھتے ہیں:

میں ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہاں تک کہ گیارہ برس انہی اشاعتوں میں گذر گئے اور میں کچھ کوتاہی نہیں کی پس میں یہ دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے۔(نورالحق حصہ اول۔ص ۳۲۔۳۳)

مرزا صاحب کی یہ عبارت اس وقت کی ہے جس وقت یورپ کی جنگ جو اقوام جو آج کل برسر جنگ ہیں اسلام کی عموماً اور مرزا صاحب کی خصوصاً منکر تھیں ان کے دل میں اسلام یا مرزا صاحب کی تصدیق کا واہمہ بھی نہ تھا باوجود اس کے مرزا صاحب حکومت برطانیہ کے حرز اور تعویز تھے پھر معلوم نہیں کہ اب انکی تکذیب کا یہ الٹا اثر کیوں پیدا ہو گیا کہ اقوام متحاربہ مع انگلستان کے عذاب کی مورد ہو گئیں حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے اتباع مختلف رنگ اختیار کر لیتے ہیں جیسا وقت آیا ویسا گیت گا دیا۔اسلئے ہماری طرف سے یہ شعر ان کی نذر ہے

ہم بھی قاتل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔اکتوبر ۱۹۴۰ء مطابق ۸ رمضان ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۵۰ ص ۳۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انّی مهین من اراد اهانتك

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب متوفی کا یہ ایک الہامی فقرہ ہے اس کا ترجمہ یہ ہے؛

اے مرزا! جو شخص تیری توہین کا ارادہ کرے گا میں اس کو ذلیل کروں گا۔

اس کا مضمون بالکل صاف ہے مگر مرزا صاحب قادیانی کے حق میں یہ کبھی صادق نہیں آیا۔ ان کی توہین کرنے والوں کی توہین کبھی نہیں ہوئی بلکہ تعظیم ہوتی رہی ہے۔ آج ہم اس الہام کے معنی ایک جدید واقعہ پیش کرکے بتاتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء میں حدیث

لو کان الایمان معلقاً بالثریا

پر بحث کرتے ہوئے ہم نے یہ نحوی مسئلہ لکھا تھا کہ حرف لو اصل میں ماضی کے لئے وضع ہوا ہے اور حدیث کے معنی یہ بتائے تھے کہ اگر ایمان ثریا سے بھی معلق ہوتا تو بھی اہل فارس اس کو لے آتے۔ ہمارے دعوے کا ثبوت کافیہ کی یہ عبارت ہے:

ان للاستقبال وان دخلت فی الماضی ولو عکسه۔

یعنی حرف ان مستقبل کے لئے آتا ہے اور حرف لو ماضی کے لئے

اس کی شرح میں شارح جامی نے لکھا ہے کہ:

ولو عکسه یعنی للماضی وان دخلت علی الستقبل۔

یہ ہے حرف لو کی اصل حقیقت اس کو چھوڑ کر مستقبل کے معنی مراد لینا ایسا ہی ہے جیسا اسد (شیر) سے شجاع مراد لینا جو استحالہ حقیقت اور قرینہ مجاز کا محتاج ہے حدیث میں زیر بحث دونوں امور نہیں پائے جاتے۔ یعنی نہ حقیقت کا استحالہ ہے، نہ مجاز کا قرینہ ہے۔ اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی اور اتباع مرزا جب کبھی ہماری توہین کے مرتکب ہوئے مرزا صاحب قادیانی کے مذکورہ الہام کے ماتحت انہی لوگوں کی توہین ہوئی۔ چنانچہ یہی مضمون نگار صاحب جن کا تعارف اڈیٹر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صاحب فاروق نے ان لفظوں میں کرایا ہے:

مکرمی مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح مولوی فاضل،

اسی بحث میں میرے متعلق مندرجہ ذیل توہین آمیز فقرات لکھے ہیں:

مولوی صاحب تعصب کی وجہ سے اعتراض تو کر گئے لیکن نا معلوم بڑھاپے کی وجہ سے یا حق کی مخالفت کی وجہ سے وہ یہ معلوم نہ کر سکے کہ میں اس علمی نکتہ میں باب جہالت وا کر رہا ہوں۔ مولوی صاحب خدا تعالی آپ کی عمر بہت لمبی کرے اور حواس خمسہ درست رکھے تا کہ آپ حسب ارشاد خود لمبی عمر پانے والوں کا فخر حاصل کر سکیں۔ آپ کی سمجھ کیلئے بطور اختصار جواب عرض کیا جاتا ہے امید ہے کہ آپ اس پر نظر غور فرما کر اپنی غلطی کا اقرار کریں گے۔ (فاروق قادیان ۲۸ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۷)

ناظرین! ان فقرات کو بغور پڑھیئے اور الہام مذکور (انی مهين ..) کا نتیجہ سنیئے! آپ حرف لو کا استعمال مستقبل کے لئے بتانے کو چند مثالیں دیتے ہیں ان میں سے ایک مثال یہ ہے:

و لو ترىٰ اذ الظّالمو ن فى غمرات المو ت و الملا ئكة باسطوا ايد يهم ا خر جوا انفسكم اليو م تجز و ن عذا ب الهو ن (انعام۔ ۹۳) کہ کاش تو دیکھتا جب کہ ظالم موت کی بے ہوشی میں ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں (اور کہہ رہے ہوں) نکالو اپنے آپ کو آج تم بدلہ دیئے جاؤ گے بصورت عذاب رسوائی۔ اس آیت میں بھی لفظ اخر جوا ماضی ہے لیکن بمعنی مستقبل

(اخبار فاروق تاریخ مذکور)

ناظرین کرام! لفظ ا خر جوا قرآن مجید میں بکسر الراء (رے کے کسرہ سے) صیغہ امر ہے۔ ہمارا اعتبار نہ ہو تو قادیان کا مطبوعہ قرآن دیکھ لیں یا حافظوں سے پوچھ لیں۔ قادیان کے مولوی فاضل صاحب نے اس فعل امر کو فعل ماضی بتایا ہے۔ کیوں؟ محض تصرف قدرت کے ماتحت الہام مذکور (جو مرزا صاحب قادیانی کو مخاطب کر کے میرے حق میں کہا گیا ہے) ان لوگوں کو اپنا جلوہ دکھائے۔ قادیانی دوستو! غور سے سنو:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکبر عزازیل را خوار کرد ۔ بزندان لعنت گرفتار کرد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔اکتوبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۳۵۹ھ ص ۴۔۵)

لولاک (یا مرزا) لما خلقت الافلاک

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴۔اکتوبر ۱۹۴۰ء میں اس روایت پر بحث ہو چکی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ روائت موضوع (محض بناوٹی) ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے بھی اس کو محدثین کے نزدیک غیر ثابت کہا ہے۔ باوجود اس کے اس کو اپنے حق میں بھی بطور الہام پیش کیا ہے۔ ہم نے اتباع مرزا (ہر دو صنف) سے سوال کیا تھا کہ ہم لوگ تو آنحضرت ﷺ کی شان رفیع کو اس روایت مکذوبہ کا مصداق تسلیم نہیں کرتے یعنی ہم یہ نہیں کہتے کہ اگر آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک نہ ہوتی تو خدا تعالی دنیا کو پیدا ہی نہ کرتا ایسا کہنے کو ہم غلو اور افتراء علی اللہ سمجھتے ہیں مگر تم لوگ (اتباع مرزا) حسب الہام مرزا صاحب قادیانی اعتقاد رکھتے ہو گے کہ مرزا صاحب نہ ہوتے تو خدا تعالی دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ کیا یہ اعتقاد صحیح ہے؟

ایسے آسان سوال کا جواب قادیانی اخبار فاروق میں جس انداز سے نکلا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا سوال امت مرزائیہ کے لئے بہت ہی پریشان کن ثابت ہوا ہے چنانچہ اسی پریشانی میں وہ ایسی بہکی بہکی باتیں کہہ گئے ہیں کہ مرزا صاحب متوفی نے بھی آتھم عیسائی کے متعلق اپنی پیش گوئی کی میعاد ختم ہونے پر نہ کہی ہوں گی ۔اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ:

یہ حدیث ہے تو بے سند مگر مشہور ہے۔ اور مشہور حدیث معتبر ہوتی ہے۔،

اصل الفاظ یہ ہیں:

مولوی صاحب! اس حدیث کو جو زبان زد خلائق ہے اور جس سے ہر چھوٹا بڑا مسلمان واقف و آگاہ ہے آپ ہرگز اس وجہ سے رد نہیں کر سکتے کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کوئی سند نہیں ۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حدیث علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل کو بھی محدثین نے بے سند مانا ہے ۔چنانچہ ملاعلی قاری موضوعات کبیر کے صفحہ ۴۸ پر فرماتے ہیں؛

حد یث علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل قا ل الد میر ی و العسقلا نی لا ا صل له و کذا قا ل الز ر کشی ۔

یعنی امام دمیری امام عسقلانی اورامام زرکشی کے نزدیک یہ حدیث بے سند ہے اوراس کا اصل ہی کوئی نہیں ۔

لیکن یہ حدیث زبان زدخلائق ہے اس لئے اس حدیث کومشہور قرار دیا ہے

۔(فاروق قادیان ۱۴۔اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۳)

مرزائی مجیب صاحب اگر زیادہ نہیں صرف مقدمہ صحیح مسلم ہی پڑھ لیتے تو ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے ۔مقدمہ مذکور میں صرف ایک خاص باب ضرورۃ الا سناد کے نام سے مقرر ہے ۔سند حدیث محدثین کے نزدیک ایسی ضروری چیز ہے کہ محدثین کی اصطلا ح میں حدیث سند ہی کا نام ہے جہاں وہ کہتے ہیں کہ حدیث ضعیف ہے یا صحیح ہے تو اس سے مراد سند ہی ہوتی ہے الفاظ حدیث نہیں ۔ایسا کہنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حدیث کے متن پر خود بخود حکم لگ جاتا ہے ۔

خیانت مرزائی:

مرزائی مجیب نے بڑے فخر سے لکھا ہے کہ علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل کو بے سند ہونے پر بھی صرف مشہور ہونے کی وجہ سے صحیح قرار دیا گیا ہے۔ محض جھوٹ ہے ۔آپ نے موضوعات کبیر کا حوالہ دیا ہے اسی میں اس کی سند کا ذکر ان لفظوں میں ملتا ہے:

روی عن سند ضعیف (تذکرہ موضوعات للفتنی مطبوعہ مصر ص ۲۰)

یعنی یہ حدیث ضعیف سند سے روایت کی گئی ہے ۔

بے سند اور ضعیف السند ہونے میں بڑا فرق ہے ۔

بے سند مشہور حدیث کی مثالوں میں شرح نخبہ کے حاشیہ پر یوں لکھا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قو له ما لا یوجد له اسناد ا صلاً امثا له کثیرة منها حد یث لو لا ك لما خلقت ا لا فلا ك . (شرح نخبہ ص ۹)(یعنی بے سند حدیثوں کی مثالیں بہت ہیں ان میں سے ایک یہ ہے لو لا ك لما خلقت الا فلا ك)

اس طرفہ پرطرہ یہ ہے کہ اس روایت مکذو بہ کو موضوع ماننے کے باوجود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کوجس کوشش سے اس کا مصداق بنایا گیا ہے وہ بھی قابل دید ہے آپ لکھتے ہیں:

ان سب بیانات سے آنحضرت ﷺ کی حدیث لو لا ك لما خلقت الافلا ك کے معنی ومطلب کا بخوبی علم ہوسکتا ہے اوراسی معنی کے لحاظ سے آنحضرت ﷺ کے طفیل اور برکت سے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو بھی یہ فرمایا گیا کہ اگر آپ مبعوث نہ کئے جاتے تو خدا تعالی نے آنحضرت ﷺ کے امتی نبی کے ذریعہ جس روحانی زمین اور نئے آسمان کے پیدا کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا وہ بھی پیدا نہ کرتے۔ (فاروق قادیان تاریخ مذکور۔ص ۴)

اصل مطلب پر اب آئے کہ اپنے صنم (مرزا قادیانی) کو بت پرستوں کی طرح معبود کی حیثیت میں دکھائیں کیا اچھا فقرہ ہے کہ اگر مرزا صاحب قادیانی، مبعوث نہ ہوتے تو نیا آسمان زمین نہ بنتا۔

ایسا کہنے والا دراصل مرزا صاحب کی توہین کرتا ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے جہاں نیا آسمان بنانے کا ذکر کیا ہے وہاں اس کو اپنی نبوت کا نتیجہ نہیں بتایا بلکہ اپنی الوہیت کی شان میں پیش کیا ہے۔آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

ر أیتنی فی المنا م عین الله و تیقنت اننی هو ...
ثم خلقت سما ء الد نیا وقلت انا زینا السماء الد نیا بمصا بیح
(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۶۴۔۵۶۵)

(یعنی میں (مرزا) نے خواب میں اپنے آپ کو بعینہ اللہ دیکھا اور یقین کرلیا کہ میں سچ مچ اللہ ہوں..پھر میں نے آسمان دنیا بنایا اور کہا ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کردیا ہے)۔

ناظرین کرام! مرزائیوں کی لاہوری جماعت قادیانیوں کو اس بنا پر غالی کہا کرتی ہے کہ قادیانی لوگ مرزا صاحب کو نبی کہتے ہیں اب لاہوری جماعت ہمیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتائے کہ ہم خود مرزا صاحب کو کیا کہیں جو اپنے آپ کو اللہ قرار دے کر خالق آسمان و زمین بنتے ہیں ایسے مہا پرش کی (جو خالق آسمان ہونے کا مدعی ہو) کس قدر توہین ہے کہ خدا کی طرف سے اس کو کہا جائے کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں (خدا) دنیا پیدا نہ کرتا (انا اللہ)

ہم سچ کہتے ہیں کہ بت پرستوں نے اپنے بتوں کو اور مسیح پرستوں نے مسیح کو خدا کا شریک بنایا ہے تو امت مرزا بھی ان سے کم نہیں انہوں نے مرزا صاحب کو خدائی کے درجہ تک پہنچا دیا غالباً اس کی بنا مرزا صاحب قادیانی کا یہ الہام ہے:

انما امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون (حقیقۃ الوحی)

(اے مرزا تیری یہ شان ہے کہ جس چیز کو تو کہہ دے، ہو جا، وہ فوراً ہو جاتی ہے)۔

اللہ رے تیری شان! سچ ہے

بت کریں آرزو خدائی کی شان ہے تیری کبریائی کی

اظہار تعجب ۔ ایک ایسا مہا پرش جس کا امر كن فيكون ہو، وہ اپنے مخاطب کے حق میں (جسے اپنا سخت ترین مخالف سمجھتا ہو) آخری فیصلہ کی صورت میں پیشگوئی شائع کرے جس کا مضمون یہ ہے کہ:

ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا،

ناظرین غور فرمائیں کہ اس صورت میں اس مہا پرش مرزا کا اصل مطلب یہی تھا نا کہ ان کا مخاطب (ثناءاللہ) پہلے مرے گا اور یہ کام ان پر کوئی مشکل بھی نہ تھا۔ اتنا کہہ دینا کافی تھا مت یاثناء الله (اے ثناءاللہ مرجا)، وہ مرجاتا۔

مگر یہ کیا غضب ہے کہ وہ تو آج تک زندہ ہے اور کن فیکون کے مالک کی وفات پر آج ۳۲ سال کا عرصہ گزر گیا۔ کیا پہلے کہیں اس کی مثال ملتی ہے؟ ہرگز نہیں ۔ یہ ہے کون ومکان کے مالک کی با اختیار شخصیت۔ مرزائی دوستو: کیا ہی سچ ہے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۳۵۹ھ ص ۶-۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں دل چسپ گفتگو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ بطور فخر اظہار کیا کرتی ہے کہ مسلمانوں کے فرقے چھوٹی چھوٹی باتوں (مثلاً آمین بالجہر اور رفع یدین وغیرہ) پر لڑ رہے تھے کہ ہمارے مسیح موعود نے آکر ان سب مباحث کا خاتمہ کر دیا۔ بس فرما دیا کہ جس طرح کوئی چاہے عمل کرے ۔گو اپنا عندیہ منوانے کے لئے بھی کوشاں رہے۔ چنانچہ منشی عبداللہ سنوری کو رفع یدین کرنے سے اشارۃً منع کر دیا اور انہوں نے اس ارشاد کی تعمیل میں ترک بھی کر دی اور حکیم نور الدین صاحب کو حنفی کہلانے کا حکم دیا انہوں نے بھی اپنے نام کے ساتھ حنفی لکھنا شروع کر دیا۔

بہت اچھا، مگر آج کل امت مرزائیہ جن امور پر اپنا زور قلم دکھا رہی ہے وہ تو قادیانی علم کلام کے گویا اہم مسائل ہیں اس کی تفصیل قابل دید وشنید ہے۔ پس ناظرین توجہ سے سنیں اور اس گروہ متکلمین کے مشاغل ضروریہ پر حیرت کی نگاہ ڈالیں

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بیماری کے باعث بہت کمزور ہو گئے ہیں یہاں تک کہ بقول خود خطبہ کے وقت ان کی ٹانگیں کانپتی ہیں آپ حکم دیتے ہیں کہ رمضان میں روزہ دار میرے لئے دعا کریں۔

اس پر بقول خلیفہ صاحب لاہوری جماعت کے بعض افراد کہتے پھرتے ہیں کہ خلیفہ کی عمر ۵۲ سال سے زیادہ نہیں ہوگی۔. یعنی وقت قریب ہے۔

ہمارے خیال میں لاہوریوں کا یہ کہنا کہ خلیفہ قادیان جلدی مر جائے گا کسی الہام کی بنا پر نہیں ہے، بلکہ ایسا کہنے والوں کا خیال اس مشاہدہ پر مبنی ہوگا کہ جس ٹانچی میں چار ٹونٹیاں لگی ہوں وہ بہت جلد خالی ہو جاتی ہے۔

خلیفہ قادیان کہتے ہیں کہ اگر وہ لوگ میری عمر ۵۲ سال سے زیادہ نہیں سمجھتے تو وہ اس مضمون کی تحریر شائع کر دیں پھر دیکھیں کہ خدا ان کو کیسے جھوٹا ثابت کرتا ہے (

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفضل ۲۴۔ اکتوبر۔ ۱۹۴۰ء)

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب کا یہ کہنا قادیانی علم کلام کے خلاف ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں کہ کسی کے حق میں ۱۵ مہینوں کے اندر مجذوم ہو جانے کی پیش گوئی کی جائے، اور پندرہ ماہ صحیح سلامت گزار کر بیسویں مہینے میں مجذوم ہو جائے تو بھی پیش گوئی جھوٹی نہیں ہوگی۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۸۵)

اگر لاہوریوں نے خلیفہ صاحب کی عمر ۵۲ سال لکھ بھی دی اور آپ ۵۲ سال کی بجائے ۷۲ سال بلکہ ۸۰ سال کی عمر میں مر گئے تو بھی کیا حرج ہوگا۔ آخر دونوں گروہوں کا باوا آدم تو ایک ہی ہے۔ لاہوری اصحاب مرزا صاحب قادیانی کا قول پیش کر دیں گے کہ ایسے تخلف سے نفس پیش گوئی پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔

ہاں مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے خلیفہ صاحب کی بیماری اور دعا کے متعلق جو خیال ظاہر کیا ہے وہ اہل نظر کے لئے قابل غور ہے۔ اسے مع جواب ہم اخبار الفضل سے نقل کرتے ہیں۔ اس بارے میں الفضل لکھتا ہے:

> حضرت امیر المومنین خلیفہ قادیان کی وصیت کی اشاعت پر جماعت احمدیہ نے اپنے امام کے متعلق جس اخلاص اور محبت کا ثبوت دیا ہے اور جس بے چینی اور اضطراب کا اظہار کیا ہے اس کی مثال قریب سے قریب اور عزیز سے عزیز دنیوی تعلقات میں بھی کہیں نہیں ملتی۔
>
> دراصل جماعت احمدیہ جب حضور کے غیر معمولی فیوض اور برکات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی اور دل سے محسوس کر رہی ہے تو یہ قدرتی بات ہے کہ حضور کی جدائی کے تصور سے ہی مخلصین کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، اور وہ بے تابانہ احکم الحاکمین کی بارگاہ میں یہ التجا کریں کہ ان پر حضور کے ذریعہ تا دیر برکات کا نزول ہوتا رہے۔
>
> چونکہ اس قسم کے اخلاص اور محبت کا غیر مبایعین میں مولوی محمد علی صاحب کے متعلق شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔ اس لئے مولوی صاحب موصوف ہر ایسے موقعہ پر جب جماعت احمدیہ حضرت (مرزا محمود خلیفہ قادیان) کی ذات والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفات کے متعلق کسی رنگ میں اخلاص کا اظہار کر کے غصہ سے بھر جاتے ہیں اور پھر نہایت تلخ اور ترش الفاظ میں اپنے دل کا بخار نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب کے وہ ابھی تک خاموش تھے اور ہم نے سمجھا کہ ان کے سخت دل میں بھی اس قدر نرمی ضرور پیدا ہوگئی ہے کہ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کا دل دکھا کر انہوں نے اس کے غم اور بے چینی میں اضافہ کرنا مناسب نہیں سمجھا لیکن افسوس کہ ہمارا یہ حسن ظن درست نہ نکلا، اور آخر مولوی صاحب بول ہی پڑے۔ چنانچہ ۱۸ اکتوبر کو انہوں نے حسب معمول تمسخر اور استہزاء سے کام لیتے ہوئے خطبہ جمعہ میں جہاں اور بہت کچھ برا بھلا کہا ،وہاں یہ بھی بیان کیا کہ خلیفہ یا اس کے چند مریدوں کو کچھ خوفناک خوابیں آ گئیں اب اس پر اس قدر شور ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ساری دعائیں ہی خلیفہ کے لئے وقف کر دینی چاہییں۔ میں کہتا ہوں کہ انسان ہی حیثیت ہی کیا ہے مٹی کا پتلا آج نہیں مرے گا تو کل مر جائے گا۔

پھر کہا:

قادیان میں ویسے تو دعاؤں پر اس قدر زور دیا جاتا ہے لیکن کن باتوں کے لئے دعائیں کی اور کرائی جاتی ہیں۔ خلیفہ بیمار ہے، اس کے فلاں فلاں رشتہ دار بیمار ہیں، ان کے لئے دعا کرو۔

بے شک بیماروں کے لئے دعا کرنی چاہیے یہ ایک انسانی فرض ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ خدا کے قرب کے حصول اور غلبہ اسلام کے لئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ دعائیں کرواسکے بعد بیماروں کی صحت اور دیگر دنیوی مقاصد کے لئے بھی دعائیں کرو۔

مولوی صاحب کو چونکہ اپنا دل ہلکا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیے اس لئے وہ اتنی سی بات پر برس پڑے کہ حضرت (مرزا محمود خلیفہ قادیان) کی صحت اور درازی عمر کے لئے خاص طور دعائیں کیوں کی اور کرائی جا رہی ہیں اور اس کی بجائے یہ حکم نافذ کیا کہ، خدا کے قرب کے حصول اور غلبہ اسلام کے لئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ دعائیں کرو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر ہر دعا سے پہلے خدا کے قرب کے حصول اور غلبہ اسلام کے لئے دعا کرنا لازمی شرط ہے تو آج تک مولوی صاحب اور ان کے ہم نواؤں نے بھی کبھی اس پر عمل نہیں کیا اور جب وہ خود اس پر عامل نہیں تو انہیں دوسروں کو اس کی تلقین کرنے کا کیا حق ہے۔ پھر معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب نے اس بارے میں غور وفکر سے کام لینے کی ضرورت نہیں سمجھی ذرا غور تو فرمائیں کسی کو ایک ایسے عزیز کے متعلق جس سے زیادہ دنیا میں اس کے لئے کوئی عزیز نہ ہو نہایت ہی تشویشناک اطلاع ملے اور وہ بے تابانہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی صحت وسلامتی کے لئے دعا کرنے میں مصروف ہو جائے، تو کیا اس کو اس وقت یہ کہنا مناسب ہے کہ خدا کے قرب اور غلبہ اسلام کے لئے سب سے پہلے ارسب سے زیادہ دعائیں کرو اس کے بعد بیمار کی صحت کے لئے بھی دعا کر لینا۔ خدا کے قرب کے حصول اور غلبہ اسلام کے لئے دعا کرنا نہایت ہی ضروری ہے لیکن: ہر سخن موقعہ و ہر نکتہ مقامے دارد

ہر بات کے لئے محل اور موقعہ ہوتا ہے۔ اور بے محل اعلیٰ سے اعلیٰ بات بھی اچھا نتیجہ نہیں پیدا کرسکتی۔ (الفضل قادیان ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۴)

ناظرین کرام! متکلمین احمدیہ کا آج کل یہ مشغلہ ہے کہ ایک جماعت اپنے امام کی صحت کے لئے دعا کرتی ہے، اور دوسری اس پر ناراض ہوتی ہے۔ مگر ہماری فراخ دلی ملاحظہ فرمائیے کہ ہم خلیفہ صاحب کی زندگی الی یوم یبعثون تک چاہتے ہوئے یہ مصرع پڑھتے ہیں: تم سلامت رہو قیامت تک

دیکھئے لاہوری پارٹی اس پر آمین کہتی ہے یا نہیں:

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۷ شوال ۱۳۵۹ھ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پنجاب کے دو خدا رسیدہ مدعیان اصلاح

بجواب انوار الصوفیہ بابت اکتوبر ۱۹۴۰ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل مسلمان ایسے راہ نما و ہادی کی تلاش میں سرگردان اور پریشان پھرتے ہیں جو ان کی روحانی و اخلاقی رہنمائی کر سکے۔ مگر واہ رے قسمت جو مدعی اٹھتا ہے وہ اصلاح اخلاق کرنے کی بجائے اور بد اخلاقی سکھاتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ دونوں مدعی صوفیانہ رنگ میں جلوہ نما ہوئے ہیں، چنانچہ ان کا دعوی ہے کہ ہم مسیح زمان اور مجدد دوراں ہیں، ان میں سے ایک کا نام ہے مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود جن کا دعوی تھا اور جسکی اشاعت اب بھی ان کے مریدان باصفا برابر کر رہے ہیں

میں کبھی آدم کبھی موسی اور کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اور دوسرے صاحب ان سے کچھ کم نہیں۔ بلکہ بعض وجوہ سے زیادہ ہی ہیں۔ آپ کا نام نامی مع القاب یوں شائع کیا جاتا ہے

عالی جناب، فضیلت انتساب، اعلی حضرت، عظیم البرکت، رفیع الدرجات، امیر الملت، مصدر الحسنات و الفیوضات، معدن الخیرات و الکرامات، سید السادات، امام الاولیاء و العارفین، سلطان الاصفیاء و السالکین، مرشد الکاملین و الاکملین، محبوب رب العالمین، فرزند ختم المرسلین، مہر سپہر شریعت و طریقت، آفتاب حقیقت و معرفت، واقف اسرار ربانی، محرم رموز یزدانی، مجدد دوراں، قیوم زمان، حاجی الحرمین الشریفین، سرکار علی پوری لازال شموسہم علی رؤس المسترشدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ان بزرگ کے دعاوی والقاب سے کچھ رنج نہیں ہے اور نہ حسد کیونکہ ہمارے ہندوستان میں ایسے لوگ بھی ہوئے ہیں جن کا دعوی ان دونوں سے بڑھ کر ہے ان کا کلمہ یہ ہے: لا اله الا الله یحیی عین الله

البتہ ہمارا سوال ان صاحبوں سے بقول شیخ سعدی یہ ہوتا ہے

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر

یعنی کام دکھاؤ صرف دعوی نہ کرو۔ بس اس سوال کے اٹھنے کی دیر ہے کہ ان لوگوں کے غیظ وغضب کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ ہمارا اختلاف ان لوگوں سے بس یہی ہے کہ ہم انکے دعاوی کا ثبوت ان کے اعمال سے چاہتے ہیں اور یہ دونوں صاحب زبانی دعووں سے ہمیں خاموش کرانیکی کوشش کرتے ہیں۔

اول الذکر نے دعوی کیا تھا کہ میں ساری دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں جو اصلاح انہوں نے کی وہ سب کو نظر آ رہی ہے۔ مسلمان دن بدن قعر مذلت میں گرتے جا رہے ہیں۔ شرک وکفر اور رسوم قبیحہ کے نشہ میں سرشار ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کے مریدان کی کامیابی کا ڈھنڈورہ پیٹتے جا رہے ہیں۔

دوسرے صاحب وہ ہیں جو مسلمانوں کی سخت گھبراہٹ کے وقت اٹھ کر یوں گویا ہوئے تھے کہ میں اس اضطراب میں تمہاری رہنمائی کروں گا اور تمہاری حاجت براری کیلئے سینہ سپر ہو کر گولیاں کھاؤں گا اور پیچھے نہ ہٹوں گا۔

اپنے مریدان باصفا کے ذریعہ سے پروپا گنڈا کرا کر راولپنڈی کے ایک جلسہ میں جو اسی غرض سے ہوا تھا اپنا نام امیر الملت تجویز کرایا، اور مقصد یہ قرار دیا کہ میں لاہور کی مسجد شہید گنج مسلمانوں کو دلوا کر رہوں گا۔ امیر ملت بن کر آپ نے امرتسر میں جلسہ منعقد کیا جس میں فرمایا کہ میرا نام جماعت علی ہے۔ یعنی میرے ساتھ ایک جماعت ہے جو ہمیشہ ساتھ رہے گی۔ میں کھسکلو شاہ نہیں ہوں کہ تکلیف کے وقت جماعت المسلمین کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں۔

یہ سنکر سامعین بہت خوش ہوئے۔ آخر جو کچھ ہوا وہ سب نے دیکھ لیا کہ مسجد شہید گنج ہمیشہ کے لئے سکھوں کے قبضہ میں چلی گئی۔ باوجود اس کے انکے مرید یہ شعر پڑھے جا رہے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زمان شاہ جماعت علی ہیں

اپنے اپنے دعاوی میں ناکام رہنے کے علاوہ ان دونوں مدعیوں میں ایک اور وصف مشترک ہے۔ وہ ہے اپنے مخالف رائے رکھنے والے کو کوسنا، بدزبانی کرنا، گالیاں دینا، اور کہنے کو اپنا نام مجدد زمان اور مسیح دوراں بتانا۔

مرزا صاحب قادیانی کی گالیوں کا نمونہ دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ ہندوستان کے دورفارمر ملاحظہ کیجئے (اس رسالہ میں مرزا جی اور سوامی دیانند کی گالیوں کا نمونہ دکھایا گیا ہے)

پیر صاحب علی پوری چونکہ صاحب قلم نہیں اسلئے ان کی شیریں کلامی کا مظاہرہ صرف تقریروں میں ہوتا ہے جن میں وہ اپنے مخالفین کو سور، کتے وغیرہ الفاظ سے یاد کیا کرتے ہیں۔ جسکا ثبوت ہم نے رسالہ، پیر جماعت علی کی قیادت کی ابتداء وانتہاء میں دیا ہوا ہے (یہ رسالہ مفت ہے جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ محصول ڈاک بھیج کر دفتر اہل حدیث سے مفت حاصل کر سکتے ہیں) تازہ ثبوت ہم اس مضمون میں پیش کرتے ہیں۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۷ ستمبر میں ایک اشتہار درج ہوا تھا جسے پیر جماعت علی شاہ کے مریدان باصفا نے بنگلور میں بطور اڈریس پیش کیا تھا۔ چونکہ اس کا مضمون شریعت کی حد اعتدال سے متجاوز تھا مثلاً قیوم جہان، جو خدا کی خاص صفت ہے جس کا ذکر آیت الحی القیوم میں ہے، اسی قسم کے بعض اور الفاظ بھی تھے جن پر ہم نے تعاقب کیا تھا چنانچہ اشتہار مذکور میں ہم نے مختلف مقامات پر نوٹ لگا کر اپنے ناظرین کو اس کی غلطیوں سے آگاہ کیا تھا۔ ہمارا سارا جواب قرآن وحدیث کی ہدایات پر مبنی تھا جس میں پیر صاحب کے غالی مریدوں کو ان کا غلو بتا کر رہنمائی کی گئی تھی کہ وہ آئندہ ایسی غلطی نہ کریں۔

اس کے جواب میں پیر صاحب کی طرف سے انجمن خدام صوفیہ کے سکرٹری (جو ایک بڑے صوفی صاحب ہیں) نے جس غصے کا اظہار کیا ہے وہ قابل دید وشنید ہے اور لطف یہ ہے کہ ہمارے اعتراضات پورے کیا، ادھورے بھی درج نہیں کئے اور جواب دینا شروع کر دیا۔ یہ ہے علی پوری علم کلام کا نمونہ۔ اس فاش غلطی کے باوجود آپ اپنی تعریف میں رطب اللسان ہیں کہ ہم تو صوفی صافی اور مسکین (گربہ) ہیں۔ کوئی ہمیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتنا ہی برا کہہ جائے ہم جواب دینا پسند نہیں کرتے ہمارا مشرب مرنج مرنج ہے چنانچہ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی ہرزہ سرائی کا جواب

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

ہم خادمان صوفیہ کرام رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین ہیں ہمارا مسلک کسی کی دل آزاری یا اذیت رسانی نہیں۔ ہم مرنجا مرنج زندگی بسر کرتے ہیں۔ نہ رنجیدن نہ رنجانیدن پر اپنا عمل ہے۔ بلکہ جوکوئی ہماری ذات کو ایذا رسانی بھی کرے اور نقصان پہنچائے اس کے ساتھ بھی اگر موقع ملے تو نیک سلوک کرنا ہمارا دستور العمل ہے

حقد وحسد عداوت و دشمنی و بغض و کینہ سے ہماری ذات بہت دور ہے اور الحب للہ و البغض للہ ہمارا عین مسلک ہے

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن
آئین ما ست سینہ چو آئینہ داشتن

نہ ہی کسی کی ہرزہ سرائی نہ دشنام دہی سے اپنے آپ کو مخاطب کرنا چاہتے ہیں چونکہ

دشنام دہد اگر خسیسی
چارہ نبود بجز شنید ن
پائے کسے سگے گزیدہ
لازم نبو د درا گزیدن

ہم کسی سے کسی وقت برسر پرخاش ہونا یا الجھنا نہیں چاہتے۔ نہ ہی کسی کی بدزبانی اور اتہام اور افترا پردازی کا جواب دینا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسے زیان کاران یزید صفت و راندگان درگاہ صمدیت بیشمار دنیا میں گذرے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراب بھی موجود ہیں جو اپنی بوجہلی صفت یا ذریت انا خیر منہ ہونے کی وجہ سے سرکار دو عالم ﷺ کی اولاد طہر ومطہر سے طبعًا حسد بغض اور کینہ وعداوت رکھتے ہیں۔مگر جب ہم نے دیکھا کہ ایسے ہرزہ سرایان کی رسی بہت دراز ہو رہی ہے اور وہ اپنی ازلی شقاوت کی وجہ سے مودت ومحبت اہل بیت سے محروم ہیں اوراپنی ژاژ خائی بے باکی اور بے ادبی میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور امت مرحومہ کے سادہ لوح مسلمانوں کو بے راہ کرنے اوران کے دین وایمان پرڈاکہ ڈالنے کی سعی لاحاصل کررہے ہیں چونکہ بقول مولانا روم

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

چارو ناچار ایسے محرومان سعادت اور بدبختان کی عیاری دھوکہ بازی اور بے دینی اورمقبولان بارگاہ صمدیت کے مراتب سے ان کی لاعلمی اورعداوت کا راز طشت از بام کرنے کے لئے ان چند سطور کے تحریر کرنے پر ہم مجبور ہوئے۔ (انوار الصوفیہ بابت اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۱۶)

مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں: یہ اقتباس صوفیاء کی اس جماعت کے مافی الضمیر کا پتہ دیتا ہے کہ یہ لوگ اپنے مخاطب کوکن الفاظ سے یاد کرنے کے عادی ہیں۔ملاحظہ ہوں الفاظ مندرجہ ذیل:

ہرزہ سرا۔ ابولہب، حاقد، حاسد، دشمن، خسیس، سگ (کتا) افتراپرداز، زیاں کار، راندہ درگاہ، بوجہل صفت، ذریۃ شیطان (انا خیر منہ کہنے والا) ژاژ خا، بے باک، بے ادب، ایمان کا ڈاکو، ازلی شقی، بدبخت، دھوکہ دہ، بے دین، وغیرہ

یہ الفاظ تو مندرجہ بالا اقتباس سے مستخرج ہیں، اصل جواب کے شروع میں جس شیریں کلامی کا مظاہرہ کیا ہے اسے بھی ملاحظہ کیجئے۔صوفی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بمقتضائے سرشت خود آتش حسد سے سوختہ ہوکر اپنے اخبار اہل حدیث مجریہ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۰ء میں غلط وبے بنیاد اعتراضات کر کے اپنی کور باطنی وقساوت قلبی اور عداوت اہل بیت اطہار کا ثبوت دیا، اور خسر الدنیا و الآخرۃ کا سارٹی فیکیٹ حاصل کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(انوار الصوفیہ اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۲۰)

یہ ہے آج کل کے صوفیائے کرام اور سید السادات کے حاشیہ نشینان کے اخلاق فاضلہ جو سب کچھ کھا لینے کے باوجود روزہ دار کہلاتے ہیں۔ سچ ہے

گربہء مسکین اگر پر داشتے
تخم کنجشک از جہاں بر داشتے

ناظرین ہم نے جو دعویٰ کیا ہے کہ پیر جماعت علی صاحب تقریر کرتے ہوئے اپنے مخالفین کے حق میں سخت کلامی کیا کرتے ہیں یہ اقتباس ہمارے دعویٰ کی دلیل ہے کیونکہ یہ لوگ فنافی الشیخ کی اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ ان کا مقولہ ہے

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

اس صوفی مجیب نے ہم پر خفگی کی وجوہات میں سے سب سے بڑی وجہ یہ بتائی ہے کہ ہم آل رسول (سید جماعت علی شاہ) کے حق میں بے ادب ہیں۔ ہم ان صاحب سے ایک سوال پوچھتے ہیں جس سے سارا عقدہ حل ہو جائے گا۔ وہ سوال ایسا ہے کہ پیر صاحب کے مرید اور ہر وہ شخص جو سید بن کر اپنے کو تعظیم و تکریم کا مستحق سمجھتا ہے نہ صرف توجہ کرے بلکہ ہمیں جواب سے بھی مطلع کرے یہ ان کا اختیار ہے کہ ہمیں پیٹ بھر کر کوس لے مگر جواب ضرور دے یہ سوال کچھ مشکل نہیں ہے۔ سنئے:

مرزا صاحب قادیانی کے خسر سید نواب ناصر دہلی کے ایک معزز خاندان سے ہیں۔ جن کے مورث اعلیٰ میر درد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ سید نواب ناصر نے اپنی لڑکی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نکاح میں دے دی بلکہ خود بھی ان کے معتقد ہو گئے۔ آج کل ان کے دو صاحبزادے سید اسماعیل اور سید اسحاق قادیان میں تبلیغ مرزائیت میں مصروف ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ تینوں صاحبان بھی آپ لوگوں کے نزدیک عزت و احترام کے مستحق ہیں یا کچھ فرق ہے۔

اگر فرق ہے تو سوائے مذہبی غلطی کے اور کیا چیز ہے۔

پس معلوم ہوا کہ محض نسب کے لحاظ سے سید ہونا تعظیم و تکریم کے لئے کافی نہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے من بطائه عمله لم يسرع به نسبه اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کا مضمون عرب کے مشہور شاعر متنبّی نے یوں ادا کیا ہے

اذا لم تكن نفس انسيب كاصله
فما ذا لذى يغنى كرام المناسب

یعنی غلط عقیدہ اور غلط کار شخص کا نسب کسی کام کا نہیں ہوتا

اس سوال کا جواب آنے پر ہم اصل حقیقت بالتفصیل بیان کریں گے جس سے مدعیان سیادت کے دعوی کی حقیقت روشن ہو جائے گی۔

ہمارے اعتراضوں کے جو جوابات ان صوفی صاحب نے دیئے ہیں ان سے ہمارے اعتراضات مدفوع ہونے کی بجائے اور زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔بطور نمونہ اب ہم چند جوابات کا ذکر کرتے ہیں

پہلا اعتراض ہم نے جملہ قیوم جہاں پر کیا تھا جو پیر صاحب کے مریدوں نے ان کے حق میں استعمال کیا تھا۔اس کا جواب دیتے ہوئے صوفی صاحب نے انوار الصوفیہ اکتوبر کے پرچہ میں مختصر سا ذکر کر کے تفصیل کے لئے ستمبر کے پرچہ کا حوالہ دیا ہے (بابت اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۲۴) اس لئے ہم ستمبر کے پرچہ کو دیکھتے ہیں جس میں قیوم کی بابت یہ عبارت ملتی ہے:

> حدیث شریف قال ان الله عز وجل يبعث لهذه الا مت على رأس كل مأة سنة من يجدد لها دينها.
> و علماء امتى كانبياء بنى اسرائيل .
> ارشاد فرمایا ہے تو ان کی ظاہری تشریف بری کے بعد اس دنیا کے روحانی انتظام اور تعلق عبد و معبود کا استوار اور صحیح قائم رکھنے کے لئے ہر دور، ہر زمان ہر وقت میں ایک قیوم وقت مجدد عصر خداوند تعالی کی طرف سے مقرر ہوا کرے گا۔جسکو انتظام ملکی ملی روحانی پر ہر طرح سے دسترس حاصل ہو گی وہ مرکز انجذاب ہو گا۔تمام ارواح کا وہ کعبہ اور قبلہ ہوا کریگا اور تمام ارواح خود بخود اس کی نورانیت کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ اور اگر وہ اپنے آپ کو مخفی بھی رکھے تو بھی اس کی نورانیت روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہو گی۔

(انوار الصوفیہ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: یہ عبارت اس حدیث کی تشریح میں لکھی گئی ہے جو مجدد کے متعلق آئی ہے لیکن دراصل یہ حدیث نہیں بلکہ تحریف ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں من یجدد لھا دینھا۔ مجدد کا کام صرف دین کی اشاعت اور حفاظت کرنا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ انتظامات ملکی، ملی اور روحانی مجدد کے اختیار میں ہوتے ہیں اور اس کو قیوم وقت کہا جاتا ہے یہ مضمون نہ حدیث کا ترجمہ ہے نہ حدیث اس متحمل ہے بلکہ مجیب صاحب کا اپنا دعوی ہے جس کا قرآن وحدیث سے ثبوت دینا اس کا فرض اولین ہے۔

یہ تو تھا ایک عام اصول جو باوجود غلط ہونے کے اپنے عموم پر بحال رہے گا مجیب صوفی صاحب نے اصل جواب دینے کی کوشش بھی کی ہے یعنی یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اس قسم کے مجدد اور قیوم وقت جس کو انتظام ملکی ملی و روحانی حاصل ہوں وہ پیر جماعت علی شاہ علی پوری ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

> پیشتر اس کے کہ میں قیوم وقت مجدد مأة حاضرۃ قطب دوراں غوث زمان اعنی حضرت امیر ملت مدظلہ العالی کی ذات ستودہ صفات کی نسبت وہ وجوہات و واقعات وشہادتیں عرض کروں جن سے اعلیٰ حرت سرکار علی پوری کے مجدد عصر ہونے کی تصدیق ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی طرف سے قیوم اور ضرورت قیوم پر کوئی لفظ پیش نہ کروں بلکہ صوفیاء کے اقوال برائے استفادہ ناظرین پیش کرتا ہوں۔ (انوار صوفیہ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۶)

اس سارے مضمون میں پیر صاحب علی پوری کو قیوم یا مجدد ثابت کرنے پر اکتوبر کے رسالہ میں بھی کوئی توجہ نہیں کی (آئندہ دیدہ باید) اس لئے ہم قطع مسافت اور قصر امل کرنے کی ایک آسان تجویز پیش کرتے ہیں جو بہت معقول ہے۔ آپ شاہ صاحب علی پوری کو مجدد ثابت کرنے کی مزید تکلیف نہ کریں۔ آسان بات یہ ہے کہ چونکہ آپ کے بقول مجدد اور قیوم کو کل اختیارات ملکی وملی اور روحانی حاصل ہوتے ہیں اس لئے آپ اپنے قیوم وقت سے درخواست کریں کہ ممدوح اپنی خاص توجہ روحانی سے مسلمانوں کی حالت زار کو غور سے دیکھیں اور ان کی سابقہ دیانت و سیاست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کومدنظر رکھ کر ان کی شوکت اور دیانت مسلوبہ کی بحالی کے لئے حکم جاری فرمائیں ۔لوگ خود دیکھ لیں گے کہ واقعی مجدد اور قیوم وقت ایسے ہوتے ہیں ۔اگر آپ نے ایسا نہ کیا، یا پیر صاحب نے مسلمانوں کو ذلیل حالت سے اٹھا کر اعلی مرتبے پر پہنچانے کی طرف توجہ نہ کی، تو ہم بلکہ جملہ مسلمانان دنیا بالخصوص مسلمانان ہند اس کا ذمہ دار پیر صاحب علی پوری کو قرار دیں گے۔ سردست تو ہم بامید اصلاح حال یہ شعر خدمت والا میں پیش کرتے ہیں

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

لیکن اگر آپ کے پیر مرشد نے یہ کام نہ کیا یعنی مسلمانوں کو حالت زار میں تڑپتے ہوئے چھوڑ دیا تو یاد رکھئے مسلمان یہ دوسرا شعر آپ کی نذر کریں گے

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

علی پور شریف سے تعلق رکھنے والے مریدو! مسلمانان ہندوستان....کو اپنی کرامات دکھا کر رام کرلو، اور اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ ایک دفعہ پہلے ہم مسجد شہید گنج کے واقعہ میں فیل ہو چکے ہیں۔ کیا ہوا بہادر لوگ گر کر بھی اٹھا کرتے ہیں۔ پیر صاحب کے دعوے کو یاد کرو کہ میں جماعت علی شاہ ہوں کھسکلو شاہ نہیں ہوں اٹھو آگے بڑھو اور بقول مرزا غلام احمد قادیانی

کرامت گرچہ بے نام ونشان است ۔ بیا بنگر ز غلمان محمد

دوسرا اعتراض ہم نے لفظ روشن ضمیر پر کیا تھا۔ اس کا جواب بھی مجیب نے اپنی روش پر دیا ہے۔ قرآن حدیث سے نہیں دیا، جو مسلمانوں کا عموماً اور ہم اہل حدیثوں کا خصوصاً مسلک ہے سنئے ہمارا مسلک یہ ہے:

ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے
قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے

روشن ضمیر کے معنی ہیں عالم الغیب جو ہر ایک بھید کو اس طرح جانتا ہو کہ اس کے حق میں وہی کہا جائے جو پیر صاحب علی پوری کے حق میں کہا گیا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل کے بھیدوں سے تو واقف راز سینہ تجھ پہ وا

ایسا عقیدہ کسی نبی بلکہ سید الانبیاء کے حق میں رکھنا بھی قرآن حدیث اور فقہ کی رو سے کفر ہے۔ ملاحظہ ہو کتب فقہ مسامرہ شرح فقہ اکبر اور فتاوی قاضی خان۔

صوفی صاحب نے حضرت عمرؓ کے اس قصہ سے استدلال کیا ہے جس میں یا ساریۃ الجبل کا جملہ آتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اول تو یہ روایت بے سند مشہور ہے۔ پیر جماعت علی صاحب کے مرید اس کی سند نقل کر دیں تو ہم ان کے شکر گذار ہونے کے علاوہ اس کی تنقید بھی کر کے دکھا دیں۔

دوم، اگر اس جماعت میں کوئی صاحب علم منطق سے واقف ہوں تو ان سے پوچھ لیں ورنہ کسی دیوبندی عالم سے پوچھ لیں کہ

مطلقہ عامہ یا وقتیہ مطلقہ دائمہ مطلقہ کو مستلزم ہوتا ہے؟

ہرگز نہیں۔ ذرا واضح لفظوں میں یوں سمجھو کہ اگر حضرت عمرؓ روشن ضمیر ہوتے، تو اپنے حملہ آور کو گرفتار کر لیتے یا کم سے کم اس کے ضرر سے بچ جاتے۔ یہی معنی ہیں اس آیت کریمہ (الاعراف:۱۸۸) کے

لو كنت اعلم الغيب لا ستكثرت من الخير و ما مسّنى السوء

اسی طرح آپ کے پیر صاحب علی پوری روشن ضمیر ہوتے تو اپنے صاحبزادے کے مقدمہ میں وکیلوں اور بیرسٹروں کے پیچھے کیوں بھاگے بھاگے پھرتے

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

مسجد شہید گنج کے متعلق ہمارا اعتراض تھا کہ باوجود دعا کے پیر صاحب اس کے حصول میں ناکام رہے۔ صوفی صاحب نے ہمارے اعتراض کو صحیح تسلیم کر لیا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں؛

> مسجد شہید گنج کے قضیہ کا اعتراض بھی بالکل ناجائز ہے کیونکہ اعلی حضرت سرکار علی پوری نے ہندوستان پنجاب کے مختلف شہروں میں جلسے منعقد کر کے تمام واقعات مسجد شہید گنج اہل اسلام کے سامنے پیش کئے اور مسجد کے حصول کے لئے ہر طرح سے ان کو ترغیب دلائی اور بیت المال اور دار القضاء اور بھرتی رضا کاران کا ارشاد فرمایا...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر بعض نا کارہ ہستیوں نے در پردہ مخالفت کر کے اہل اسلام کے جذبات کو سرد کر دیا اور ارشادات اعلیٰ حضرت کی تعمیل سے باز رکھا جسکے سبب سے مسجد شہید گنج کے حصول میں نا کامیابی ہوئی۔ (انوار الصوفیہ اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۳۰)

ناظرین! یہ جواب پیر جماعت علی صاحب کی نا کامی کا واضح اعتراف ہے مگر نا کامی کی جو وجہ بتائی ہے وہ بجائے خود پیر صاحب کے حق میں مظہر توہین ہے، کیونکہ امرتسر کی تقریر میں پیر صاحب نے کہا تھا کہ

میرا نام جماعت علی ہے اور میرے ساتھ جماعت ہے میں کھسکلو شاہ نہیں ہوں۔

اب نا کارہ لوگوں کے ذمہ لگا دیا۔ اگر صوفی صاحب ان نا کارہ لوگوں کے نام بھی شائع کر دیتے تو پبلک ان کی صفات حسنہ سے پورے طور پر واقف ہو جاتی۔

اس واقعہ کی اصلیت صرف اتنی ہے کہ پیر صاحب نے اپنی نا تجربہ کاری کی وجہ سے شاہی مسجد لاہور میں غیر مسلموں کے بائیکاٹ کی پر زور تقریر کی۔ جس کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں بہت برا نکلا۔ تمام محنت پیشہ لوگ مثلاً مستری راج مزدور وغیرہ تمام خوردہ فروش چھابڑی والے فریق مخالف کے ردعمل کیوجہ سے بے کار پھرنے لگے، اور پیر صاحب پر اعتراضات کی وہ بوچھاڑ ہوئی کہ توبہ ہی بھلی۔

اس وقت آپ کے مخلص مریدوں نے، جن کو آپ نے نا کارہ کہا ہے، پیر جماعت علی صاحب کو مشورہ دیا کہ آپ کی نجات اسی میں ہے کہ آپ حج کا بہانہ کر کے حجاز کو تشریف لے جائیں۔

چنانچہ آپ نے اپنی ساری جماعت کو حیرانی و پریشانی کی حالت میں چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی، اور اپنے حق میں کھسکلو شاہ کا لقب اختیار کرنا پسند کیا۔

اگر آپ واقعی علم وفضل اور غیرت دینی کا حصہ رکھتے تو اس کام میں صدیق اکبرؓ کو اپنے لئے اسوہ حسنہ بناتے جنہوں نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی بھی میرا ساتھ نہ دے گا، تو میں اکیلا ہی جہاد کے لئے نکلوں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جاں شدہ آواز نیاید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۹ھ ص ۳۔۶)

مولوی محمد علی لاہوری کی غلط بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

غلط گوئی کرنا ہر جگہ گناہ عظیم ہے، مگر خاص کر ممبر پر چڑھ کر خطبے میں غلط بیانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ہم واقعات کی بنا پر افسوس سے کہتے ہیں کہ قادیان اور لاہور کے دونوں منبر جمعہ کے روز خطبے کی حالت میں بھی اس عیب سے خالی نہیں رہتے۔ تعجب ہے کہ غلط بیانی بھی ایسے واقعات کی نسبت کی جاتی ہے جن کا ثبوت سورج سے بھی زیادہ واضح ملتا ہے۔ مولوی محمد علی لاہوری کا خطبہ جمعہ ۴ نومبر ۱۹۴۰ء کے پیغام صلح میں چھپا ہے جس میں موصوف نے اپنے ماتحتوں کو درس قرآن جاری کرنے کی ترغیب دی ہے۔ بہت اچھا کیا۔ خدا ان کو اور ہر مسلمان کو قرآن سمجھنے کی توفیق بخشے۔ مگر غضب یہ کیا اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے، جماعت مرزائیہ کی عادت ہے کہ وہ خود کو ہر نیک رسم کا بانی قرار دیتی ہے، درس قرآن کے متعلق بھی انہوں نے یہی دعوی کیا ہے کہ ہم ہی اس کے بانی ہیں۔ چنانچہ پیغام صلح لاہور لکھتا ہے:

غیر از جماعت حلقوں میں سلسلہ درس قرآن:

> حضرت مولانا نورالدین نے نہ صرف ہماری جماعت کے اندر درس قرآن کی بنیاد رکھی بلکہ جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ باقی مسلمانوں نے بھی اس بنیاد اور رواج کو قائم کیا...
>
> درس قرآن جماعت احمدیہ کی خصوصیات و روایات میں سے ہے ..اسے غیروں نے بھی ہم سے لیا ہے۔ وغیرہ۔ (پیغام صلح لاہور ۴ نومبر ۱۹۴۰ء ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:
یہ دعوی ایسا غلط ہے کہ ہندوستان کا بچہ بچہ اس کی تردید کرسکتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔
سب سے پہلے ترجمہ قرآن مجید فارسی شاہ ولی اللہ دہلوی نے کیا جو اہل حدیث اور احناف کے مسلمہ بزرگ ہیں۔ پھر ان کے صاحبزادہ شاہ عبدالقادر صاحب نے اردو ترجمہ کیا۔ یہ سلسلہ تحریری تھا۔
اس خاندان سے فیض یافتہ حضرت شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین عرف میاں صاحب سرگروہ اہل حدیث نے ...دہلی کی مسجد میں ترجمہ قرآن کا درس جاری کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ مرزا غلام احمد صاحب اور حکیم نورالدین صاحب غالبًا ابھی پیدا نہ ہوئے تھے۔ اور اگر پیدا ہو چکے تھے تو نابالغ تھے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش ۱۸۴۰ء کی ہے اور حضرت میاں نذیر حسین صاحب مرحوم کا درس حدیث اور قرآن اسی زمانے کے قریب قریب جاری ہوا تھا کیونکہ ۱۸۵۷ء واقعہ غدر کے زمانہ میں آپ کے درس کی شہرت ہندوستان سے گزر کر دوسرے ملکوں تک پہنچ چکی تھی اور اس شہرت کی بنا پر حضرت عبداللہ غزنوی مرحوم ایام غدر میں میاں نذیر حسین صاحب کے ہاں حدیث پڑھتے تھے۔ اور میاں صاحب کے دونوں درس اس زمانے سے بھی پہلے جاری ہو چکے تھے۔
بتایئے اس زمانے میں مرزا غلام احمد صاحب اور حکیم نورالدین صاحب کہاں رہتے تھے۔ موجودہ دنیا میں آئے بھی تھے یا نہیں۔ تعجب تو یہ ہے کہ یہ جماعت جس کی بابت مرزا صاحب قادیانی کا دعوی ہے:

من دخل فی جماعتی دخل فی صحابة محمد ﷺ.

(خطبہ الہامیہ) (یعنی میری جماعت، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں داخل ہے)۔

ایسی متبرک جماعت بھی اپنی ناموری کے لئے جھوٹے دعوے کرے تو اس آیت کی مصداق کیوں نہ ٹھہرے گی یحبّو ن ان یحمدوا بما لم یفعلوا۔
ہم نے بارہا لکھا ہے کہ ایسے مضامین لکھتے ہوئے یہ خیال کرلیا کیجئے کہ اہل حدیث زندہ ہے۔ مگر یہ اپنی غلط بیانیوں کے نشہ میں ایسے سرشار ہیں کہ جو چاہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہہ جاتے ہیں۔اس لئے ہم ان کو ایک بار پھر متنبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسا مضمون لکھتے ہوئے اس خیال کو دل سے نکال دیا کریں کہ اہل حدیث ان کی غلط بیانی پر خاموش رہے گا۔ایسا ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ اس کا دعوی ہے

رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں
میری نگاہ میں ہیں رند وپارسا ایک ایک

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۹ھ ص ۷)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری کے اس مضمون پر پیغام صلح لاہور میں بایں الفاظ تبصرہ ہوا:

جماعت احمدیہ اور درس قرآن کریم: اہل حدیث کی غلط بیانی

از: مولوی دوست محمد سابق اڈیٹر پیغام صلح

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی یہ عادت ثانیہ ہوچکی ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی بھی نیک تحریک ہو یا کسی نیک کام کی بنا رکھے جانے کا ذکر ہو اس کی تردید کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور جھٹ غلط بیانی کا الزام دیتے ہیں ...ایک اسی قسم کی غلط بیانی کا الزام مولوی صاحب نے ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء کے اہل حدیث میں حضرت امیر (مولوی محمد علی) پر لگایا ہے اور شروع میں یہ الفاظ لکھے ہیں:

غلط گوئی کرنا ہر جگہ گناہ عظیم ہے مگر خاص منبر پر چڑھ کر غلط بانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے ... جماعت مرزائیہ کی عادت ہوگئی ہے کہ وہ اپنے کو ہر نیک رسم کا بانی قرار دیتی ہے۔

کیا یہ کھلی غلط بیانی نہیں؟ کب جماعت احمدیہ نے ہر نیک رسم کا بانی اپنے آپ کو قرار دیا...

ہم مانتے ہیں کہ ہندوستان میں ترجمہ قرآن کی بنیاد شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے رکھی اور انہوں نے اور ان کے صاحبزادہ شاہ عبدالقادر اور بعض دیگر بزرگوں نے قرآن کریم کے فارسی اور اردو تراجم شائع کر کے ایک احسان عظیم مسلمانوں پر کیا۔لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اگر کسی نیک کام کی بنا ڈالی گئی ہو تو اس کا ذکر تک نہ کیا جائے۔نہ ہی ایسے ذکر سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ جماعت اپنے آپ کو ہر نیک رسم کا بانی قرار دیتی ہے ۔ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اگر ایسی غلط گوئی سے کام لیں تو انہیں معذور سمجھنا چاہیے کیونکہ ان کے نزدیک تو جھوٹ بول کر بھی آدمی متقی رہ سکتا ہے (بیان عدالت گورداسپور)..

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زیرنظر مضمون میں جس غلط گوئی کا الزام حضرت امیر (مولوی محمد علی) پر لگایا گیا ہے سوائے اس کے کہ اسے مولوی ثناء اللہ صاحب کی عادت ثانیہ کا نتیجہ قرار دیا جائے کہ انہیں جماعت احمدیہ کی کوئی نیک تحریک ایک آنکھ نہیں بھاتی اور کوئی حقیقت اس کے اندر نہیں۔ حضرت امیر (مولوی محمد علی) نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا:

حضرت مولانا نورالدین نے نہ صرف ہماری جماعت کے اندر درس قرآن کی بنیاد رکھی بلکہ جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ہوں باقی مسلمانوں نے بھی اس بنیاد اور رواج کو قائم کیا۔

درس قرآن جماعت احمدیہ کی .. روایات میں سے ہے...اسے غیروں نے بھی ہم سے لیا۔

(پیغام صلح لاہور ۴ نومبر ۱۹۴۰ء)

مولوی ثناء اللہ کے نزدیک یہ غلط گوئی ہے کیونکہ جماعت احمدیہ یا حضرت مولانا نورالدین صاحب سے پہلے شاہ ولی اللہ صاحب نے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کیا پھر ان کے صاحبزادہ شاہ عبدالقادر صاحب نے اردو ترجمہ کیا اور اس کے علاوہ مولوی سید نذیر حسین صاحب نے پھاٹک حبش خان دہلی کی مسجد میں ترجمہ قرآن کا درس جاری کیا۔

شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب کے تراجم قرآن کا درس قرآن سے کیا تعلق ہے اس کو امرتسری مولوی فاضل ہی سمجھ سکتے ہیں کسی سلیم العقل انسان کی سمجھ میں آنا مشکل ہے۔

رہ گیا مولوی سید نذیر حسین صاحب کا درس قرآن، اول تو حضرت امیر (مولوی محمد علی) کے بیان سے اس کی تغلیط نہیں ہوتی، کیونکہ اگر مولوی صاحب درس قرآن دیا کرتے تھے، تو وہ ان کی زندگی کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ ان کے بعد اس رواج کو قائم رکھنے والے لوگ پیدا نہ ہوئے لیکن مولانا نورالدین صاحب کے درس قرآن کی تقلید نہ صرف جماعت احمدیہ میں آج تک ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی بلکہ عام مسلمانوں میں بھی اس کو رواج دیا جا رہا ہے۔...(سید نذیر حسین نے درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا تو اسکے بعد برصغیر میں اہل حدیث کی بیشتر مساجد میں یہ سلسلہ چل نکلا، اور آج تک جاری ہے۔ یہ کیوں نہیں کہا جا سکتا کہ نورالدین نے بھی میاں نذیر حسین کے درس قرآن کی تقلید کی ہے۔ بہاء) (پیغام صلح لاہور ۴ فروری ۱۹۴۱ء ص ۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک احمدیت کی خصوصیات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کی یہ عادت ہے، یا یوں کہیے کہ ان کے علم کلام کا یہ اصل الاصول ہے کہ بجائے دلیل دینے کے دعوی پر دعوی کئے جاتے ہیں۔ان کے نزدیک مصادرہ علی المطلوب کوئی چیز نہیں ہے۔کوئی امر نظری ہونے کی وجہ سے خواہ کتنا ہی محتاج ثبوت ہو، مگر یہ لوگ اپنی چرب لسانی کے زور سے اپنے دعوے کے محض الفاظ ہی رٹتے جائیں گے اور دلیل کا نام نہیں لیں گے۔احمدیت یا بالفاظ دیگر مرزائیت کی یہی ایک بڑی خصوصیت ہے۔اگر ہم بھی محض دعوی ہی پیش کر کے مضمون ختم کر دیں تو ہم میں اور ان میں کیا فرق ہوا؟ اس لئے ہم اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

لاہوری مرزائیوں کے اخبار پیغام صلح میں ایک سلسلہ مضمون شائع ہوا ہے جو ہمارے دعوے کا ثبوت ہے۔راقم مضمون لکھتا ہے:

> تحریک احمدیت کی یہ ایک نمایاں خصوصیت ہے کہ اس نے ایسے نازک اور آڑے وقت میں اسلام کی حفاظت اور مدافعت کی ہے جب کہ سب علماء ان فرائض کو فراموش کر چکے تھے اور اپنے کردار سے اسلام کے لئے باعث ننگ تھے۔ ہر وہ تحریک جو اسلام کے خلاف اٹھی احمدیت نے اس کا مقابلہ کیا ہے اور صرف مقابلہ ہی نہیں بلکہ احمدیت نے مسلمانوں کے قلوب میں جو زوال کی وجہ سے بیٹھے جا رہے تھے اور دشمنوں کی یورش کی وجہ سے ہمتیں پست ہوئی جا رہی تھیں ان کے اندر طاقت وتوانائی پیدا کی۔اور ایسے نازک وقت میں جب کہ اسلامی مدبر مغربی ثقافت اور طبعی فلسفہ کے سامنے سرنگوں اور سر بہ زانو تھے، غلبہ اسلام کا نعرہ بلند کیا۔اور صرف نعرہ ہی نہیں بلکہ براہین قاطعہ سے اس غلبہ کو ثابت کیا۔حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی کتابوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں جو اس وقت غلبہ اسلام کے متعلق تحریریں ملتی ہیں وہ کسی مسلمان ہم عصر کی تصنیف اور تقریر میں نہیں دکھائی جاسکتیں۔ (پیغام صلح ۲۸۔اکتوبر ۱۹۴۰ء)

بس یہی ایک بیان ہے جو بطور مقدمہ دلیل قادیانی علم کلام میں ہمیشہ پیش کیا جاتا ہے جس کی تردید واقعات سے کافی ہو جاتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کے پیدا ہونے سے پہلے بھی عیسائیوں کا مقابلہ مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی اور ڈاکٹر وزیر خاں صاحب کیا کرتے تھے جن کے مقابلہ سے پادری فنڈر نے راہ فرار اختیار کی تھی ان مرحومین کی مساعی جمیلہ کی یادگار کتاب، اعجاز عیسوی، آج بھی ملتی ہے۔

منشی اندرمن مرادآبادی جب اسلام پر حملہ آور ہوئے تو ان کے جواب پر بھی علمائے زمانہ کمربستہ ہو گئے تھے۔ ان کی یادگار کتاب ،سوط اللہ الجبار، آج تک موجود ہے۔ اسی زمانہ میں شہر لاہور کے اندر حافظ ولی اللہ لاہوری عیسائیوں کے مقابلہ میں بہت بڑے مناظر پیدا ہوئے، جن کے سامنے آتے ہوئے بھی عیسائی مناظر جھجکتے تھے۔ دہلی میں مولوی عبدالمجید صاحب بہت بڑے مناظر تھے جو دیگر مذاہب کے ساتھ عموماً اور عیسائیوں کے ساتھ خصوصاً مناظرے کیا کرتے تھے۔ ان کے علاوہ دہلی میں سید ابو المنصور ناصرالدین صاحب بھی بہت بڑے مناظر تھے جن کی تصنیف نوید جاوید تردید عیسائیت میں نہایت عمدہ کتاب ہے۔ مولانا محمد علی ناظم اول ندوۃ العلماء اس میدان کے شہسوار تھے اور مولوی غلام نبی صاحب امرتسری تاجر کتب اس فن کے بڑے ماہر تھے۔ اسی طرح دیگر علماء کرام بھی اپنی اپنی جگہ خدمت اسلام میں مشغول رہا کرتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ابھی مرزا غلام احمد صاحب پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ اگر پیدا ہو چکے تھے تو سیالکوٹ میں سیاہ نویسی کی خدمت پر بمشاہرہ ۱۵ روپے ماہوار ملازم ہوں گے۔ خود مرزا صاحب قادیانی نے ان بزرگوں کی اسلامی خدمات کا اعتراف کیا ہے جس کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے۔

ہاں احمدیت کی بہت بڑی خصوصیت نامہ نگار ہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ فاضل نامہ نگار اس سلسلہ میں لکھتا ہے:

تحریک احمدیت کی یہ سب سے بڑی خصوصیت ہے کہ اس نے صرف عقل کو ہی انسان کا رہنما خیال نہیں کیا، بلکہ وحی اور الہام کو اس کا حقیقی خضر راہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصور کیا ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ نے جہاں اسلام کی صداقت پر عقلی براہین و دلائل دیئے ہیں، اس کی صداقت کے لئے اپنے وجود کو پیش کیا ہے اور اپنے الہامات اور کشوف سے ثابت کیا ہے کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے جس کی صفت کلام کبھی ساکت نہیں ہوتی۔ (پیغام صلح ۱۲۸۔ کتوبر ۱۹۰۴۰ء ص ۲)

بے شک یہ ایک بڑی خدمت ہے جو مرزا غلام احمد صاحب کی ذات سے مخصوص ہے دوسرے علماء میں نہیں ہے۔ یعنی آپ خدا کی طرف سے الہام اور وحی پانے کے مدعی تھے اور دوسرے علماء اس سے محروم ہیں۔ اس امتیازی خصوصیت کا ذکر مرزا صاحب قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا تھا:

میں حیران تھا کہ اس مبحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں (یہ کہنا گویا علمائے اسلام کی خدمات کا اعتراف ہے۔ ثناء) اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے وقت تھا۔

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر ہے، وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔

مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے، ہر ایک بات کے لئے تیار رہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا، ضرور کرے گا، ضرور کرے گا، زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

یہ مناظرہ ۱۸۹۳ء میں بمقام شہر امرتسر ہوا تھا جس کی مصدقہ روداد جنگ مقدس کے نام سے شائع شدہ ملتی ہے۔

عبارت مندرجہ بالا سے دو نتیجے پیدا ہوتے ہیں ایک یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب کا مناظرہ جو ڈپٹی عبداللہ آتھم کے ساتھ ۱۵ روز تک ہوتا رہا ویسا ہی مناظرہ تھا جیسا کہ عموماً اہل علم کیا کرتے تھے۔ مرزا صاحب قادیانی کی کتاب سے منقولہ الفاظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ناظرین سے غور سے پڑھیں۔

دوسرا نتیجہ وہی خصوصیت ہے جس کو نامہ نگار نے بڑی خصوصیت سے تعبیر کیا ہے، اور ہم بھی اسے بڑی خصوصیت ہی سمجھتے ہیں۔ یعنی الہام خداوندی کے ذریعہ اطلاع پا کر پیش گوئی کرنا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم ۱۵ ماہ کے اندر فوت ہو جائے گا۔

بے شک یہ اتنی بڑی خصوصیت ہے کہ دوسرے علماء اس کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا محض دعوی کرنا ہی کافی ہے یا واقعہ میں اس کا ثبوت بھی ضروری ہے۔ کوئی عقل مند تو کیا بے عقل بھی نہیں کہے گا کہ صرف دعوی ہی کافی ہے۔ اس لئے ہم اس خصوصیت کی تنقید کرنے کو مذکورہ پیش گوئی کی تھوڑی سی تفصیل کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے یہ پیش گوئی ۵ جون ۱۸۹۳ء کو کی تھی جسکی میعاد ۴ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہو گئی مگر اس عرصہ میں ڈپٹی آتھم نہیں مرا۔ پھر کب مرا؟ اس کا جواب ہم اپنے لفظوں میں نہیں مرزا صاحب کے الفاظ میں بتاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں

مسٹر عبداللہ صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے۔

(انجام آتھم۔ ص ۱)

یعنی مقررہ میعاد (۱۵ ماہ) سے ایک سال پونے گیارہ مہینے زیادہ گزار کر فوت ہوئے۔ گویا سود اصل رقم سے زیادہ ہو گیا۔ اس کے باوجود مرزا صاحب قادیانی کا کمال دیکھئے کہ کہ آپ اپنے مخالفین کو للکارتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

بتاؤ اب ڈپٹی آتھم کہاں ہے؟

سنو! اسی انداز میں اگر کوئی مخالف تم سے پوچھے کہ بتاؤ اب مرزا غلام احمد صاحب کہاں ہیں؟ تو تم لوگ کیا جواب دو گے؟

یہ ہے الہامی خصوصیت اور یہ ہے اس کا انجام۔ احمدی دوستو! ۱۵ مہینے کا وعدہ کر کے ۳۸ ماہ بعد رقم ادا کرنے والا بھی سچا کہلا سکتا ہے؟

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح لاہور نے ہمیں مرزا غلام احمد صاحب کی خصوصیات میں سے بڑی خصوصیت ان کی الہامی حیثیت بتائی ہے۔ ہم بہت خوش ہوں گے اگر ہمارے مخاطب اس خصوصیت پر بحث کرنے آمادگی ظاہر کریں۔ وہ اپنے دعوی پر پختہ رہیں اور آئندہ سالانہ جلسہ پر ہمیں مرزا صاحب کی اس الہامی خصوصیت پر تبادلہ خیالات کا موقع دیں

میرے ملنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

ناظرین کرام! یہ حقیقت اصلیہ ہے کہ مرزا صاحب متوفی اور دیگر علمائے اسلام میں امتیازی نشان یہی تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب الہام اور وحی پانے کے مدعی تھے۔ چنانچہ آپ کہا کرتے تھے:

میرے ساتھ خدا ہم کلام ہوتا ہے اور میرے قلم کو روح القدس چلاتا ہے،

ان کے مقابلہ میں علماء کا یہ دعوی نہ تھا اور نہ ہے۔ اس لئے ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ واقعات کی روشنی میں مرزا صاحب قادیانی کا دعوی صحیح ثابت نہیں ہوتا۔ بس واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہمارا یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۵۹ھ ص ۵۔۶)

مرزائی ذہن

حافظ محمد اسحاق چک نمبر ایک۔۴۔ایل تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری لکھتے ہیں:

ناظرین! حال ہی میں جماعت مرزائیہ کے دو ٹریکٹ احقر کی نظر سے گزرے ہیں جو چار چار صفحات پر مشتمل ہیں۔ ہر دو انجمن نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے شائع کردہ ہیں۔ ایک کا عنوان ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت غیر تشریعی کے اجراء کا قائل کافر ہے؟

اور دوسرے کا عنوان ہے،:

آسمانی آواز،

اول الذکر پر مصنف کا نام نہیں دوسرا مولوی اللہ دتہ جالندھری کا لکھا ہوا ہے۔ دونوں کا مقصد مرزا غلام احمد کی نبوت کو ثابت کرنا ہے۔ ہمارے خیال میں پہلے کا عنوان (کیا مرزا صاحب مدعی نبوت ہو کر کافر ہیں؟) ہونا چاہیے تھا کیونکہ اجراء نبوت کا ثبوت امکان ہے اور دعوے نبوت وقوع۔ امکان شئے سے وقوع شیء ثابت کرنا مرزائی علم وفضل کی روشن دلیل ہے۔ مدعی نبوت اجراء نبوت ممکن ہونے کے باوجود بھی کافر ہوسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو و من اظلم ممن افترى على الله كذباً او قال اوحی الیّ و لم یوح الیه شیء و من قال سانزل مثل ما انزل الله (الانعام: ۹۳)

فمن اظلم ممّن كذب على الله وكذّب بالصدق اذ جاءه اليس فى جهنم مثوى للكافرين (الزمر: ۳۲)۔ پس لازم ہوا کہ امکانی دلائل کے علاوہ وقوعی دلائل کی بھی ضرورت ہے، ورنہ ہر مدعی نبوت سچا ماننا پڑیگا۔

اجرائے نبوت کے امکان پر جو دلائل دیئے ہیں اگرچہ وہ تارعنکبوت سے بھی کمزور ہیں تاہم جو نتیجہ نکالا ہے بلفظہ نقل کیا جاتا ہے:

پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا دعویٰ نبوت جو کہ آنحضرت ﷺ کی اتباع میں اور اسلامی تعلیم اور بزرگان سلف کے اقوال کے عین مطابق ہے، درست ہے۔اس پر کفر کا فتویٰ لگانا اسلام کی تعلیم سے ناواقفیت یا محض تعصب ہے۔

سچ ہے: چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے۔

دوسرے ٹریکٹ کا انداز بیان پہلے سے جداگانہ ہے۔اس کے دلائل تشریعی اور غیر تشریعی نبوت کی قید سے بالاتر ہیں بلکہ علی الاطلاق نبوت اور رسالت کو ثابت کرتے ہیں۔ چنانچہ قوم کی بداعمالی اور اس کی اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

ایسے عذابوں سے قبل اللہ تعالیٰ ضرور کسی عظیم الشان نبی کو مبعوث فرماتا ہے،

اس پر قرآن مجید کی آیت بطور دلیل پیش کی ہے:

و لو انّا اهلكنا هم بعذاب من قبله لقالوا لو لا ارسلت الينا رسولاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فنتّبع آیا تك من قبل ان نذ لّ و نخزی ۔(طہ:۱۳۴)
پھر آگے چل کر لکھتے ہیں: یہ آخری زمانہ (آخری زمانہ ہے اور عظیم الشان نبی کا آنا ضروری ہے۔سبحان اللہ ۔محمد اسحاق) اس میں بدی انتہاء کو پہنچ گئی ہے۔ بنا بریں اس زمانہ میں کسی عظیم الشان نبی کا آنا ضروری ہے۔

کلمہ عظیم الشان اولوالعزم کا مترادف ہوکر اور آیت کا مفہوم جب کہ رسول سے مراد یقیناً آنحضرت محمد ﷺ تشریعی نبوت کے بدرجہ اولی متحمل ہیں بہرحال ان ہر دو ٹریکٹ سے دونظریئے ماخوذ ہوتے ہیں: ۱۔نبوت غیر تشریعی کا اجراء۔۲۔نبوت مطلق کا اجراء

اس اختلاف کا ماخذ مرزا غلام احمد صاحب ہی کی متعدد تحریریں ہیں جن میں سے ہم صرف ایک دو نقل کرتے ہیں۔الہام ہوتا ہے: یس ۔انك لمن المر سلین ۔ سبحان اللہ! کیسا صاف مرسل ہونے کا دعوی ہے۔شاید کوئی صاحب جھٹ کہہ دیں کہ مرسل کا لغوی معنی ہے بھیجا ہوا، اور ہر نبی بھیجا ہوا ہی ہوتا ہے،لہذا لغوی معنی کے لحاظ سے مرسل کا اطلاق غیر تشریعی نبی پر بھی ہوسکتا ہے۔لیکن یہ صحیح نہ ہوگا اس لئے کہ یہاں اصطلاحی معنی ہی مراد ہے کیونکہ یہ الفاظ قرآنی ہیں جو آنحضرت ﷺ کو باشریعت اور کامل نبی بناتے ہیں اور اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ مرسل اور نبی میں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔اس کے علاوہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود مرسل کا معنی باشریعت اور مستقل نبی کرتے ہیں ملاحظہ ہو وہ تحریر جس میں وہ نبوت مستقلہ کی نفی کرتے ہیں اور متبع اور مجازی نبی بنتے ہیں۔وھو ہذا: و ما عنی اللہ من نبو ت الّا کثرۃ المکا لمۃ و المخا طبۃ و لعن اللہ من اراد فو ق ذا لك او حسب نفسه شیئاً او اخرج عنقه من الر بقة النبویة ۔ ان رسو لنا خا تم النبیین علیه انقطعت سلسلة المر سلین فلیس حق احد ان ید عی النبوۃ بعد رسولنا المصطفی علی الطر یقة المستقلة ۔ و ما یقی بعدہ الا کثرۃ المکا لمة و ھو بشر ط ا لا تباع لا بغیر متا بعة خیر البریة و و اللہ ما حصل لی ھذاالمقا م الّا من انوار اتباع الاشعة المصطفویة و سمّیت نبیاً من اللہ علی طر یق المجاز لا علی وجه الحقیقة (ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۴۔۶۵) یہاں مرزا غلام احمد صاحب مرسلین کا معنی باشریعت انبیاء کرتے ہیں، ورنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لازم آئے گا کہ مرزا صاحب قادیانی کچھ بھی نہیں ۔ پس لاہوری مرزائیوں کی چاندی ۔ اور یہی وہ تحریریں ہیں جن کو پیش کر کے وہ نبوت کے منکر اور مجددیت کے حامی ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی کی تحریریں تین مختلف نظریوں پر حاوی ہیں:

۱۔ رسالت کا دعویٰ۔

۲۔ نبوت کا دعویٰ۔

۳۔ مجددیت کا دعویٰ

اب ہم مرزا قادیانی کی ایک اور تحریر پیش کرتے ہیں لکھتے ہیں:

مسیح ابن مریم موسیٰ کا آخری خلیفہ ہے (خدائی تصرف ہے کہ لفظ، ہے، سے عیسیٰ کی زندگی ثابت کر گئے۔ محمد اسحاق) اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے

اس عبارت میں چند اشکالات ہیں؛

۱۔ شاید مرزائی صاحبان اب مرزا صاحب کے بعد باب نبوت مسدود سمجھتے ہیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو اب نبوت جیسی نبوت کیوں بند ہوگئی؟ اور اجراءِ نبوت کے دلائل جواب تک دیئے جا رہے ہیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ان کا کیا مطلب؟ اجراءِ نبوت کا امکان ثابت کرتے ہوئے آخری خلیفے کا کیا مفہوم۔

۲۔ اگر یہ کہا جائے کہ جیسے مسیح آخری خلیفہ ہوکر نبوت کو ختم نہیں کرتے، اسی طرح مرزا صاحب کا آخری خلیفہ ہونا ان کے بعد نبوت کو مانع نہیں ہے، تو لازم آئے گا کہ ان کے بعد صاحب شریعت نبی آئے کیونکہ موسوی دور مسیح پر ختم ہوا، اور محمدی مرزا صاحب پر۔ اب نیا دور شروع ہوگا۔ با ایں ہمہ نبوت تشریعی کا انکار چہ معنی دارد جب کہ دور کا پہلا نقطہ ہی تشریعی نبوت ہے۔ یہاں تو نبی ﷺ کی فضلیت بھی خطرہ میں ہے فافہموا۔

۳۔ مسیح اور مرزا کی باہمی مماثلت ثابت کرتی ہے کہ مرزا صاحب تشریعی ہوں۔ دیگر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں: خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۴۸)

سوال ۱۔ بحوالہ ریویو آف ریلی جنز جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷۔ یہ امر مسلم ہے کہ غیر نبی، نبی پر اور غیر تشریعی نبی، تشریعی نبی پر اپنی تمام شان میں فضلیت نہیں رکھ سکتا باوجود اس کے نبوت کا انکار یا غیر تشریعی نبوت کا اقرار چہ خوب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منکر مے بودن ہم رنگ مستاں زیستن

حدیث تجدید (کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ ایک مجدد بھیجتا ہے جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے) کو صحیح مان کر آخری خلیفہ کا کیا مفہوم ہوگا؟ بہر حال یہ ایک معمہ ہے جس کو مرزائی ذہن ہی حل کر سکتا ہے۔

مولانا ثناء اللہ اپنے ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین آگاہ ہوں گے کہ ہم مباحث قادیانی کے میدان میں اقرب راستہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا صدق و کذب جانتے ہیں۔ یہ ایک ایسا راستہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اسی کو تجویز کیا ہوا ہے (آئینہ کمالات اسلام)

پس نبوت کی بحث فرع ہے صادق القول کی۔ جب کوئی شخص صادق القول ہی نہیں ہے، تو اس کی نبوت پر بحث کرنا کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔

اتباع مرزا کے ہتھکنڈوں میں سے ایک ہتھکنڈا یہ بھی ہے کہ وہ بے خبر لوگوں کو اجرائے نبوت اور وفات مسیح کی بحث میں مشغول کر لیتے ہیں، حالانکہ ان دونوں مسائل کے بعد بھی مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ دلیل کا محتاج رہتا ہے۔

نامہ نگار نے اچھا کیا کہ مرزائی ٹریکٹوں پر تبصرہ کر دیا۔ ہمارے ناظرین جب کبھی مرزائیوں سے گفتگو کریں تو مرزا صاحب قادیانی کے صدق و کذب کے سوا کسی مسئلہ پر بحث نہ کریں کیونکہ یہ مبحث فیصلہ کن ہے: بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۵۹ھ ص ۶۔۸)

فتویٰ:

سوال: محمد رمضان مرزائی ہو گیا اس کی اہلیہ مرزائی نہیں ہونا چاہتی۔ شرع کا حکم کیا ہے۔ نکاح فسخ کرانا چاہتی ہے۔ کیا حکم ہے۔، جواب: مسلمان مرزائی ہو گیا ہے، تو اس کی منکوحہ کو حق ہے کہ نکاح فسخ کرائے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۳ ذی قعد ۱۳۵۹ھ ص ۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی علم کلام ۔ا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے مسلمانوں میں علم کلام جاری ہو کر مختلف فرقوں میں منقسم ہوا ہے ہر فرقہ نے اپنا اپنا اصول الگ تجویز کر لیا ہے۔ کسی نے منقول کو معقول پر راجح رکھا ہے اور کسی نے معقول کو اصل سمجھ کر منقول کی تاویل کی۔ مگر قادیانی علم کلام کا اصل الاصول سب سے نرالا ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ اپنے سے مخالف رائے شخص کا جب ذکر کیا جائے تو اس پر بہتان اور افتراء اور غلط بیانیوں کی اتنی بھرمار کی جائے کہ وہ قادیانی حلقہ بگوشوں کی نظر میں نہایت ذلیل اور حقیر ہو جائے تا کہ اس کی آواز کوئی نہ سنے۔ اس کی ابتداء اصل میں قادیانی مدعی مسیح موعود نے کی جس نے بقول

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

ساری قادیانی بنیاد کو ٹیڑھا کر دیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ٹیڑھی بنیاد کو مثال پیش کر کے میں اصل مضمون پر آتا ہوں۔ موصوف نے رسالہ اعجاز احمدی میں میرے حق میں لکھا ہے کہ: مولوی ثناء اللہ دو دو آنے کے لئے خراب ہوتے پھر تے ہیں۔ مردوں کے کفن اور وعظ کے پیسوں پر ان کا گذارہ ہے۔ (اعجاز احمدی۔ ص ۲۳)

حالانکہ یہ سب کچھ محض غلط اور محض بہتان ہے۔ ہم نے بارہا تقاضا کیا ہے کہ قادیانی اعیان کبھی امرتسر میں آکر اس کا ثبوت دیں۔

خیر یہ تو ایک گذشتہ واقعہ تھا جو بنیادی پتھر کی حیثیت سے تمہید کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ میرے متعلق جب کوئی واقعہ قادیان یا لاہور سے شائع ہوتا ہے، اس میں اس غلط بنیادی پتھر کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔ حال ہی میں پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۴۰ء میں ایک پرانا واقعہ نظر سے گزرا ہے جس میں میری شکست اور پریشانی کا ذکر اسی غلط بیانی سے کیا گیا ہے جس کی بنیادی اینٹ ان کے ہیرو قادیانی مسیح موعود نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھی تھی۔ اس سے پہلے کچھ اور واقعات درج کئے ہیں جو قابل دید وشنید ہیں۔ نامہ نگار جوایک معزز سرکاری عہدہ پر فائز رہا ہے، لکھتا ہے:

مولویوں کی اسلام دشمنی

حقیقت میں مولویوں نے خود ہی دشمن کے ہاتھ میں وہ ہتھیار دے دیئے تھے جن سے وہ اسلام کا قلع قمع کرسکتا تھا۔ حضرت مسیح کی معجزانہ ولادت، اس کا بچپن میں نبوت کا دعوی کرنا، اس کا مردے زندہ کرنا، ایک دم سے بیماروں کو شفا بخشنا، جانوروں کا پیدا کرنا، اس کا زندہ آسمان پر چلا جانا، اور اب تک زندہ رہنا، وغیرہ ایسے مسلمات تھے جو اس کی خدائی کے کامل ثبوت تھے اور انہی مسلمات کو لے کر عسکر دجال اسلام کو مٹانے کی کوشش کررہا تھا۔ (پیغام صلح لاہور ۱۷ نومبر ۱۹۴۰ء ص ۲)

حضرت مسیح ابن مریم کی معجزانہ ولادت خود مرزا غلام احمد صاحب نے بھی تسلیم کی ہے (اخبار الحکم قادیان ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)۔ آسمان پر چلے جانا، اور وہاں جا کر زندہ رہنا، براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۹ پر مرقوم ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ یہ مولویوں کی اسلام دشمنی ہے یا مرزا صاحب قادیانی کی؟ حالانکہ ان دنوں بھی مرزا غلام احمد صاحب مجددیت کے مدعی تھے اور لاہوری پارٹی آج بھی ان کو اسی منصب پر فائز مانتی ہے۔ پھر ایسے دشمن اسلام کو مجدد کیوں مانا جاتا ہے۔ بس یہ بات قابل غور ہے۔

اس کے علاوہ مسیح ابن مریم کی معجزانہ ولادت وغیرہ کو اس کی خدائی کی دلیل قرار دینا بھی کتنی غلط بیانی ہے۔ اگر یہ معجزانہ ولادت کے اقرار سے حضرت مسیح کی خدائی کا ثبوت ہوسکتا ہے تو آپ کے مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے یہ کیوں کہا:

من عجب تر از مسیح بے پدر۔ (ازالہ اوہام)

اس کے بعد نامہ نگار نے ہندوؤں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندو قوم نے بھی بشکل آریہ اسلام پر یورش (حملہ) شروع کردیا۔ اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:

ایسی حالت میں جب کہ اسلام چاروں طرف سے نرغے میں پھنسا ہوا تھا
صداقت اور براہین کی تلوار لے کر وہ جلیل القدر مجاہد (مرزا قادیانی) نکلا...
محض حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے دم قدم سے اسلام بچ نکلا..

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دجالی لشکر (پادری لوگوں) پر اس مجاہد اسلام کا رعب طاری تھا..
صرف ایک احمدی کی موجودگی پادریوں کو بھگانے کے لئے کافی تھی۔

حضرت مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ہے فاضل مضمون نگار کا دعوی۔ ہم اس بات کی فی الجملہ تصدیق کرتے ہیں کہ عیسائیوں کے اکثر پادری مرزائیوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کو نہیں آتے۔ کیوں نہیں آتے؟ اس لئے کہ جب سے عیسائی مناظر عبداللہ آتھم کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ۱۵ ماہی پیش گوئی غلط نکلی ، واقف حال عیسائیوں نے اپنے اپنے حلقہ اثر کے مسیحیوں کو اس امر کا یقین دلا دیا کہ قادیانی مدعی، دجال ہے اور اس کے اتباع دجاجلہ ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پادریوں نے مرزائیوں کے مقابلہ میں آنا بے فائدہ سمجھ کر ان سے روگردانی کر لی۔

ادھر مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح کے حق میں ایسے ایسے الفاظ استعمال کئے جن سے مسیحیوں کو یقین ہو گیا کہ ان کا گمان صحیح ہے۔ وہ الفاظ اس قابل نہیں کہ کوئی مسلمان یا عیسائی دل پر پتھر رکھے بغیر ان کو آرام سے سن سکے۔ اس بارے میں مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیؤ، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، خود بین، خدائی کا دعوی کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ۔ ج ۳ ص ۲۳۔۲۴)

کس قدر فحش کلامی اور بدزبانی ہے۔ چونکہ اتباع مرزا زبانی مناظروں میں بھی اپنے پیشوا کی سنت کے اتباع میں ایسے الفاظ منہ سے نکال دیا کرتے ہیں، اس لئے جمہور عیسائیوں نے ان سے گفتگو کرنا ترک کر دیا۔

تاہم بعض دل گردے کے جری پادری ایسے بھی ہیں جو قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ کرنے کو قادیان تک پہنچے، اور اب بھی پہنچنے کو تیار ہیں۔ ان میں سے قابل ذکر پادری عبدالحق اور ان کی پارٹی کے ممبر ہیں جو قادیان میں بھی پہنچ گئے مگر قادیانی علماء نے ان سے مناظرہ نہیں کیا۔

اب ہم مرزا غلام احمد صاحب کی خوش کلامی کی ایک مثال پیش کرتے ہیں جو آپ نے ہندوؤں کے مقابلہ میں فرمائی ہے۔ آپ اپنی خوش کلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: آریوں کا پرمیشور کوشلیا کا بیٹا ہے ... وید تعلیم دیتا ہے .. جو نہایت گندی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور قابل شرم تعلیم ہے۔یعنی یہ کہ پرمیشور ناف سے دس انگل نیچے ہے۔سمجھنے والے سمجھ لیں۔ (چشمہ معرفت۔ص ۱۰۶)

ناظرین! ایسے خوش کلام اور شستہ گفتار کے مقابلہ میں کوئی معمولی انسان کیونکر آ سکتا ہے۔کس قدر شرمناک اور تہذیب سے گرا ہوا طرز تحریر ہے جو اس مصلح زمان مجدد دوراں اور مسیح موعود نے اختیا کیا ہوا تھا۔ باوجود اس کے اتباع مرزا کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف ہمیں برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔کیا خوب:

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ارے لوگو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: قریباً چالیس سال کا عرصہ ہوا کہ لاہور میں پادریوں کے بڑے انگریز پادری بشپ لیفرائے نے جلسے کر کے چند اسلامی مسائل پر مخالفانہ تقریریں شروع کر دیں۔مسلمانوں نے ان کے جواب کے لئے مجھے بلایا۔مجھ سے جو کچھ ہوسکا میں نے کہا۔اس جلسہ میں مرزا صاحب قادیانی کا ایک مضمون نبی اسلام کی عصمت پر پڑھا گیا۔اور اسی مسئلہ پر میں نے بھی تقریر کی۔ حاضرین پر اس کا جو اثر ہوا وہ قابل دید تھا۔ پیغام صلح لاہور کے قابل مضمون نگار نے اس واقعہ کا ذکر جس پیرائے میں کیا ہے وہ اسی قادیانی بنا پر مبنی ہے جس کا ذکر ہم شروع میں کر چکے ہیں۔چنانچہ لکھتا ہے:

مسلمانوں کی پریشانی۔ لاہور کے مسلمان بہت پریشان تھے انہوں جواب دینے کے لئے امرتسر سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو بلایا... حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے مضمون چھپوا کر بھیج دیا۔بشپ صاحب نے بڑے زور شور سے لیکچر دیا۔نہ صرف انجیل بلکہ قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں۔۔مولوی ثناء اللہ کی شکست اور بے بسی۔ سب کی نگاہیں مولوی ثناء اللہ کی طرف اٹھنے لگیں اور مولوی صاحب بڑی شان سے کھڑے ہوئے مگر مسیح کی زندگی کے متعلق تو کچھ نہ کہا اور کچھ کہہ بھی نہ سکتے تھے صرف وقت کو ٹالنے کے لئے اِدھر اُدھر کی باتیں شروع کر دیں...مولوی صاحب نے ایسی فاش شکست کھائی کہ خود بخود ہی شرم سار ہو گئے (ایضاً)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

یہ عبارت خود ہی اپنی تردید کے لئے کافی ہے۔کسی انگریز بشپ کی تقریر ہو، اس کا جواب بے قاعدگی سے دیا جائے تو وہ انگریز ایسی بیہودہ تقریر پر کان کیسے لگا سکتا ہے۔

اصل قصہ میں بتاتا ہوں جسے سن کر قادیانی سلطان القلم کا علم کلام معلوم ہو جائے گا۔قصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا مضمون عصمت النبی پر تھا جو مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا تھا۔اس میں مرزا صاحب قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی عصمت پر یہ آیت بطور دلیل پیش کی تھی: و الله يعصمك من الناس (پ۶) اس کا ترجمہ آپ نے یوں کیا تھا: خدا آپ کو لوگوں میں سے معصوم (بے گناہ) بنائیگا۔ یہ ترجمہ سن کر حاضرین میں کھلبلی پڑ گئی کیونکہ آیت کا صحیح ترجمہ یوں ہے: خدا آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد نے اپنی راستی کے زمانہ میں براہین احمدیہ میں یہی ترجمہ کیا تھا: خدا تجھے ان لوگوں کے شر سے بچائیگا۔(براہین احمدیہ ص ۲۶)

چونکہ مرزا قادیانی نے اس موقع پر تحریف قرآن کا ارتکاب کیا تھا اسلئے قدرتی طور پر وہاں ایک نشان بھی ظاہر ہوا۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ، برقی روشنی تو تھی نہیں۔ ہاں مٹی کے تیل سے لیمپ جل رہے تھے جس لیمپ کی روشنی میں مفتی محمد صادق مرزا صاحب کا مضمون پڑھ رہے تھے اسے آگ لگ گئی۔لوگوں نے اس کو تازیانہ قدرت سمجھا۔

یہ ہے صحیح واقعہ جس کو الٹ پلٹ کر میرے برخلاف بنایا گیا ہے۔

تعجب ہے کہ امت مرزا کوئی بات کہتے یا لکھتے ہوئے یہ وہم بھی دل میں نہیں لاتی کہ کوئی اس کی تردید کردے گا تو ہم کیا جواب دیں گے۔ جو منہ میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں اور جو دل میں آتا ہے لکھ دیتے ہیں۔

اخبار الفضل قادیان کی لن ترانیوں کے جواب میں ہم نے اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۴۰ء میں واقعات کی شہادت سے ثابت کیا تھا کہ علمائے اسلام مرزا قادیانی کی پیدائش اور ان کے دعوے سے پہلے بھی اسلام کی خدمت بجا لا رہے تھے۔

ہم نے علماء اور ان کی تصانیف کے نام بھی بتائے تھے۔الفضل ہمارے بیان کی تردید تو نہیں کر سکا، ہاں اس نے کھسیانے ہو کر بعض بزرگوں کی تحریریں اس مضمون کی نقل کی ہیں کہ علماء زمانہ یہود کا نمونہ بن گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد الفضل قادیان ایک مضحکہ خیز سوال کرتا ہے کہ:

اہل حدیث خود ہی بتائے کہ جب سیدنا (مرزا قادیانی) کی بعثت سے پہلے علماء سوء کی یہ حالت تھی، تو یہ کہنا کہ حفاظت اسلام کا کام علماء نے ہی کیا ہے، حق پوشی اور صریح غلط بیانی نہیں تو اور کیا ہے۔ (الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۴۰ء ص ۳)

اس بھولے پن پر قربان جایئے۔ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اس قسم کے خطابی کلاموں میں دونوں طرف قضایا مہملہ ہوتے ہیں، جن میں تعارض اور تضاد نہیں ہوتا۔ مگر اتباع مرزا اس علمی اصول کو کیسے سمجھ سکتے ہیں جن کا پیشوا اتنا بھی نہیں جانتا تھا کہ قضایا ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ میں کیا نسبت ہوتی ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ منطقی مسئلہ حکیم نورالدین سے پوچھا تھا۔

اس کے باوجود انکا دعوی تھا کہ میں خدا کا شاگرد ہوں کوئی عالم علم میں میرا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ استاد داغ نے انہی معنی میں کہا ہے:

آ گیا داغ اس کے دل میں غرور
شکل ہے دنیا میں لا ثانی میری

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء ص ۴۔۶)

قادیانی علم کلام کا بنیادی پتھر: وہی غلط بیانی۔۲

شیخ عبدالرحمٰن مصری کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری تحقیق جو بصیرت پر مبنی ہے یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود اور ان کے سرکردہ اہل قلم اتباع میں سے ایک شخص بھی فن روایت کی حیثیت سے ثقہ راوی (سچا راوی) نہیں ہے۔ ہم ان محدثین کرام کے پیرو ہیں جن کا طریق کار مولانا حالی مرحوم نے یوں بتایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مسالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح دیکھا بتایا
آئمہ میں جو عیب پایا جتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ صوفی کو چھوڑا نہ ملا کو چھوڑا

اسی لئے محدثین عظام نے صدق مقال اور صحت روایت کو اتنی اہمیت دی کہ باوجود مخالفت مذہبی کے صادق القول اہل بدعت کی روایات بھی قبول کیں کیونکہ غلط گو انسان خواہ کیسا ہی دیندار بنا پھرتا ہو، مگر فن روایت میں وہ ثقہ نہیں کہلا سکتا۔

ہم نے بارہا اپنی اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ خود بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فن روایت میں ثقہ راوی نہ تھے۔ ملاحظہ ہو اخبار اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۴۰ء۔ اس لئے لازمی تھا کہ بحکم: کفر گیرد کا ملے ملت شود

اس عدم ثقاہت کا اثر اتباع مرزا میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہم ہمیشہ دیکھتے ہیں اور اپنے ناظرین کو بھی دکھاتے رہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے اتباع کذب بیانی سے پرہیز نہیں کرتے۔ اس موقع پر ہمیں حضرت مسیح کا یہ قول یاد آ جاتا ہے کہ:

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

مضامین سابقہ کے علاوہ ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۰ دسمبر میں اتباع مرزا کی غلط بیانی کا ایک نمونہ دکھایا تھا۔ آج ہم چند نمونے اور دکھاتے ہیں۔ ان نمونوں کو پیش کرتے ہوئے ہمیں خاص صدمہ ہوتا ہے کیونکہ یہ نمونے ایک ایسے شخص کے قلم سے نکلے ہیں جو اپنا آبائی دھرم چھوڑ کر اسلام میں آیا اور دینی تعلیم حاصل کرنے کو مصر بھی گیا اور اسی وجہ سے مصری کہلاتا ہے۔ ایسے شخص کو تعصب اور بے جا حمایت سے کوسوں دور رہنا چاہیے تھا۔ مگر افسوس ہے کہ مقولہ مشہورہ: ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد، موصوف بھی غلط بیانی سے نہ بچ سکے۔ اناللہ

مزید افسوس یہ ہے کہ یہ لوگ ایسے واقعات کے متعلق بھی چراغ بکف داشتہ غلط بیانی اور دروغ گوئی سے کام لیتے ہیں جو شائع شدہ ہونے کی وجہ سے مخالفین کو اچھی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہیں۔ ناظرین کرام! اس اجمال کی تفصیل ملاحظہ کیجئے۔ شیخ عبدالرحمان مصری نے ایک مضمون اخبار پیغام صلح لاہور میں شائع کرایا ہے جس کی سرخی یہ ہے:

تفسیر نویسی کا مقابلہ اور حضرت مسیح موعود کی نمایاں فتح

یہ تفسیر نویسی کس زمانے کا واقعہ ہے؟ اس پر آج چالیس سال سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ کے بیان میں عبدالرحمٰن مصری صاحب نے کئی ایک غلط بیانیاں کی ہیں:

کذب نمبر ا:

پیغام صلح (لاہور) کے جلسہ نمبر میں مضمون دینے کیلئے جب مجھے تحریک کی گئی تو میری توجہ فوراً ایک عظیم الشان نشان کی طرف پھر گئی جو حضرت مسیح موعود (قادیانی) کی صداقت کو ثابت کرنے اور دیگر ادیان اور مخالف علماء پر حجت تمام کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹھیک انہی ایام میں ظاہر ہوا تھا جو کہ ایام جلسہ (۲۴ تا ۲۷ دسمبر) سالانہ کیلئے مقرر ہیں۔ اسلئے اس مناسبت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اس عظیم الشان نشان کو ان ایام سے ہے، میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اس پرچہ میں جو خصوصیت کے ساتھ جلسہ ہی کی یادگار میں نکالا جا رہا ہے اس نشان کی یاد کو بھی تازہ کر دیا جائے تا کہ اگر کوئی سعید روح اس الٰہی نشان سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اٹھا لے (پیغام صلح ۱۲ دسمبر ۱۹۴۰ء ص ۱۶)

اس عبارت میں آپ نے یہ کذب بیانی کی ہے کہ تفسیر نویسی کے چیلنج کا زمانہ ماہ دسمبر بتایا ہے (کیونکہ لاہوری جماعت کا جلسہ ماہ دسمبر ہی میں ہے) حالانکہ اس مقابلہ کے لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کو اشتہار دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی زمانہ میں پیر مہر علی گولڑہ والے مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ میں لاہور آ گئے تھے جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ خیر یہ تو ایک معمولی کذب ہے۔ نمبر دو ملاحظہ ہو

کذب نمبر ۲

حضرت اقدس اور تفسیر نویسی کا چیلنج:

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے جب مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو اپنی طرف بلایا، تو علماء نے لوگوں کو حضور کی طرف متوجہ ہونے سے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ حضور کو نعوذ باللہ جاہل، بے دین، ملحد، کافر، دجال، دشمن اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ قرار دے کر عوام کو متنفر کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ حضور نے .. بالمقابل قرآن شریف کی تفسیر لکھنے کا چیلنج بھی دیا... علماء جو اپنی علمی بے بضاعتی اور تائید الٰہی سے اپنی محرومیت سے کما حقہ واقف تھے انہیں اس چیلنج کو قبول کرنے میں اپنی موت نظر آتی تھی، اس لئے وہ مختلف قسم کے حیلوں بہانوں سے اس چیلنج کو ایک عرصہ تک ٹالتے رہے لیکن چونکہ اس چیلنج کو قبول نہ کرنے میں انہیں یہ بھی خطرہ تھا کہ عوام پر اس کا برا اثر اثر پڑے گا اس لئے عوام کو قابو میں رکھنے کے لئے ہمیشہ فکر و فریب سے کام لیتے ہوئے ان پر یہ اثر ڈالتے رہے کہ ہم تو بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے تیار ہیں مگر مرزا صاحب ہی نعوذ باللہ مقابل میں آنے سے بھاگ رہے ہیں۔ (پیغام صلح مذکور)

اس اقتباس میں شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے کمالِ مرزائیت کا ثبوت دیا ہے پہلے تو ہمیں گمان ہوا تھا کہ شاید آپ ان دنوں نابالغ ہوں گے، مگر آپ کے سفید بالوں کو دیکھ کر یہ گمان صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ دراصل وہی کذب بیانی ہے جس کا اثر آپ نے مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم سے حاصل کیا ہے۔

سنیئے! اس بیان میں اول تو آپ نے مجرمانہ حد تک اخفاء واردات سے کام لیا ہے۔ یعنی یہ نہیں بتایا کہ جن علماء کو مرزا غلام احمد نے اپنے بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا ،انہوں نے اس کا کیا جواب دیا۔ کیا وہ مرزا صاحب سے ڈر کر ہندوستان سے باہر چلے گئے تھے۔ کیا وہ بالکل صم بکم ہو کر بیٹھے رہے تھے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوا، کیونکہ مخاطبوں میں میرا نام بھی تھا اور پیر مہر علی صاحب گولڑہ والے بھی مخاطب تھے۔

میں نے مرزا غلام احمد کے اشتہار ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کے جواب میں ۲۶ جولائی ۱۹۰۰ء کو اپنی آمادگی کا اشتہار دیا۔ پیر مہر علی مرحوم نے تو یہاں تک آمادگی ظاہر کی کہ آپ حسب اعلان گولڑہ سے چل کر لاہور پہنچ گئے اور بزبان حال للکار کر کہتے رہے

ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دور سے باتیں کیا کریں
اپنا تو یہ ہے حال کہ آئے ہیں آیئے
دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر مرزا غلام احمد صاحب نے نہ قادیان چھوڑا نہ لاہور پہنچے۔ اس پر پیر مہر علی صاحب کے ایک مرید سلطان محمود نے اشتہار دیا جس میں مرزا صاحب قادیانی کو مخاطب کر کے ایک شعر یوں لکھا تھا:

بنایا آڑ کیوں جورو کا چرخہ
نکل دیکھیں تیری تفسیر دانی

پیر صاحب گولڑہ کی تشریف آوری کی تقریب پر علماء اسلام بھی لاہور میں جمع ہو گئے تھے۔ مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی، مولانا محمد علی صاحب بھوپڑی، قاضی عبدالاحد خان پوری، پیر جماعت علی شاہ علی پوری اور یہ خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) اور دوسرے علماء بکثرت شریک مجلس ہوئے تھے۔ جب یہ لوگ مرزا صاحب کا انتظار کرتے کرتے اکتا گئے تو انہوں نے جامع مسجد لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں شرکت کے لئے ہم لوگ جا رہے تھے تو عین اس حالت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدوں کی طرف سے اشتہار چسپاں پائے گئے جن کی سرخی تھی: پیر مہر علی کا فرار

لوگ ایک طرف پیر مہر علی صاحب گولڑوی کو لاہور میں موجود پاتے اور دوسری طرف ان اشتہاروں کو پڑھتے تو بے ساختہ ان کے منہ سے نکل جاتا:

عجب ہوشیاری کہ نادان بن کر
ہمیں سے ہمارا گلہ ہو رہا ہے

پھر اس کذب بیانی میں کیا شک ہے جو شیخ عبدالرحمٰن مصری نے ان الفاظ میں کی ہے:

علماء کو اس چیلنج قبول کرنے میں اپنی موت نظر آتی تھی۔

ناظرین کرام! علمی دنیا میں عام طور شکایت ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان کی تاریخ بھی صحیح نہیں لکھی گئی کیونکہ لکھنے والوں نے اپنی اپنی اغراض کے ماتحت جو چاہا لکھ دیا۔ یہ شکایت اگر صحیح ہے تو افسوس کا مقام ہے کیونکہ وقائع نگار کا فرض ہے کہ وہ واقعات کو صحیح پیرایہ میں پیش کرے۔ اگر وہ واقعات کو اپنے مذہب اور عقیدے کے ماتحت بیان کرتا ہے تو بددیانت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے اہل قلم اتباع سراسر اس صفت سے موصوف نظر آتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے تفسیری چیلنج کو باقاعدہ قبول کیا گیا تھا مگر مرزا صاحب خود ہی مقابلے پر نہ آئے۔ کیوں نہ آئے:

زاہد نہ تاب داشت جمالِ پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

کذب نمبر۳

اللہ تعالیٰ نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اپنے مکروفریب سے حق کو مشتبہ کر رہے ہیں اور صدقت کو ظاہر نہیں ہونے دیتے، تو اس نے بھی بالمقابل ایک تدبیر اختیار کی جس سے ان کے تمام مکروفریب کا تانا بانا ٹوٹ کر رہ گیا اور جس سے یہ مجبور ہو کر تفسیر نویسی کے لئے میدان مقابلہ میں نکل آئے اور اپنی خطرناک ہزیمت سے خدا تعالیٰ کے مامور کی صداقت پر ہمیشہ کے لئے مہر لگا گئے۔ وہ تدبیر یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے لاہور کے بعض اکابر کے دل میں یہ تحریک پیدا کر دی کہ لاہور میں ایک مذہبی جلسہ منعقد کیا جائے جس میں تمام مذاہب کے نمائندے تقریریں کریں... حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے تو فوراً منتظمین جلسہ کو اطلاع دے دی کہ حضور کا مضمون اس جلسہ میں پڑھا جائے گا۔ اگر اسلام کی طرف سے بھی صرف حضور ہی کا مضمون پڑھا جاتا اور دیگر علماء شریک نہ ہوتے اور حضرت اقدس کا مضمون غالب رہتا تو بوجہ مقابلہ نہ ہونے کے معاملہ پھر بھی مشتبہ ہی رہتا۔ کیونکہ علماء کہہ سکتے تھے کہ اگر ہمیں بھی موقع ملتا تو ہم بھی اس سے بڑھ کر نہیں تو کم از کم اس جیسا مضمون تو ضرور پیش کر دیتے۔ (پیغام صلح مذکور)

ناظرین! اس اقتباس کو غور سے پڑھیئے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہبی جلسہ جو لاہور میں منعقد ہوا مرزا صاحب قادیانی کے تفسیری چیلنج کے بعد ہوا تھا، اسی لئے اس کو علماء کو ذلیل کرنے والی الٰہی تدبیر بتایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ جلسہ چیلنج تفسیر نویسی سے چار سال پہلے کا ہے کیونکہ یہ ماہ دسمبر ۱۸۹۶ء کی آخری تاریخوں میں ہوا تھا اور تفسیر نویسی کا چیلنج جولائی ۱۹۰۰ء میں دیا گیا تھا۔ معلوم نہیں اس کذب بیانی سے (جو شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے کی ہے) کیا فائدہ ان کے پیش نظر ہے۔

لطف یہ ہے کہ اسی مضمون میں شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے خود ہی جلسہ مذکور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تواریخ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء لکھی ہیں اور قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت دسمبر ۱۹۴۰ء میں بھی چودھری فتح محمد نے اس جلسہ کی یہی تاریخیں لکھی ہیں۔ ملاحظہ ہو ریویو مذکور صفحہ ۴۲۔

میرا عقیدہ ہے کہ اس قسم کی غلط بیانیوں سے کوئی فائدہ نہیں۔مگر پھر بھی یہ لوگ کیوں کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ تصرف قدرت ہے جو ان سے ایسا کروا رہاہے،تاکہ اہل بصیرت کی نگاہ میں ان کی دیانت اچھی طرح ظاہر ہوجائے۔

کذب نمبر۴

خداتعالی کا منشاء چونکہ ہمیشہ کے لئے اس اشتباہ کو دور کرنے کا تھا اس لئے خداتعالی نے علماء کے دل میں بھی تحریک کردی کہ وہ بھی اس جلسہ میں شریک ہوں چنانچہ آپ نے اس قانون کے ماتحت کہ نستدر جھم من حیث لا یعلمو ن(کہ دشمنان حق کو بعض اوقات ہم ایسے رنگ میں مقابلہ کیلئے لاتے ہیں کہ ان کو محسوس بھی نہیں ہوتا کہ وہ مقابلہ کیلئے جارہے ہیں) وہ پکڑ کر ان علماء کو مقابلہ کیلئے لے آیا اور ان کو محسوس بھی نہ ہوا کہ وہ تفسیر نویسی کے مقابلہ کے لئے جارہے ہیں ان کے دماغ پر یہی ایک خیال مستولی رہا کہ اتنے بڑے جلسہ میں ہماری شرکت ہمارے نام کو ہمیشہ زندہ رکھے گی۔چنانچہ پنجاب کے اس وقت کے دو چوٹی کے علماء یعنی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی اپنے اپنے مضمون پڑھنے کے لئے نام بھجوادیئے۔(پیغام صلح مذکور)

یہ اقتباس بھی پر از کذب و زور (سراسر جھوٹ) ہے۔علماء نے جلسہ میں خواہش نہیں تھی بلکہ جلسہ کی منتظمہ کمیٹی کی طرف سے ان کو دعوت شرکت آئی تھی، اس کو انہوں نے قبول کرلیا۔اور نہ وہ جلسہ تفسیر نویسی کے لئے تھا۔شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو لکھتے ہوئے یہ خیال نہ آیا کہ ایک ایسا جلسہ جو بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے منعقد ہو، اس میں ہندو، سکھ، برہمو، جینی، وغیرہ آزاد منش لوگ تقریریں کریں۔کیا وہ بھی قرآن کی تفسیر نویسی کے لئے آئے تھے؟ ان سب مقررین کی تقریریں کتاب، جلسہ مذاہب، میں درج ہیں۔ناظرین ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کذب نمبر ۵

مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) سے جس قدر دشمنی تھی، وہ کسی سے مخفی نہیں ...لیکن اس تمام کوشش کے باوجود اس مقابلہ میں انہیں سخت ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور میدان حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ہاتھ رہا۔ (پیغام صلح مذکور)

یہ اقتباس بھی شیخ عبدالرحمٰن صاحب کی صرف شیخی کا نمونہ ہے۔ میرے مضمون کی نسبت اب تو آپ جو چاہیں سو کہیں، مگر اس جلسہ کے صدر آپ کے خلیفہ اول حکیم نورالدین قادیانی تھے۔ میری تقریر کے خاتمے پر موصوف نے جو الفاظ کہے وہ درج کئے جاتے ہیں آپ کے ملاحظہ کے لئے ان کو نقل کرتا ہوں حکیم نورالدین صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ: مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے محبت بھرے الفاظ آپ کو بہت پسند آئے ہوں گے میں اپنی طرف سے اور آپ صاحبان کی طرف سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (رپورٹ جلسہ اعظم ص ٦٦)

شیخ صاحب! آپ نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں میری دشمنی کا اظہار کیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی وجہ سے حکیم نورالدین صاحب سے بھی میری وہی نسبت ہو گی، اس لئے میں حکیم صاحب کے الفاظ اور آپ کے قول کو سامنے رکھ کر یہ کہوں تو بالکل صحیح ہے: الفضل ما شهدت به الاعداء

کذب نمبر ٦

اللہ اللہ! اس وقت ان علماء کے دل کی کیا کیفیت ہو گی جب کہ ان کی آنکھوں کے سامنے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے مضمون کو سن کر لوگ وجد میں آرہے تھے۔ وقت ختم ہو جاتا ہے لیکن مضمون کا ایک حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ لوگوں کے اشتیاق کا یہ عالم ہے کہ وہ منتظمین جلسہ پر زور ڈالنا شروع کر دیتے ہیں کہ اس مضمون کے لئے وقت بڑھایا جائے۔ آخر لوگوں کے اصرار پر منتظمین جلسہ کو ایام جلسہ میں ایک دن کا اضافہ کرنا پڑا۔ (پیغام صلح۔۱۲۔دسمبر ۱۹۴۰ء ص ۱٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی جھوٹ ہے کہ خاص مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مضمون کے لئے ایک روز کا اضافہ کیا گیا۔اس کذب کے اظہار کے لئے رپورٹ مذکور سے چند فقرات ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:

چوتھا اجلاس: بروز منگل بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء آج ہمارا آخری اجلاس تھا مختلف فرقوں کی طرف سے عام طور پر درخواست ہونے لگی کہ انکے وکلاء کو تقریر کا موقع دیا جائے۔ لیکن موجودہ حالات کے ماتحت ان درخواستوں پر کاربند ہونا محالات میں سے تھا۔ تاہم جس قدر تقریریں ضروری تھیں ان کیلئے بھی روزمرہ کے اوقات پورے نہ تھے، اسلئے مناسب یہی سمجھا گیا کہ کاروائی ساڑھے نو بجے صبح کے شروع ہو (جلسہ اعظم ص ۱۷۱)

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ چوتھا روز (۲۹ دسمبر) جلسہ کے ایام میں داخل تھا جو مختلف بقایا تقریروں کے لئے دیا گیا تھا۔اس لئے یہ کہنا کہ خاص مرزا صاحب قادیانی کی تقریر کے لئے ایک دن بڑھایا گیا، محض جھوٹ ہے۔

ناظرین کرام! کہاں تک ہم کذب شمار کریں۔ہم مکرر افسوس کرتے ہیں کہ شیخ عبدالرحمٰن مصری وہ شخص ہیں کہ جنہوں نے خلیفہ قادیان محمود احمد کے حق میں از راہ دیانت جو صحیح سمجھا ظاہر کر دیا، گوان کو اس میں نقصان عظیم اٹھانا پڑا مثلاً آپ جماعت قادیان سے خارج کئے گئے، آپ کا بائیکاٹ کیا گیا، ملازمت سے برطرف کئے گئے، جان کے خطرے میں پڑ گئے، وہی شیخ صاحب بڑے مرزا صاحب قادیانی کی شان بڑھانے کے لئے ایسی کذب بیانیاں کریں، تو ہمیں یہ کہنے کا حق حاصل ہوگا کہ:

ہم تو شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ دسمبر ۱۹۴۰ء ص ۵۔۸)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطع الوتین (من) بشیر الدّین
گوسالہ سامری اور بئس القرین
خطوط مراسلات ۱۳۵٦ھ

لفظ توفّی کی بابت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کا انعامی چیلنج منظور کرتے ہوئے اس کے فرزند خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اور امیر (مولوی محمد علی لاہوری) کے نام اخبارات میں جو خطوط و دیگر مضامین اس سلسلہ میں طرفین سے شائع ہوئے تھے، انہیں بحسب ترتیب معہ محاکمہ علمائے عرب اس رسالہ میں جمع کر دیا گیا ہے تاکہ آئندہ نسلیں اس سے مستفید ہوں۔ اور چھٹیوں کا وہ عربی ملخص بھی اس کے ہمراہ ملحق ہے جو ہاروت و ماروت کے نام سے شائع ہو کر عرب میں تقسیم ہوا۔ اور یہ مجموعہ بھی طبع ہو کر امیر (محمد علی) اور خلیفہ (محمود احمد) کی خدمت میں بمثل سابق رجسٹری ہو کر حاضر ہوا۔ عنائت اللہ وزیر آبادی۔ (بار اول ۱۹۳۷ء۔ بار دوم۔؟ ۱۹۵ء۔ بار سوم ۱۹٦۱ء)

احباب کرام کو معلوم ہے کہ جامع اہل حدیث واقع کٹڑہ شالبا خان گجرات پنجاب میں صبح روزانہ درس قرآن ہوا کرتا ہے۔ اس میں عموماً ہر خیال کے لوگ تشریف لاتے ہیں۔ اور آخر جنوری ۱۹۳۴ء میں سورہ مائدہ کے آخری رکوع کا درس دیتے ہوئے میں نے ذکر کیا کہ بیان عیسوی فلمّا توفّیتنی آپ کے ما دمت فیھم کے بالمقابل واقع ہوا ہے۔ جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی زندگی کو دو حصوں پر تقسیم فرمارہے ہیں۔ ایک حصہ جو (آپ نے) ان میں رہ کر گزارا ہے، اسے وہ ما دمت فیھم سے تعبیر فرما رہے ہیں اور دوسرا حصہ جسے فلمّا توفیتنی کہہ کر بیان فرما رہے ہیں وہ ان سے علیحدہ ہو کر گذارا ہے۔ اگر اس جگہ توفّی بمعنی موت ہوتی تو موصوف (

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح) اس کے مقابل ما دمت حیاً فرماتے مگر انہوں نے توفّی کا مقابل ما دمت فیھم فرما کر موت کے معنوں کے لئے کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔
درس میں اس وقت ایک مرزائی خیال بھی تھے جو معقول ترجمہ کی تردید تو نہ کر سکے، ہاں یہ دریافت فرمایا کہ: خدا کی طرف سے کسی ذی روح کی توفّی بجز موت اور قبض روح کے بھی اگر ہوسکتی ہے، تو کیا آپ اس کی کوئی اور مثال بھی پیش کر سکتے ہیں۔
میں نے کہا ہاں، ضرور کر سکتا ہوں۔ مگر یہ میرا مطالبہ بحسب بیان ازالہ اوہام انعامی ہے جو بحسب شرط انعام لئے بغیر پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے کہا کہ آپ انعام کا مطالبہ کریں۔ میں نے کہا: اچھا کرتا ہوں۔ مگر آپ پر اس کا کیا اثر ہوگا۔ اس کا جواب جو اس نے تحریر کر دیا، وہ درج ذیل ہے:

السلام علیکم۔
مرزا صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۳۷۵ میں فرمایا ہے کہ باب تفعل سے توفّی کے معنی جب کہ خدا تعالیٰ فاعل اور مفعول بہ انسان یا کوئی اور ذی روح ہو، تو بجز موت یا قبض روح کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص موت کے علاوہ اس کے معنی ثابت کر دے، تو اسے مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دونگا۔
مرزا صاحب کے اس چیلنج کو اگر آپ منظور فرماویں تو دوسری جانب کو انعامی رقم جمع کرنا ضروری ہوگا۔ اگر منصف کے فیصلہ سے آپ انعام کے مستحق ہوئے تو اس صورت میں میں اپنا عقیدہ وفات مسیح تبدیل کر لوں گا اور اگر آپ کی منظوری پر دوسری جانب سے تیاری نہ ہوئی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ موت مسیح کا عقیدہ چھوڑ دونگا۔
غلام علی دکاندار کٹ پیس۔ گجرات۔ ۲۷ جنوری ۱۹۳۴ء

۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء کو میں نے اسے یہ تحریری جواب دیا کہ: آپ کا رقعہ موصول ہوا۔ آپ کے ارشاد کی تعمیل ہوگی۔ لعل اللہ یحد ث بعد ذالك امراً۔ آپ اپنے اقرار پر قائم رہیں۔،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور پھر (اخبار) سنیاسی گجرات ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء۔ (اخبار) درنجف سیالکوٹ ۸ فروری ۱۹۳۴ء۔(اخبار) اہل سنت والجماعت امرتسر یکم مارچ ۱۹۳۴ء، (اخبار) اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء میں مندرجہ ذیل چٹھی شائع کرائی

کھلی چٹھی نمبرا۔ بنام مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ آپ کے ابا جان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام میں فرمایا ہے کہ باب تفعل سے توفّی کا معنی جب کہ خدا تعالی فاعل اور مفعول بہ انسان یا کوئی اور ذی روح ہو، بجز موت کے اور کچھ نہیں ہوتا، اگر کوئی اس کے دوسرے معنی ثابت کر دے تو میں اسے مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا۔مرزا صاحب نے اس چیلنج میں مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے ہم خیال علماء کو خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو عموماً مخاطب فرمایا ہے۔ اگر مرزا صاحب آنجہانی کا یہ چیلنج منسوخ نہیں ہوا ،تو میں مولوی (محمد حسین) صاحب مرحوم کا ہم خیال اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے اسے منظور کرتا ہوں۔ اگر آپ نیابت کے پاس خاطر قابل وثوق امین کے پاس انعامی رقم جمع کرانے پر آمادہ ہوں، اور مسلّمہ منصف کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے پر تیار ہوں، تو مہربانی فرما کر امین اور منصف کا مجھ سے تصفیہ فرمالیں۔ امین اور منصف پر اتفاق کے بعد میں اپنا مضمون منصف کے پاس بھیج دونگا، جس پر وہ آپ سے جرح کرائے گا۔ پھر وہ مجھ سے اس کا جواب لے کر فیصلہ تحریر کر دے گا، جسے تسلیم کرنا ہم دونوں پر لازم ہوگا ۲ فروری ۱۹۳۴ء عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات۔ پنجاب

میاں محمود صاحب کے جواب کی ابھی انتظار ہی تھی کہ مرزا حاکم بیگ گجراتی کے نام پر ایک اشتہار قادیان میں طبع ہو کر شائع ہوا جسے اڈیٹر الفضل قادیان نے ۲۴ مارچ ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں درج فرما کر موصوف کے عجز کا یوں اعتراف فرمایا کہ:

بعض لوگ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ ان کی اپنی حیثیت کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، کس قدر مسلمانوں کی نمائندگی انہیں حاصل ہے، کتنے لوگ ان کا ساختہ پرداختہ منظور کرنے کے لئے تیار ہیں، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مخاطب کر کے چیلنج شائع کر دیتے ہیں اور پھر مطالبہ کرتے ہیں کہ حضور بذات خود اس کا جواب دیں، حالانکہ اگر انہیں تحقیق حق سے غرض ہوتی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی .. سے جواب حاصل کرنے پر اصرار کا کیا مطلب ہے۔ اور اگر حضور ہی سے جواب لینا ہو تو پہلے اپنے آپ کو کسی جماعت کا پیشوا ثابت کرنا چاہیے اور یہ ثبوت دینا چاہیے کہ کس قدر لوگوں کی نمائندگی کا وہ حق ادا کر رہا ہے۔ جو شخص یہ صورت اختیار نہ کرے، اور کسی قسم کا چیلنج دے یا کوئی مطالبہ کرے، اس کیلئے یہی کافی ہے کہ کوئی مقامی احمدی اس کا جواب لکھ دے۔ اور مطالبہ کرنے والے کو یہ کہہ کر راہ فرار اختیار نہیں کرنی چاہیے کہ یہ جواب کسی غیر ذمہ دار شخص نے شائع کیا ہے کیونکہ ہر احمدی اس سے زیادہ ذمہ دار ہونے کی اہلیت رکھتا ہے جو ایک غیر احمدی اپنے طور پر رکھتا ہے۔ پس حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی حال گجرات نے اخبار سنیاسی گجرات مورخہ ۱۵ فروری میں حضرت خلیفۃ المسیح ... کے نام جو کھلی چٹھی شائع کی، اس کا بہت معقول جواب مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی ساکن گجرات نے لکھ کر شائع کر دیا ہے۔ اب حافظ صاحب جو کچھ کرنا چاہیں اس جواب کو پیش نظر رکھ کر کریں ورنہ ان کا فرار سمجھا جائے گا۔،،

ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۴ سے ۳۷۶ تک آنجہانی کے چیلنج سے (جس کے ضروری فقرے منقول ہو کر شائع ہو چکے ہیں) صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے مجھے للکار کر بلایا۔ پھر جب میں مسلح ہو کر حاضر ہوا، تو دیکھتا کیا ہوں کہ ان کی گدی پر ان کے صاحبزادے ان کی نیابت فرما رہے ہیں۔ پس میں نے انہیں پکڑ لیا۔ اب مدیر صاحب الفضل کی خامہ فرسائی فضول ہے۔ انہیں اپنا فیصلہ بھی بھول گیا جسے انہوں نے ۱۰ مئی ۱۹۲۴ء کے پرچہ میں شائع فرمایا کہ:

ایک باحیا اور غیرت مند انسان کا کام یہ ہے کہ اول تو کسی سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے، اور اگر کرے تو پھر میدان سے بھاگ کر اعتراف عجز نہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدیر صاحب کی بیہودہ گوئی قابل جواب نہ تھی۔مگر پھر بھی ناواقفوں کی آگاہی کے لئے اسکا جواب میری طرف سے (اخبار) اہل حدیث امرتسر ۲۰۔اپریل ۱۹۳۴ء، (اخبار) واہل سنت والجماعت امرتسر یکم اپریل ۱۹۳۴ء (اخبار) درنجف سیالکوٹ۔۱۵۔اپریل ۱۹۳۴ء، (اخبار) مسلمان سوہدرہ ۱۵۔اپریل ۱۹۳۴ء، (اخبار) سنیاسی گجرات ۲۵۔اپریل ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا۔جب کہ (اخبار) اہل حدیث نے اسے مندرجہ ذیل نوٹ دیکر شائع فرمایا کہ:

اہل حدیث ۲۳ مارچ (۱۹۳۴ء) میں صفحہ ۷ پر حافظ عنایت اللہ صاحب گجراتی کا ایک مراسلہ درج ہوا ہے جس میں موصوف نے مرزا صاحب متوفی کے ایک دعوی بلکہ چیلنج کا ذکر کر کے اس کی قبولیت کا اظہار کیا ہے۔وہ چیلنج یہ ہے کہ اگر توفّی باب تفعل کا فاعل اللہ ہو، اور مفعول بہ ذی روح ہو، وہاں سوائے موت کے کوئی اور معنی ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔، حافظ صاحب موصوف نے خلیفہ قادیان کو بحیثیت ولد اور بحیثیت خلیفہ مخاطب کر کے اس چیلنج کی یاد دہانی کرا کر فیصلہ کرانے پر متوجہ کیا تھا۔مگر اڈیٹر الفضل نے از خود اس میں دخل دے کر لکھا، کہ آپ کسی جماعت کے نمائندے نہیں۔لہذا آپ کو خلیفہ صاحب جواب نہ دیں گے۔بلکہ کوئی احمدی مشتہر (گجراتی) جواب دینے کو کافی ہیں۔الفضل کے اس جواب کی تردید میں حافظ عنایت اللہ کا مراسلہ درج ذیل ہے

(مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر)

اڈیٹر الفضل کے استفسار کا جواب

بعد از سلام مسنون گزارش ہے کہ آپ نے ۲۴ مارچ ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں ایک مسترد اور نا قابل ذکر اشتہار بلا وجہ دوبارہ شائع کر کے جو فرمایا ہے کہ گویا میں نے کوئی چیلنج مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے نام شائع کیا ہے جس میں، میں نے اپنی کوئی حیثیت ظاہر نہیں کی۔

اس کی بابت جواباً عرض ہے کہ میری طرف سے ابھی تک کوئی چیلنج موصوف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نام شائع نہیں ہوا، بلکہ موصوف کے ابا جان کے چیلنج کو منظور کیا ہے، اور اپنی حیثیت بھی چٹھی نمبر ۱ میں ظاہر کر دی ہے جسے آپ نے بھی اسی پرچہ میں درج فرمایا ہے۔ اگر آپ اسے پہلے غور سے پڑھ لیتے، تو آپ کو دریافت کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

مکرر عرض کر دوں کہ چیلنج کرتے وقت میری حیثیت جو مرزا صاحب آنجہانی نے مقرر فرمائی ہوئی ہے، اس کا ناقابل تردید ثبوت میں چٹھی نمبر ۱ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس سے زائد کا مطالبہ ہرگز درست نہیں، بلکہ چیلنج کی تنقیص اور تحقیر کے مرادف ہے۔

اگر کوئی بزرگ آپ کی اعزازی دعوت کرے اور آپ کو وقت اور جگہ بھی بتا دے، پھر جب آپ تشریف لاویں تو مکان مقفل اور وہ حضرت غائب ہوں اور ان کا کوئی خادم آپ سے عرض کرے کہ آپ کو روٹی مطلوب ہے چلو میں اپنے یہاں سے کھلا دیتا ہوں، تو آپ روٹی کے لئے اس کے ساتھ چل پڑیں گے۔ اگر نہیں تو پھر آپ دوسرے کو کیا مشورہ دے رہے ہیں۔ آپ خاموش ہو کر سنتے رہیں۔ میں مطابق ضرباً بالیمین مرزا (غلام احمد) صاحب کے اولو العزم فرزند (مرزا محمود احمد) کو چٹھی پر چٹھی لکھ رہا ہوں جو ان کی جگہ پر نیابت فرما رہے ہیں اور انہیں بانگ دہل ما لکم لا تنطقو ن کہہ کر پکار رہا ہوں۔ آپ ابھی سے مجھے موصوف کی طرف سے مایوس کن خبر لقد علمت ما ھئو لاء تنطقون ؟ پڑھ کر نہ سنائیں۔ اگر آپ کچھ کر سکتے ہوں تو موصوف کو ان کے ابا جان کے چیلنج کی حمایت پر آمادہ کریں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ رقم موعودہ میں سے مبلغ ایک صد روپیہ میں آپ کو اس خیال سے دونگا کہ آپ نے اس علمی غزوہ میں میرا ہاتھ بٹایا۔

عنایت اللہ وزیرآبادی گجرات پنجاب

اہل حدیث ۲۳ مارچ کے پرچے میں صاف لکھا تھا کہ انعامی رقم میں سے پچیس فی صدی اشاعت میں آنا چاہیے۔ حافظ صاحب نے اغیار کو تو ایک صد دینے کا وعدہ کر لیا لیکن اہل حدیث کے اعلان کی منظوری ظاہر نہ کی۔ شائد السکوت فی معرض البیان،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان۔ اہل حدیث امرتسر۔۲۰۔اپریل ۱۹۳۴ء۔

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر کی زرطلبی کا جواب حکیم عبداللطیف عارف اڈیٹر اخبار سنیاسی نے جو دیا، وہ درج ذیل ہے

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ نے جو ۲۳ مارچ اور ۲۰۔اپریل ۱۹۳۴ء کے اہل حدیث میں انعامی رقم کے وصول ہونے پر پچیس فیصدی اشاعت فنڈ کیلئے طلب فرمایا ہے۔

اس کے جواب میں حافظ قاری عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم اس تحریک کے شروع میں ہی اپنے دوستوں میں اعلان کر چکے ہیں اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے ہمارا چیلنج منظور کرلیا (چیلنج مرزا صاحب آنجہانی کا ہے جسے منظور کیا گیا ہے۔عنائت اللہ) جو بظاہر بہت مشکل معلوم ہوتا ہے، تو ہم یقیناً جیت جائیں گے، اور انعام کی تمام رقم قومی ضرورتوں پر خرچ کریں گے۔ حافظ صاحب اس رقم سے ذاتی فائدہ اٹھانے کے خواہش مند نہیں ہیں۔ آپ تسلی رکھیں اور اگر ہو سکے تو اپنے ہمسایہ کو بھی ذرا میدان میں لانے کی سعی فرماویں۔سنیاسی۔ گجرات ۱۹۳۴ء

کافی انتظار کے بعد میاں محمود احمد کے نام (اخبار) اہل سنت والجماعت امرتسر ۸ مارچ ۱۹۳۴ء، (اخبار) سنیاسی گجرات ۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء، (اخبار) اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء میں میری طرف سے دوسری چٹھی شائع ہوئی جو درج ذیل ہے:

<u>کھلی چٹھی نمبر۲۔ بخدمت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی</u>

> بعد از سلام مسنون۔ گزارش ہے کہ آنجناب کے نام ایک عریضہ بعنوان بالا اخبار درنجف سیالکوٹ مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۴ء، اور اخبار سنیاسی گجرات ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔ مؤخر الذکر کا ایک پرچہ بذریعہ جواب طلب رجسٹری آنجناب کی خدمت میں روانہ کیا گیا جسے آپ نے ۱۵ فروری کو وصول فرمالیا۔ مگر مجھے شکائت کرنے پر آپ کے دستخطوں کی نقل ڈاکخانہ قادیان کی طرف سے ۳ مارچ ۱۹۳۴ء کو وصول ہوئی
>
> گو پرچہ کا رجسٹری ہوکر آپکی خدمت میں حاضر ہونا آپ کی توجہ کو مبذول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرانے کے لئے کافی تھا، مگر احتیاطاً اس کی پیشانی پر قلم سے بھی تحریر کر دیا گیا کہ اس کے فلاں صفحہ اور فلاں کالم کو خاص طور پر ملاحظہ فرمائیں۔ آج مورخہ ۹ مارچ ۱۹۳۴ تک آپ کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ حیران ہوں کہ اتنی تاخیر کیوں؟

پرسوں ۷ مارچ ۱۹۳۴ء کو گجرات میں ایک اشتہار مطبوعہ قادیان تقسیم ہوا مگر وہ آپ کی طرف سے نہ ہونے کی وجہ سے قابل توجہ نہیں ہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ میں یہ رقم اپنی مملوکہ جائداد فروخت کر کے ادا کرونگا تاعبرت ہومریدوں پر تاوان نہیں۔ نیز اس رقم کے ساتھ آپ نے یہ وعدہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس شخص کی قرآن دانی اور حدیث دانی اور علمی کمالات کا علانیہ طور پر اقرار کرونگا۔ چونکہ آپ ان کے فرزند ہیں اور نیابت فرما رہے ہیں اس لئے آپ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ دوسرا کوئی مالک نہیں، اور نہ اس کا اعتراف علم قابل اعتبار ہے۔ اور میں اپنی پوزیشن چیلنج کی منظوری میں واضح کر چکا ہوں۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ چیلنج کے الفاظ نہیں، خلاصہ عرض کیا گیا ہے۔ اور اداء مطلب میں کوئی بات نہیں چھوڑی گئی۔ نیز عسل مصفی کے بیان مطابق مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے جو اس کے ثبوت پر مزید پانچہزار روپئہ کا اپنی جیب خاص سے وعدہ فرمایا ہوا ہے، اس کے حصول کی کیا صورت ہے۔ نوٹ۔ یہ دوسری چٹھی بھی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اور مثل سابق کل ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء کو رجسٹری ہو کر آپکی خدمت میں حاضر ہوگی۔ انشاء اللہ۔ عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات، پنجاب۔

اخباری اشاعت کے بعد اس دوسری چٹھی کو مندرجہ بالا نوٹ دے کر ایک عام اشتہار کی صورت میں بھی شائع کیا گیا اور بحسب وعدہ کئی ایک اشتہارات رجسٹری ہو کر خلیفہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مگر جواب ندارد۔

آخر جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے مجھے تیسری چٹھی بھی ارسال کرنی پڑی۔ جو اخبار اہل سنت والجماعت امرتسر یکم مئی ۱۹۳۴ء، (اخبار) تنظیم اہل حدیث روپڑ ۳ مئی ۱۹۳۴ء، (اخبار) سنیاسی گجرات ۱۵ جون ۱۹۳۴ء، (اخبار) مسلمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوہدرہ ۱۵مئی ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی۔

کھلی چٹھی نمبر۳ بخدمت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی

ار سلنا الیهم اثنین فکذ بو هما فعزز نا بثا لثٍ ۔ فان لم یستجیبوا لك فاعلم انما یتبعو ن اهواء هم انما یستجیب الذین یسمعو ن و المو تی یبعثهم الله ثم الیه یر جعو ن ۔ (پیشتر ازیں) ہم نے آن (حضرت) کی طرف دو (عریضے) بھیجے۔جن کا انہوں نے (بصورت اعراض) انکار کر دیا۔تو پھر ہم نے (انہیں جگانے کے لئے یہ) تیسرا (عریضہ) ارسال کیا (ہے کہ شاید وہ اس پر ہی متوجہ ہوں) پس اگر وہ تجھے اب بھی جواب نہ دیں،تو سمجھ لے کہ وہ علمی زندگی سے محروم ہیں ،کیونکہ جواب کی توقع تو ان سے ہوا کرتی ہے، جو زندہ ہوں۔بھلا مردے کیا خاک جواب دیں گے۔

بعد از سلام مسنون۔گذارش ہے کہ دوسری چٹھی بھی آپ کے نام سے شائع کر۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء کو بذریعہ جواب طلب رجسٹری آپ کی خدمت میں روانہ ہوئی جسے آپ نے ۲۴ مارچ کو وصول فرما لیا اور ۲۴ کو مجھے آپ کی دستخطی رسید بھی موصول ہوگئی۔مگر افسوس کہ آج ۲۸۔اپریل ۱۹۳۴ءتک آپ کیطرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔تعجب ہے کہ اتنی تاخیر کیوں؟ آپ کو یاد ہوگا کہ سترہ سال کی عمر میں آپ نے سب سے پہلی تقریر جو بقول خود بے خبری کے عالم میں بہت بڑی امنگ سے ایک امید پر فرمائی تھی کہ میں لقمان ثانی کا فرزند ہوں اور مجھے ابھی سے ہدایت ہو رہی ہے کہ و لا تصعر خدك للناس . خلیفہ بن کر لوگوں سے بے رخی نہ کی جیؤ۔مگر افسوس کہ آج جری الله کا فرزند خلیفہ ہو کر آپ اتنی بے رخی برت رہے ہیں کہ میں اب تک اپنے عریضوں کے جواب سے محروم ہوں۔خلیفہ اول کو تو اس استقرائی قاعدہ پر اتنا وثوق تھا کہ انہوں نے پانچ ہزار روپیہ اپنی جیب خاص سے اس پر مستزاد فرمایا۔اگر آپ کو بھی اس پر اسی طرح وثوق ہوتا تو ضرور تھا کہ آپ بھی اس میں دل چسپی لے کر حسب مقدرت اپنی جیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاص سے اس پر کچھ اور رقم بڑھاتے اور اپنے باپ کا قائم مقام اور صحیح خلیفہ بن کر اس کے چیلنج کی پرزور حمایت کرتے۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی برعکس ہے، کہ میں للکارتا ہوں اور آپ خاموش۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ وسعت نظری اور کثرت مطالعہ کی وجہ سے اپنے ابا جان اور خلیفہ اول کی کمزوری محسوس کرتے ہوئے اس کی حمایت پر تیار نہیں ہوتے۔ اور مسند خلافت اور قومی قیادت اس کے اظہار سے آپ کو مانع ہو رہی ہے جو کسی طرح بھی آپ کی شان کے لائق نہیں۔

ہاں یاد آیا کہ اوائل عمر میں آپ نے ایک دفعہ اپنے سے بڑے کا چیلنج منظور فرما کر خالی بندوق سے جب اس کی کنپٹی پر نشانہ لگایا تو بقول آپ کے اس نے شرمندگی سے اپنی غلطی اور بے وقوفی اور آپ کی سچائی کا صاف صاف اقرار کر لیا۔

ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کہ آپ اپنے ابا جان کے چیلنج کی حمایت پر اس لئے بھی تیار نہ ہوں کہ خدانخواستہ تلك بتلك کی صورت میں بمطابق تلك الایام نداولها بین الناس، کہیں آپ کو علمی چوٹ کھا کر اپنے ابا جان کی غلطی اور میرے علم کا اعتراف نہ کرنا پڑ جائے جو چیلنج کی شرط بمطابق تمام جماعت احمدیہ کے لئے رسوائی کا موجب ہے۔ ابھی کچھ عرصہ نہیں گزرا کہ آپ نے قصور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ: کسی مذہب وملت یا کسی مذہب کے جاننے والے کو میرے سامنے لے آؤ، یا مجھے جہاں کہو میں جاؤنگا۔ لیکن جب میں نے خصوصاً وعموماً مخاطب ہونے کی وجہ سے آپ کے ابا جان کا چیلنج منظور کر لیا، جس میں آپ کو نہ کہیں جانے کی ضرورت اور نہ کسی کو آپ کے پاس آنے کی ضرورت، تو آپ نے خاموش ہو کر اپنا پیچھا چھوڑانے کی ٹھان لی۔

میں جانتا ہوں کہ ہزیمت کا خیال آپ کو آمادگی سے روک رہا ہے۔ مگر عقلمندوں کے نزدیک آپ کی اس طرح پر خاموشی بھی تو ہزیمت سے کچھ کم نہیں۔ آپ کی ارادت میں جو شاعرانہ تخیل ظاہر کیا گیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقابل ہو اس کا یہ طاقت ہے کس میں
غرور اس نے توڑا ہے دشمن کا سارا
عدوّ میں رہی اس کا چیلنج سن کر
نہ اٹھنے کی طاقت نہ چلنے کا یارا
وہ ابن جری ہے وہ شیر خدا ہے
کہ اس کے مقابل جو آیا وہ ہارا

اس کی جس قدر بھی داد دی جائے، کم ہے اور آپ بھی اس پر خوش ہوں کہ یہ گدی نشینی کا ثمرہ ہے۔ مگر امر واقع یہ ہے کہ آج تک آپ نے کسی میدان مبارزت میں اتر کر اپنے علم و عرفان کا کبھی ثبوت نہیں دیا۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ کو اپنی خلافت کے ایام میں اب تک صرف تین ہی مواقع مبارزت پیش آئے مگر افسوس کہ آپ ان میں سے کسی ایک کے لئے بھی تیار نہ ہو سکے:

۱۔ مولانا ثناء اللہ صاحب کے بالمقابل تفسیر نویسی سے آپ نے اپنی بے بضاعتی کی بنا پر گریز فرمایا۔

۲۔ مولانا محمد شریف صاحب (گھڑیالوی) کی دعوت مباہلہ کو آپ نے کئی نامناسب حیلوں سے ٹال دیا۔

۳۔ اب جب کہ خادم نے آپ کے ابا جان کے چیلنج کی منظوری شائع کر دی تو آپ ایسے خاموش ہوئے کہ گویا جسم میں جان ہی نہیں۔ کیا اولوالعزمی اسی کا نام ہے؟ کیا للکار کر غائب ہو جانا بہادری ہے؟ مگر میں اب بھی مایوس نہیں۔ شائد یہ تیسری چٹھی جو آخری چٹھی ہے، اور بمثل سابق رجسٹری ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگی آنجناب میں کوئی حرکت پیدا کر دے۔ ورنہ مثل مشہور ہے کہ شیر قالین دگراست شیر نیستان دگراست۔

عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات۔ پنجاب

خیال تھا کہ چٹھی نمبر ۳ کا جواب ضرور آئے گا۔ ابھی انتظار ہی میں تھا کہ مولانا غلام رسول صاحب (قادیانی راجے کی) ۱۵ جون ۱۹۳۴ء کو میرے پاس تشریف لائے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بطور استفادہ قرآن مجید کے چند مشکل مقاموں کی بابت دریافت فرمایا، جن کا تسلی بخش جواب سن کر آپ نے تصویب فرمائی۔ اور پھر میری تصنیف کردہ عربی تفسیر طلب فرما کر دیر تک ملاحظہ فرماتے رہے۔ پھر واپس جا کر آپ نے میرے نام ایک عربی رقعہ ارسال فرمایا کہ اس مبارزت کے لئے میں تیار ہوں۔

مولوی (غلام رسول) صاحب کے نام سے آج تک کوئی عربی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ شائد وہ اس رقعہ سے اپنی عربیت کا اظہار چاہتے ہوں، جس کا ان سے کوئی مطالبہ نہیں۔ رقعہ جہاں عبارت کے لحاظ سے دل چسپ ہے وہاں مضمون کے اعتبار سے بھی کچھ کم نہیں۔ مگر افسوس کہ میں اسے اس جگہ شائع نہیں کر سکا۔ اگر مولوی صاحب اس کی اشاعت ضروری سمجھتے ہوں تو وہ اس کی ٹھیک نقل شائع کر دیں۔ میں نے جو کچھ اس کا جواب دیا وہ درج ذیل ہے۔

مولانا غلام رسول صاحب آف راجیکے:

بعد از سلام مسنون۔ آپ کے عربی گرامی نامہ کے جواب میں معروض ہوں کہ توفّی کی بابت مرزا صاحب آنجہانی کے چیلنج کی منظوری میں ان کے فرزند ارجمند میاں محمود احمد صاحب کے نام اخبارات میں شائع کرا چکا ہوں۔ اور پے در پے موصوف کے نام تین مطبوعہ چٹھیاں بذریعہ جواب طلب رجسٹری روانہ کر چکا ہوں جن کا تا حال موصوف کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ کل آپ نے میرے پاس تشریف لا کر میری شائع کردہ عربی تفسیر آیات للسائلین کو ملاحظہ فرما لیا کہ اس میں ان دلائل کا کوئی ذکر نہیں جن کی بناء پر آنجہانی کا چیلنج منظور کیا گیا ہے۔ مجھے آپ کا ہر طرح ادب ملحوظ ہے مگر اس باب میں امام صاحب کے سوا کسی دوسرے سے خطاب ہرگز مناسب نہیں۔ اگر آپ کو ان دلائل سے آگاہی مطلوب ہے، تو آپ موصوف کو اپنے ابا جان کے چیلنج کی حمایت پر آمادہ فرما کر رقم موعودہ میں سے مبلغ یک صد روپئہ کا انعام حاصل کریں جس کا میں اڈیٹر الفضل کے جواب میں اعلان شائع کر چکا ہوں۔ ۱۶۔ جون ۱۹۳۴ء،

عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات۔ پنجاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکیم عبداللطیف عارف اڈیٹر سنیاسی کی رائے

ایک عرصہ سے اخبار سنیاسی کے کالموں میں حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی کی طرف سے دعوت مناظرہ کے لئے پے در پے تین چٹھیاں شائع ہو چکی ہیں، جو معلوم ہوا ہے کہ حافظ صاحب نے بصیغہ رجسٹری مرزا صاحب موصوف کے نام بھیج کر باقاعدہ رسیدیں بھی حاصل کر لی ہوئی ہیں۔ حافظ صاحب کا دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ دعوی کہ لفظ توفی کے معنی موت کے سوا کچھ نہیں، اگر کوئی شخص ثابت کر دے تو ہم ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے، بالکل غلط ہے۔ میں ثابت کرنے کو تیار ہوں۔ ان کے فرزند رشید انعامی رقم جمع کرا دیں اور میدان میں اتریں۔ مگر ابھی تک سکوت کامل اور صدائے برنخواست کا معاملہ ہے کیونکہ باوجود ہمارے دریافت کرنے کے بھی مقامی جماعت قادیان کے بڑے کارکن ملک عبدالرحمٰن خادم نے تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ ہم نے عرض کیا کہ سیاسی کے کالم معقولیت کے ساتھ آپکے مراسلات بھی شائع کرنے کے لئے حاضر ہیں بشرطیکہ مختصر ہوں جیسے حافظ صاحب موصوف کے مدلل اور مختصر ہیں۔ آپ نے وعدہ بھی فرمایا مگر مراسلہ نہیں بھیجا۔ اب ناظرین سنیاسی اندازہ فرمالیں کہ یہ خاموشی کیوں ہے۔، البتہ ایک بات جو آپ نے کہی تھی کہ ہم خلیفہ صاحب کی طرف سے ایک شخص کو نمائندگی کی سند کامل دلوا سکتے ہیں، حافظ صاحب بھی اپنی جماعت کی طرف سے سند حاصل کر لیں۔، یہ حجت حافظ صاحب کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ بے شک، چشم ما روشن دل ما شاد۔ (مجھے یاد نہیں، شائد علی سبیل التنزل ایسا کہا ہوگا۔ ورنہ آنجہانی کے چیلنج میں یہ شرط موجود نہیں۔ عنایت اللہ) اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے سند نمائندگی کی ایک نقل ہمیں بھیج دیں اور ایک الفضل میں شائع کرا دیں۔ ہم اپنی نمائندگی کی ایک نقل انہیں بھیج دیں گے اور ایک سنیاسی میں شائع کرا دیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ قادیانی جماعت اور اس کے خلیفہ کیا جواب دیتے ہیں۔ سنیاسی گجرات۔ ۲۵ جولائی ۱۹۳۴ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر میں نے اپنی ہر سہ چٹھیوں کے جواب سے مایوس ہو کر مولوی محمد علی (لاہوری) کو آنجہانی (مرزا) کے چیلنج کی حمایت پر توجہ دلائی جو بعنوان اطلاع نامہ (اخبار) تنظیم اہل حدیث روپڑ ۲۸ جون ۱۹۳۴ء، (اخبار) سنیاسی گجرات ۵ جولائی ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی ۔ بلکہ (اخبار) تنظیم (اہل حدیث) نے اسے مندرجہ ذیل نوٹ دے کر شائع فرمایا کہ:

حافظ عنایت اللہ کو اپنی مطبوعہ چٹھیوں کا قادیان سے جواب نہ آنیکی شکایت ہے۔ لیکن ناظرین جانتے ہیں کہ امیر جماعت اہل حدیث (حافظ محمد شریف گھڑیالوی) کے اشتہار مباہلہ نمبر ۴ کو آج دو سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے، مگر خلیفہ قادیان کی طرف سے تاہنوز کوئی آواز نہیں آئی۔ آخر خلیفہ صاحب بیچارے کہاں تک جواب دیتے جائیں۔ خیر اب حافظ صاحب نے چھوٹی امت کو بلایا ہے۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

اطلاع نامہ بخدمت مولوی محمد علی ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب آنجہانی نے ازالہ اوہام میں توفّی کی بابت جو انعامی چیلنج کیا ہوا ہے، اس کی اندرونی شہادتوں کی بنا پر اس کے ذمہ دار اب میاں محمود احمد صاحب قادیانی ہیں اور میں اس کا صحیح مخاطب ہوں۔ غالباً آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ میں اس چیلنج کو منظور کر چکا ہوں اور پے در پے تین مطبوعہ چٹھیاں میاں (محمود احمد) صاحب کی خدمت میں بذریعہ جواب طلب رجسٹری روانہ کر چکا ہوں جن کی رسیدیں بھی موصوف کے دستخط ہو کر مجھے مل گئی ہیں۔ مگر افسوس کہ موصوف کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ اور نہ آئندہ اس کی کوئی امید ہے۔ اسلئے اب میں بحسب ارشاد نبوی ﷺ و لا یطلب ھا ر بھا (الحدیث) (کہ اگر دشمن جان چرا کر بھاگ نکلے تو اس کا تعاقب مت کرو) موصوف کا پیچھا چھوڑتا ہوں۔

ازالہ اوہام میں جس کا چیلنج منظور کر چکا ہوں، مرزا (غلام احمد) صاحب نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر القرآن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ : میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے، اور مجھ میں ہی داخل ہے۔

اسے پڑھ کر مجھے خیال آیا کہ میں اتما ماً للحجة آپ کو بھی مخاطب کر دیکھوں کیونکہ انگریزی تفسیر القرآن کی وجہ سے آپ اس کے مصداق ہو کر آنجہانی کی شاخ اور ان میں داخل ہیں۔ اور آپ کا اعتراف علم بھی ایک حد تک ان کے اعتراف کا قائم مقام ہوسکتا ہے۔ لہٰذا اطلاعاً عرض ہے کہ میاں (محمود) صاحب کا ذاتی ذکر چھوڑ کر ہر سہ چٹھیوں کے باقی مضمون میں، میں آپ کو مخاطب کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ موصوف خائف نہ ہوں گے بلکہ اس قلم کو حرکت دیں گے جو نومبر ۱۹۰۶ء میں آپ کو آنجہانی کی معرفت اس لئے دیا گیا کہ آپ ہمارے خلاف اعلیٰ مضمون تحریر کرسکیں۔ نیز میں اس اطلاع کے ہمراہ احتیاطاً ہر سہ مطبوعہ چٹھیاں بھی بذریعہ جواب طلب رجسٹری آپکی خدمت میں ارسال کرونگا۔ اور ہر ایک چٹھی کے جواب کے لئے بحسب ترتیب ایک ایک ہفتہ میعاد مقرر کرتا ہوں جو تاریخ وصولی سے شروع ہوگی۔

عنایت اللہ وزیر آبادی

جواب اطلاع نامہ:

مکتوب الیہ (مولوی محمد علی لاہوری) کی طرف سے میرے اطلاع نامہ کا ابھی کوئی جواب نہیں آیا تھا کہ خاں صاحب چوہدری منظور الٰہی سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے پیغام صلح لاہور مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۴ء میں بعنوان بالا ارقام فرمایا کہ:

مولوی عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی (ضلع گجرات، پنجاب) نے اخبار سنیاسی گجرات میں حیات مسیح کے موضوع پر اطلاع نامہ کے نام سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں ہمیں بھی مخاطب کیا گیا ہے۔ ان کی تحریر کا جواب عرض ہے (جواب کیا ہے ازالہ سے آنجہانی مرزا کا اشتہار چیلنج جس کی میری طرف سے بجمیع اجزاء منظوری شائع ہوچکی ہے، بلا ضرورت نقل کر کے فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ) ظاہر ہے کہ اس اشتہار کے مخاطب خاص طور پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے جو اشتہار کی اشاعت کے بعد قریباً بیس سال تک زندہ رہے۔ نہ ان کو اور نہ حضرت مسیح موعود کے ہم عصر مخالف مولوی کو اس مقابلہ کی کبھی جرأت ہوئی۔ اب چونکہ تینتالیس سال کے بعد آپ نے اس مقابلہ میں آنے کی جرأت کی ہے، اس لئے اب طرفین کے دلائل کے موازنہ کی ایک ہی صورت ہوسکتی ہے کہ آپ اس بارہ میں پبلک کے سامنے اپنے دلائل پیش کریں، ہم اس کی تردید میں اپنے دلائل پیش کریں گے۔ پبلک خود غلط یا صحیح کا موازنہ لگا لے گی۔

جب انعامی مقابلہ سے اتنا عرصہ آپ کے بزرگ علماء گریز کرتے رہے۔ خصوصاً وہ جو خاص طور پر اس کے مخاطب تھے، تو اب ہمارے ساتھ مقابلہ کی یہی صورت ہوسکتی ہے کہ طرفین اپنے اپنے دلائل پبلک میں پیش کر دیں۔ جب آپ کے بڑوں سے ہم خائف نہ ہوئے جنہوں نے تکبر سے بڑے بڑے دعوے کئے تو آپ سے خائف ہونا جس کا کوئی اثر اپنی جماعت پر بھی نہیں، ایک بے معنی بات ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ہر ایک عالم ایسے مقابلہ کے لئے تیار ہے۔ اس لئے یہ ضروری امر نہیں کہ سلسلہ کے بزرگ ہی آپ سے مخاطب ہوں۔ اگر مولوی صاحب کے پاس حق ہے تو پبلک کے سامنے پیش کرنے میں ان کو تامل نہ ہونا چاہیے۔ آخر رات دن ان کی جماعت کی طرف سے ہمارے خلاف رطب و یابس شائع ہوتا ہی رہتا ہے، وہ بھی اپنا زور لگا لیں۔ محمد منظور الٰہی آنریری جائنٹ سکرٹری

میری طرف سے اس کا جواب الجواب، (اخبار) اہل سنت و جماعت امرتسر ۱۶۔ جولائی ۱۹۳۴ء؛ (اخبار) تنظیم اہل حدیث روپڑ ۱۲۔ اگست ۱۹۳۴ء۔ (اخبار) سنیاسی گجرات ۱۵۔ اگست ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا جو درج ذیل ہے:

پیغامیوں کے خاں صاحب کی مداخلت کا جواب

مولوی محمد علی صاحب کے نام تنظیم روپڑ میں شائع شدہ طلاع نامہ معہ ہرسہ چٹھیوں کے بحسب وعدہ ان کی خدمت میں بذریعہ جواب طلب رجسٹری بھیجا گیا جسے انہوں نے ۷ جولائی ۱۹۳۴ء کو ڈلہوزی میں وصول فرمایا۔ ادھر چوہدری محمد منظور الٰہی صاحب سکرٹری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے سنیاسی گجرات میں شائع شدہ اطلاع پڑھ کر ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ کے پیغام صلح میں (جو ۱۹ جولائی کو ایک دوست نے مجھے عاریۃً لا کر دیا) جلدی سے مولوی صاحب موصوف کو ارشاد الٰہی لا یستجیب له الی یوم القیامة کا مصداق ٹھہرا دیا کہ موصوف ہرگز جواب نہ دیں، جو شائد ان کے قیافہ مطابق درست ہو مگر میں میعاد ختم ہونے ضرور انتظار کرونگا۔ انشاء اللہ

خان صاحب! آپ کا یہ ارشاد کہ گویا میں نے حیات مسیح پر کوئی مضمون لکھا ہے، سراسر غلط اور خلاف واقع ہے۔ شائد آپ نے اسے بمطابق لا یکا دو ن یفقھو ن قو لاً سوچ سمجھ کر پڑھا ہی نہیں یا بحسب ارشاد الٰہی یبغو نھا عو جاً ایک سیدھے اور صاف علمی بحث میں خواہ مخواہ الجھن پیدا کرنے کا خیال ہے یا پھر بمصداق دو اور دو چار روٹیاں، حیات و ممات کا خیال جو آپ کے دماغ میں سمایا ہوا ہے، اسی کا اظہار ہے۔ مرزا صاحب آنجہانی کا دعوی جسے آپ نے بھی ازالہ اوہام کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ:

جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے اور زبان عربی جاری ہوئی ہے کسی قول لقدیم و جدید سے ثابت نہیں ہوتا کہ توفی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ اگر میں مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش سے بھی صدیوں پیشتر کا حوالہ دے کر غلط ثابت کر دوں تو اسے حیات و مماۃ مسیح سے کیا تعلق۔

خاں صاحب! آپ کا میری بابت یہ خیال درست اور بجا ہے کہ مجھے اپنی جماعت میں ہبل کا درجہ ہرگز حاصل نہیں اور نہ ہی میں بمنزلہ ہبل ہوں۔ میں تو اپنی جماعت کا بھائی اور خادم ہوں اور وہ آزاد ضمیر بت شکن ہیں۔ بت پوجک اور ضمیر فروش نہیں۔ آپ خوب بے دھڑک ہوکر اپنے امیر کی بابت اعلی الھبل کا نعرہ لگائیں اور لنا عزی و لا عز ی لکم کے بعد خوب گیت گائیں۔ موحدوں کے پاس اللہ اعلیٰ واجل اور الله مو لا نا و لا مو لا لکم سے بہتر اسکا کوئی جواب نہیں۔

خاں صاحب! اگر آپ کبیدہ خاطر نہ ہوں میں نے آپ کو خائف نہیں بتایا۔ ہاں آپ کے امیر صاحب کے متعلق عدم خوف کی توقع ظاہر کی ہے مگر شاباش آپ کی ارادت کے کہ آپ نے میری توقع کے خلاف موصوف کو خائف ثابت کر کے چھوڑا ہے۔ نیز آپکا یہ مشورہ کہ میں اپنے دلائل شائع کر دوں جنکے جوابات شائع ہوکر پبلک پر فیصلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیا جائے، کسی طرح بھی ٹھیک نہیں بلکہ تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ کسی نزاع پر بھی کسی فریق کے پاس پبلک کا فیصلہ موجود نہیں جسے بطور نظیر پیش کیا جا سکے۔ برخلاف اس کے منصف کا فیصلہ جس کی طرف میں آپ کے امیر صاحب کو توجہ دلا چکا ہوں، موجود ہے جو طلب کرنے پر بھیجا جا سکتا ہے ۲۱ جولائی عنایت اللہ وزیرآبادی

(ہاں اگر آپ کے امیر یا دوسروں کے خلیفہ علمی اور روحانی طور پر زندہ ہوتے اور پھر دیانتاً وہ کوئی ایسی درخواست کرتے تو البتہ میں اسے بحسب ارشاد نبوی لو کان مطعم بن حیاً الحدیث اخرجہ البخاری۔ مناسب طور پر منظور کر لیتا۔ آپ جیسے چیلنج کی رو سے قابل خطاب نہیں)

اس کے ساتھ ہی مولوی محمد علی لاہوری کے نام بعنوان یاد دہانی ایک مکتوب (اخبار) اہل سنت و جماعت امرتسر ۲۶ جولائی ۱۹۳۴ء (اخبار) تنظیم اہل حدیث روپڑ ۲۔ اگست ۱۹۳۴ء (اخبار) سنیاسی گجرات ۵۔ اگست ۱۹۳۴ء میں شائع کرایا جو درج ذیل ہے:

بخدمت مولانا محمد علی ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور۔

بعد از سلام مسنون گزارش ہے کہ آپ کے نام شائع شدہ اطلاع نامہ معہ ہرسہ مطبوعہ چٹھیوں کے بذریعہ جواب طلب رجسٹری بحسب وعدہ ارسال کیا گیا ہے۔ جسے ۷ جولائی ۱۹۳۴ء کو ڈلہوزی میں آپ نے وصول فرمایا۔ اور ۹ جولائی کو مجھے آپ کی دستخطی رسید موصول ہوگئی۔ مگر آج ۲۱ جولائی تک آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا باعث تاخیر کیا ہے؟ اگر آپکو کچھ اور مہلت درکار ہے تو میں تین ہفتے اور بڑھا دیتا ہوں۔

عنایت اللہ وزیرآبادی گجرات۔

مولانا عبدالمجید صاحب اڈیٹر مسلمان کی رائے

مرزائیوں کا سکوت۔ ا

مرزا جی آنجہانی نے ایک موقع پر لکھا تھا کہ لفظ توفی کے معنی موت کے سوا کچھ نہیں اگر کوئی شخص قرآن مجید سے یہ ثابت کر دے تو ہم ایک ہزار روپئہ انعام دیں گے

مرزا جی کا یہ اعلان بہت کم لوگوں کی نظروں سے گزرا ہے کیونکہ اس قسم کے اعلان وہ اکثر شائع کر کے محفوظ ہی رکھا کرتے تھے تاکہ عام لوگ اسے پڑھ بھی نہ سکیں اور ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی سچے سچے رہیں کہ شائع کر دیا۔
اب حسن اتفاق سے یہ چیلنج کہیں حافظ عنایت اللہ صاحب گجراتی کی نظر سے جو گذرا تو آپ نے جھٹ مرزا جی کے روحانی اور جسمانی جانشین مرزا محمود کو یہ لکھا کہ آپ اپنے باپ کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے ایک ہزار روپیہ بطور امانت جمع کریں میں قرآن مجید ہی سے اس کا ترجمہ دکھانے کے لئے تیار ہوں۔
ایک دو بار نہیں خلیفہ جی کو بذریعہ اخبارات کئی بار متوجہ کیا گیا مگر صدائے برنخواست۔ حافظ صاحب نے مرزا جی کی ڈیوڑھی کا دوسرا دروازہ کھٹکھٹایا یعنی امیر جماعت لاہور کو مخاطب کیا کہ شائد وہی اٹھیں اور مرزا جی کی لاج رکھیں مگر افسوس کہ وہ بھی نہ بولے اور انہوں نے بھی چپ سادھ لی۔ ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کیوں اس سے گریز کر رہے۔ کیا اب انہیں اپنی کمزوری محسوس ہوگئی ہے۔ یا لدھیانہ والے تین سو کی طرح یہ ایک ہزار روپیہ بھی چلے جانے کا اندیشہ ہو رہا ہے۔ آخر کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہے۔ کیا خلیفہ محمود یا مولوی محمد علی صاحبان میں سے کوئی صاحب جواب کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔ مسلمان سوہدرہ یکم اگست ۱۹۳۴ء

امیر پیغام (مولوی محمد علی لاہوری) کے جواب کی ابھی انتظار ہی تھی کہ خان صاحب پھر دوبارہ بے بلائے تشریف لائے اور ۱۶۔ اگست ۱۹۳۴ء کے پیغام صلح لاہور میں آپ نے مندرجہ ذیل مضمون شائع فرمایا:

مولوی عنایت اللہ صاحب گجراتی کے چیلنج کی حقیقت

مولوی عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی گجراتی نے ۲۸ جون ۱۹۳۴ء کے تنظیم اہل حدیث میں ایک اطلاع نامہ بنام حضرت امیر شائع کیا تھا جس میں بڑے تکبر سے لکھا تھا کہ:
امید ہے کہ آپ موصوف کی طرح خائف ہوں گے بلکہ اس قلم کو حرکت دیں گے جو نومبر ۱۹۰۶ء میں آپ کو آنجہانی کی معرفت اس لئے دیا گیا تھا کہ آپ ہمارے خلاف اعلیٰ مضامین تحریر کر سکیں۔
الفاظ کا مطلب صاف ہے کہ گویا مولوی صاحب کو دلائل کا ایسا ذخیرہ ہاتھ آ گیا ہے جس سے ہماری جماعت کے بزرگ خائف ہو رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر میں نے مولوی صاحب اور پبلک کے سامنے حضرت صاحب کے چیلنج کی اصل عبارت رکھ کر لکھا کہ اس کے مخاطب جیسا کہ حوالہ سے ظاہر ہے مولوی محمد حسین صاحب سرگروہ وہابیاں تھے وہ اس چیلنج کی اشاعت کے بعد قریباً بیس سال زندہ رہے۔ ان کو، نہ حضرت مسیح موعود کے ہم عصر مخالف مولویوں کو اس مقابلہ کی کبھی جرأت ہوئی۔ پھر جب نصف صدی کے قریب کوئی وہابی اس مقابلہ کے لئے نہ اٹھا تو اب مولوی عنایت اللہ ایں جہانی کے لئے صحیح راہ یہ ہے کہ اپنے دلائل پبلک کے سامنے پیش کریں خود ان کے چیلنج کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔ اور یہ کہ جب ہم ان کے بڑوں سے خائف نہیں ہوئے جنہوں نے تکبر سے بڑے بڑے دعوی کئے تو ایسے آدمی سے خائف ہونا جس کا اپنی ہی جماعت پر کوئی اثر نہیں، نہ جس کی کوئی علمی قابلیت ہے، بے معنی بات ہے۔ میری اتنی سی بات پر مولوی صاحب آپے سے باہر ہو گئے ہیں اور ہمیں پیغامی پکارنا شروع کر دیا۔ جب میں نے حضرت مسیح موعود کا اصل چیلنج جو توفّی کے بارہ میں تھا بجنسہ نقل کر دیا تو بقول مولوی صاحب میں نے کون سی سراسر غلط اور خلاف واقع بات کی۔ بدیں وجہ لا یکادون یفقھون قولاً یبغونھا عوجاً خود انہیں پر صادق آتا ہے۔ اس کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ میں نے کسی جگہ بھی ان کو ہبل کا درجہ نہیں دیا لیکن ان کو خود ہبل بننے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ دوسرے کلمہ گووں کو بت پوجک اور ضمیر فروش کہہ کر مولوی صاحب آزاد ضمیر اور بت شکن بنتے ہیں لیکن حوصلہ اتنا ہے کہ تیسرا شخص صحیح فیصلہ کی ایک راہ پیش کرے تو اس پر اتنی ناراضگی فرماتے ہیں کہ: کسی نزاع پر بھی کسی فریق کے پاس پبلک فیصلہ موجود نہیں۔

لیکن کیا مولوی صاحب نے کبھی دوسرا پہلو بھی سوچا کہ منصف کا فیصلہ بھی ضدی فریق نہیں مانتا۔ ذرا محمد عبداللہ روپڑی و مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی نزاع باہمی میں فیصلہ دہندگان کی رائے پڑھیں۔ کیا ان میں سے کسی نے منصفوں کی بات مان لی۔ بلکہ ہر فریق خود ہی سچا بنتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب کے لئے صحیح راہ فیصلہ یہی ہے کہ اپنے دلائل پبلک میں لائیں۔ دوسرا فریق بھی اپنے دلائل پبلک میں رکھ دے گا۔ اس بات کا کوئی ٹھیکیدار نہیں بن سکتا کہ ساری پبلک ایک شخص کے دلائل مان لے یا ایک منصف کا فیصلہ قبول کر لے۔ تیرہ سو سال سے اسلام اور عیسویت اور خود شیعہ سنی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندرونی جھگڑا نہ فریقین کے دلائل سے طے ہوا اور نہ منصفوں کے فیصلوں سے بلکہ برابر طور سابق چلا جا رہا ہے۔ پھر مولوی صاحب ایسے کون سے دلائل اور کونسا منصف لے آئیں گے جسے ساری دنیا قبول کر لے گی۔ باقی میری ارادت حضرت مولانا صاحب سے بطور ایک حق پرست بھائی کے ہے۔ آپ اپنی جماعت کے بھائی اور خادم ہیں تو میں بھی اپنی جماعت کا بھائی اور خادم ہوں۔ آپ دوسروں کے وہ حق کیوں چھینتے ہیں جو اپنے لئے برقرار رکھنا چاہتے ہیں ہم خدا کے فضل سے آپ سے بڑھ کو موحد ہیں آپ کی موحدیت میں تو مسیح کی فضیلت نے کئی داغ لگا رکھے ہیں لیکن خدا کے فضل سے ہم نے ان داغوں کو بھی دھوڈالا ہوا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ حضرت مولانا صاحب خدمت اسلام کے کام میں مصروف رہتے ہیں اس لئے یہ ضروری نہیں کہ ایک ایرے غیرے نتھو خیرے کے لئے وہ وقت ضائع کرتے رہیں، جب کہ ایسوں کی خاطر کے لئے انکے دوسرے بھائی موجود ہیں۔ آپ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ اہمیت فروعی جھگڑے رکھتے ہیں لیکن ہمیں مجبوراً ان میں دخل دینا پڑتا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کو خدا سمجھ دے تو وہ اپنی اپنی جماعتوں کی اندرونی اصلاح میں زیادہ وقت دیں بہ نسبت دوسروں کے ساتھ الجھنے کے وہابیوں کی اپنی جماعت میں اتنی خانہ جنگی ہے جو اہل حدیث کہلانے والی جماعت کے لئے ننگ ہے۔ بہتر ہوتا کہ مولوی عنایت اللہ صاحب اسے منصفوں کے ذریعہ فیصلہ کراتے، چہ جائیکہ دوسروں کے جھگڑے منصفوں سے طے کراتے پھریں۔

میری طرف سے خاں صاحب کی اس خامہ فرسائی کا جواب اہل سنت و جماعت امرتسر یکم ستمبر ۱۹۳۴ء، تنظیم اہل حدیث روپڑ ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا جو درج ذیل ہے۔

ایرے غیرے نتھو خیرے کی بے جا مداخلت کا جواب

احباب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی نے اپنے ازالہ میں جو چیلنج کیا ہوا ہے کہ:
اگر کوئی شخص قرآن کریم یا کسی حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو، وہ بجز قبض روح اور وفات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے، یعنی قبض جسم کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے، تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ایک ہزار روپئہ نقد دونگا اور آئندہ اس کے کمالات حدیث دانی وقرآن دانی کا اقرار کرلوں گا۔

میں اس کی منظوری پہلے خلیفہ قادیان کے نام پھر امیر جماعت احمد یہ لاہور کے نام اخبارات میں شائع کرا چکا ہوں اور ہر ایک کے نام پے در پے تین مطبوعہ چٹھیاں بذریعہ جواب طلب رجسٹری بھیج کر ان کی دستخطی رسیدیں بھی وصول کر چکا ہوں۔

خلیفہ صاحب کو چیلنج کی اندرونی شہادتوں کی بنا پر اور امیر صاحب کو ازالہ کے ایک حوالہ کی بنا پر مخاطب کیا گیا۔ مؤخر الذکر کے لئے ایک مطبوعہ اطلاع نامہ میں تین ہفتہ کی میعاد مقرر کی گئی پھر ایک مطبوعہ یاددہانی کے ذریعہ تین ہفتہ میعاد اور بڑھا دی گئی جو ۱۹۔ اگست ۱۹۳۴ء کو ختم ہو چکی ہے، مگر اول الذکر کی طرح اس سے بھی خاموشی کے سوا اور کچھ جواب نہ ہو سکا

اس خجالت کو مٹانے کے لئے خان صاحب چوہدری منظور الٰہی جائنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور بے بلائے تشریف لے آئے، حق تو نہیں تھا مگر پھر بھی ان کی عزت ہی کر دی گئی اور ساتھ یہ کہہ کر کہ جن کو بلایا گیا ہے ان کی انتظار ہے، اشارہ بھی کر دیا گیا کہ آپ کو نہیں بلایا، اور عقل مند کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

اول الذکر کو بلانے پر بھی کئی ایک اصحاب بے بلائے ایک ایک دفعہ بولے۔ اور جواب سن کر خاموش ہو گئے۔ مگر خان صاحب ہیں کہ ۱۶۔ اگست ۱۹۳۴ء کے پیغام صلح میں بغیر بلائے دوبارہ بول رہے ہیں۔ اب وہی بتائیں کہ ان سے کیا سلوک کیا جائے۔ چلو میں اب بھی ان کی عزت کرتا ہوں۔ آئندہ احتیاط رہے۔

خان صاحب! آپ کی بار بار یہ شکایت کہ چیلنج مولوی محمد حسین صاحب سے مخصوص ہے، ٹھیک نہیں۔ میں اس کے اوپر ذکر کر آیا ہوں جن کو آپ نے بھی غالباً پڑھا ہے۔ اور غور کے بغیر ہی کاتب سے نقل کرا کر ۷ جولائی ۱۹۳۴ء کے پیغام صلح میں شائع کرایا ہے۔ کوئی شخص کا ترجمہ مولوی محمد حسین صاحب سے تو نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص تو میں بھی ہوں اور ضرور ہوں تو پھر مجھے آنجہانی نے دعوت دے کر بلایا اور للکارا ہے۔ اور میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا صحیح مخاطب ہوں، آپ کی طرح بلا اجازت کھڑا نہیں ہو گیا۔

اور اتنا عرصہ بعد اس کی منظوری کوئی جائے تعجب نہیں کیونکہ وہ غیر موقت تھا، میعادی نہیں، اور کیا تعجب کہ اس کی کمزوری کے ظاہر کرنے کا یہی وقت ہو بشرطیکہ آپ جیسے سد راہ اور آڑ نہ ہوں۔

خاں صاحب! آپ کا یہ عذر بھی کہ یہ ایک فروعی بات ہے اور امیر جماعت، اسلامی خدمات میں مشغول ہونے کی وجہ سے براہ راست اس کی حمایت کرنے پر تیار نہیں ہو سکے ہرگز ٹھیک نہیں۔ بلکہ یہ عذر امیر صاحب کی ہزیمت پر پردہ پوشی ہے کیونکہ چیلنج کرتے وقت آپ کے مجدد صاحب بزعم خود اس سے بھی کہیں زیادہ اسلامی خدمات میں مصروف تھے جب ان کو موہومی خدمت چیلنج سے نہ روک سکی تو آپ کے امیر صاحب کو اس کی حمایت سے کیوں مانع ہو سکتی ہے۔

گو یہ بات میرے نزدیک اصولی تو کیا فرعی بھی نہیں بلکہ ایک علمی مبحث ہے لیکن اگر آپ کے مجدد صاحب آپ کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے انعامی چیلنج دے کر اپنا اور مسلمانوں کا وقت ضائع نہ کرتے تو آج اس کے ہر دو اماموں کو خاموشی کی وجہ سے علمی اور اخلاقی ہزیمت ہرگز نصیب نہ ہوتی۔

اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے اسے اہم اسلامی خدمت سمجھ کر اپنی جائیداد فروخت کرنے کا اعلان کیا جس میں آپ کے امیر صاحب کے لئے بھی اسوہ ہے۔ دیگر علمائے سلسلہ تو چیلنج کے وقت بھی موجود تھے مگر وہ ان کے سپرد نہیں کیا گیا اور نہ اس کی حمایت آج ان کے سپرد ہو سکتی ہے۔ خاں صاحب! جو ہبل توڑنے کے لئے پیدا ہوا ہے وہ ہبل نہیں بن سکتا۔ شکر ہے آپ نے بھی میری طرح اپنے لئے جماعت کا بھائی اور خادم ہونا ہی پسند فرمایا ہے۔ ہاں آپ کا امیر آپ کے لئے ضرور ہبل ہے جس کا آپ سے بھی انکار نہیں ہو سکا و ذلك ما كنا نبغ اور بمطابق اشربوا فی قلوبهم العجل آپ کو اسے توڑنے کی جرأت بھی نہیں۔

خاں صاحب! آپ منصف کو بے سود قرار دے کر انعامی رقم سے گریز فرماتے ہیں مگر آپ کے مجدد صاحب نے نزول المسیح میں اپنی شاعری پر منصف تسلیم فرما کر انعامی رقم بنک میں جمع کرانے کا وعدہ فرمایا بلکہ ایک دوسرے موقعہ پر انہوں نے مولوی محمد حسین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کو منصف مان کر آپ کے پاس ہی رقم جمع کرانے کو تسلیم فرمایا ہے۔

خان صاحب! میں بھی آپ کے اندرونی حالات سے خوب واقف ہوں مگر مداخلت مناسب نہیں سمجھتا۔ اگر جماعت حقہ اہل حدیث نے آپ کو اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت کا موقعہ دیا ہے تو آپ بے شک دخیل ہوں لیکن اگر آپ نے بلا اجازت مداخلت شروع کر دی تو آپ کی جیسی کچھ بھی عزت ہوگی ظاہر ہے۔خان صاحب! آپ کا یہ خیال کہ مجھے آنجہانی کے خلاف دلائل کا کوئی ذخیرہ مل گیا ہے،۔

درست اور بجا ہے خود آنجہانی کو بھی اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنے چیلنج کی کمزوری معلوم ہو چکی تھی اور میاں محمود صاحب کی بابت تو میں شائع کر چکا ہوں کہ ان کو کثرت مطالع اور وسعت نظری کی بنا پر دلائل کا کچھ ذخیرہ مل بھی گیا ہے جسے وہ اپنے مریدوں کے خوف سے ظاہر نہیں کر سکتے۔

ہاں مولوی نورالدین صاحب آخر عمر تک اپنے جمود پر قائم رہے کیونکہ یہ ضابطہ انہیں کا تراشیدہ تھا جسے انہوں نے مرزا (غلام احمد) صاحب کے توسط سے شائع فرمایا۔ اب رہے آپ کے امیر صاحب سوان کی بابت میں ابھی تک کوئی رائے قائم نہیں کر سکا چونکہ تلاش کرنے پر چیلنج کے مطابق ہی دلائل میں کامیابی ہوئی ہے اس لئے اس کا اظہار بھی اس کے مطابق ہی مناسب ہے آپ اپنا امیر صاحب کو تیار کریں اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔

عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات۔ پنجاب

مولانا عبدالمجید صاحب اڈیٹر مسلمان کی رائے۔۲

امیر قادیانی و امیر لاہوری کیوں خاموش ہیں

حافظ عنایت اللہ گجراتی جو کچھ عرصہ سے مرزا (غلام احمد) صاحب کی تحریر مطبوعہ ازالہ اوہام کی بنا پر مرزائی پارٹی کے دونوں امیروں کو چیلنج دے رہے ہیں (چیلنج مرزا صاحب کی طرف سے ہے جسے منظور کیا گیا ہے۔ عنایت اللہ) کہ وہ آئیں اور مرزا (غلام احمد) صاحب کے الہامی چیلنج کے مطابق مبلغ ایک ہزار روپیہ جمع کریں اور لفظ توفی کے معنی اپنی شرائط کے مطابق سن لیں۔ مگر دونوں امیر ایسے خاموش ہوئے کہ گوئی مردہ اند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغام میں میاں منظور الٰہی کچھ بولے ہیں مگر حافظ عنایت اللہ صاحب ایرے غیرے نتھو غیرے کی بے جا مداخلت کو جائز تصور نہیں فرماتے۔ اس لئے وہ آج بھی پھر دونوں امیروں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ خود میدان میں نکل کر مرزا (غلام احمد) صاحب کی لاج رکھیں اور ان کی نیابت کریں یا اپنا کوئی مسلّمہ وکیل بھیجیں جس کی فتح وشکست ان کی اپنی فتح وشکست سمجھی جائے۔ دیکھیں میاں محمود اور مولوی محمد علی صاحبان اب کیا کہتے ہیں۔ مسلمان سوہدرہ ۱۵۔ ستمبر ۱۹۳۴ء

امیر (مولوی محمد علی) صاحب نے تو اپنی نجات خاموشی میں سمجھ کر یوں ہی میعاد گزار دی جوان کی صاف ہزیمت ہے مگر خان صاحب جن کو اس جواب کے عقلاً و انصافاً خاموش ہو جانا لازم تھا، وہ بے چین ہو کر پھر سہ بارہ بول پڑے اور ۱۵ ستمبر ۱۹۳۴ء کے پیغام صلح لاہور میں مندرجہ ذیل مضمون شائع فرمایا

مولوی عنایت اللہ صاحب گجراتی اور قدرت خدا کا تماشہ

مولوی صاحب مذکور اخبارات میں بڑے زور سے اپنا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے اپنے دلائل پبلک میں رکھنے کا مطالبہ کیا تو مولوی صاحب اسے بیجا مداخلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے خود میرا عہدہ بھی ۳۰۔ اگست ۱۹۳۴ کے تنظیم اہل حدیث میں لکھ دیا ہے، اس لئے بحیثیت عہدہ دار جماعت مجھے حق حاصل ہے کہ میں ان کو مخاطب کروں۔ مولوی صاحب کو یہ بھی معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور جماعت پر مخالفین کی طرف سے جو اعتراضات ہوتے رہتے ہیں ان کے جوابات مختلف علمائے جماعت کی طرف سے دیئے جاتے ہیں۔ ہمارا اخبار جماعت کا اخبار ہے اس لئے اس میں جو تحریریں جماعت کے سرکردہ لوگوں کی طرف سے شائع ہوتی ہیں وہ ذمہ دارانہ حیثیت رکھتی ہیں۔

مولوی صاحب کے نزدیک جب یہ ایک علمی مبحث ہے تو کیوں اپنی علمیت کا زور باہر نہیں نکالتے اور بات کو لمبا کرتے جاتے ہیں۔ ان کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کی نئی تحقیق کا کیا حشر ہوتا ہے، باقی ہزیمت اور فتح کی لفاظیاں تو موقع پر کام آئیں گی۔

حضرت مسیح موعود نے جن لوگوں کے سامنے چیلنج رکھا ہے جن میں سب سے مخاطب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے۔انہوں نے اپنی خاموشی سے اپنی ہزیمت تسلیم کر لی ۔اب آپ کے نئے دلائل جب دنیا کے سامنے آئیں گے تو پھر پتہ لگے گا کہ آپ کہاں تک اس میں کے مرد ہیں۔آپ کو علم ہونا چاہیے کہ خاموشی دو طرح پر ہوتی ہے ۔یا تو بقول جواب جاہلاں باشد خاموشی اور یا علمی کمزوری کی وجہ سے۔سو میرے خیال میں سابقہ اور موجودہ علماء وہابیہ کی موجودگی میں اگر جماعت احمدیہ کے کسی بزرگ نے آپ کو مخاطب کرنا مناسب نہیں سمجھا تو کیوں نہ اسے وجہ اول قرار دی جائے۔خصوصاً جب کہ آپ کے دلائل ابھی آپ کے دماغ میں مستور ہیں (نوٹ ۱۹۵۶ء میں کیل الموفی لمن یکتال علیہ معنی التو فی شائع کر چکا ہوں جس میں تیس دلائل دے چکا ہوں۔اس پر بھی آج دس سال گزر چکے ہیں۔عنایت اللہ) علمی ہزیمت تو طرفین کی علمی قابلیت کے اظہار کے بعد ہوا کرتی ہے جس کا اظہار ابھی آپ کی طرف سے بجز لفاظی ہوا ہی نہیں۔اس لئے وجہ اول ہی خاموشی کی بنا معلوم ہوتی ہے۔مولوی صاحب کے منہ میں حضرت مسیح موعود کی انعامی رقومات پڑھ پڑھ کر پانی بھر آیا ہے لیکن اس کا افسوس ان کو اپنے علماء وہابیہ پر کرنا چاہیے جو وقت پر میدان میں نہ نکلے۔ مامور من اللہ نے جن کے مقابل تحدی کی وہ ناکام و نامراد چل بسے۔اب آپ کا اور ہمارا مقابلہ ہے اور برابر کی میزان ہے۔باقی میرے اندرونی حالات کو اللہ تعالی بہتر جانتا ہے۔ پہلے آپ نے حضرت عیسی کو عالم لغیب بنایا اور اب خود علم غیب کے مدعی بنتے ہیں۔ذاتیات پر آنے سے بھی آپ کا انشاء اللہ کچھ نہ بنے گا اور سوائے خجالت کچھ نصیب نہ ہو گا۔باقی اخبار بین حضرات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ نے ابھی تک اپنی جماعت کی طرف سے کوئی وکالت نامہ پیش نہیں کیا حالانکہ میں تو اپنی جماعت کا ایک عہدہ دار ہوں آپکی مداخلت اتنے بڑے بڑے جبہ پوش علماء جماعت ناحقہ کی موجودگی میں بے جا سمجھی جا سکتی ہے۔ میری نہیں۔خصوصاً اسلئے بھی آپ آپ غالباً جماعت تنظیم وہابیہ سے تعلق رکھتے ہیں، جن کا موجب آپ کی اصطلاح کے ایک ہبل موجود ہے۔

باقی آپ کے مزعومہ دلائل کے ذخیرہ پر کچھ لکھنا قبل از وقت ہے آپ کا علمی ذخیرہ دیکھ کر ہی رائے قائم کی جائے گی اور پتہ لگ جائے گا کہ آپ کا بڑا بول کیا معنی رکھتا ہے ۔(دس سال سے شائع ہے جسے آپ کی دونوں جماعتوں نے پڑھا ہے۔مگر خاموشی طاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔عنایت اللہ) جب علمی بحث ہے تو لائیے دلائل اور پھر اس کے مقابل قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے۔اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔ خاکسار منظور الٰہی

میری طرف سے اس کا جواب (اخبار) اہل سنت و جماعت امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء (اخبار) تنظیم اہل حدیث روپڑ۔۴۔اکتوبر ۱۹۳۴ میں شائع ہوا جو درج ذیل ہے

پیغامی الدالخصام کا اضطراب

مرزا قادیانی نے اپنے چیلنج میں مجھے للکار کر بلایا اور اپنے فرزند میاں محمود احمد صاحب کو اس کا ذمہدار قرار دیا جو اس وقت اس کی جائیداد پر قابض ہے۔

خاں صاحب منظور الٰہی سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور تو بے چارے کیا ان کے امیر صاحب مولوی محمد علی کا بھی چیلنج میں کہیں ذکر نہیں۔ان کو تو صرف ازالہ کے ایک حوالہ کی بنا پر مخاطب کر لیا گیا تھا مگر انہوں نے بھی میاں صاحب کی طرح خاموش رہ کر اپنی ہزیمت پر مہر ثبت فرمائی۔خاں صاحب نے پہلے تو ان کی خاموشی کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ وہ اہم اسلامی خدمات میں مصروف ہونے کی وجہ سے جواب نہیں دے سکے مگر پھر اس نامعقول وجہ کا معقول جواب سن کر ۱۵ستمبر ۱۹۳۴ء کے پیغام صلح میں آپ نے صاف طور پر یوں اعتراف فرمایا کہ انہوں نے اپنی خاموشی سے اپنی ہزیمت تسلیم کر لی۔خاں صاحب کی نامعقول اور غیر متعلق باتوں کا جو جواب دیا گیا ہے تو وہ ان کی اپنی تحریر مطابق قوماً لدًا کا عہدہ دار سمجھ کر ہی دیا گیا ہے۔مگر اس بات میں وہ چیلنج کے رو سے ہرگز قابل خطاب نہیں۔خاں صاحب کی بیجا مداخلت پر جب ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ ہی بتائیں کہ آپ سے کیا سلوک کیا جائے تو آپ نے پیغام صلح کے اسی پرچہ میں مجھے طریق سلوک یہ بتایا کہ جواب جاہلاں باشد خاموشی۔خاں صاحب! بہت خوب مگر بالآخر میں مکرر عرض کردوں کہ چیلنج کے مطابق ہی دلائل میں کامیابی ہوئی ہے اور اسی کے مطابق ہی ان کا ظہور بھی مناسب ہے اور بس۔ عنایت اللہ وزیر آبادی

خلیفہ (مرزا محمود احمد) اور امیر (مولوی محمد علی) کے نام رجسٹری شدہ ہر شش چٹھیوں کے جواب سے مایوس ہو کر جب میں نے بحسب ارشاد نبوی لا یطلب ھا ر بھا (الحدیث) ان کا پیچھا چھوڑ دیا تو مرزا حاکم؟ بیگ نے ایک اور اشتہار شائع کیا۔جس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنی فطرت و عادت کے مطابق خاکسار پر کئی ایک ذاتی حملے کرتے ہوئے منظور شدہ چیلنج کے چند ضروری فقرے درج فرما کر آنجہانی کے لفظوں میں اس بات کا صاف اعتراف فرمایا کہ بے شک میں اس کا براہ راست اصل مخاطب ہوں اور خلیفہ اصالۃً نہیں بلکہ وکالۃً اس کا ذمہ دار ہے۔ نیز یہ کہ اسے عیسوی حیات وممات سے کوئی واسطہ نہیں مگر مرید غالی کا حق نہیں کہ وہ اپنے پیر کے خلاف زبان اور قلم کو حرکت دے۔ اس لئے مرزا عبداللہ بیگ نے ان کے قابل رحم حال کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک اشتہار شائع کیا جو درج ذیل ہے

قطع الوتین من بشیر الدین۔ا

شهد علیهم سمعهم و ابصار هم و جلو د هم بما کا نوا یعملو ن

خلیفہ قادیان کی خدمت میں اس کے انصاف پسند مریدوں کی بزبان حال اپیل

جیسا کہ پیری مریدی اور مروجہ بیعت کا اقتضاء ہے مناسب نہیں کہ آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرنے کی جرأت کی جائے۔ مگر چونکہ واقعات کچھ ایسے پیدا ہو گئے ہیں اور ایسی مشکلات در پیش ہیں جن کا حل آپ کی ذات سے وابستہ ہے اسلئے مجبور ہو کر بادب التماس ہے کہ توفی کی بابت مرزا صاحب آنجہانی کا چیلنج جس کی منظوری حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی نے آپ کے نام اخبارات میں شائع کرائی تھی قابل تنسیخ ہے اور یا پھر آپ اس کی حمایت پر خود تیار ہوں چونکہ چیلنج کی رو سے حافظ صاحب نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ کسی کے نمائندہ اور وکیل ہو کر نہیں بلکہ اس کے اصل مخاطب ہو کر اسے منظور فرما رہے ہیں، اور آپ کو اصل نہیں بلکہ چیلنج کی رو سے آنجہانی کا قائم مقام بتا کر مخاطب کیا ہے۔ آپ کے خادموں نے اس علمی مبحث کو حضرت عیسیٰ کی زندگی اور موت سے وابستہ سمجھ کر خلط مبحث کی بہت کچھ کوشش کی بلکہ مبارزہ کے لئے حسب ہدایت قدم بھی اٹھایا مگر افسوس کہ چیلنج کے مندرجہ ذیل شائع شدہ الفاظ نے ان کی تمام تر کوششوں کو خاک میں ملا دیا کہ:

جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے اور زبان عربی جاری ہوئی، کسی قول جدید یا قدیم سے ثابت نہیں ہوتا کہ توفی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ جہاں کہیں تو فی کے لفظ کو خدا تعالی کا فعل ٹھہرا کر انسان کی نسبت استعمال کیا گیا ہے وہ صرف وفات دینے اور قبض روح کے معنی پر آیا ہے نہ قبض جسم کے معنوں میں۔ کوئی کتاب لغت کی اس کے مخالف نہیں کوئی مثال اور قول؟ اہل زبان کا اس کے مغائر نہیں۔غرض ایک ذرا احتمال مخالف کے گنجائش نہیں۔اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اشعار وقصائد ونظم ونثر قدیم وجدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ تو فی کا لفظ خدا تعالی کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو، وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اور اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد انعام دونگا اور آئندہ اس کے کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کرلوں گا۔(ازالہ اوہام۔ص ۹۱۹)

ا۔آنجہانی نے زبان عرب کے شروع سے بلکہ ہر ذی روح سے اس کا ثبوت طلب فرما کر اس مبحث کو مسیح علیہ السلام کی زندگی اور موت سے غیر متعلق قرار دیا ہے۔۲۔ اور ہر شخص کو للکار کر حافظ صاحب کو اس کی منظوری کا موقعہ دے دیا ہے۔۳۔اور جائداد کی فروخت اور اعتراف علم میں قائم مقامی آپ سے مخصوص ہے۔

حافظ صاحب نے اپنی ہرسہ رجسٹری شدہ چھٹیوں کے جواب سے مایوس ہو کر آپ کا پیچھا کبھی کا چھوڑ دیا ہوا ہے۔مگر عوام میں اس کا چرچا اب تک کثرت سے ہو رہا ہے اور آپ کے خادموں کو بھی چین نہیں۔اسلئے معروض ہے کہ بحسب ارشاد الٰہی ایمسکه علی هو ن ام یدسه فی الترا ب (نحل) اب یا تو ایک تتمہ لکھ کر چیلنج کے ہمراہ ملحق فرماویں کہ اس کا وہ حصہ جو اوپر نقل کیا گیا ہے بحسب ارشاد الٰہی یخر بو ن بیو تهم با ید یهم و ایدی المؤمنین فا عتبروا یا اولی الا بصار (حشر)،منسوخ ہے،تا موجودہ احمدیوں کی طرح ان کی آئندہ نسلیں تو شرمسار اور رسوا نہ ہوں اور یا پھر اس کے اقتضاء مطابق آپ کی حمایت پر خود تیار ہوں۔حافظ صاحب کی پوزیشن جیسی کچھ بھی ہے وہ آنجہانی کے نزدیک جب منظور اور مسلّم ہے تو پھر آپکے انکار کی کوئی وجہ نہیں جن کی اپنی پوزیشن آنجہانی سے ہر طرح کم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ اس کے سنا گیا ہے کہ آپ نے حافظ (عنایت اللہ) صاحب کے کسی شاگرد سے کبھی تحریری طور پر کچھ تبادلہ خیال فرمایا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو مطلع بالکل ہی صاف ہے۔ الّا یہ کہ آپ بقول حافظ صاحب اندرونی طور پر تائب ہو کر چیلنج سے دستبردار ہو چکے ہوں

نوٹ: مولوی محمد علی ایم، اے امیر جماعت احمدیہ لاہور کے نام بھی حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات پنجاب نے اسی طرح تین مطبوعہ چٹھیاں بذریعہ جواب طلب رجسٹری بھیج کر انہیں للکارا کہ گو چیلنج میں تو آپ کا کہیں ذکر نہیں مگر ازالہ کے ایک حوالہ کی بنا پر میں آپ کو مخاطب کرتا ہوں کہ اگر میاں محمود احمد صاحب جو چیلنج کی رو سے اس کے ذمہ دار ہیں، اس کی حمایت پر آمادہ نہیں تو آپ ہی تیار ہو جائیں۔ مگر یہ کوئی کسی کی طرف سے بیعت کا خط تو نہیں تھا کہ اس کا فوراً جواب آجاتا کہ منظور ہے۔ یہ تو ایک علمی کام تھا جس کے لئے تیار ہونا گدی نشینوں کا کام نہیں۔

۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء مرزا عبداللہ بیگ۔ گجرات پنجاب

صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ محترم خلیفہ اول ابوبکر صدیقؓ نے اپنے عہد خلافت میں عام اعلان فرما دیا تھا کہ اگر کسی شخص سے رسول اللہ ﷺ نے کسی قسم کی کچھ انعامی رقم کا کوئی وعدہ فرمایا ہو جو شرط مفقود ہونے کی وجہ سے آپ کی زندگی میں پورا نہیں ہو سکا، تو اسے میں نیابۃً پورا کرنے کو تیار ہوں، چنانچہ حضرت جابرؓ کو بحسب دعوی پندرہ سو کی رقم آپؓ نے عنایت فرمائی۔

نیابت کا حق یہی ہے مگر یہ سچے نبیوں کے خلفاء سے مخصوص ہے۔ حق اور باطل میں التباس کی وجہ سے خدا جھوٹوں کو توفیق نہیں دیتا کہ وہ ایسا کہہ سکیں چنانچہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اور امیر لاہور (مولوی محمد علی) از خود آمادگی تو کیا میرے بار بار دعوت ناموں پر بھی تیار نہ ہو سکے اور سلسلہ مراسلت یہاں تک پہنچ کر بند ہو گیا۔ پھر کسی طرف سے کچھ بھی اس باب میں شائع نہ ہوا۔

ادھر میرا ارادہ حج بیت اللہ کے لئے مصمم ہو گیا تو میں نے اس ساری مراسلت کا ملخص عربی میں معہ ترجمہ: ہاروت ماروت، کے نام سے شائع کر دیا۔ جسے عرب جا کر وہاں کے علماء وفضلاء میں تقسیم کیا۔ اور حسن اتفاق سے اس دلیل کو بھی ان کی خدمت میں پیش کیا جس کی بابت خود مجھے شبہ ہو کر خیال ہوا کہ میں اسے ان دلائل سے خارج کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوں ۔جن کی بنا پر مرزا غلام احمد آنجہانی کے چیلنج کو منظور کیا گیا ہے ۔تا ایسی تاویل سے وقت پر یہ دلیل ساقط نہ ہو جائے ۔مگر الحمد للہ کہ علماء نے مخالفانہ جملہ شکوک کے خلاف میرے اختیار کردہ اصل مطلب کی تصدیق فرمائی جو پیش خدمت ہے ۔احباب اس سے اندازہ لگا سکیں گے کہ میرے دیگر دلائل کس قدر وزنی اور مضبوط ومحکم ہوں گے ۔

١ ـ الشيخ ا لامام الخطيب فى المسجد الحرا م ابو السمح عبد الظا هر المصرى المدرس بدار الحد يث بمكة

و للمتو فى معا نى تر جع كلها الى استيفاء الشىء و اخذه قا ماً فقد يرده التو فى بمعنى المو ت و غيره و قد ازا نى الشيخ عنا يت الله الوزير آ بادى حد يثاً فيه التو فى من الله تعا لى لا نسا ن و ليس معناه المو ت و الا النو م و الحد يث اخر جه.كتبه ابو السمح امام الحر م المكى و مدير دار الحد يث بمكة المكر مه۔ (کتاب کا نام اور حدیث اور اس کا ترجمہ طبع اول میں عمداً حذف کر دیا گیا تھا۔اب دوبارہ طباعت میں بھی وہ محذوف ہے کہ کيل المو فى لمن يكتال عليه معنى التو فى شائع کر رہا ہوں ۔اس میں دیگر تیس دلائل کے ہمراہ اسے بھی ملاحظہ کر لیا جائے ۔اثری)(یہ رسالہ دس سال سے شائع ہے جس کا ۱۹۶۱ء تک کوئی جواب نہیں ہو سکا۔اثری)

٢۔الشيخ الفا ضل المحد ث محمد بن عبد الرزاق من آ ل حمزه المصرى المدرس فى المسجد الحرا م و دار الحد يث بمكة المكر مة۔ قرأت ما كتبه الشيخ ابو السمع و اوافقه .كتبه محمد بن عبد الرزاق آل حمزه

٣ ـ حضر ت الشيخ الفا ضل سليما ن بن عبد الر حمن الصنيع النجدى قرأ ت ما كتبه الشيخ عبد الظا هر ابو السمح و وا فقه وليه الشيخ محمد بن عبد ا؛رزاق آ ل حمزه و انى ا يضاً اوا فهما ـ سليما ن بن عبد الر حمن الصنيع

٤ ـ الشيخ الفا ضل محمد النصيف رئيس جدة

ما كتبه ا لاستا ذ العلا مة الشيخ عبد الظا هر ابو السمح امام الحر م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشر یف المکی ھو الصوا ب ۔ محمد نصیف بجدۃ الحجاز
۵ ۔ الشیخ محمد المصطفی بن ا لا ما م العلوی المدرس فی المسجد النبوی بالمد ینۃ المنورہ ۔ما کتبہ الشیخ ابو السمح فی الحد یث فھو صحیح ۔ محمد المصطفی بن ا لا مام العلوی المدرس بالحر م النبوی

٦ ۔ الشیخ الفا ضل محمد حا مد الفقی المصری من علماء ا لا زھر و رئیس انصار السنۃ المحمد یۃ ۔و انا کذا لك اوا فقھم علی ما قا لوا فی معنی التو فی والتو فیۃ و اللہ المو فق۔کتبہ محمد حا مد الفقی من علما ء ا لا زھر الشر یف و رئیس جماعۃ انصار السنۃ المحمد یۃ بمصر
٧ ۔ الشیخ الفا ضل عمر حمدا ن المحر سی المد رس فی الحر مین
و انا اوا فقھم علی ذلك کتبہ عبد ر بہ عمر حمدا ن المحر سی خا دم الحد یث با لحر مین الشر یفین ۔ *خلا صہ مطلب: علا مہ ابوا لسمح امام وخطیب حرم فر ما تے ہیں کہ شیخ عنا یت اللہ وزیر آ بادی نے مجھے ایک حد یث دکھا ئی جس میں لفظ توفی اپنی فاعلا نہ اسناد میں خدا تعا لی طرف منسوب ہو کر انسا ن کے لئے استعمال ہوا ہے مگر پھر بھی اس کے معنی موت اور نیند کے ہر گز نہیں کئے جا سکتے ۔ ... بلکہ اس کے معنی .... نیز دیگر افا ضل علما ئے عرب نے جن کے اسماء گرا می او پر درج ہو ئے ہیں آ پ کے بیان کردہ معنوں کی تصدیق فر مائی ہے*
٨ ۔ الشیخ الفا ضل المحد ث محمد بن حسین المد رس بجا مع العکاش بجدۃ۔ان التو فی فی لغۃ القر آن و السنۃ و کلا م العر ب لفظ مشتر ك بین المو ت و النو م و ..... فیقا ل تو فاہ اللہ بمعنی اما تہ و بمعنی القی علیہ النو م و بمعنی ..... و منہ ھذا الحد یث الذی کتب علیہ الشیخ ابو السمح اذ یمتنع ان یکو ن المراد من التو فی با لمو ت او النوم فا ن لفظۃ .... ۔ املا ہ محمد بن حسین بن ابرا ھیم المد رس بمسجد عکا ش بجدۃ الحجاز ۔ *خلا صہ: یہ قر آ ن وحد یث اور کلام عرب میں لفظ* تو فی *موت اور نیند اور ... ہر سہ معنوں میں مشترک ہے پس* تو فاہ اللہ *کے*

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معنی اما ته و القی علیه النو م تو عام شائع ہیں اور تیسرے معنوں پر یہ حدیث شاہد ہے جس پر شیخ ابوسمح نے ارقام فرمایا ہے کیونکہ اس حدیث میں الٰہی تو فی سے موت اور نیند قطعاً مراد نہیں ۔

۹۔ الشیخ الفا ضل المحد ث عبد الر ؤف بن عبد الباقی المد رس فی المسجد النبوی بالمد ینة المنورة ۔الحد یث ثا بت و لا یمکن ان یفسر التو فی المسند الی الله لعبده فیه با لمو ت و لا النو م و لا شك انه تو فی بمعنی ؛؛؛؛ کتبه عبد الر ؤف بن عبد الباقی المد رس بالحر م النبوی ۔خلا صہ: یہ کہ اس ثابت شدہ نبوی حدیث میں انسان پر الٰہی تو فی کے ورود سے اس کی موت یا نیند ہرگز مراد نہیں بلکہ .....

۱۰ ۔ الشیخ الفا ضل صا لح بن الفضیل المد رس فی المسجد النبوی بالمد ینة المنورة۔الحد یث مذ کور بمبناه مسطور بمعناه و هو صحیح کما ذکر علاه ۔کتبه صا لح بن الفضیل التیو نسی المدرس بالمسجد النبوی ۔خلا صہ : یہ کہ حدیث صحیح ہے اور اصل کتاب میں موجود ہے اور معنی بھی اس کا وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

ہاروت ماروت ۔مرقومہ عنائت اللہ وزیر آبادی

تقریباً سوا دو صفحے کی عبارت ہے (جسے ہم حذف کیا جاتا ہے) اس کے بعد اس کا خلاصہ بایں الفاظ لکھتے ہیں:

خلاصہ مطلب: مجھے عرب وعجم کے تمام غیر متعصب انصاف پسند ذی علم ایمان داروں سے امید ہے کہ وہ میرا یہ ٹھیک ٹھیک حلفیہ بیان پڑھ سن کر صحیح نتیجہ پر پہنچیں گے

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ قواعد عربیہ مسموع ہیں، مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے استقراء کی بنا پر تمام عربوں کے خلاف چیلنج کیا کہ اللہ تعالی کے فاعل اور انسان یا کسی ذی روح کے مفعول بہ ہونے کی صورت میں تو فی کا باب تفعل موت سے مخصوص ہو جاتا ہے، جس کا خلاف ہرگز ممکن نہیں ۔اگر کوئی شخص تخصیص توڑ دے تو میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی جائیداد فروخت کر کے مبلغ ایک ہزار روپیہ اسے بطور انعام دوں گا۔ اور اس کے علمی کمالات کا صاف طور پر اعلان کر دونگا۔

سو میں نے آنجہانی کے اس چیلنج کی منظوری اس کے فرزند ار جمند خلیفہ بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی کے نام اخبارات میں شائع کرا دی اور عرض کیا کہ اگر آپ کسی قابل وثوق امین کے پاس انعامی رقم جمع کرانے پر آمادہ ہوں اور مسلّمہ منصف کا فیصلہ تسلیم کرانے پر تیار ہوں تو میں خدا کے فضل وکرم سے آنجہانی کی اس لاف وگزاف کو محکم اور روشن دلائل سے توڑتا ہوں اور صرف ایک ہی نہیں بلکہ تین مطبوعہ چھٹیاں پے در پے آپ کی خدمت میں بھیج کر للکارا کہ آپ میدان میں اتر کر قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں کہ نصرت الٰہی کس کے شامل حال ہے۔

مگر میاں صاحب ہر سہ چھٹیوں کو پڑھ سن کر کچھ ایسے مبہوت اور خاموش اور خائف ہوئے کہ رعشہ نے آپ کو سر تک اٹھانے کی اجازت نہ دی اور نہ کچھ بول ہی سکے کہ علمی موت کا لقمہ ہو کر ہمیشہ کے لئے رسوائے عالم نہ جاؤں۔ اور مجھے توقع بھی اس بہادر زادہ سے یہی تھی کہ وہ اپنے اسلاف کی طرح کسی ایسے طرز مقابلہ کیلئے ہرگز تیار نہ ہوگا کہ جس سے اس کی جمعیت پر اس کے خیال مطابق کوئی برا اثر پڑ سکے۔

جس طرح عیسائیوں نے اپنے گناہوں کا حضرت مسیح کو ذمہ دار قرار دے کر کفارہ ایجاد کر لیا اسی طرح اس نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر میرا پیچھا چھوڑائے۔ مگر الٰہی قانون اٹل ہے کہ کوئی کسی کے عوض پکڑا نہیں جا سکتا۔

حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے بہتیری کوشش کی کہ ان کے ایک بھائی کے عوض میں کسی دوسرے کو رکھ لیا جائے مگر آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں،۔ ہمیں تو اسی سے مطلب ہے جس کے پاس ہمارا سامان محفوظ ہے۔

حضرت خلیل اللہ نے بھی بتوں کو ٹھکرا دیا، اور للکارا کہ اٹھو کچھ بول کر ہی اپنی خدائی اور گدی نشینی کا ثبوت پیش کرو۔ مگر ان سے جواب کی امید ہی کہاں تھی۔ آخر ان کی کمزوری پر پردہ پوشی کے لئے ان کے پوجکوں کو بولنا پڑا کہ ہمارے خداؤں کی پوزیشن بہت بلند ہے کہ وہ آپ سے کسی قسم کی بات کریں۔

فرمایا: کہ حیف ہے تم پر، اور تف ہے تمہارے خداؤں اور ان کی پوزیشن پر۔ یہ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارادت مندی ہوئی کہ تم نے اپنی رہی سہی عقل کو بھی کھودیا۔
ابلیس نے آدمؑ کے مقابل انا خیر منه کہہ کر اپنی پوزیشن بڑی جتائی تو وہ رسوا ہوا۔
فرعون نے موسیٰؑ کے مقابل جمعیت اور مال کے لحاظ سے اپنی حیثیت بڑی بتائی، تو وہ تباہ ہوا۔ یہودی سرداروں نے عیسیٰؑ کے مقابل اپنی پوزیشن بڑی بتائی، تو ان کا کیا حشر ہوا۔ اسی طرح حامیان حق وصداقت کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر جملہ نخوت پسند گدی نشینوں نے اپنے اپنے مریدوں کی آڑ میں اپنی جان چھوڑائی اور وفادار مریدان کی پوزیشن بڑی بتا کر ان کی طرف سے خود بولتے رہے۔ مگر اس سے ان کے پیر اپنی ذمہ داریوں سے ہرگز سبک دوش نہیں ہو سکے۔ موسوی گوسالہ سامری کی اس کے مریدوں کے نزدیک گو بڑی پوزیشن ہوگی مگر جب وہ کچھ کام تو کیا جواب تک نہیں دے سکا تو اس کی پوزیشن کیا خاک ہوئی۔
خلاصہ: یہ کہ ہر طرح بیدار اور ہشیار کرنے کرنے پر بھی میاں محمود احمد صاحب اپنے ابا جان کے چیلنج کی حمایت پر تیار نہ ہوا۔ تو پھر مایوس ہوکر میں نے مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف بھی اسی طرح کی تین مطبوعہ چھٹیاں معہ مطبوعہ اطلاع نامہ بھیج کر آنجہانی کے چیلنج کی حمایت پر توجہ دلائی اور جواب کے لئے تین ہفتہ میعاد اور بڑھا دی۔ مگر افسوس کہ انہوں نے بھی میاں صاحب کی طرح اپنے اسلاف کی روش پر خاموش رہ کر اپنی جان چھوڑائی۔
خدا کا شکر ہے کہ جھوٹ بھاگ نکلا اور حق کا بول بالا ہوا۔ اور عنقریب یہ ساری مراسلت یکجا مطبوعہ ہوکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔
یہ رسالہ بمعہ ہاروت و ماروت دسمبر ۱۹۳۷ء میں طبع ہوکر بذریعہ رجسٹری خلیفہ صاحب اور امیر صاحب کے نام بحسب وعدہ روانہ ہوا۔ مگر کوئی جواب نہیں۔ پھر تقریباً اس کے چھ سال بعد میں پشاور گیا تو مسجد احمدیہ میں ذکر ہوا کہ توفی کی بابت ہمارے حضرت اقدس کا چیلنج کسی نے بھی قبول نہیں کیا۔ تو میں نے کہا کہ میں نے اسے منظور کیا ہوا ہے مگر خلیفہ صاحب اس کی حمایت پر تیار نہیں ہوئے۔
چنانچہ یہ سب کچھ بنام گوسالہ سامری رسالہ کی صورت میں شائع ہے تو ایک صاحب نامی عبدالکریم نے کہا کہ ہمیں تو اس کا کوئی علم نہیں۔ اگر رسالہ روانہ فرمادیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو میں مرکز سے اس کا جواب لیکر آپ کو اطلاع دوں گا۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ آپ مجھے یہ تحریر کر دیں۔، چنانچہ انہوں نے مندرجہ رقعہ مجھے تحریر کر دیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی: سلام علی من اتبع الہدی۔

جناب نے لفظ توفی کے چیلنج کے متعلق جو رسالہ شائع فرمایا ہے، برائے مہربانی اس کی ایک کاپی مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ میں اپنے مرکز سے اس کے متعلق خط و کتابت کروں گا۔ جو جواب اس کا آئیگا میں جناب کو اطلاع دونگا۔ خاکسار عبدالکریم مسجد احمدیہ پشاور،

تاریخ ندارد بلکہ ارشاد الٰہی و لا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غداً الا ان یشاء اللہ (کہف) کے خلاف انشاء اللہ بھی ندارد۔ بہرحال گجرات پہنچ کر میں نے رسالہ گو سالہ بصورت بیرنگ روانہ کر دیا جو کہ انہیں موصول ہوا مگر افسوس کہ حسب وعدہ کوئی جواب نہیں۔ بھلا مرید اور پیر کے خلاف حق گوئی، ناممکن بات ہے، کیونکہ بیعت کی وجہ سے علم و دیانت سب کچھ پیر کے ہاتھ پر فروخت ہو کر مرید بے دست و پا اور بے زبان ما ھئو لا ینطقون کا پورا پورا مصداق ہو جاتا۔

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔ و الحمد للہ رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بہاء الدین۔ ٤۔اپریل ٢٠١٩ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "